مجھے آزماتی ہے تیری کمی

از

حوریہ ملک

CLASSICURDUMATERIAL

بڑے سے کمرے میں بہت سے کاغذ اور تصویریں ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں اور اس بکھیرے میں نیلی آنکھوں والا وہ بائیس تائیس سالہ شخص سرخ آنکھوں کیساتھ ایک کے بعد ایک تصویر کو جانچ رہا تھا، پرکھ رہا تھا۔

وہ تصویر اٹھاتا، دیکھتا اور پھر اسے سائیڈ پہ ڈال دیتا، پھر کچھ دیر کی تگ ودو کے بعد اسکے ہاتھ میں ایک تصویر لگی تو اسکی نیلی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرائی۔

اسے اپنا گوہرِ نایاب مل چکا تھا، وہ ابھی تصویر کے پوسٹ مارٹم میں مصروف تھا جب کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز نے اسکے کام میں خلل ڈالا، اسنے ناگواری کے گہرے احساس سے نووارد کو دیکھا۔

"باس!" اسنے آتے ہوئے مختلف پیپرز اسکے سامنے رکھے تو اسکے چہرہ فتح مندی کے احساس سے چمکنے لگا۔

"جیمز یو آر دی بیسٹ۔" وہ ستائشی انداز میں بولتا ہوا ان کاغذات کو دیکھ رہا تھا۔

"واٹس دا نیکسٹ پلان یو ہیو ٹو ڈو؟" جیمز نے اسکے سرخ و سپید چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس پہ سرخ نیلی آنکھیں عجب وحشت بکھیر رہی تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جیمز اٹس ٹائم ٹو ٹیک ریونج، اٹس ٹائم ٹو ایکسپوز آر سیلف۔" اسنے سرسراتے لہجے میں کہا تو اسکے لہجے میں چھپی ہوئی دہکتی آگ اس کمرے کے گھٹن زدہ ماحول کو مزید دہکانے لگی جبکہ ان دونوں کی بڑھتی سرگوشیاں کمرے کی خاموش و سیاہ دیواروں سے ٹکراتی ہوئی واپس پلٹ رہی تھیں۔

"اٹیک ہمیشہ دشمن کے کمزوری پہ کرنے کی بجائے اسکی طاقت پہ کرو۔" اپنے چہرے پہ پڑتا ہوا مکہ بائیں ہاتھ سے روکتے ہوئے اسنے

CLASSICURDUMATERIAL

اونچی آواز میں کہا تو ٹریننگ کرتے ہوئے سب نے اسکی جانب مڑ کے دیکھا۔

"دشمن ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ کسی دشمن کی کمزوری پہ وار کرنا اسکو ڈھیر کر دیتا ہے لیکن یہ بات تم سب ہمیشہ یاد رکھنا، دشمن کی کمزوری نہیں اسکی طاقت ڈھونڈو اور اسے توڑو اور اپنی کمزوری کو طاقت بنا کے دنیا کے سامنے پیش کرو کہ کوئی کمزوری کو ہٹ نہ کر سکے۔" ٹریننگ دیتے ہوئے ہمیشہ کی طرح ان کی باتوں سے بھی برین واشنگ کی جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اونہوں موویور آرم ایٹ ایٹی ٹوڈ گری۔" اسنے سیاہ ٹراوزر شرٹ میں ملبوس اس چھوٹی سی بچی کو پیار سے کہتے ہوئے اسکا بازو اس اینگل میں موڑا۔

"انسان کی سب سے بڑی کمزوری اسکی فیملی ہے اور اسی کمزوری کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے لیکن تم لوگوں نے فیملی کو ویکنیس نہیں سٹرینتھ بنانا ہے۔" اپنے چہرے کو ننھے ہاتھ کے مکے سے بچاتے ہوئے وہ پیچھے کی طرف جھکتا ہوا بولا تو وہاں موجود لڑکے لڑکیوں نے ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اسکا ایک ایک حرف غور سے سنا، سمجھا اور زہن میں مقید کر لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آپ میرے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے ؟" وہ زور سے چلاتی ہوئی بولی تو تھوڑی کا بھنور گہرا ہونے لگا جبکہ سفید رنگت رونے کے باعث سرخ پڑنے لگی تھی۔

"زیادتی کب کر رہا ہوں، سن شائن ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ شادی کر لو۔" اسنے انتہائی اطمینان سے جواب دیا تو اسکا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کے رو دے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہیں کرنی مجھے کوئی شادی، مجھے گھر چھوڑ دیں ورنہ بابا آپ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔" وہ ضدی لہجے میں کہتی ہوئی آخر میں دھمکی دیتی ہوئی بولی۔

"تمہارے بابا سے ہی انسپائر ہوا ہوں کہ محبت میں ایسی شدت ان سے ہی سیکھی ہے میں نے۔" وہ چڑانے والی مسکان چہرے پہ سجاتے ہوئے بولا تو اسنے انتہائی غصے سے اسکی طرف دیکھا جو بلیک جینز کیساتھ، بلیک شرٹ پہنے جس کے بٹن ہمیشہ کی طرح کھلے چھوڑے ہوئے وہ اس پہ براون سلیو لیس جیکٹ پہنے، کندھوں تک آتے سیاہ بالوں کی پونی کیے، گردن اور بازوؤں میں مختلف چینز اور بریسلیٹ پہنے، براون جاگرز میں اسے انتہائی برا لگ رہا تھا۔

"میرے بابا نے کبھی اتنا گھٹیا کام نہیں کیا۔" وہ زور سے چلائی۔

"افففف بلکل اپنی ماما پہ نہیں گئی ہو، کتنا پولائیٹ بولتی ہیں وہ اور ایک تم ہو۔۔" وہ اسکی بات نظر انداز کرتا ہوا بدمزہ ہوتا ہوا بولا تو اسکی آنکھوں سے مزید آنسو بہنے لگے۔

"کچھ تو خیال کریں پلیز، مجھے گھر چھوڑ آئیں پلیز، مم۔ میں بابا سے بات کرونگی تو آ۔۔ آپ۔" وہ اسے سے التجا کرتی ہوئی جھجھک کے رکی۔

"کیا میں۔۔؟" وہ دلچسپی سے اسکی پلکوں پہ ٹھہرے آنسو دیکھنے لگا۔

"آپ جو چاہتے مم۔ میں ان سے بات کرونگی تت۔ تو۔۔" وہ درمیانی راہ نکالتی ہوئی بولی۔۔

"اونہوں ڈیئر سن شائن! اتنی مشکلوں سے ہاتھ آئی ہو کسی بھی بہلاوے میں آکے نہیں چھوڑ سکتا۔" وہ اسکے قریب آتا اسکی نم پلکوں کو انگشت شہادت سے چھوتا ہوا کانپنے پہ مجبور کر گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پپ۔پلیز دور رہیں۔" وہ تڑپ کے پیچھے ہٹی۔

"میں نے نکاح کا آپشن اسی لیے دیا ہے ڈارلنگ۔" وہ اس کے چہرے پہ لہراتی لٹ کو چھیڑتے ہوئے بولا۔

"بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں ہوتا، آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں؟" وہ بے بسی سے گھٹا گھٹا چلائی کہ اسکا ایسا روپ اسکے دل کو چیر رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ میرا ہیڈک ہے، تم بس اپنے دل کو اس نکاح کیلیے مناو کہ اگر دلی رضامندی کے بغیر کیے نکاح کے بعد میری قربت کو پاو گی تو ایک حرام رشتے کو جنم دو گی۔" زو معنی لہجہ بہت کچھ باور کرواتے ہوئے اسکے بدن میں سرد سی لہر دوڑا گیا، اسنے رونے کے باعث سوجتی آنکھوں سے اسکو دیکھا جو پر سکون سا اسکے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔

"میرے خیال سے بات تمہارے دماغ میں آگئی ہو گی، اب جلدی سے خود کو سنبھالو، مولوی صاحب آنیوالے ہونگے۔" اسکے چہرے کے تاثرات اور آنکھوں کی زبان اسکے جذبات کو ہوا دے رہی تھی تب ہی اپنے آپ سے گھبراتے ہوئے وہ جلدی سے اسکے قریب سے اٹھا اور

اسے ہدایت دیتے ہوئے اسکے سر پہ بم پھوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ بے بسی و کم مائیگی کے احساس سے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"بابا"۔۔۔۔اسکا دل بے ساختہ جان سے پیارے باپ کو پکار اٹھا۔۔

"Why are you blushing Rapunzal"??

CLASSICURDUMATERIAL

وہ جو کال بند کرنے کے بعد ابھی فون نیچے رکھ ہی رہی تھی جب اسکے کانوں میں ایک ننھی مگر متجسس سی آواز پڑی تو اسکا سرخ چہرہ مزید رنگ چھوڑنے لگا، اسنے گردن گھما کہ دیکھا تو وہ چھوٹا پٹاخہ اسکے ساتھ بیٹھا ہوا اسے غور سے تک رہا تھا۔

"بچے ابھی تو بلش دیکھا ہے، میری ان گنہگار آنکھوں نے جو جو دیکھا ہے گزشتہ سالوں میں وہ تم دیکھ لیتے تو توبہ توبہ کرتے۔" وہ ابھی کوئی مناسب جواب سوچ ہی رہی تھی جب ایک جانی پہچانی شرارتی آواز پہ اسکا چہرہ قندھاری انار ہونے لگا۔

"ہاو مین معاویہ بھائی! شرم کریں بچہ ہے۔" اسنے شرمیلے لہجے میں کہتے ہوئے اسے ہلکا سا گھورا۔

"آپ کو کس نے کہا کہ یہ بچہ ہے؟؟" اسنے آنکھیں پھیلاتے ہوئے ساتھ بیٹھے اپنے چار سالہ بیٹے یزدان کو دیکھا جو اپنی بڑی ماما کا دیوانہ تھا)یکن حرکتوں میں اپنے باپ کو بھی پیچھے چھوڑتے ہوئے وہ جذبات کے اظہار میں بڑے بابا جیسا تھا۔

CLASSICUMMATERIAL

"بڑی ماما آپ بلش کیوں کر رہی تھیں؟" ان دونوں کی آپسی گفتگو کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اپنا سوال دہرایا۔

"آپ کو بلش کرنے کا کس نے بتایا؟" وہ چار سالہ بچے کہ منہ سے یہ سن کہ شاکڈ تھی۔

"کل پاپا، ماما کو کہہ رہے تھے۔" اسکے بے نیازی سے کہنے پہ سکون سے بیٹھا ہوا معاویہ تڑپ کے سیدھا ہوا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تم میری جاسوسی کرتے ہو؟" اسنے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"او نہوں، ماما کا خیال کرتا ہوں۔" اسنے معصومیت سے جواب دیا تو علیزے کیساتھ ساتھ لاونج میں آتی زینی اور آیت کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"افسوس ہوا معاویہ حسن، جو کام تم دوسروں کیساتھ کرتے رہے اسکا بدلہ تمہارا بیٹا تم سے لے رہا، چچ چچ۔" آیت بھابھی متاسف سی بولیں تو وہ مسکرانے لگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان بڑی ماما سے پوچھو نا وہ بلش کیوں کر رہی تھیں؟" زینی کو دھمکی آمیز نگاہوں سے گھورتے ہوئے اسنے پہلے علیزے کو سبق سکھانا چاہا جو اسکی بات سن کے گڑبڑائی تھی۔

"راپنزل! پلیز ٹیل می؟" اسنے سنجیدگی سے سوال دہرایا تو وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی کہ کیا جواب دے۔

"ایکچوئلی بیٹا، تمہارے بڑے بابا کی آواز سن کے ایک نیچرلی بلش تمہاری راپنزل کے چہرے سے چھلکنے لگتا۔" معاویہ علیزے کو تنگ کرنے کیلیے بولا جو روہانسی ہوتی اسے دو ہتھڑ رسید کر چکی تھی۔

"تو پھر لٹل رایپنزل بلش کیوں نہیں کرتی جب میں اسے بلاتا؟" گہری پر سوچ آواز میں پوچھے جانیوالے سوال پہ ان چاروں کو زوردار جھٹکا لگا، پھر جب بات زہن تک پہنچی تو معاویہ نے فوراایک ہاتھ اسے جڑا۔

"اوئے خبردار میری بھتیجی پہ نظر رکھنے کی کوشش کی، باجی بولا کرو اسے بڑی ہے تم سے۔" وہ آنکھیں نکالتا ہوااس سے بولا تو زینی کی ممتا تڑپ اٹھی۔

"شرم تو نہیں آتی بچے پہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے، خود پیدا ہوتے ہی مجھ پہ نظر رکھ لی اور بیٹے کی دفعہ باتیں بنا رہے۔" وہ معاویہ کو گھورتے ہوئے یزدان کو سینے سے زبردستی لگاتی ہوئی تادیبی انداز میں بولی۔

"ہائے میری جان! کیا وقت یاد کروا دیا ہے، پنک پنک فراکس میں پنک پنک چکس جنہیں میں ہر وقت۔۔۔" وہ سینے پہ ہاتھ رکھے لوفرانہ انداز میں بولتا جا رہا تھا جب زینی حجاب سے چلائی۔

"معاویہ۔۔!" اسکی حجاب آمیز پکار پہ وہ دل کھول کے ہنسا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیا ہوا؟ میں تو اپنا اچھا وقت یاد کر رہا تھا؟" وہ دبی دبی مسکان کیساتھ بولا۔

"میں لالے کو شکایت کر دونگی۔" وہ بیٹے کو گود میں بٹھاتی ہوئی ہمیشہ والی دھمکی دیتی بولی تو وہ شدید بدمزہ ہوا۔

"یار حد ہو گئی، کبھی بیٹوں کے ڈراوے اور کبھی بھائی کے مگر بیگم شاید تم کچھ بھول رہی ہو۔" وہ بدمزاجی سے کہتا ہوا اچانک اس سے بولا تو اسنے اسکی جانب دیکھا جبکہ علیزے اور آیت جان گئیں کہ اب اسکی خیر نہیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہ میں کل تمہارے غنڈے بھائی سے ڈرتا تھا اور نہ آج تمہارے بیٹوں سے۔" وہ پھرتی سے اسکی گود میں براجمان یزدان کو نکالتا علیزے کی طرف دھکیلتے ہوئے اسکے سمجھنے سے قبل زینی کو اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

"ماما!" وہ اونچی آواز سے چلائی لیکن تب تک وہ اپنا کام کر چکا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پاپا! وائے آر یو ایریٹیٹنگ مائی ماما؟" یزدان کے سوال پہ سرخ ہوتی زینی نے جتانے والے انداز میں معاویہ کو دیکھا لیکن وہ ڈھٹائی سے مسکرا رہا تھا۔

"اگر میں تمہاری ماما کو ایریٹیٹ نہ کرتا تو تم لوگ کیسے آتے؟" اسنے بے باکی سے کہا تو اب کی بار زینی شرم سے دہری ہوتی بری طرح سے اسکے کندھے کو پیٹنے لگی۔

"باقی سب کدھر ہیں؟" آیت علیزے سے مخاطب ہوئی جو یزدان کی کان میں کی گئی سرگوشیوں کو سن رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ٹیوشن لے رہے ہیں، ہونے والے ہیں فری۔" وہ لاونج میں ٹنگی ہوئی کلاک کو دیکھتی بولی، سب بچوں کو ٹیوشن دینے کیلیے ٹیچرز مقررہ وقت پہ گھر آتے تھے۔

"بڑی ماما! لٹل راپنزل کو بولیں کہ وہ مجھ سے ٹیوشن لیا کرے، مجھے سر اچھے نہیں لگتے۔" یزدان ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے بولا تو معاویہ کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری بھتیجی کو باجی بولا، بڑی ہے وہ تم سے پورے آٹھ مہینے۔" بیٹوں سے اسکی ایسے ہی ٹھنکتی تھی بالخصوص یزدان سے،

"لٹل رپنزل ہے وہ میری، جب ماما کو آپ نے بھائی نہیں بولنے دیا تو میں بھی اسے باجی نہیں بولوں گا۔" وہ بڑے انداز سے بولا تو علیزے چٹاچپ اس کے گال چومنے لگی۔

"میرے پیارے بیٹے کو اتنی بڑی بڑی باتیں کون سکھاتا ہے؟" وہ اسکے کشمیری سیبوں جیسے سرخ گال کھینچتی ہوئی بولی، اسی لمحے سب بچے شور برپا کرتے ہوئے وہاں اینٹر ہوئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لٹل راپنزل" وہ خوشی سے چہکتے ہوئے اسکی جانب بڑھا جو اسے دیکھتے ہی منہ چڑھانے لگی تھی۔

"بڑی ماما یہ مجھے یہ دیکھ کہ ایسے خوش کیوں نہیں ہوتی جیسے آپ جان پاپا کو دیکھ کے ہوتی ہیں؟" اسنے دوبارہ رخ علیزے کی طرف کیا جو ہمیشہ کی طرح اسکے بڑے بڑے سوالوں پہ گھبرا جاتی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیٹا! وہ آپ کی کزن ہیں نا،اور بڑی ماما تو جان پاپا کی مسز ہیں۔" زینی نے ہمیشہ کی طرح اسکی عمر کے مطابق اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"ماما! بابا کب آئینگے؟" ویرا سکے پاس آتا ہوا پوچھنے لگا کہ "وہ" گزشتہ پانچ روز سے گھر نہیں آیا تھا اور ایسا اکثر ہوتا تھا۔

"کل آجائینگے۔" وہ اسکے گھنے بال سنوارتی ہوئی بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بھابھی ماما لوگ کب تک آجائینگے ؟"علیزے سے آیت سے استفسار کیا جواب بچوں کیلیے کچھ کھانے پینے کو لانے کیلیے اٹھ رہی تھی۔

"رات ہو جائیگی ان کی واپسی تک۔"اسنے پر سوچ انداز میں جواب دیا تو وہ سر ہلاتی معاویہ کی طرف متوجہ ہوئی جو سب بچوں کو اب پاس بٹھائے بچہ بنا ہوا ان سے کھیل رہا تھا جبکہ یزدان معاویہ اپنی لٹل راپنزل کیساتھ یوں جڑ کے بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ چاہ کے بھی کسی اور سے کھیل ہی نہیں پا رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

اسے سوئے ہوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بچوں کو سلاتے ہوئے آج ان کے روم میں زیادہ وقت لگ گیا تھا،اور پھر اپنے روم میں آنے کے بعد وہاں رقص کرتی تنہائی نے اس پہ حملہ کیا تو دل گداز ہونے لگا کہ اتنے سال گزرنے کے بعد بھی وہ ایسی روٹین اور تنہائی کی عادی نہیں ہو پائی تھی، چینج کرنے کے بعد جب سونے کیلیے لیٹی تو حسبِ عادت اسکی کال کا انتظار کرنے لگی مگر آج خلافِ معمول اسکی کال نہ آئی تو اسکی یاسیر مزید بڑھ گئی،اسی یاسیت میں ڈوبے ہوئے نجانے رات کے کس پہر اس کی آنکھ لگی۔

ابھی اسے سوئے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب کسی گہرے پر تپش لمس کے احساس اور جھکاو نے اسکی نیند میں خلل ڈالا، عجیب سے

احساس کے تحت اسنے خمار آلود آنکھیں کھولیں تو خود پہ جھکے وجود کو دیکھ کے اسکے حلق سے ایک چیخ بلند ہوئی جس کا گلا ایک بھاری ہاتھ سے بروقت دبا دیا۔

"ششش، راپنزل! کیوں یہ ثابت کرنے پہ تلی ہیں کہ آتے ہی آپ پہ تشدد کر دیا؟" کان میں کی گئی سرگوشی میں پنہاں بھاری گھمبیر لہجہ اسکی روح تک سکون سرائیت کر گیا۔

"جہان!" اسکے لب آزاد ہوتے ہی ہولے سے سرسرائے جب وہ اس پہ حملہ آور ہوا۔

"یہ جہان کیا ہوتا ہے؟" اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے وہ اس پہ مکمل حاوی ہوتا اسے بری طرح سے بوکھلا گیا۔

"نن۔۔نو۔۔سوری۔حیدر پلیز نو۔۔" وہ بری طرح سے بوکھلاتی ہوئی اسے روکنے کی کوشش کرنے لگی جو اسے بکھیرنے پہ تلا ہوا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اگر جہان ہی کہنا ہے تو پھر یزدان کی طرح کہو نا' جان''' وہ شرارت سے کہتا ہوا اسکے سرخ ہوتے گال پہ جھکا تو وہ پوری طاقت لگاتی اسے پرے کر کے ہانپتی کانپتی اٹھ کہ سانسیں بحال کرنے لگی۔

"بہت برے ہیں آپ۔" وہ نظریں ملائے بغیر نروٹھے انداز میں بولی تو اسنے متبسم نگاہوں سے نائٹ بلب کی مدہم سی روشنی میں اپنی متاعِ حیات کو دیکھا جو پنک کلر کے نائٹ ڈریس میں بکھری حالت لیے اسکے سامنے بیٹھی اسکی دھڑکنیں منتشر کر رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری برائی کی وجہ بھی آپ ہیں، قسم لے لیں ساری دنیا مجھے بہت شریف سمجھتی ہے۔" حسبِ عادت اسکے گھنے بال ہاتھ میں قید کرتے ہوئے وہ زو معنی انداز میں بولا تو اسکی پلکیں لرز اٹھیں۔

"بتایا ہی نہیں آنے کا آپ نے؟" وہ ایک نظر اسکے خوبرو چہرے پہ ڈالتی ہوئی بولی جو گزرتے وقت کیساتھ مزید نکھر رہا تھا۔

"پہلے بتا دیتا تو ایسے نظارے مس کر دیتا۔" وہ اسے نرم گرم نظروں کے حصار میں رکھے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بچے آپ کو بہت مس کر رہے تھے۔" اسنے دانستہ بچوں کا ذکر کرتے ہوئے گویا اسکی دیوانگی پہ بند باندھنے کی کوشش کی۔

"بچے میرے ہیں تو مجھے مس تو کرینگے ہی، یہ بتائیں بچوں کی ماما نے مجھے مس کیا؟" اسے بتائے بغیر کے وہ آتے ہی بچوں کے روم میں سوتے ہوئے انہیں مل کے آیا تھا، کہنی کے بل اس انداز سے نیم دراز ہوا کہ اسکی ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں جبکہ ایک ہاتھ اسکے بالوں میں مقید تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بچوں کی ماما کے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے کہ وہ کسی ایرے غیر۔۔۔" کچھ دیر قبل کی کیفیت کو بتائے بغیر اسنے شرارت سے کہتے ہوئے بدلہ لینا چاہا جب اسنے جھٹکے سے کھینچتے ہوئے اسے اپنے برابر ڈالا۔

"چلیں آپ مت کریں ایرے غیرے کو یاد، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے بچوں کی ماما کو کتنا مس کیا؟" وہ اسکی جانب جھکتا ہوا نرم لہجے میں بولا تو وہ گڑبڑا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حیدر ک۔ کھانا۔۔"اسنے اٹھنا چاہا جب وہ نرمی سے اسے روک گیا۔

"آپ جانتی ہیں میری پہلی ترجیح آپ ہیں اسلیے فضول کے بہانے بنانے بند کریں کہ آج فرار کسی طور بھی ممکن نہیں۔"وہ اسے مضبوط بازووں میں جھکڑتا ہوا بولا تو وہ واقعی فرار کی ساری راہیں مسدود پاتی ہوئی گھبرا کہ اسی کے مضبوط سینے میں خود کو چھپاتی اتنے دنوں کی دوری کے باعث ملتی تڑپ کو کم کرنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں اس کا کیا کروں؟اتنا ذلیل کر کے رکھ دیا ہے اس بچی نے مجھے۔

"فروٹ سیلڈ کا چھوٹا سا باول ہکڑے وہ پورے کمرے میں اسکے پیچھے چکر لگاتی رونکھی ہو رہی تھی۔

"لویزہ خان سٹاپ اٹ!"جب کسی طور وہ اسکے ہاتھ نہ آئی تو وہ بلند آواز میں بولتی ہوئی اسے سنجیدگی سے تکنے لگی جو ماں کی تنبیہی پکار پہ شرارت انداز میں اسے تک رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیوں اتنا تنگ کرتی ہو تم ؟لالہ رو کو دیکھو کتنے آرام سے کھا رہی ہے۔"اسنے اسکا دھیان اسکی بہن کی جانب کروانا چاہا کہ شاید دیکھا دیکھی کچھ کھالے مگر ایسا کچھ نہ ہوا بلکہ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باہر کی جانب بھاگنے لگی جب وہ بے بسی سے باول وہیں پٹختی بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا؟ایسے کیوں بیٹھی ہو؟"وہ جو واشروم سے فریش ہو کے نکلا تھا اسے کمرے کے بیچ و بیچ سر تھامے فلور پہ چوکڑی مارے بیٹھا دیکھ کہ متفکر ہوا۔

"ہونا کیا ہے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے تمہاری شہزادی نے میری، یہ بھی تو اسکی بہن ہے اتنا تنگ نہیں کرتی مگر ایک وہ تمہاری لاڈلی ہے مجھے گھما کے رکھ دیتی ہے۔" وہ سارا غصہ اس پہ نکالتی ہوئی بولی تو اسنے ڈھیروں مسکراہٹ بمشکل ضبط کی۔

"ماما بتاتی ہیں کہ لویزہ آپ پہ گئی ہے۔" اسنے ہونٹوں کے گوشوں میں مسکان دباتے ہوئے اسے دیکھا جو تپ اٹھی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اتنا ذلیل میں نے ماما کو نہیں کیا جتنا ذلیل یہ مجھے کرتی ہے۔" اسکا دکھڑا زیادہ بڑا تھا۔

"جو بھی ہے مگر آپ کو دیکھ کہ مجھے بھی احساس ہو رہا کہ میری ساس نے بھی کافی ٹف ٹائم دیکھا ہے مہروبی بی۔" شرارتی آواز پہ اسنے کھا جانیوالی نظروں سے پاس بیٹھے شوہر کو دیکھا۔

"اتنا ہی اپنی ساس پہ ترس آرہا تو باقی کا ترس مجھ پہ کھاو اور سنبھالو اپنی آفتی بچی کو، آج کے بعد میں نہیں تم سنبھالو گے اسے۔" وہ خفگی سے

کہتی ہوئی صوفے پہ بیٹھی لالہ رو کہ پاس بیٹھ گئی تو وہ بمشکل لب دباتا اسکی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ کو لالہ رو سے زیادہ پیار نہیں؟" وہ اسے پیار جتاتا ہوا دیکھ کہ بظاہر معصومیت سے بولا۔

"ہاں کیونکہ یہ تمہاری بیٹی کی طرح نک چڑھی نہیں ہے۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی تو اسنے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہ ان کی روز کی بحث ہوتی تھی جب بھی لویزہ اسے تنگ کرتی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سب کہتے ہیں کہ لویزہ کہ عادتیں آپ جیسی اور لالہ رو کی مجھ سے، کہیں اسی وجہ سے لالہ رو سے اتنی انسیت تو نہیں؟" اسکے معصومیت سے پوچھنے پہ اسنے تاو کھا کہ اسے دیکھا۔

"تم اتنے خوش فہم مت ہو اور جا کہ اپنی لاڈلی کو دیکھو۔" وہ بے نیازی دکھاتے ہوئے بولی کیونکہ جو وہ کہہ رہا تھا وہ سچ تھا کہ لالہ رو کی طبیعت واقعی اسکی طرح ٹھنڈی، ملنسار اور تحمل پسند تھی جبکہ لویزہ بلکل اپنی ماں کی طرح بگڑی ہوئی، ضدی، چنچل اور عجلت پسند طبیعت کی مالک تھی۔

"لاڈلی کو دیکھنے کے بعد خوش فہم ہو سکتا نا؟" اسنے پر تپش نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔" دوٹوک جواب آیا۔

"نہیں اس کے بعد تو آپ مجھے چاہ کے بھی نہیں روک سکیں گی کہ بعد کا وقت ہے ہی میرا۔" وہ زو معنی انداز میں کہتا ہوا اسکی گھوریوں کو

نظرانداز کرتاہوا باہر نکل گیا جبکہ سرخ چہرے اور دھڑکتی سانسوں کے ساتھ لالہ رو کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"میرا بچہ! مم کو اتنا تنگ کیوں کرتا ہے؟" لویزہ کو صوفے پہ بٹھائے وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اسے فروٹ سیلڈ کھلا رہا تھا۔

"مم! اینگو۔" وہ لب بسورتی ہوئی بولی تو وہ بے ساختہ مسکرایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم! اینگور ہتی؟" اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا تو وہ چھوٹے چھوٹے دانتوں کی نمائش کرتی سر ہلانے لگی۔

"تو آپ مم کو تنگ نہ کیا کرو نا تو مم اینگو نہیں ہو گی۔" اسنے ٹشو پیپر سے اسکا منہ صاف کرتے ہوئے اسکے پھولے پھولے گالوں کے بوسے لیتے ہوئے اسے گود میں لیا اور اٹھ کے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے لگتا یہ مجھے اپنی سوتیلی ماں سمجھتی ہے۔" وہ جو کب سے دونوں باپ بیٹی کے مذاکرات سن اور دیکھ رہی تھی ان کے قریب آتی شاکی لہجے میں بولتی اسے مسکرانے پہ مجبور کر گئی۔

"میں اور میری بیٹی محبت کو مانتے ہیں، کر کے دیکھیے ہم جتنا سگا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ شراتی انداز میں بولا۔

"دبیر خان! بلکل اچھا نہیں لگے گا اگر میں تمہاری بیٹیوں کے سامنے تمہیں گنجا کرنے کی کوشش کروں تو۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو

CLASSICURDUMATERIAL

اسکازندگی سے بھرپور لہجہ گونج اٹھا جو اسکی داڑھی سے کھیلتی لویزہ کو بھی متوجہ کر گیا جو باپ کو حیرانی سے تکنے لگی تھی۔

"ناکریں، ابھی میرے مزید بچے بھی آنے جو اپنے پاپا کو گنجا دیکھ کہ شرمندہ ہونگے۔" وہ اسے شولی سے دیکھتے ہوئے بولا جبکہ لویزہ اب اسکی گود سے نکلتی ماں کی جانب جا رہی تھی۔

"تم نے اگر مزید اپنی یہ ٹھرکی باتیں بند نہ کیں تو میں تمہارے آئے اور آنیوالے بچوں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرونگی۔" وہ شرم کو دھمکی میں چھپاتے ہوئے بولی تو اسنے کھل کے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو آپ کو اپنی بچیوں کے ماموں کا بھی لحاظ نہیں؟" اسنے بایاں ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا تو اسنے بنا دیر کے جواب دیا۔

"نہیں" وہ گردن اکڑا کے بولی۔

"چلیں ٹھی۔۔اوہ السلام علیکم سر! کیسے ہیں آپ؟" اس سے بات کرتے کرتے اچانک وہ اسکے عقب میں دیکھتے ہوئے لاونج کے داخلی دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا کہ اسکی اس جانب پشت تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہ لالے! سوری م۔۔" وہ لویزہ کو گود سے اتارتی ہوئی بوکھلاتی ہوئی مڑی کہ کہیں اس نے اسے تم کہتے ہوئے تو نہیں سنا؟ مگر خالی لاونج اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

"خان! تم۔۔۔۔" وہ اپنے بیوقوف بنائے جانے پہ پنجے گاڑھتی ہوئی اسکی جانب لپکی جو پہلے ہی ہوشیار ہوتا اسکی پہنچ سے دور ہوتا بھاگ کھڑا ہوا جبکہ ماں باپ کی لڑائی سے بے نیاز لویزہ ان کھیلنے میں مصروف تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بس کریں، آپ جتنا مرضی اجتناب کر لیں مگر میں آپ کو اپنا وقت یوں ضائع کرنے نہیں دونگا۔" اسنے خود پہ حملہ آور ہوتی نروٹھی اور خفا مہرو کو بانہوں میں بھرتے ہوئے پوچھا تو وہ فوراً مچلنے لگی۔

CLASSIC STUDY MATERIAL

"چھوڑو مجھے! ابھی وقت کا یاد آیا اور جو ہفتی ہفتہ گھر سے غائب رہتے ہو تب میں اور یہ وقت یاد نہیں آتا؟" وہ مزاحمت کرتی ہوئی شاکی لہجے میں بولی۔

"ہار جانتی ہیں ناسب پھر ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں جیسے میں کسی لڑکی کیساتھ ڈیٹ پہ تھا۔" اسنے بازو زور سے کستے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ چیخ اٹھی۔

"تم کسی کیساتھ ڈیٹ منا کہ تو دیکھو، میں تمہارا حشر بگاڑ دونگی۔" وہ غرا کے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو بگاڑیے ناحشر، ہم تو کب سے تیار ہیں۔" وہ اسکے چہرے پہ جھکتا ہوا لو دیتے لہجے میں بولا تو وہ سٹپٹائی۔

"اپنے آپ کو قابو میں رکھو، تمہاری لاڈلیاں جاگ رہی ہیں ابھی۔" وہ بمشکل اسکی گرفت سے نکلتی ہوئی گھور کے بولی تو وہ بغور اسکا شرمایا کترایا روپ دیکھنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو انہیں سلایئے نا، دیر کیوں کر رہی ہیں۔" اسنے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا تو اسکی رنگت گلابی پڑنے لگی۔

"بلکل جلدی نہیں سلانے والی بلکہ آج اپنے ہی روم میں بیڈ کے درمیان سلاوں گی۔" وہ زور سے کہتی ہوئی اسکی پہنچ سے نکل گئی جبکہ وہ مسکراتا ہوا اسکی واپسی کا انتظار کرنے لگا۔

CLASSICURDU MATERIAL

"دن بدن نکھرتے جارہے ہیں خیریت؟"ٹائی کی ناٹ درست کرتے ہوئے اسنے نرم مگر چھیڑنے والے انداز میں بولی۔

"یہ سوال کس پیرائے میں پوچھا جارہا ہے؟"اسنے بازو اسکے گرد لپیٹتے ہوئے پوچھا تو اسکی بس ہونے کو تھی کہ وہ اتنے کی ہی مار تھی۔

"م۔مطلب کے جسطرح نکھرتے جارہے لگتا نہیں کہ ٹف ڈیوٹی پہ ہوتے۔"وہ اسکے بلیو کوٹ کو ہاتھ میں جھکڑتی بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آہاعلیزے حیدر شاہ! آج روایتی بیویوں والے روپ میں نظر آرہی ہیں۔" وہ بھنویں اچکاتا دلچسپی سے اسکے نکھرے روپ کو دیکھتا ہوا بولا۔

بیوی والے روپ میں اسلیے نظر آرہی کیونکہ میں آپ کی بیوی ہی ہوں۔" وہ خفگی سے ایک نظر اسے دیکھ کہ بڑے انداز سے بولی تو اسکی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"تو کھل کے دکھایئے کا بیوی والا روپ۔" اسنے اسے جھٹکا دیا تو وہ ایک دم اسکے ساتھ آ لگی۔

"آ۔۔حیدر نہیں میرا مطلب ہے کہ آ۔۔آپ بچوں سے ملے؟" وہ فوراً سٹپٹائی کہ اسکی قربت آج بھی حواس سلب کر دیتی تھی۔

"آپ بچوں کے نام کا ڈراوا مجھے یوں دے۔۔۔" وہ اسکی ناک سے ناک ٹکراتا گھمبیر لہجے میں بول رہا تھا جب اسکے کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور کوئی آندھی طوفان کی مانند اندر داخل ہوا۔

"بچوں کا ڈراوا یوں دیتی ہیں جیسے وہ کوئی روایتی ساس ہوں جو بیٹے کے پہلے بہو سے ملنے پر اسے سزا سنا دینگے رائٹ جے ؟" مخصوص شرارتی انداز میں بولتا معاویہ اندر داخل ہوا تو شرمندہ سی علیزے ایک جھٹکے سے اس سے دور ہٹی تو وہ جلدی سے اسکے سینے سے آ لگا۔

"ہائے تمہارے گلے سے لگ کے اتنا سکون ملتا ہے مجھے کہ اتنا سکون تو زینی کو گلے لگانے سے بھی نہیں ملتا۔" وہ زبردستی اسے خود میں بھینچنے کی کوشش کرتا ہوا شرارت و بے شرمی سے بولا تو فورا ایک دھموکا اسے کمر پہ پڑا لیکن اسنے اسے نہ چھوڑا۔

"معاویہ بھائی! میں زینی کو بتاوں گی کہ آپ ایسا کہہ رہے تھے۔" ان دونوں کو دیکھتی علیزے خود کو نارمل کرنے کیلیے بولی تو معاویہ نے اسی پوزیشن میں آنکھیں کھول کے اسے دیکھا۔

"یہ غلطی نہ کیجئے گا بھابھی ورنہ کچھ لمحے قبل میرے گنہگار کانوں نے جو کچھ سنا اور میری گنہگار آنکھوں نے جو منظر دیکھے وہ سنانے اور بتانے میرے لیے ناگزیر ہو جائینگے۔" وہ آنکھیں نچاتا بے باکی سے بولتا اسے لووں تک سرخ پڑنے پہ مجبور کر گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ بہت بد تمیز ہیں۔" وہ رخ موڑ کے بڑبڑاتی جہان کی چیزیں سمیٹنے لگی۔

"آآآآآ جے۔۔۔" اچانک اسنے اسے گلے سے ہٹا کہ اسکی گردن میں شکنجہ کسا تو وہ چیخا۔

"اوور ایکٹنگ مت کرو۔" وہ ناگواری سے بولا تو اسنے اور زور سے چیخ ماری۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوور ایکٹنگ نہیں ہے میں اپنی بیگم کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسکا بھائی مجھ پہ کیسے کیسے تشدد کرتا ہے۔" وہ بائیں آنکھ کا گوشہ دباتا ہوا بولا تو جہان اسکے انداز پہ بمشکل لبوں تک آنے کو مچلتی مسکراہٹ دبا سکا۔

"میری بہن جانتی ہے کہ اسکا شوہر اپنی ہی کسی حرکت کی وجہ سے اسکے بھائی کے شکنجے میں ہے۔" اسنے بازو کی گرفت اور سخت کی۔

"بھابھی بیگم! آپ ہی نظرِ کرم فرما دیجئے پلیز۔" جب کسی طور بھی اور کسی داو سے بھی گردن آزاد نہ ہوئی تو اسنے دہائی دینے والے انداز میں

بچوں کے روم سے نکلتی علیزے کو مخاطب کیا تو اسنے نفی میں سر ہلا دیا۔

"بچا لیے ہٹلر شوہر سے، میرے چھوٹے چھوٹے دو بچے ہیں اور ان میں سے ایک انشاءاللہ آپ کا داماد بننے کی تیاری میں ہے تو اپنے سمدھی کو بچایئے اس مونسٹر سے۔" وہ بمشکل آواز نکالتا ہوا بولا تو بولتا چلا گیا جبکہ اسکی داماد والی بات پہ علیزے نے ہنس کے جبکہ جہان نے اچھا خاصا گھور کے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حیدر پلیز۔" اسنے بے آواز انداز میں لبوں کو جنبش دیتے ہوئے اسکی طرف دیکھا تو اسنے بازو کی گرفت ہلکی کی۔

"ماشاءاللہ آج بھی نگاہوں کی طاقت اچھی خاصی ہے، دور سے بھی کام نکلوا دیتی۔" اسکی نرم گرفت سے فوراً نکلتا ہوا معاویہ اپنی زبان کے جوہر دکھانے سے باز نہ آیا تو شرم سے دوچار علیزے نے باہر جانے میں ہی عافیت سمجھی کہ جہان کی موجودگی میں معاویہ اسے سکون لینے کبھی نہیں دے سکتا تھا، اسکے کمرے سے یوں پھرتی سے نکلنے پر معاویہ اور جہان دونوں بے ساختہ ہنس دیے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ماما! لٹل راپنزل کدھر ہے؟" کچن میں معاویہ کیلیے چائے بناتی زینی کے کانوں میں اپنے لاڈلے کی نروٹھی آواز گونجی تو وہ مڑی۔

"بیٹا یہ ٹائم تو آپ سب کے کھیلنے کا ہے تو سب پیچھے لان میں ہیں۔" وہ نرمی سے بولی کہ وہ اڑیل گھوڑا تھا جو اتنی سی عمر میں تگنی کا ناچ نچاتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان! بچے سب کزنز ہیں نا آپ کے بھی اور ہالے کے بھی، اسلیے اسے کھیلنے دیا کریں سب کیساتھ۔" وہ اسے مڑتے دیکھ کہ فوراً بولی کہ جانتی تھی وہ جاتے ہی اسے اپنے ساتھ بٹھالے گا۔

"مما! شی از اونلی مائی لٹل راپنزل۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو زینی کا دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے جو ڈھیٹ پنے میں اپنے باپ کا بھی باپ تھا۔

"یزدان! ڈیٹس ناٹ فیئر۔" وہ سنجیدگی سے اسے بولتے ہوئے چائے کپ میں انڈیلنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوکے۔" وہ بے نیازی سے بولتا ہوا چلا گیا تو وہ سر نفی میں ہلاتی ہوئی خود بھی چائے لیے باہر نکل گئی۔

بلیک جینز کیساتھ مسٹرڈ کلر کا کرتا پہنے وہ اس وقت سرخ دوپٹہ اوڑھے رو رو کے بے حال ہو چکی تھی، اسے رہ رہ کہ یہی احساس رلائے جا رہا تھا کہ اسنے ایسا کیا کیوں؟ وہ اسے ایسا سمجھتی تو نہیں تھی لیکن اس نے

اتنا بڑا دھوکہ کیوں دیا تھا اسے ہی نہیں بلکہ اسکی پوری فیملی کو، وہ اپنے دکھ میں کھوئی ہوئی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز کیساتھ مضبوط قدموں کی آہٹ نے اسکے اندر تک کرواہٹ بھر دی۔

"جو ہونا تھا ہو چکا ہے، میرے خیال میں اب رونے کی بجائے اٹھ کہ کچھ کھالو تو بہتر ہے۔" اسکے روئے روئے سرخ چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے وہ اسکے قریب آتا اسکا بازو پکڑ کے اسے اٹھانے کی کوشش میں تھا جب وہ چیخ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ڈونٹ ٹچ می۔" وہ شعلہ جوالہ بنی غرائی تو اسنے بھوری آنکھیں سکیڑ کے اسکے انداز ملاحظہ کیے۔

"میں ٹچ ہی نہیں بہت کچھ کر سکتا ہوں ڈیئر مسز! لیکن ابھی کھانا کھا لو۔" وہ کل سے بھوکی تھی اسلیے وہ مصلحانہ انداز میں بولا۔

"نہیں کھانا مجھے آپکا کھانا، گھر چھوڑ کے آئیں مجھے۔" وہ دباد باسا چلائی تو خشک گلے میں خراشیں سی پڑنے لگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"گھر جانے کا خیال زہن سے نکال دو، میں کیا تمہیں پاگل نظر آتا ہوں جو اتنے تردد سے کیے سوری کروائے گئے نکاح کے بعد تمہیں گھر چھوڑ آوں؟" وہ صاف گوئی سے بولا تو اسنے ٹھٹھک کے اسے دیکھا جو اپنی بات سے مکر رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ آپ نے مجھے کہا تھا کہ نکاح کے بعد آپ مجھے گھر چھوڑ کے آئینگے۔" وہ غصے سے اپنی سبز آنکھیں اس کے خوبرو چہرے پہ گاڑتی بولی تو تھوڑی کا بھنور نمایاں ہونے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں بولا تھا میں نے مگر نکاح کے بعد مجھے آیا کہ نکاح کے بعد کے مراحل تو زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں اسلیے اب میں نے سوچا کہ ہنی مون منانے کے بعد گھر چلیں گے بلکہ میرا خیال ہے کہ تمہارے ڈیئر ریسٹ بابا کو نانا بنا کے چلیں گے رائیٹ؟" وہ پر سکون انداز میں اسکی آنکھوں میں اپنی بے باک مگر گہری آنکھیں گاڑتا ہوا بولتا اسکے حواسوں پہ بم گرا گیا۔

وہ اپنی بھیگی ہوئی سبز آنکھیں پھاڑے اسکا خوبرو چہرہ دیکھتی اسکی بات سمجھنے کی کوشش میں تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کک۔۔ کیا مطلب ہے آپ کا؟" اسنے لاشعوری طور پہ تھوڑا پرے کھسکتے ہوئے فاصلہ قائم کیا۔

" یہاں ہی سارے مطلب سمجھاوں یا ادھر جانا پسند کرو گی۔" اسکے قائم کردہ فاصلے کو پلوں میں مٹاتا وہ اسکے مقابل آتا گہرے لہجے میں بیڈ کی طرف اشارہ کر کے بولا تو اسکے اعصاب بری طرح سے چکرا گئے، اسنے فق ہوتی رنگت سے اسکا اپنی جانب بڑھتا ہوا ہاتھ دیکھا اور حواس کھوتی ہوئی بائیں جانب کو ڈھیر ہوتی چلی گئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اوہ شٹ! شائننگ سٹار لسٹن۔" اسنے لپک کے اسے سہارا دیا اور بے قراری سے پکارنے لگا مگر بے سود۔

"سن شائن! پلیز اوپن یور آئیز۔" وہ بائیں ہاتھ سے اسکا گال نرمی سے تھپتھپاتا ہوا اسے ہوش میں لانے کی کوشش میں تھا مگر اس کے بے سدھ وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔

"گستاخی معاف مگر کسی کام کی نہیں ہو شائننگ سٹار! لفظی چھیڑ چھاڑ بھی نہ سہہ سکی۔" اسکے کومل وجود کو بازوؤں میں بھر کے بیڈ پہ ڈالتے

ہوئے وہ لودیتی سرگوشی اسکے کان میں انڈیلتا ہوا انٹرکام کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"سرفراز! لیڈی ڈاکٹر کا جلدی سے ارینج کر کے روم میں بھیجو۔" اسنے سنجیدگی سے آرڈر دے کہ انٹرکام واپس رکھا اور پھر اپنی پر سوچ و گہری نگاہیں اسکے وجود پہ ٹکاتا نجانے کیا سوچنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی اسنے ڈارک سن گلاسز آنکھوں پہ چڑھائے اور ناقدانہ نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔

"سر! گھر اور کمپنی کا ارینج آپ کی خواہش کے مطابق ہو چکا ہے، ابھی آپ گھر جائینگے یا آفس؟" دو قدم پیچھے کھڑے جیمز نے جب اسے یونہی تادیر کھڑے دیکھا تو اپنے مخصوص برٹش مگر مشینی انداز میں بول اٹھا۔

"نو جیمز! نہ گھر نہ آفس ابھی میں اپنے ٹارگٹ کو دیکھنا چاہتا ہوں، مجھے اپنے گھر سے زیادہ اس گھر کو دیکھنے میں دلچسپی ہے جسے میں کچھ دنوں

میں راکھ بنانے والا ہوں۔" اسنے جواباً پُراسرار و خوفناک لہجے میں کہا تو جیمز نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اوکے باس!" وہ پھرتی سے آگے بڑھا اور اسکیلیے کار کا دروازہ کھولا۔

"ہمارے نیو نام کے اکاونٹس، پاسپورٹس، بزنس ٹرمز، ان سب کی تفصیلات تم دوبارہ سے چیک آوٹ کر لینا اور کوئی گڑبڑ ہوئی تو تمہیں دوسری سانس نصیب نہیں ہوگی جیمز۔" اسنے سفاکی سے اسے تنبیہہ کی تو جیمز نے اسے تسلی دیتے ہوئے ریلکس کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"باس! ہر چیز پر فیکٹلی ہو چکی ہے، یہاں کسی کو شک نہیں ہو سکتا نہ ہمیں کوئی پہچان سکتا۔" اسکی بات پہ اسکے سرخ و سپید چہرے پہ سکون کی لہر چھا گئی اور اسنے اپنے دستی بیگ سے چھوٹا سا لیپ ٹاپ نکالا اور نیلی آنکھیں سکرین پہ جماتا اپنا کام کرنے لگا جبکہ جیمز بے تاثر چہرہ لیے ڈرائیونگ میں مگن تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیگم! یار کہاں ہو تم؟ دیکھو لوگ اتنی دور سے آ کے رومینس کر رہے ہیں اور ایک تم ہو ہر وقت یوں دور رہتی ہو جیسے تمہارے لالہ نے میرے ساتھ کرنٹ لگائے ہوں۔" سب اس وقت ہال میں بیٹھے ہوئے تھے جب معاویہ کی زبان بنا بریک کے سٹارٹ ہو گئی تو زینی اور علیزے بیک وقت بلش کر گئیں۔

"شرم کر لیا کریں شریر، دو بیٹوں کے باپ بن چکے ہو آپ۔" مسز حسن نے اسکا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ماما میں تو پاپا سے انسپائر ہوا ہوں وہ کل ہی کہہ رہے تھے نا کہ بیس بچے بھی ہو جائیں ہمارا پیار زندہ رہے گا۔" وہ دائیں آنکھ کا گوشہ دباتے ہوئے بولا تو محفل ایک دم زعفران بن گئی جبکہ ماما جھینپ گئیں۔

"برخوردار! دوسروں کے پرسنلز میں جھانکنا بند کریں ورنہ آپ کے روم میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دونگا۔" حسن شاہ نے اسکی فضول گوئی کے جواب میں سنجیدگی سے کہا تو نوجوان پارٹی سر دھننے لگی۔

"تم کیوں اتنے چپ بیٹھے ہو؟ اپنی پہلی بیوی اور میری بھابھی بیگم کی سوتن کو یاد کر رہے ہو؟" سب کی توپوں کے رخ اپنی جانب دیکھ کہ

اسنے فوراً پینترا بدلتے ہوئے جہان کو دیکھا تو جواباً خشمگین نگاہوں کا سامنا کرنا پڑا۔

"بابا! معاویہ چاچو آپ کے بیسٹ فرینڈ ہیں؟" اسکی گود میں بیٹھے ویر نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسکی گھنی مگر چھوٹی بیئرڈ کو چھوتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"جی بد قسمتی سے۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! یزدان ازمائی بیسٹ فرینڈ۔" اسنے فوراً اشتیاق سے بتایا کہ اگر معاویہ اسکا دوست تھا تو اسکا بیٹا اسکا دوست تھا۔

"اٹس گڈ۔" وہ اسکا ہاتھ چومتے ہوئے باقی سب کی باتیں اگنور کیے اس سے باتیں کیے جا رہا تھا۔

"بٹ ہی ہیز آ بیڈ بیبٹ۔" اچانک وہ منہ بناتا ہوا بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اچھا وہ کیا؟" اسنے ایک نظر علیزے کیساتھ جڑ کے بیٹھے یزدان اور اسکے ساتھ منہ بسورتی ہالے کو دیکھا۔

"وہ ہالے کو کسی اور سے کھیلنے نہیں دیتا۔" وہ اسکے کان میں سرگوشیانہ انداز میں بولا تو جہان نے ایک گہری نظر ان دونوں پہ ڈالی مگر اسکے جوابی تبصرے سے پہلے ہی معاویہ کو کھجلی ہوئی۔

"جے! میری تو خیر ہے میں اب برداشت کر لیتا ہوں مگر یار بھابھی بیگم کو دیکھو وہ برداشت نہیں کر سکتی تمہیں کسی اور کیساتھ چاہے وہ ان کا بیٹا ہی کیوں نا ہو۔" اسنے دونوں باپ بیٹے کو پیار سے دیکھتی ہوئی

علیزے کو نشانے پہ رکھ کہ شارٹ مارا تو اب کی بار جہان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"زینی! بچے معاویہ کو آج چونکہ میری یاد بہت آ رہی ہے تو یہ آج میرے ساتھ سوئے گا اسلیے آپ علیزے کیساتھ بچوں کے روم میں سو جایئے گا۔" وہ معاویہ کے ساتھ صوفے پہ بیٹھتا گہری سنجیدگی سے بولا تو اسکے ہاتھوں کے سب چڑیاں طوطے تو کیا پرندے اڑ گئے۔

"واہ واہ! بیورو کریسی میں ہونے کا ابھی فائدہ اب نظر آیا۔" زوریز باقاعدہ اٹھ کے جھومنے لگا۔

"بیٹھ جاورنہ میرب ڈر جائیگی کہ میرے شوہر کو دورے پڑتے ہیں۔" معاویہ جل کے بولا۔

"میرب کو چھوڑ تو، آج ہم سب یہ سوچ کے خوش ہو رہت ہیں کہ زینی اتنے عرصے بعد سکون سے سوئے گی۔" جہان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سب معاویہ پہ جملے کسنے لگے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جان بابا! ڈیڈ ایک دن ہی بس آپ کیسا تھ سوئیں گے ؟" یزدان کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ سب کے قہقہے ابل پڑے۔

"معاویہ دیکھ لو، زینی تو زینی تمہارا تو بیٹا بھی تجھ سے تنگ ہے۔" آریان شرارت سے بولا تو اسنے بھنا کے یزدان کو دیکھا۔

"یہ تو ہے ہی میرا دشمن، یہ سارا کا سارا جان بابا اور انکی لاڈلی بیٹی کا ہے۔" وہ جھلا رہا تھا جبکہ سب کی دبی دبی ہنسی گونج اٹھی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری بیٹی کو مینشن کرنے کی ضرورت نہیں۔" وہ گھورتے ہوئے بولا۔

"تمہاری بیٹی میری ہونیوالی بہو ہے۔" وہ چڑانے والے انداز میں بولا تو یزدان نے غور سے باپ کو دیکھا اور پھر ماں کی گود میں بیٹھی ہالے نور کو دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

"بکواس بند کرواپنی ورنہ مجھے اپنا ہاتھ اٹھانا پڑے گا۔" وہ ناگواری سے ٹوکتا ہوا بولا کہ اسے بچوں کے سامنے ایسی باتیں پسند نہیں تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو یہ بات لاڈلے کو سمجھاو جو تمہارے رومینس سے بہت متاثر ہے۔" اسنے آنکھیں گھما کہ علیزے کو دیکھا تو اسنے اب کے گھما کے کشن اسے مارا جو اسنے پھرتی سے نیچے جھک کے جہان کو نشانے پہ رکھ دیا۔

"اوہ او پسسس سوری۔" وہ ایک دم کانشیئس سی ہو گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کے ہاتھوں سے چھوا ہوا کشن ہے ہمارے لالے نے پھول سمجھ کے قبول کیا ہو گا اسلیے بے فکر رہیے۔" زوریز شوخی سے بولا تو وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھام گئی، ایسا ہمیشہ ہوتا تھا جب بھی وہ واپس آتا تھا تو سب اس کو بہت تنگ کرتے تھے اور وہ ابھی بھی ان کی شرارتوں کی عادی نہیں ہوئی تھی بلکہ اب وہ مزید گھبرا جاتی تھی کہ سب مزید بے باک ہو گئے تھے۔

"بس کرو خبردار اب کسی نے میری بچی کو تنگ کیا تو۔" عائشہ چچی اسکی حالت پہ رحم کھاتی ہوئی بولیں تو سب کورس میں بولے۔

CLASICURDUMATERIAL

"تنگ کرنے کا کام ان کے شوہر بخوبی کرتے ہیں، یہ ہم نہیں کرتے۔" ان کی برجستگی پہ وہ بوکھلا اٹھی تھی۔

"حیدر پلیز۔" چونکہ آج لڑکیوں کو لڑکے موقع نہیں دے رہے تھے اسلیے وہ زیادہ حاوی ہو رہے تھے تب ہی اسنے مدد کیلیے اسے پکارا تو اسنے ایک گھمبیر نگاہ سے سب کو دیکھا تو سب اسکی تنبیہی نگاہ کو سمجھتے ہوئے دبک کے بیٹھے تو اسنے سکھ کا سانس لیتے ہوئے ہالے کو زینی کی گود میں دیا اور خود پری کے بلانے پہ اسکی طرف چل دی۔

"صورر تحال ادھر کافی ناساز ہو چکی ہے، بتایئے کیا حکم ہے میرے لیے اب۔" پونی کستے ہوئے اسنے ببل چباتے ہوئے ائیر پیس میں بولا مگر دوسری جانب کی بات سنتے ہوئے اسکے ماتھے پہ بل پڑنے لگے۔

"میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا کیونکہ صورتحال میرے لیے ناقابل برداشت ہو رہی ہے۔" وہ گہری سنجیدگی سے بولا سے توایئر پیس میں بھاری گھمبیر مردانہ آواز ابھری۔

"جو صورتحال ادھر ہو رہی ہے وہ زیادہ نا قابل برداشت ہے۔" لفظ لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا گیا تو وہ بری طرح سے چونکا۔

"کیا ہوا؟ زیادہ پرابلم تو نہیں ہے نا؟ سب ٹھیک ہیں نا؟" اسکی آواز میں ایک نامحسوس سی تشویش ابھری تو دوسری جانب تنے ہوئے اعصاب پر سکون ہوئے کہ تشویش کی وجہ معلوم تھی۔

"ہمم، ساری حالت نازک ہے مگر ہمیں مضبوطی سے اس سب کا مقابلہ کر کے یہاں سے نکلنا ہے اور اس کیلیے جذبات کو دفنانا پڑے گا۔" گہری باور کرواتی سنجیدہ آواز پہ اسکے چہرہ بے تاثر ہونے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوکے باس!" سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس نے ایک نظر بند دروازے پہ ڈالی۔

"اٹینشن ڈائیورٹ کرو، جس چیز پہ یقین کیے ہوئے ہوں اس یقین کی بنیادیں تھوڑی سی ہلا دو تو کام بن جاتا یہ کام تم بھی کر سکتے ہو۔" کچھ کہتا ہوا جتاتا لہجہ اسکے دماغ کی بتی جلانے لگا، اسکے ہونٹوں پہ محظوظ مسکان مچلنے لگی۔

"بس اب میرے گن دیکھیے گا۔" شریر انداز میں کہتے ہوئے اسنے دو تین مزید باتوں کے بعد جیب سے موبائل نکال کے کال بند کی اور پھر پر سوچ انداز میں موبائل کو دیکھنے کے بعد وہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں سامنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"بابا! کل سکول جائینگے نا؟" جہان حیدر کے سینے پہ لیٹی ہالے نور حیدر نے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا تو جہان

CLASSICURDUMATERIAL

نے استفہامیہ نگاہوں سے علیزے کی طرف دیکھا جو شاہ ویر حیدر کو نائٹ ڈریس پہنا رہی تھی۔

"علیزے! سکول میں کیا ہوا ہے؟" وہ چونکہ متوجہ نہیں تھی اسلیے اسے چار و ناچار اسے متوجہ کرنا پڑا جو بیٹے کے ساتھ ہوتی تو یونہی اسے نظر انداز کرتی تھی۔

"پیرنٹس میٹنگ ہے، کل منتھ کا لاسٹ ڈے نا۔" اسنے مصروف انداز میں بیٹے کو برش کرتے ہوئے جواب دیا تو جہان نے سنجیدگی سے اسکے اندازِ مصروفیت کو دیکھا اور پھر ہالے کی طرف متوجہ ہوا۔

"میرے بیٹے نے کہا ہے تو جانا تو پڑے گا۔" وہ پیار سے کہتا ہوا اسکے پھولے پھولے گال چومنے لگا۔

"بابا! ہم فارم ہاوس بھی جائینگے پھر۔" اسنے دوسرا وعدہ بھی فوراً لینے کی کوشش کی کہ باپ کم کم ہی ہاتھ آتا تھا۔

"ماما سے پوچھ لیں بیٹا کہ وہ جانا پسند کرینگی فارم ہاوس؟" اسنے پر تپش لہجے میں کہتے ہوئے ایک نگاہ اسکے مصروف وجود پہ ڈالی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مامافارم ہاوس چلیں گی نا آپ بھی؟" ہالے نے اسی طرح باپ کے سینے پہ لیٹے ہوئے گردن موڑ کے ماں سے پوچھا جس کا چہرہ نجانے کیوں ہلکا سا گلابی پڑنے لگا تھا۔

"نہیں۔" اسنے ایک خفا سی نگاہ حیدر پہ ڈالی جو جان بوجھ کہ اسے چھنسا رہا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں جب جب بھی فارم ہاوس گئے اسے جہان کی جس شدت بھری قربت کا سامنا کرنا پڑتا وہ کانپ اٹھتی۔

"آج کے بعد میں آپ کے ساتھ یہاں بلکل نہیں آنے والی۔" سرخ چہرہ لیے شرم و جھنجھلاہٹ سے لبریز اسنے تپے ہوئے لہجے میں ایک نگاہ سیاہ شلوار سوٹ میں مبلوس جہان پہ ڈالی جو اسے خاصی گہری نگاہوں کے حصار میں جھکڑے اس کے قریب بیڈ پہ کہنی کے بل نیم دراز تھا۔

"اب فارم ہاوس کا کیا قصور نکل آیا؟" اسنے متبسم لہجے میں کہتے ہوئے اسکے نم بالوں کی موٹی سی لٹ ہاتھ میں لیتے ہوئے کھینچی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہاں آپ کے آپ بہت برے ہو جاتے جج۔۔ جیسے۔۔۔" وہ جھنجھلاتی بول رہی تھی مگر سمجھ نہ آئی کہ اسکی حد درجہ بے باکی کے مظاہرے کو کیسے واضح کریں تو جھینپ کے چپ کر گئی۔

"یہ تو سراسر غلط بیانی کر رہی ہیں آپ، میں تو ہر جگہ، ہر لمحے اتنی ہی شدت کیساتھ آپ سے محبت کرتا ہوں اور کرتے رہنا چاہتا ہوں۔" اسکے بالوں کو ہاتھ میں لپیٹتے ہوئے اسکے لہجے میں خماری اترنے لگی تو وہ جلدی سے بال چھڑاتی بدک کے اس سے فاصلے پہ ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دیکھا یہی، یہی میں کہہ رہی تھی کہ ادھر آئندہ میں کبھی نہیں آونگی کہ آپ ادھر بہت من مرضیاں کرتے۔" وہ جتانے والے انداز میں بولی تو اسکا خوبصورت سا قہقہہ کمرے کی فضا کو مہکا گیا۔

"تو گھر میں مجھے من مانیاں کرنے سے کون روک سکتا؟" اسنے نرم گرم نگاہوں سے اسکا خوبصورت سراپا دیکھا تو آنکھوں میں نِئے سرے سے خمار اترنے لگا۔

"میرے بچے۔" اسنے فوراً کہا کہ ابھی وہ ہالے اور ویر کے بنا اسے ایک دن کیلیے ادھر لے کہ آیا تھا۔

"اونہوں! ان کو ڈھال مت سمجھیے میرے بچے باپ کے جذبات کو سمجھتے ہیں، ماں کی طرح نہیں جو جذبات جگا کہ فاصلے پہ بیٹھ جاتی ہیں۔" اسنے گھمبیر مگر مشفقانہ لہجے میں بات شروع کی مگر آخر میں وہ اسکا بازو جھکڑتا ہوا اسے قریب کھینچتا شریر ہوا تو علیزے بوکھلا اٹھی۔

"حیدر پلیز نو۔۔۔" اسکی بے بس پکار بے ساختہ تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ماما!" ویر کے کندھا ہلانے پہ وہ چونکی اور پھر اسکی طرف دیکھا جو اسکا دوپٹہ کھینچتا ہوا بیڈ کی طرف جانے لگا مقصد صاف واضح تھا کہ ہالے کو مسلسل باپ سے پیار جتاتے دیکھ کہ اب صبر ختم ہو رہا تھا۔

"بابا آپ روز روز ساتھ کیوں نہیں رہتے؟" اب منظر یہ تھا کہ دونوں اسکے مضبوط سینے پہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ وہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی ممتا بھری نگاہوں سے انہیں دیکھتی ہوئی مسکرا رہی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"بیٹا بابا کا کام ہوتا اسلیے انہیں جانا پڑتا اور وائز بابا اپنے پرنس کے پاس ہوتے۔" وہ مشفقانہ انداز میں کہتا ہوا اسکے بال بکھیرنے لگا تو وہ کھلکھلا اٹھا۔

"بابا! مہرواپو کب آئینگی؟" ہالے نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"کل آئینگی آپ کی اپو۔" اسنے اسکے ہاتھوں پہ بوسے لیتے ہوئے کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! لویزہ اور لالہ بھی دو ڈولز ہیں، یزدان اور یر مغان بھی دو ہیں تو ہم کیوں ون ون ہیں؟" ہالے کے معصومیت بھری سنجیدگی سے پوچھے جانیوالے سوال نے جہاں علیزے کے چھکے چھڑائے وہیں جہان بھی چونکا۔

"تو وہ سب بھی تو آپ کے بہن بھائی ہیں نا۔" اسنے ایک مسکراتی نگاہ علیزے پہ ڈالتے ہوئے ہالے کو تسلی دی۔

"نو ماما! آئی وانٹ آ بے بی سسٹر۔" وہ ٹھنکتی ہوئی علیزے کی طرف متوجہ ہوتی فرمائشی انداز میں بولی۔

"ماما! آئی وانٹ مائی لٹل بردار۔" وہ ابھی ہالے کی فرمائش کا توڑ سوچ رہی تھی جب ویر کی فرمائش نے اسکے چہرے کی ہوائیاں اڑا دیں۔

"اٹ۔ اٹس ٹائم ٹو سلیپ ناو۔" وہ خود کو سنبھالتی ہوئی بنا جہان کی طرف دیکھے بولتی انہیں وہاں سے اٹھانے کا ارادہ کرنے لگی۔

"نو وی وانٹ ٹو ٹاک بابا، بابا پلیز آئی وانٹ مائی لٹل سسٹر۔" ہالے نے اب باپ کی طرف توجہ دی۔

"اوکے مائی اینجل!" اسکی ٹھوڑی کا بھنور چومتے ہوئے اسنے کہا تو علیزے کا سارا وجود تپنے لگا جبکہ چہرہ آگ چھوڑنے لگا۔

"بابا! مائی برادر۔" ویر نے جلدی سے بازو جھکڑتے ہوئے اپنی طرف بھی توجہ کروائی تو علیزے جلدی سے بول اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سسس۔سٹاپ اٹ ویر اینڈ ہالے! گیٹ اپ اینڈ گو ٹو یور روم۔" وہ جانتی تھی اب یہ موضوع بڑھتا گیا تو اسکا بیٹھنا محال ہو جائیگا تبھی وہ لہجے میں سختی سمونے کی کوشش کرتی بولی۔

"بابا!" دونوں کی شکایتی پکار پہ جہان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تو وہ خفت سے چہرہ موڑتی اٹھ کھڑی ہوئی جان بوجھ کہ ان سے بے نیازی برتنے کو اٹھ کہ ان کے صبح کیلیے کپڑے تیار کرنے لگی جبکہ وہ دونوں بچوں کی بڑھتی ہوئی فرمائشوں کو غور سے سننے لگا جو اپنے نامعلوم لٹل سسٹر برادر سے متعلق تھیں۔

"کس کے ساتھ آئی ہیں آپ کالج سے ؟"جونہی اسنے بیگ صوفے پہ پھینکتے ہوئے وہیں دھڑام سے بیٹھتے ہوئے ٹیک لگائی تو کانوں میں ایک سنجیدہ بھاری گونجی،اسنے جلدی سے آنکھیں کھولیں تو وہ سیاہ آنکھیں اسی پہ گاڑھے بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ؟"اسکی سنجیدگی بھی قابلِ دید تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سوال کے جواب میں سوال کی بجائے جواب ہی دینا چاہیے، اسلیے جو پوچھا ہے وہ بتایئے۔" اسنے کڑے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"دوست کیساتھ آئی۔" بے نیازی سے جواب دیا گیا جبکہ اسکا دل چاہا کہ اسکا گلہ دبادے۔

"کیوں ڈرائیور کدھر گیا؟" چاہت کے برعکس وہ سرد مہری سے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ تھوڑا لیٹ ہو گئے تو میرا اسکے ساتھ آنے کا موڈ بن گیا۔" وہ اتنے سکون سے جواب ہر گز نہ دیتی مگر اسکا سرد تاثرات سے سجا چہرہ بتا رہا تھا کہ اگر اسنے ردو کد سے کام لیا تو وہ ٹیمپر لوز بھی کر سکتا تھا۔

"آپ کو اندازہ ہے کہ کس قدر بلنڈر کرتی ہیں آپ؟ آج کے بعد ڈرائیور جتنا مرضی لیٹ ہو آپ کسی دوست کیساتھ نہیں آئینگی۔" اسنے بہت مشکل سے خود پہ قابو پاتے ہوئے اسے وارن کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کو اسطرح سے بیہیو کرنے کی ضرورت نہیں، کزن ہیں کزن رہیں ڈیڈ بننے کی ضرورت نہیں۔" تنک کے کہتی وہ صوفے سے اٹھنے لگی۔

"بیٹھ جایئے۔" وہ اسکی بات سن کے بلند آواز میں بولا تو اسنے چونک کے اسے دیکھا۔

"میں جو ہوں اس سے آپ بہت اچھی طرح سے واقف ہیں لیکن میری بات دھیان سے سن لیں اگر آج کے بعد آپ نے ایسا بلنڈر کیا تو مجھے آپکی ٹانگیں ضائع کرنے پہ ہر گز افسوس نہیں ہو گا۔" اٹھ کہ اس

CLASSICURDUMATERIAL

تک آتا وہ قدرے اسکی جانب جھک کے ہر لفظ پہ زور دے کہ کہتا ہوا ایک گہری نظر اسکے ششدر وجود پہ ڈالتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ اسکے جانے کے بعد ہوش میں آتی مسلسل اسکو صلواتیں سناتی گالیوں سے نوازنے لگی جو اسے اسی کے گھر میں دھمکا کہ چلا گیا جبکہ اسکی مم بھی نجانے کدھر تھیں، وہ برے موڈ سے صوفے سے اٹھی اور دھپ دھپ کرتی کچن میں چل دی کہ غصے ٹھنڈا کرنے کا بہترین حل اسے کھانا لگتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پر سکون انداز میں بیٹھ کہ کھانا کھاتی اسکی دھمکی کو ہواوں میں اڑا گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ڈونٹ پلے ود مائی لٹل راپنزل۔" ہادی، یرمغان اور احرام کیساتھ کھیلتی ہالے کو دیکھ کہ وہ غصے سے بپھرا ان تک پہنچتا غصے سے بولا۔

"وائے؟ شی از آلسو آور کزن۔" ہادی نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"نو شی از او نلی مائی لٹل راپنزل۔" وہ سختی سے کہتا ہوا اسکا بازو اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں لیتا ہوا ساتھ لے گیا تو ہالے کی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو اکٹھے ہونے لگے جبکہ یرمغان بے بسی سے کندھے اچکا گیا کہ بھائی کی طبیعت سے واقف تھا جو اتنی سی عمر میں ایسی خود سر طبیعت کا مالک تھا۔

"لیو، آئی وانٹ ٹو پلے ود ہادی بھائی۔" وہ اپنا بازو چھڑاتی بولی لیکن اسنے بازو چھوڑے بغیر اسے لان میں اپنے ساتھ بٹھالیا۔

"ڈونٹ کرائی لٹل راپنزل۔" وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کرنے لگا تو اسنے خفگی سے منہ پیچھے کر لیا اور اسے غصے سے گھورنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جب میں نے منع کیا ہے کہ میرے علاوہ کسی سے مت کھیلا کرو تو کیوں کھیلتی ہو یار۔" وہ بہت آرام سے اسے دیکھتا ہوا بولا جو اسے علیزے ماما کی طرح بہت پیاری لگتی تھی۔

"میں بابا اور معاویہ چاچو کو بتاو نگی آپ مجھے کھیلنے نہیں دیتے۔" وہ بھیگی آواز میں بولتی آستین سے آنکھیں صاف کرنے لگی۔

"آو ہم مل کے کھیلتے ہیں۔" وہ اسے اٹھاتے ہوئے بولا کہ وہ روتی ہوئی اسے اچھی نہیں لگتی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہیں کھیلنا مجھے آپ کیساتھ، آپ گندے ہو۔" وہ اس سے ہاتھ چھڑاتی غصے سے کہتی اندر کی طرف بھاگ گئی جبکہ وہ اسکی پشت کو گھورتا ہاتھوں کو بھینچنے لگا جبکہ بھوری آنکھیں غصے سے بری پڑی تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یار بس کرو نا اب رونا دھونا، ویسے بھی اب تو رخصتی پہ رونے کا ٹرینڈ ختم ہو چکا ہے۔" وہ اسکی رونے سے سوجی آنکھوں کو دیکھتا اکتا کے بولا۔

"آپ جائیں یہاں سے اور میرے سامنے مت آیا کریں۔" وہ جھلا کے روتی غصے سے بولنے لگی۔

"ہائے وہ کس خوشی میں؟ اتنے پاپڑ کیا اسی لیے بیلے کہ تمہیں لا کے خود دوسرے کمرے میں اعتکاف بیٹھ کہ یہاں تمہیں بٹھا دوں۔" وہ تو گویا تڑپ اٹھا۔

"میرے سامنے زیادہ باتیں مت کریں، جھوٹے ہیں آپ دھوکہ دیا ہے آپ نے مجھے۔" وہ بیٹھی ہوئی آواز میں چلائی۔

"سارا تمہارا قصور ہے تم نے ہی مجھے انسسٹ کیا ہے اس دھوکے پہ۔" وہ سارا الزام اسکے کندھوں پہ ڈالتا اسے آگ لگا گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں، سارا قصور میرا ہے، میں نے کہا تھا کہ آئیں مجھے کڈنیپ کریں، زبردستی نکاح کریں اور یہاں قید کر کہ رکھ دیں۔" غصے سے بولتے ہوئے اسکی آواز پھٹنے لگی تھی۔

"ہاں تو سارا قصور تمہارا ہے، تمہاری ان آنکھوں کا، ان بالوں، ان ہونٹ۔۔" وہ اسکی جانب جھکتا انگشت شہادت سے اسکے نقوش چھوتا ہوا خماری سے بولنے لگا جب وہ بدکتے ہوئے فاصلے پہ ہوئی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"دد۔۔دور رہیں مجھ سے اور جانے دیں مجھے خدا کیلیے، ورنہ بابا اگر یہاں آئے تو آپ کو مار ڈالیں گے۔" اسکا یہاں دم گھٹنے لگا تھا تب ہی وہ اب کہ بے بسی سے گڑگڑانے کو تھی۔

"کیا بابا نام کا ڈراوا دے رہی ہو جو تمہیں بھول چکے ہیں۔" وہ اسکی بات چٹکیوں میں اڑا گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ؟" اسکی بات پہ وہ شیرنی کی طرح غرا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بکواس نہیں ہے میری جان، خود سوچو جو بیس منٹس میں پورے پاکستان کے سسٹم کو ہلا سکتا وہ تمہیں اتنے دنوں سے ڈھونڈ کیسے نہیں پایا اسکا تو بس یہی نتیجہ نکلتا۔" وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا تو وہ حیرت و بے یقینی سے اسکی بات سمجھنے کی کوشش میں تھی۔

"کیا ہوا، میری بات کا یقین نہیں آیا، ڈارلنگ خود دیکھو میں غریب سا بندہ تمہیں افق کے پار تو لے کر نہیں گیا یہیں پاکستان میں رکھا ہوا ہے نا بلکہ اسی شہر میں پھر بھی تمہیں بازیاب نہیں کروایا تو یہہ نتیجہ نکلتا کہ وہ تمہیں بھول چکے اور اس پہ سمجھوتہ کر چکے کہ تم کسی کہ ساتھ اپنی مرضی سے گئی ہو۔" اسکے چہرے پہ چھائے بے یاینی و حیرت کے

تاثرات جانچتے ہوئے اسنے اسکی پھیلی ہوئی سبز آنکھوں میں بھوری آنکھیں گاڑھتے ہوئے ضرب پہ ضرب لگائے جارہا تھا۔

"بند کریں اپنی فضول بکواس۔" اسکی آخری بات پہ وہ دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھتی زور سے چلائی تو اسکے ماتھے کے بل گہرے ہونے لگے لیکن وہ اسکی طرف دیکھے بغیر چیخ رہی تھی۔

"جو آپ کہہ رہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، میرے بابا مجھے کبھی نہیں بھول سکتے، جھوٹے ہیں آپ چلیں جائیں یہاں سے۔" وہ وحشت سے چلاتی ہوئی دونوں ہاتھوں سے اسے دھکیلنے لگی۔

"جھوٹ بول رہا ہوں میں ہاں؟" وہ ایک دم سے اسکے دونوں ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھتا سرد لہجے میں بولا تو اسنے ہاتھ زور سے کھینچنے کی کوشش کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"ہاں جھوٹ بول رہے آپ۔" وہ تنفر سے بولی۔

"اوکے میں جھوٹ بول رہا تو ٹھیک ہے، میں بیس منٹس میں سسٹم کو ہلانے والے شخص کو میں ایک ہفتہ دیتا ہوں، اگر اس ہفتے میں وہ

تمہیں ڈھونڈ لیتے تو تم واپس جا سکتی ہو لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو پھر تمہیں یہاں میری بن کے رہنا ہو گا۔" وہ ہاتھوں پہ مسلسل دباو ڈالتا ہوا بولا تو اسنے درد سے بے حال ہوتے ہاتھوں کو جھٹکا دینے کی کوشش کی۔

"مجھے نہیں ماننی آپ کی گھٹیا شرط، مجھے گھر۔۔" وہ بدتمیزی سے بول رہی تھی جب وہ درشتگی سے بولی۔

"تم سے آپشن مانگا کس نے ہے، میں تمہیں اپنی مرضی سے کہہ رہا اور اس میں مجھے تمہارے ماننے یا نا ماننے سے فرق نہیں پڑے گا، میں تو

بس فادران لاء کو ٹائم دے رہا۔" وہ بے مہری سے کہتا آخر میں آنکھ کا کونا دبا کہ کہتا خود سے نفرت کرنے پہ مجبور کرنے لگا۔

"مت کریں ایسا کہ مجھے آپ سے اپنے جڑے ہر رشتے اور احساس سے نفرت ہونے لگے۔" وہ گویا ملتجی ہوتی سسک پڑی لیکن وہ تو گویا پتھر کی سل بنا ہوا تھا۔

"ڈزنٹ میٹر شائننگ سٹار! جو رشتہ ابھی جوڑا ہے نا وہ نفرت پہ نہیں محبت پہ مجبور کر دیگا۔" شرارت سے کہتے ہوئے اسنے ہاتھوں میں

CLASSICURDUMATERIAL

جھکڑے ہاتھوں کو زور سے جھٹکا دیا تو وہ بے ساختہ اسکے بہت قریب جھک سی گئی۔

"کیا خیال ہے، دکھاوں ایک آدھ چھوٹا موٹا ٹریلر محبت کا؟" اسکے خوف سے سپید پڑتے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اسنے بے باکی سے کہا تو اسکے چہرے کی رنگت مزید متغیر ہونے لگی۔

"پچ۔ چھوڑیں مجھے، د۔۔دور رہیں پلیز۔" وہ بدستور اسکی گرم سانسوں کے لمس سے گھبراتی پیچھے ہٹنے کی ناکام کوشش کرتی ہوئی بولی

CLASSICURDUMATERIAL

لیکن اس نے پہلی کب کوئی مانی تھی جواب مانتا بلکہ وہ مزید قریب ہوتا اسکی سانسیں خشک کر گیا۔

"ناجانم! ایسے کرو گی تو میں رکوں گا کیسے؟" وہ اسکے کپکپاتے لرزتے وجود اور نقوش کو دیکھتا بھاری لہجے میں بولا تو اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

"اگر ایسے آنسو بہاو گی تو میں فادران لاء کو نانا کیسے بناوں گا؟" وہ ایک ہاتھ میں اسکے دونوں ہاتھ جھکڑتا دوسرے ہاتھ سے اسکے رخساروں پہ

پھیلے آنسو کو انگلی پہ اٹھاتے ہوئے پوچھا تو اسکا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دے۔

"چچ۔۔ چھوڑ دیں مجھے پلیز۔" وہ اسکے سلگتے بولتے لمس پہ وہ چیخ اٹھی کیونکہ وہ فاصلہ مٹاتا اس سے ایک انچ کہ فاصلہ پہ آ چکا تھا۔

"کوئی رشوت وغیرہ دو شاید پھر تمہاری سنوائی ہو جائے۔" وہ اسکی التجاؤں کو نظر انداز کرتا ہوا اپنی ہی ہانکے جا رہا تھا جب اسنے متعجب نگاہوں سے اسکا مسکراتا چہرہ دیکھا تو اسنے بائیں آنکھ ونک کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یار فادران لاء کی فیلڈ کا اثر ہے، میں نے سوچا فیملی بزنس کا ابھی سے فائدہ اٹھاوں اسلیے اب جلدی سے رشوت دو میرا ضبط ختم ہو رہا ہے۔" شوخی سے کہتے ہوئے اسنے تھرتھراتے ہونٹوں پہ انگلی پھیری تو اسنے سرعت سے چہرہ پرے کرتے ہوئے اسکی انگلی ہونٹوں سے ہٹانے کی کوشش کی۔

"ا۔۔اگر آ۔۔آپ نے مزید کوئی ایسی حرکت کی تو مم۔میں اپنی جان دے دونگی۔" وہ آنکھیں میچتی ہوئی اسکی قربت میں ناگواری اور شرم سے چور بولی تو اسنے اب کے اسے سنبھلنے کا موقع دیتے ہوئے اسے یوں کھینچا کے وہ اسکی آغوش میں آن گری۔

"میری موجودگی میں بس مجھ پہ ہی جان دے لو جانم۔" وہ اسکے ٹھنڈے پڑتے وجود کو دائیں بازو میں بھینچتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔

"ہیلو مسز! شوہر کی قربت کا صدمہ تو نہیں لگ گیا؟" اسکی آنکھ کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسنے اسکے ساکت وجود کو گویا ہوش دلانے کی کوشش کی جو کارگر ثابت ہوئی کیونکہ وہ اسکی گرفت میں بری طرح مچلنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"چھوڑیں مجھے، مجھے بابا کے پاس جانا ہے چھوڑیں مجھے۔" وہ بری طرح سے مزاحمت کرتی اسکا حصار توڑنے کی جان توڑ کوشش کر رہی تھی جبکہ وہ بہت آرام سے اسکی کوشش کو دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

"بس کرو ڈارلنگ بس کرو، کیوں اپنی پسلیاں خود ہی توڑنا چاہتی ہو، کہا نا ایک ہفتہ ہے اپنے پیارے باب کا انتظار کرو اور جب وہ تمہارے پاس آئے تو چلی جانا ان کے ساتھ۔" وہ مذاق اڑانے والے لہجے میں بولا تو اسنے غصے سے اسکا گریبان پکڑتے ہوئے پھاڑ دیا اور زور زور سے چلانے لگی۔

"خبر دار میرے بابا کے بارے میں کچھ کہا تو جان لے لوں گی آپ کی، گھٹیا انسان ہیں آپ آہہ۔۔۔" وہ بد تمیزی کی حدیں عبور کرنے لگی جب اسنے اسکا جبڑا مضبوط ہاتھ میں جھکڑا تو وہ سسک اٹھی۔

"مزید ایک لفظ مت نکالنا ورنہ زبان کھینچنے میں لمحہ نہیں لگاوں گا، مجھے مزید مجبور مت کرو کہ میرے اندر کا وحشی جاگ اٹھے، ایک ہفتہ صرف ایک ہفتہ ہے تمہارے پاس لیکن کوشش کرنا کہ اس ہفتے میں اس زبان کا استعمال کم کرنا ورنہ جو کام میں ایک ہفتے بعد کرنے کا ارادہ رکھتا وہ اسی وقت کر دونگا۔" اسکی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر وہ سرد مہری و بیگانگی سے بولتا اس کے ٹوٹے دل کی کرچیوں کو گویا جوتے تلے روند

گیا تھا،اسکے گریبان پہ اسکے ہاتھ،آنکھوں سے بہتے آنسو،تھرتھراتے لب،آنکھوں کی پتلیوں سمیت سانسوں کی حرکت بھی اس کے درشت و سخت رویے پہ ساکت تھی۔

"اٹھو اور فریش ہو کے کھانا لگاو مجھے بھوک لگ رہی۔" اسکے بے جان ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتا وہ اسکے چہرے کے تکلیف دہ تاثرات سے نظریں چرائے اسے نرمی سے اپنی آغوش سے اٹھا کے بیڈ پہ بٹھاتا نارمل انداز میں بولا لیکن اس میں کوئی حرکت نہیں ہوئی کیونکہ اسنے جو بھی کیا لیکن وہ اس سے اتنے سخت رویے کی توقع نہیں رکھتی تھی،اسے لگتا تھا'وہ' واحد ایسا شخص تھا جو اس کیساتھ اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتا

مگر اس شخص نے ایک ایک کر کے ساری مان و یقین کی بنیادیں گرادی تھیں اور اسی ملبے تلے بے سدھ وہ بیڈ پہ ساکت و جامد بیٹھی رہی۔

"آہمم! وہ۔۔۔۔۔" گلا کھنکھارتے ہوئے جونہی اس نے قدم کمرے میں رکھا تابڑ توڑ ہوتے حملوں نے اسے بوکھلا کے رکھ دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یار سنو، سنو تو، میری جان، ہدیٰ جانو، سنو تو۔" کشنز، تکیوں، پرفیومز سے بمشکل خود کو ادھر ادھر ہو کے بچاتے ہوئے وہ اسے پچکارنے کی پوری کوشش میں تھا مگر وہ کسی طور بات سننے کو راضی نہ تھی۔

"ہدیٰ جانم! میری بات تو سنو۔" وہ قدم آگے کی طرف بڑھاتا ہوا اسے رام کرنے کی کوشش میں تھا۔

"وہیں کھڑے رہو، خبردار میرے قریب آنے کی کوشش کی تو۔" وہ دبنگ بنی انگلی اٹھا کہ بولی تو اسے بہت زور کی ہنسی آئی جسے وہ فوراً دبا گیا ورنہ اسنے دانت توڑنے سے گریز نہیں کرنا تھا۔

"یار ایسے کیسے ادھر کھڑا رہوں، میری بات تو سنو یار آفس میں۔۔"
وہ اپنی سنگین غلطی سے واقف تھا تب ہی زرا مسکین آواز میں بولا۔

"آفس میں ہوں گی تمہاری رنگ برنگی تتلیاں جنہیں تاڑتے ہوئے تم بھول گئے کہ تمہاری ایک عدد بیوی بھی ہے۔" وہ طنزیہ آواز میں بولتی ایک ہاتھ پہلو پہ جما کہ کھڑی ہو گئی تو اسنے چمکتی آنکھوں سے اسکا یہ روپ دیکھا۔

"بیوی بھی کوئی بھولنے والی شے ہے اور وہ بھی تم جیسی۔" وہ بڑے دلفریب و خوشامدانہ انداز میں بولا تو اسکی تیوریاں مزید چڑھیں۔

"خبردار اگر اپنا فضول ٹھرک جھاڑا تو، نکلو میرے کمرے سے جہاں سارا دن گزارا وہیں رات بھی گزار لو۔" وہ پوری تھانیدارنی بنی گرج کے بولی تو اب کی بار وہ کوشش کر کے اس کے قریب گیا۔

"یار غصہ تھوک دو قسم سے مجھے یاد نہیں رہا۔" وہ ہلکی سی سنجیدگی سے بولا کیونکہ وہ واقعی کمرے سے نکال سکتی تھی اور اگر باہر معاذ سکندر کو علم ہوا تو وہ بھی اسی کی چھترول کرینگے۔

"یہ کوئی پہلی بار تو ایسا ہوا نہیں۔" اسنے نظریں پھیرتے ہوئے طنز کیا تو ولی خجالت سے سر کھجانے لگا۔

"یار پکا کل ضرور لے کہ جاونگا تمہیں بلکہ کل جہان بھائی کو کال کر کے ادھر انوائیٹ کر لیتے۔" وہ بہلانے والے انداز میں بولا تو اسنے کھا جانیوالی نگاہوں سے اسے گھورا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں بلکل انہیں یہاں آنے کیلیے تمہارے انویٹیشن کی ہی ضرورت ہے نا، تمہارا دماغ اگر کام کرتا ہے تو یاد کرو جہان بھائی سے ملنے جانا ہے نا کہ انہیں کہنا ہے کہ پلیز آ کے ہمیں مل جائیں۔" بیوی ہو اور ناراض بھی ہو تو اسکی زبان شاید یونہی ہی بنا بریک کے چلتی رہتی ہے، ولی کے تھوڑی کھجاتے ہوئے دل میں سوچا۔

"سوری نا آج بھوک گیا پکا کل آفس سے آف کر کے تمہارے ساتھ پورا دن گزاروں گا۔" وہ پلاننگ کرتا بولا لیکن اسنے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

"احسان نہیں کرو گے مجھ پہ۔" وہ بے نیازی سے بولی تو اسے علیزے پہ نئے سرے سے غصے آیا جس کی محبت میں یہ دنیا کی نرالی بھابھیاں شوہروں کو کسی کھاتے میں ہی نہیں لاتی تھیں۔

"یار تم نند کی محبت میں شوہر سے لڑ رہی ہو۔" اسنے دہائی دی۔

"نند کسے کہہ رہے ہو؟ دوست ہے وہ میری۔" وہ پنجے گاڑتی پیچھے پڑنے کو تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تھوڑا کلسا کرو، میرا بچہ کالا پیدا ہوا تو میں دنیا کو کیا جواب دونگا؟" وہ تادیر اپنی فطرت سے باز نہ رہ پایا اور اسکے یوں مچل مچل کے اس پہ حملہ کرتے بھاری وجود کو نشانے پہ رکھتے ہوئے چوٹ لگائی۔

"تم۔۔ تم بیہودہ انسان، صرف تمہارا بیٹا نہیں ہے یہ۔" وہ حیا اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے جھنجھلا کہ بولی۔

"چلو بچہ جس جس کا بھی ہو، کالا کرنا ضروری ہے؟" اسکی معصومیت دیدنی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ولی سکندر!" اسنے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اسے خفگی سے پکارا۔

"قربان جائے ولی سکندر۔" اسکی پکار پہ نہال ہوتا وہ اسے بازووں میں لیتا دلنواز انداز میں بولا تو وہ سٹپٹا اٹھی۔

"چھوڑو مجھے، بندہ وقت دیکھ لیتا ہے۔" وہ جلدی سے اس سے دور ہوتی بولی تو ولی نے یوں است دیکھا گویا سر پہ سینگ نکلے ہوں۔

"اب رومینس اور وہ بھی بیوی سے رومینس کرنے کیلیے کون بندہ ٹائم دیکھتا؟" اسکا شاک کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

"نیر امطلب ہے کہ کھانا کھانے نیچے جانا ہے تم بھی فریش ہو جاو۔" وہ کھسیاتی ہوئی خوامخواہ ادھر ادھر دیکھتی بولی جو اسکی ناراضگی منٹوں میں ختم کرتے ہوئے اسے زچ کرنے کی کوششوں میں تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"فاریور کائنڈانفارمیشن، میں فریش ہی ہو رہا تھا۔" آنکھیں گھماتے ہوئے اسنے جس زو معنی انداز سے اسے دیکھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی سرخ پڑنے لگی۔

"ولی پلیز کھانے کا وقت۔۔" جب اسنے اشارے سے اسے قریب آنے کو کہا تو اسنے اسے روکنے کی بے ساختہ کوشش کی لیکن وہ اسکے ہونٹوں پہ بھاری ہاتھ جماتا اسے اپنی گرفت میں لیتا خود کو فریش کرنے لگا۔۔

"اٹھیں کھانا کھائیں۔" ملازمہ کے کھانا رکھ کہ ان کے اشارے پہ باہر چلے جانے کے بعد وہ اس کے قریب آئے جو سفید رنگ کے ڈھیلے ڈھالے کرتے کیساتھ سفید ٹراوزر میں ملبوس بنا دوپٹے کے الجھے بکھرے حلیے میں بیٹھی آج بھی ان کا دھڑکانے کا باعث تھی لیکن ان کیلیے ازیت کا باعث تھے آج بھی ان کے چہرے پہ دکھتے آنسوؤں کے نشان اور نم پلکیں۔

"را۔۔" اسکے رد عمل نہ دینے پہ انہوں نے اسکے کندھے پہ اپنا مضبوط ہاتھ دھرا جو اسنے بری طرح سے جھٹک دیا۔

"نہیں کھانا مجھے کھانا، بیٹی چاہیے مجھے اپنی۔" مسلسل دو ہفتوں سے رونے کے باعث اسکی آواز بیٹھ چکی تھی جس کے باعث وہ ہلکا سا چیخ کے بولی۔

"اوکے، لے آتا ہوں میں اسے، آپ آئیں کھانا کھائیں۔" اسنے پچکارنے والے انداز میں ہاتھ اسکی جانب بڑھایا جسے وہ سرے سے نظر انداز کر گئی لیکن وہ ضبط کر گیا کہ اس وقت وہ صرف ایک ماں تھی۔

CASSIURDUMATERIAL

"دو ہفتوں سے ان ہی جھوٹے دلاسوں کا لالچ دے کہ کھانا میرے حلق تک اتارتے رہے ہیں لیکن اب میں آپ کے کسی دھوکے میں نہیں آونگی، مجھے میری بیٹی چاہیے ابھی۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا، وہ تو جب نفرت کی دعویدار تھی تب بھی ایسا لہجانہ اپنایا تھا مگر آج ایک ممتا بھرے دل نے اسے مجبوت کر دیا تھا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں، وہ جلد ہمارے پاس ہو گی، آپ کھانا کھائیں پلیز پہلے۔" وہ اس پہ زبعد ستی یا غصہ بھی نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اسکے لہجے میں بے بسی والتجا سمٹنے لگی۔

"کیسی کوشش کر رہے آپ جو ابھی تک اسے ڈھونڈ نہیں سکے ؟ ویسی کوشش کیوں نہیں کرتے جو آج سے بیس سال پہلے کی تھی؟" اسکے کالر کو ہاتھوں میں جھنجھوڑتی وہ نم آواز میں کہتی اسکے سینے پہ سر ٹکا گئی کہ غبار نکالنے کو بس یہی سہارا اسے چاہیے تھا۔

"آپ ڈھونڈ کے لائیں اسے، آپ جانتے ہیں وہ اندھیرے سے ڈرتی ہے، وہ نجانے کون لوگ ہیں؟ و۔ وہ کیسی ہو گی؟" وہ روتی ہوئی بے ربط سی باتیں اور سوال کیے گئے جن کے جواب فی الوقت ان کے پاس نہیں تھے، وہ بس خاموشی سے اسکے گرد بازوؤں کا حصار مضبوط کرتے اسکے بالوں پہ بار بار لب رکھتے خاموش دلاسہ دینے لگے۔

نجانے رات کا کون سا پہر تھا، جب کروٹیں بدل بدل کر تھکاوٹ سے چور بدک نیند کی آغوش میں نہ اترا تو وہ بے بسی کے مارے گھٹ گھٹ کے رونے لگی مگر روتے روتے جب ہچکی بندھنے لگی تو اس سے کچھ فاصلے سے بھاری خمار زدہ آواز آئی۔

"کیا بات ہے شائینگ سٹار! ایسے کیوں رو رہی ہو؟" اسکی آواز پہ ایک پل کو اسکا پورا وجود ٹھٹھک سا گیا تھا، آج تقریباً پانچ دن بعد وہ اس سے مخاطب ہوا تھا، اس دن کے بعد سے وہ بہت کم اسکے سامنے آیا اور

اگر آیا بھی تو مخاطب نہیں کیا اور وہ بس جلتے انگاروں پہ لوٹتی اپنے بابا کا انتظار کرنے لگی جو طویل تر ہوتا ہفتے کی دی گئی مہلت سے پانچ دن کھا گیا تھا، اور گھٹتے وقت کے احساس نے اسکے دل کو سہانا شروع کر دیا تھا۔

"اب آدھی رات کو کس مراقبے میں کھو گئی ہو؟" اسکی سوچوں کو بریک اسکی اکتائی آواز نے لگائے تو اسنے چونکتے ہوئے ہاتھ سے چہرہ صاف کرتے ہوئے رخ مکمل اس سے موڑ لیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں، کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو؟" اسکی اس حرکت پہ تپتے ہوئے اسنے اسکا بازو تھام کے اس کا رخ سرعت سے موڑا تو اسکی سانسیں یکلخت تھمنے لگیں۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے؟" اسکی پھیلی ہوئی سبز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اسنے اپنا مدعا دہرایا تو وہ جیسے کسی ٹرانس سے نکلی اور نامحسوس انداز میں سرکتی ہوئی اس سے دور ہوئی مگر ہاتھ کی گرفت نے زیادہ نہ جانے دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم۔مجھے بھوک لگی ہے۔" ہاتھ پہ مسلسل پڑتے بے رحم دباو نے اسے بے اختیار بولنے پہ مجبور کر دیا۔

"لاحولاولا قوۃ! حد ہو گئی بیگم، میں اتنی دیر کا پریشان ہو رہا کہ نجانے بیگم صاحبہ کس تکلیف میں مبتلا ہیں لیکن یہاں بھوک کا سوگ منایا جا رہا ہے۔" وہ جیسے بھنا کہ بولا تو اسکا چہرہ شرمندگی سے سرخ پڑنے لگا جبکہ آنکھیں نمی سے بھرنے لگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس میں رونے یا کروٹیں بدلنے والی کوئی بات ہے ہی نہیں، تمہارا اپنا گھر ہے تم جا کہ کچن سے کچھ کھا سکتی تھی۔" اسکی خفت کو دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا تو اسنے شکایتی انداز میں اسے دیکھا۔

"باہر اتنا اندھیرا ہے۔" اسنے منہ پھلا کہ جواب دیا اور ڈھیلی ہوتی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتی سرعت سے پرے ہوتی اٹھ کہ بیٹھ گئی کہ وہ اس پہ حاوی اسکی سانسیں اٹکا رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھ جیسے انسان کو مارنے کی دھمکیاں دی جاسکتی ہیں لیکن اندھیرے میں بھوک نہیں مٹائی جاسکتی، کیا کہنے آپ کے بھی۔" وہ جل کے کہتا ہوا اٹھا تو اسنے گھور کے اسکی پشت کو دیکھا۔

"مارنے کا کہتی ہوں تو کونسا مار ڈالا ہے۔" وہ کلس کے بولی تو اسنے ستائشی انداز میں ابرو اچکائے۔

"واہ واہ کیا ارمان ہیں، کیوں بیوہ ہونے کا ارادہ کر لیا ہے؟" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو اسکے دل کو دھکا سا لگا۔

"اب آ ونا، کس مراقبے میں چلی گئی ہو؟" اسے یوں ہی بیڈ پہ پسارے دیکھ کہ وہ گھور کے بولا تو وہ بد دلی سے کروٹ بدل کے بولی۔

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔" اسکی بات پہ وہ بنا کہے آگے بڑھا اور اسکا بازو پکڑ کے اسے اٹھایا۔

"مجھے یوں ناز نخرے مت دکھائیں بیگم صاحبہ! ان سے گھائل ہو کے میں نے اگر جواباً کچھ کیا تو برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

پر تپش ذو معنی لہجہ اسے رد و کد سے روکتا ہوا چپ چاپ اسکے ساتھ چلنے پہ مجبور کر گیا۔

"اب بابا کی پرنسس خود کچھ کھانا پسند فرمائے گی یا یہ کوشش بھی مجھے کرنی ہے۔" اسکے میٹھے طنز پہ اسکے دل میں ہوک سی اٹھی بابا کے نام پہ لیکن وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھی اور فریج سے سالن نکال کے اسے گرم کرنے لگی جبکہ وہ خاموشی سے کرسی گھسیٹ کہ براجمان ہوتا دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا جو سفید چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پیڑہ بنانے کی کوشش کر رہی تھی، وہ جانتا تھا وہ کوکنگ سے نابلد تھی ہاں کبھی کبھار والد محترم کیلیے روٹی بنانے کی ناکام کوشش کرتی رہتی تھی اور یہی کوشش وہ ابھی کر رہی تھی۔

"ایک روٹی سے کیا ہم دونوں کا پیٹ بھر جائے گا؟" جب ایک بنانے کے بعد اسنے برنر بند کیا تو وہ سنجیدگی سے بولا، اسنے جھٹکے سے گردن موڑ کے اسے دیکھا جو کف کہنیوں تک فولڈ کیے کھانے کیلیے ریڈی بیٹھا تھا، وہ گہری سانس بھرتی ہوئی واپس مڑی اور نیا پیڑہ بنانے لگی۔

"ماشاءاللہ! نئے پاکستان کا نقشہ ایجاد کیا ہے؟" وہ روٹی دیکھتے ہی چھیڑنے والے انداز میں بولا تو وہ روہانسی ہوا ٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کھانا کھانے دیں مجھے آرام سے، نیند آئی ہے مجھے۔" اسے یہ احساس مار رہا تھا وہ اس شخص کے ساتھ آدھی رات کو یوں بیٹھ کہ کھانا کھا رہی جس نے اسے اپنوں سے دور کر رکھا تھا مگر پیٹ کی بھوک نے اسے مجبور کر دیا تھا مگر اسکی بار بار چھیڑ چھاڑ اسے زچ کر رہی تھی۔

"تو کھانا کھا کہ سو جانا میں کون سا رت جگے کا پروگرام بنا رہا۔" وہ نوالہ منہ میں ڈالتا لاپرواہی سے بولا تو اسنے سر جھکا کہ خاموش رہنے میں ہی بہتری سمجھتے ہوئے کھانا کھانے کو ترجیح دی جبکہ وہ بہت غور سے اسکے چہرے کو تکے جا رہا تھا۔

"اپو! لویزہ اتنا تنگ کیوں کرتی ہے؟" ویر کے سنجیدگی سے پوچھنے پہ جہاں مامالوگوں سمیت باقی سب کا قہقہہ چھوٹا وہیں مہرو بے بسی سے آہ بھرتی اسے لے کہ گود میں بیٹھ گئی جس کے سوٹ پہ لگی گرد یقیناً لویزہ کی کارستانی تھی۔

"بیٹا لویزہ اسلیے تنگ کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے گندے بابا جیسی ہے۔" اسکے دکھڑے پہ سب نے اچنبھے سے اسے دیکھا جو دن دیہاڑے جھوٹ بول رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خان چاچو بہت اچھے ہیں اپو! لالہ روان جیسی ہے۔" ویر نے گویا برا مناتے ہوئے جواب دیا۔

"ویر وہمیشہ آپ خان چاچو کی سائیڈ لیتے، میں آپ کی اپو ہوں میری جان۔" وہ خوشامدانہ انداز میں بولی لیکن وہ بھی باپ کا بیٹا تھا خان کے بارے میں کچھ نہ سنتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اور وہ خان چاچو ہیں۔" اسنے گویا یاد دلایا تھا جبکہ وہ سب بہت آرام سے بیٹھیں ڈرائی فروٹس سے لطف اندوز ہوتیں پھپھو بھتیجے کی باتیں انجوائے کر رہے تھے۔

"وہ خان چاچو نہیں بے ایمان ہے آپ نہیں جانتے بیٹا کہ ایک نمبر کا گھنا میسنا انس۔۔" ہمیشہ کی طرح وہ لویزہ کی سر پھری طبیعت خود سے ملانے پہ وہ شروع ہو چکی تھی جب بھاری تنبیہی پکار پہ اچھل پڑی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مہرو!" جہان کی بھاری آواز پہ اسنے جلدی سے مڑ کے دیکھا تو وہ کچھ فاصلے پہ کھڑا اسے شاکی نگاہوں سے گھور رہا تھا جبکہ اسکی پشت پہ کھڑے معاویہ اور خان دانت نکوستے ہوئے اسجا کلیجہ ساڑ گئے۔

"السلام علیکم لالے!" وہ فورا مودب بنی تو ویر کی ہنسی نکل گئی۔

"مہرو بچے بہت بری بات ہے، اب آپ بھی بڑی ہو چکیں ہو اور آپ کی بیٹیاں بھی، اسلیے یہ آپکو بلکل زیب نہیں دیتا کہ آپ ان کے سامنے خان کو ایسے بلائیں۔" جہان نے ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ منہ بنانے لگی۔

"لالے عادت ہے اب تو۔" وہ منمنا کے بولی جبکہ اس شیرنی کو یوں دیکھ کہ خان کے دل میں کچھ کچھ ہونے لگا۔

"عادت بدلیں۔" جہان نے دو لفظی جواب دیتے ہوئے چاکلیٹ سے لتھڑی لویزہ کو گود میں اٹھایا۔

"لالے سارے کپڑے گندے ہو جائینگے آپ کے۔" بیٹی کی گندی طبیعت کو ستے ہوئے وہ اسکی جانب بڑھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ارے چھوڑو کپڑوں کو، بہو کے لاڈ اٹھا رہا بس۔" معاویہ کی زبان میں کھجلی اسے بہت سی گھوریوں کی زد میں لے آئی۔

"آپ تو جیسے سب کی جنم کنڈلیاں لے کہ ان کے رشتے ہی جوڑتے رہے ہیں۔" مہرو کلس کے بولی۔

"لو میری بات کبھی غلط بھی ہوئی ہے، لالہ کے پیدا ہونے پہ رودابہ اپیا جیسے اسکے واری جا رہی تھیں میں نے تمہیں سگنل دیا تھا نا دیکھو اسنے

نکاح بھی پڑھوالیا ہماری معصوم بچی سے اس شیطان ہادی کا۔" معاویہ تو بنا بریک کے سٹارٹ ہو گیا تو رودابہ نے کشن زوردار طریقے سے اسے دے مارا لیکن وہ دانت نکالتا کشن بازو میں دبوچتا ہوا شروع ہو گیا۔

"اب میرے بیٹے کو دیکھ لو کیسے جان بابا کی طرح مجنوں بنا میری بھتیجی کی سانسیں خشک کرتا رہتا۔" وہ دوسرے صوفے پہ بیٹھے سنجیدہ سے یزدان جو معصوم سی ہالے کو آئس کریم کھلا رہا تھا، کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"وہ جان بابا نہیں بلکہ معاویہ بابا جیسا ہے یاد ہے ہمیں وہ وقت جب تم ہماری کڑی کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔" لاریب بھابھی نے کہا تو اسکی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ویسے ابھی آپ کی کڑی کہاں ہے؟" اسنے آنکھوں میں شرارتی چمک لیے ان سے پوچھا تو مہر و فورا بولی۔

"خبردار میری بھابھی کو تنگ کیا تو۔"

CLASSICURDUMATERIAL

"تمہاری بھابھی کو تنگ کرنے کا پرمٹ میں سالوں پہلے لے چکا ہوں۔" وہ چڑانے والے انداز میں کہتا ہوا کلانچیں بھرتا وہاں سے غائب ہو گیا تو سب افسوس سے سر ہلانے لگے۔

"لالے یزدان بہت اٹیچ نہیں ہو گیا ہالے سے؟" مہروان دونوں مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی بولی جن کے پاس اب ویر بھی جا بیٹھا تھا۔

"وہ کہتا وہ اسکی لٹل راپنزل ہے اور وہ اسکی حفاظت کرے گا۔" جہان کے سنجیدگی سے کہنے پہ سب ایک پل کو چپ سے ہو گئے مگر اگلے ہی لمحے سب نے مسکرا کے سر اثبات میں ہلایا۔

"ہاں لیکن شدت پسندی بہت ہے یزدان میں، وہ ہالے کا ویرو سے کھیلنا بھی برداشت نہیں کرتا۔" پری ہنستے ہوئے بولی تو سب نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"وہ ٹھیک ہو جائیگا۔" اسنے تسلی دیتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ گھمائی۔

"علیزے کدھر ہیں؟" اب کے صبر نہ ہوا تو اسنے رودابہ سے ڈائریکٹ پوچھ لیا۔

"مما کیساتھ انکل ثاقب کی طرف گئی ہیں۔" اسکی اطلاع پہ اسکے ماتھے کا مخصوص بل فورا نمایاں ہوا۔

"یزدان کو چھوڑیں، ابھی یزدان والی فیلنگز میں تو سر خود ہیں۔" اسکی کیفیات جانچ کے چائے کی چسکیاں بھرتا خان شرارت سے بولا تو ایک فرمائشی قہقہ ابل پڑا جبکہ وہ اسے ہلکا سا گھور کے رہ گیا۔

"آہ، میری جند جان، میری دلربا، میری آنکھوں کا چین، میری دل کا سکون، میرا جگر، کلیجہ، میری پسلیاں، میری آنکھیں، میرا۔۔۔" وہ جو بچوں کے کھیلنے کا فائدہ اٹھاتی ان کا روم سیٹ کر رہی تھی کہ بازووں کے زوردار شکنجے میں کسنے کے باعث جو اسکی زوردار چیخ نکلی اسنے نشر پڑھتے معاویہ کو بریک لگائی۔۔

"آپ کی جگر پسلیاں ہوں تو کیا میری پسلیاں توڑ دینگے؟" وہ مزاحمت کرتی ہوئی خفگی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیگم صاحبہ !آپ کی توڑ پھوڑ کر کے ہم کدھر جائینگے ؟جانتی ہو نا تمہاری فٹنیس کی کس قدر ضرورت ہے مجھے۔"عقب سے اسے بازووں میں بھرے اسنے شوخی سے اسکی لو سے ناک رگڑتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تو اسکا وجود سنسنا اٹھا۔

"چھوڑیں مجھے،کام کرنا ہے مجھے۔"وہ دھڑکتے دل کیساتھ خود کو چھڑوانے کی سعی کرتی حیا آلود لہجے میں بولی۔

"ارے چھوڑو کام کو، تم بس مجھ پہ توجہ دو بس۔" اسکا نرم لہجہ اسکے کانوں سے ٹکراتا اسکے اعصاب جھنجھنا گیا۔

"دو بچوں کے باپ ہیں آپ، اب تو کچھ شرم کریں ایسے کاموں پے۔" وہ شرم دلانے والے انداز میں بولتی ماحول کا فسوں توڑنے کے درپے تھی۔

"دو بچوں کا باپ ہوں تو یہ بھی تمہاری غلطی ہے، میں نے تو کہا تھا نا کہ آٹھ دس تو ضرور ہوں لیکن تم میرا ساتھ نہیں دیتی۔" وہ اسکا رخ بدلتے ہوئے معصومیت کی انتہا کرتا ہوا بولا تو وہ حجاب سے چلا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"معاویہ پلیز شرم کریں کچھ۔" اسکا سانسیں دھونکنی کی مانند چل رہی تھیں جبکہ وہ بے باکی سے اسکے چہرے کے رنگوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

"شرم بعد میں کریں گے، پہلے ادھر آو ورنہ پھر وہ تمہارا لاڈلا آ جائیگا۔" وہ نرمی سے اسکے بازو پکڑتا اپنے قریب کرتا بولا تو وہ چیخ اٹھی۔

"وہ آپ کا کچھ نہیں لگتا؟" یزدان اور معاویہ کی لڑائی سے زچ ہوتی وہ شاکی لہجے میں بولا۔

"بیگم صاحبہ! تمہارے وجود کا حصہ ہے، . میرے تو وہ دل کلیجے لگتا ہے۔" وہ شرارت سے کہتا ہوا اسے قریب تر کھینچ چکا تھا جب وہ اتنی نزدیکی سے بوکھلائی۔

"معاویہ پلیز! اسکی پکار بے ساختہ تھی۔

"جب ایسے پکارتی ہو نا تو میں رکتا نہیں بلکہ جذبات مزید سر اٹھاتے ہیں۔" اسنے شوخی سے کہتے ہوئے شوخ شرارت کی تو وہ کوئی جائے

CLASSICURDUMATERIAL

فرار نہ پاتی ہوئی اسی کے سینے میں سر چھپاتی اسکی من مانیاں برداشت کرنے لگی جو وہ بناوقت دیکھے کرنا شروع کر دیتا تھا۔

"کدھر گئی تھیں آپ؟" مما کیساتھ واپس آنے کے بعد جب اسکا پیغام ملا تو وہ ویر اور ہالے کو ساتھ لیے بغیر ہی جلدی سے کمرے میں گئی جب اسنے فوراً پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مما کیساتھ گئی تھی۔" اسکے چہرے کے سنجیدہ تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے اسنے آہستہ آواز میں پکارا۔

"کس سے پوچھ کے؟" اسکے اگلے سوال پہ اسنے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"کس سے پوچھ کہ گئی تھی میں؟" عجیب ہونقانہ انداز میں وہ بڑبڑاتی ہوئی اسے دیکھنے لگی جو آج اس سے وہ سوال کر رہا تھا جو گزرے سات سالوں میں اسنے دیکھا کہ اس گھر کے کسی مرد نے کسی عورت سے نہیں پوچھا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے، کس سے پوچھ کہ گئی تھیں آپ؟" اسکی سرد آواز نے اسے سوچوں کے بھنور سے نکالا تو وہ اچھل پڑی۔

"مم۔۔ماما سے پوچھا۔" اسکے تیور دیکھ کہ اسکا دل لرزنے لگا تھا، اسے لگتا تھا سامنے کھڑا شخص صرف وصل کے لمحات کی جنوں خیزی میں دل کو لرزاتا تھا لیکن اسے ابھی اس بات کا اندازہ ہوا کہ وہ اس روپ میں آج بھی خطرناک لگتا تھا۔

"شوہر میں ہوں آپ کا، میری اجازت میٹر کرتی ہے نا کہ ماما کی۔"
اسکی بات سن کے وہ تندی سے بلندی آواز میں بولا تو اسکا وجود ایک پل کو کانپ اٹھا جبکہ اسکی بڑی بڑی سبز آنکھوں سے ایک آنسو ٹپکا۔

پھر دوسرا،

اور پھر آنسو قطار در قطار اسکے شفاف رخساروں پہ پھیلنے لگے۔

"اوہ شٹ! علیزے لسن۔" وہ جو اسکے چہرے سے نظریں چرائے اسے ڈانٹ رہا تھا مگر جب نگاہ اس تک پہنچی وہ بری طرح سے بیقرار ہوتا اسکی طرف لپکا۔

"راپنزل! مائی ہارٹ پلیز سٹاپ کرائنگ۔" اسنے اسے بازووں میں بھرنے کی کوشش کرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تو وہ سسکتے ہوئے بے اختیار دو قدم پیچھے ہو گئی۔

"علیزے پلیز رونا بند کریں، میں مذاق کر رہا تھا۔" اسکے دور ہٹنے پہ وہ بے چینی سے اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھتا ہوا شرمندگی سے بولا تو اسکی ہچکیاں مزید بلند ہونے لگیں جو جہان حیدر شاہ کے ضبط کا شیرازہ بکھیرنے لگیں تو وہ اسے زبردستی مضبوط بازووں میں بھر گیا۔

"شش! لسٹن رابنزل، سٹاپ کرائنگ اٹ واز جسٹ آ جوک۔" وہ اسکے آنسو پوچھنے کی کوشش کرتا ہوا نرمی سے بولا تو وہ فورا اسکا ہاتھ جھٹکنے لگی۔

"چچ۔ چھوڑیں مجھے، ہٹیں دور مجھ سے۔" اسکے سینے پہ زور زور سے ہاتھ مارتی ہوئی اپنا آپ چھڑانے لگی لیکن وہ مضبوطی سے اسے تھامے ہوئے تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آئم سوری ڈیئر! بٹ ناو سٹاپ کرائنگ، آئی کانٹ سی ٹیئرز ان یوز آئیز۔" وہ اسکی نم پلکوں سے آنسو چنتا ہوا بھاری آواز میں بولا تو وہ سسکنے لگی۔

"آنسوؤں کی وجہ آپ ہیں، چچ۔ چھوڑیں مجھے، بہت برے لگ رہے آپ، آپ کی ہمت کیسے ہوئی ایسا مذاق کرنے کی۔" اسکی ہچکیاں یہی سوچ سوچ کے تھمنے کا نام نہیں لے رہی تھیں کہ اسنے اتنی سی بات پہ اس سے ہارش لہجہ یوز کیا ہے، تب ہی وہ شاکی انداز میں کہتی ہوئی فل مزاحمت کرتی اسکی گرفت سے آزاد ہوئی تو اسکا دل اسکے مضبوط سینے میں دھکڑ مچانے لگا۔

"یہ سب اس کمینے معاویہ کا قصور ہے،اس نے کہا تھا کہ۔۔۔"وہ جلدی سے صفائی دینے والے لہجے میں بولا مگر وہ تنک کے اسکی بات کاٹ گئی۔

"آپ اب معاویہ بھائی پہ الزام نہ لگائیں۔"وہ نم آنکھیں اٹھا کہ بولی۔

آپ کو لگتا کہ جھوٹ بھول رہا میں ؟"وہ ہلکی سی آنکھیں نکالتا ہوا بولا لیکن اسنے جواب دیے بغیر سوں سوں جاری رکھی تو وہ ضبط کھوتا بلند آواز میں دھاڑا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"معاویہ!" اسکی بلند پکار سے جہاں وہ اچھلی وہیں ٹیرس کی کھڑکی سے جھانکتا معاویہ دانت نکوستے ہوئے برآمد ہوا۔

"عالی جاہ نے یاد فرمایا؟" اسنے مسکراتی نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس غیر متوقع آواز کو فوراً سن کے جھٹکے سے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بتاو علیزے کو کہ تم نے مجھ سے کیا بکواس کی تھی۔" وہ سخت کبیدہ خاطر نظر آرہا تھا وجہ علیزے کی نم آنکھیں تھیں۔

"کیسی بکواس جے؟" اسنے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے دیکھا جو شرربار نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

"علیزے یار یہ بکواس کر رہا ہے، اسنے مجھ سے شرط لگائی تھی اسلیے آپ کو ڈانٹا۔" معاویہ کی اداکاری پہ جب اس نے افسوس سے اسے دیکھا تو ہلکی سی جھنجھلاہٹ و بے بسی سے بولا تو معاویہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"غلطی ہو گئی، بہت بڑی غلطی، مجھے نا اس موومینٹ کو ویڈیو ریکارڈ کرنا چاہیے تھا کہ جس بندے نے پورے ملک کے لوگوں کا خون خشک کیا ہوا وہ اپنی بیگم کے سامنے کیسے بھیگا بلا بنا اسے منا رہا ہے۔" وہ قہقہے لگاتا ہوا مسلسل بول رہا تھا جسکی وجہ سے علیزے خوامخواہ نروس ہونے لگی جبکہ جہان غصے اسکی جانب لپکا تو وہ فوراً چھلانگ لگاتا صوفے کے پیچھے ہوا۔

"اوکے اوکے میں بتاتا ہوں، دراصل میں نا آپ کی بہادری کا لیول چیک کرنا چاہتا تھا کہ اس جیسے دیو کیساتھ رہتے ہوئے کس حد تک بہادری اکٹھی کر پائی ہیں اسلیے میں نے جے کو آپ کی قسم دے کے

منایا، لیکن صد افسوس کے آپ نے تو میری امیدوں پہ پانی پھیر دیا۔"
وہ دونوں ہاتھ اٹھا کہ بولتا آخر میں افسوس سے سر ادھر ادھر ہلانے
لگا۔

"اٹس سو مین معاویہ بھائی! اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا ان کے غصے سے
تو۔" وہ بھیگی آنکھوں سے معاویہ کو دیکھتی بولی۔

"علیزے!" اسکی بات پہ جہان نے درشتگی سے اسے ٹوکا تو معاویہ اس
سچویشن پہ شرمسار ہونے لگا۔

"آئم سوری بھابھی! میرا ایسا ارادہ نہیں تھا لیکن آپ اتنا ڈر کیوں جاتی ہیں اس سے؟" اسکا لہجہ اب کہ سنجیدہ تھا مگر آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں جبکہ علیزے اسکے سوال پہ بلش کرنے لگی، اسنے چور نگاہوں سے اسکو دیکھا جو شاید منتظر نگاہوں سے اسکے چہرے کو تک رہا تھا۔

۔"وہ۔۔انہوں نے کبھی ایسے بب۔بات نہیں کی تو بس۔۔"وہ رخسار پہ پھسلتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستی جھجھکتی ہوئی بولی تو معاویہ "اووووو" کرنے لگا تب ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور یزدان ہالے کا

ہاتھ پکڑے کمرے میں داخل ہوا جبکہ اسکے پیچھے پیچھے زینی اور ویر بھی تھے۔

"جان بابا! آر یو ہرٹنگ مائی راپنزل؟" یزدان نے اندر آتے ہی علیزے کے بھیگے سے چہرے کو دیکھتے ہوئے جہان سے استفسار کیا تو ہالے اور ویر فوراً ماں کی طرف لپکتے اسکی ٹانگوں سے چمٹ گئے جبکہ آنکھیں سوالیہ انداز میں باپ کی طرف متوجہ تھیں۔

"چل اوئے کسی ٹھرکی کی اولاد! بھابھی میری کو راپنزل اور بھتیجی میری کو لٹل راپنزل بول بول کے فلرٹ کرنے کی کوشش مت

کرو۔ "سب کی سوالیہ نگاہوں کی زد میں جہان کو دیکھ کہ معاویہ نے ٹانگ اڑائی تو سب نے جھٹکے سے اسے ناپسندیدہ نگاہوں سے گھورا۔

"میرے بیٹے کو ڈانٹا مت کریں۔" زینی کی ممتا تڑپ اٹھی۔

" کبھی میرے لیے اتنی محبت دکھائی ہوتی تو آج تمہارے بیٹے کی ایک پیاری سی بہن ہوتی۔" اسنے ٹھنکتے ہوئے شکوہ کیا تو وہ سب کی موجودگی کے باعث شرم سے دہری ہوتی اسے گھور بھی نہ سکی جبکہ تینوں بچے انہیں افسوس سے دیکھتے ہوئے کبھی علیزے اور کبھی جہان کو دیکھنے لگے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیٹا کچھ نہیں کیا آپ کی ماما کو میں نے، شاید کسی سپیشل ڈوز کی کمی رہ گئی ہے جو دینا اب ضروری ہو گیا ہے۔" وہ بظاہر بچوں سے بولتا ہوا اسے سنانے لگا تو وہ بوکھلاتی ہالے کو گود میں اٹھاتی اس کو بہلانے لگی جو روہانسی ہو چکی تھی۔

"بابا! ماما کیوں رو رہی تھیں؟" ویر نے جہان کی شلوار کھینچتے ہوئے پوچھا تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گیا۔

"تمہاری ذلیل حرکت کے باعث مجھے اپنے بچوں کے سامنے بھی جوابدہ ہونا پڑ رہا۔" وہ دانت پیستے ہوئے معاویہ کو گرکتے ہوئے بولا تو وہ پورے دانت نکالنے لگا۔

"آئیں بیٹا! سونے کیلیے لیٹیں، کل آپ نے سکول جانا ہے۔" جب اسنے دیکھا کہ ویر کی تفتیش بڑھتی جا رہی تھی تو اسنے جہان کی جان خلاصی کروانے کی کوشش کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آئیں یزدان آپ بھی۔" اسنے یزدان کو بھی پکارا اور زینی کے ہمراہ بچوں کو لے جلدی سے ان کے رومز کی جانب بڑھ گئی کیونکہ زینی اور تینوں بچوں نے جہان سے اتنے سوالات کیلیے کہ وہ شرمسار سی ہونے لگی تھی جبکہ اب وہ جانتی تھی کہ اب کمرے میں وہ دونوں بیسٹ لڑ رہے ہوں گے۔

"ادھر آئیں۔" بچوں کو سلانے کے بعد جب اسنے ڈرتے ڈرتے روم میں قدم رکھا تو اسکی بھاری آواز سن کے اسکا دل اچھل کے حلق میں

آن پڑا،اسنے نظریں گھما کے دیکھا تو وہ صوفے پہ بیٹھا اسکی جانب بایاں بازو بڑھائے ہوئے تھا،وہ دھیمی رفتار سے چلتی اسکے نزدیک پہنچی۔

"کس قدر ظالم ہیں آپ۔"اسکو بائیں بازو کے حصار میں مقید کرتا ہوا وہ اسکے چہرے کو بغور دیکھتا ہوا اسکی سوجی آنکھوں پہ انگلی پھیرتے ہوئے گھمبیر آواز میں سنی تو اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہونے لگی۔

"حِ۔۔حیدر۔"اسنے ہولے سے اسکی آنکھوں کو چھوا تو وہ بے ساختہ پکار اٹھی۔

"سس۔ سوری وہ میں بس۔۔" وہ خجالت کا شکار ہوتی بولنے لگی جب اسنے ہولے سے اسے چپ کروایا۔

"اٹس اوکے، بس یہ بتائیں کہ روئی کیوں تھیں؟ اتنا ہٹلر لگتا ہوں کیا میں آپکو؟" علیزے سے بات کرتے ہوئے جو نرمی اور محبت اسکے لہجے سے عیاں ہوتی وہ دوسروں کیلیے حیرت و بے یقینی کا باعث تھی۔

"نن۔ نہیں لیکن آپ کا غصہ۔۔" وہ جھجھکتے ہوئے بولتی بولتی رکی۔

"جو کہ ابھی آپ نے دیکھا ہی نہیں۔" وہ برجستگی سے اسکی بات کاٹتا ہوا بولا۔

"ڈونٹ ٹیل می مسٹر جہان حیدر شاہ! بھولیں مت کہ میں آپ کے جنونی غصے کی زد میں آپ سے ایک تھپڑ کھا چکی ہوں۔" اسکے جتانے والے انداز میں کہنے پر اسکی آنکھیں لود ینے لگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جب جب مجھ سے دور جانے کی بات کرینگی تب تب ایسا ہی جنونی غصہ برداشت کرنا پڑے گا۔" اسنے بازو کی گرفت سخت کرتے ہوئے اسے قریب تر کیا۔

"اور مجھے آپ سے کبھی بھی دور نہیں جانا کہ یہ خیال بھی میرے لیے سوہانِ روح ہے۔" وہ حیا آمیز مدہم لہجے میں کہتی اسکے مضبوط سینے پہ سر ٹکا گئی، ان لمحوں کی فسوں خیزی کو چند لمحے محسوس کرنے کے بعد وہ آہستگی سے اسکے سر کو ہولے سے چھوتا ہوا اس پہ اپنی ٹھوڑی ٹکا گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"علیزے! کیا خیال ہے سپیشل ڈوز دوں آپ کو؟" اسنے لب دباتے ہوئے معنی خیزی سے پوچھس تو توقع کے مطابق وہ جھٹکے سے سر اسکے سینے سے ہٹانے لگی۔

"ہہ۔ ہٹیں پیچے، آپ بہت بے شرم ہو چکے ہیں۔" وہ شرم سے چور لہجے میں کہتی ہوئی اس سے دور ہونے لگی جب وہ دلکشی سے قہقہہ لگاتا اسے زور سے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔

"تمہیں پورا یقین ہے نا جیمز کہ ہمیں وہ شخص یہیں ملے گا؟" چمکتی ہوئی اونچی عمارت کے سامنے گرے کار میں بیٹھے اس شخص نے پوچھا۔

"یس باس! وہ ہر وقت یہاں نہیں ہوتا مگر دن میں وہ ایک دفعہ چکر ضرور لگاتا ہے اور آج اسنے دس بجے سے گیارہ بجے کے درمیان آنا ہے جہاں پلان کے مطابق آپ کی اور اسکی میٹنگ ہو گی۔" جیمز نے اسے پوری رپورٹ دی تو وہ سر ہلاتے ہوئے فائل تیار کرتے ہوئے گاڑی

سے اتر گیا، وہ اس وقت ایک نارمل سی بلیو جینز کیساتھ بلیو چیک دار شرٹ پہنے ہوئے تھا جبکہ آنکھوں پہ گاڑی سے نکلنے سے قبل براون لینز لگا لیے تھے، گھڑی نے جونہی دس کے ہندسے کو کراس کیا ہو جیمز کو اشارہ کرتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم!" ناک کے بعد اجازت لے کہ اندر آتے ہوئے اسنے کرسی پہ بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کیا اور اس سلام کیلیے اس نے پورے سات دن پریکٹس کی تھی۔

"وعلیکم السلام! ہیو آسیٹ مسٹر حازم۔" اپنی شرارتی طبیعت کے برعکس اس وقت 'معاویہ حسن شاہ' سوبر اور فارمل حلیے میں ملبوس سنجیدگی کا پیکر لگ رہا تھا۔

"آپ کے پاس تو کوئی ایکسپیرینس نہیں ہے۔" اسکی فائل پہ تنقیدی نگاہ ڈالتے ہوئے اسنے اسے کہا جو عقابی نگاہوں سے ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا۔

"یس سر بٹ اگر آپ چانس دیں تو میں بہت اچھس تجربہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو مایوس بھی نہیں کروں گا۔" وہ ٹھہر ٹھہر

کے ایسے الفاظ کا چناو کر رہا تھا جو سامنے بیٹھے شخص کی نظر میں اسے لا سکیں، اسکی بات کے جواب میں معاویہ نے سر تا پا بہت غور سے اس شخص کو دیکھا اور پھر جانے کیا ہوا جو اس نے اچانک کرسی سے ٹیک لگائی اور پر سکون انداز میں بولا۔

"او کے مسٹر حازم شیرازی! آپ کو تین ماہ کے ٹرائل پہ رکھا جائیگا ہوپ سو آپ مایوس نہیں کرینگے، اسکے بعد پرمانینٹ جوائننگ لیٹر آپ کو ایشو کر دیا جائیگا۔" وہ بہت آرام سے اس سے بولا جسکی آنکھیں چمکنے لگی تھیں اور وہ معاویہ حسن شاہ کا شکر گزار ہوتے ہوئے جب آفس سے نکلا تو معاویہ حسن کا دایاں ہاتھ فورا موبائل کی جانب بڑھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

کشادہ لاونج میں فلور کشن پہ بیٹھی وہ نڈھال سی صوفے کیساتھ ٹیک لگائے آنسو بہائے جارہی تھی، آج آٹھ دن گزر چکے تھے اسے جان لیوا انتظار کرتے ہوئے مگر اسکا انتظار لاحاصل رہا اور اب اسکے دل و دماغ میں بس یہی بات رچی ہوئی تھی کہ کیا واقعی وہ اسے بھول چکے؟ کیا وہ سب اس بات پہ یقین کر چکے کہ وہ گھر چھوڑ کے بھاگی ہے؟ یہ سب سوال اور گھر والوں سے دوری کا خیال اسکے دل کو یوں کرلاتا کہ اسکے آنسو تھمنے کا نام تک نہیں لے رہے تھے، یہ سب وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بابا اسے بھول چکے ہیں لیکن حالات چیخ چیخ کے اسی بات کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔

وہ نڈھال سی اذیت ناک سوچوں میں گم تھی جب لاونج کا دروازہ چر کی آواز کیساتھ کھلا اور اپنے رف سے حلیے میں ملبوس وہ اندر داخل ہوتا پہلی نظر میں ہی اسکا جائزہ لیتا اسکی جانب بڑھا۔

"جس قدر آنسو تم بہاتی ہو ناوائفی! میرے خیال میں مجھے گھر میں پانی کی باقی ترسیل کے زرائع بند کروا کے تمہارے آنسوؤں سے ہی گزارا کر لینا چاہیے۔" آتے ہی بنا سلام کیے وہ چڑتے ہوئے لمبا سا بھاشن دیتا صوفے پہ بیٹھ کہ اسے دیکھنے لگا جو پنک کلر کے ملگجے سے سوٹ میں ملبوس آنسو بہاتی خاصی قابلِ رحم لگ رہی تھی۔

"اس سب کے ذمہ دار آپ ہیں۔" وہ متنفر لہجے میں چلائی۔

۔"شکریہ۔" اسنے سر خمِ تسلیم کرتے ہوئے خوشدلی سے کہا تو وہ جیسے جلتے توے پہ بیٹھ گئی۔

"آپ کی کمینگی کی وجہ سے آج میں سب سے دور ہوئی ہوں، اتنا دور کہ وہ میرا وجود بھولتے ہوئے مجھے فراموش کر گئے اور آپ اتنے

پر سکون بیٹھے ہیں۔" وہ اسکے سر پہ کھڑی ہوتی زور زور سے چلاتی شاید اپنا غبار نکالنے لگی۔

"میرا شکریہ ادا کرو پھر کہ میں نے تم پہ ان سب کے اصلی چہرے واضح کر دیے۔" وہ ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بولا تو وہ اونچی آواز میں دھاڑی۔

"بکواس بند کریں اپنی، مم۔۔ میرے بابا کو مجھ سے دور کر دیا، وہ مجھے لینے بھی نہیں آئے، آپ نے مجھے فون دیا مگر انہوں نے میری کال بھی ریسیو نہیں کی اور اس سب کی وجہ آپ ہیں، نفرت کرتی ہوں میں

CLASSICURDUMATERIAL

آپ سے شدید نفرت۔" وہ اسکے سر پہ کھڑی دونوں ہاتھوں سے اسکے چہرے پہ تھپڑ مارتی نفرت اور اذیت کے احساس میں ڈوبی بولتی جا رہی تھی جبکہ اسکا بے تاثر چہرہ سرخ تر ہوتا جا رہا تھا۔

"اب بس، میرے خیال سے سسر صاحب کا افسوس تم یہ تھپڑ مار کے پورا کر چکی ہو، اب آرام سے اپنی حالت درست کرنے کے بعد میرے لیے کھانا لگاو اور اگر اب تم نے چیخ چلا کے نحوست پھیلانے کی کوشش کی تو اس بات کو زہن میں رکھ لینا کہ کڈنیپ کر کے نکاح میں آنیوالی بیویوں سے کیسا سلوک روا رکھا جاتا۔" اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں سختی سے جھکڑتا ہوا وہ درشتگی اور سرد مہری سے بولتا اسے کسی رد عمل یا بول چال سے لاچار کرتا اسکے ہاتھ آزاد کر کے سیڑھیوں

کی جانب بڑھ گیا تھا جبکہ وہ وہیں بیٹھ کہ اپنی قسمت پہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"میرے خیال میں چونکہ شادی اسطرح سے ہوئی نہیں ہے کہ میں نئ نویلی دلہنوں والے لاڈ اٹھاتا تمہارے مگر پھر بھی میں نے تمہیں بہت وقت دے دیا، اب اس ٹیگ کو ہٹاو اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دو۔" وہ جو اسکے زبردستی کرنے پہ کھانا زہر مار کر رہی تھی، اسکے نئے شگوفے پہ ہونق زدہ ہو کہ اسے دیکھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" اسنے اسکی باتوں میں چھپے زہریلے طنز پیتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میرا مطلب یہی ہے بیگم صاحبہ!.." وہ نوالہ چباتے ہوئے بولنے ہی لگا تھا جب اسنے ناگواری سے اسکی بات ٹوکی۔

"مجھے ایسے ناموں سے مت بلائیں۔"

CLASSICURDUMATERIAL

۔"اوکے جانم!"اسنے ڈھٹائی سے کہتے ہوئے نوالہ منہ میں رکھاتو وہ غصے سے سرخ پڑنے لگی۔

"ہاں تو جانم میں کہہ رہا تھا کہ اب یہ ہڈ حرامی چھوڑ کے گھر کے کاموں کی طرف توجہ دو، کل سے صفائی، کوکنگ اور میرے سارے کام تم کیا کرو گی۔"اسنے بڑے سکون سے کہتے ہوئے اسکے سر پہ بم پھوڑا۔

"کیوں؟ کیوں کروں میں آپ کے کام؟ مجھے میرے پیرینٹس کی دعاوں کی سائے تلے رخصت کروا کے نہیں بلکہ زبردستی اٹھا کہ لائے

ہیں۔" وہ چیختی ہوئی بلند آواز میں چلا کے بولی تو اسنے گھور کے اسے دیکھا۔

"جب زبردستی اٹھا کہ لا سکتا ہوں تو یہ بات بھی زبردستی منوا سکتا ہوں۔" وہ پر سکون انداز میں بولتا اسے آگ لگا گیا۔

"جو زبردستی آپ کر چکے ہیں، اسی پہ اکتفا کیجیے ورنہ میں جان سے مار ڈالوں گی آپ کو۔" وہ کرسی سے اٹھ کہ بپھرتی ہوئی بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"شوہر کا مارنا چاہتی ہو؟ چچچچ۔" وہ متاسفانہ انداز میں بولا۔

"شوہر نہیں بلکہ قاتل ہیں آپ میری اور میرے گھر والوں کی خوشیوں کے، گالی لگتا ہے یہ رشتہ مج۔۔" وہ زور زور سے بولتی ہوئی حدیں کراس کرنے لگی جب منہ پہ پڑنے والے زوردار ہاتھ نے اسے دور پھینک دیا۔

"بکواس بند کرو اپنی، گالی لگتا ہے نا تمہیں یہ رشتہ؟ آؤ تمہیں اچھے سے بتاوں کے گالی نما رشتس کیسا ہوتا ہے؟" وہ جو ساکت گری ہوئی اسے نے یقینی سے تک رہی تھی، اسنے آگے بڑھ کے بے رحمی سے اسکا بازو

پکڑ کے اسے کھینچنے والے انداز میں اسے ساتھ لیے کمرے کی جانب چل دیا۔

"چچ۔ چھوڑو مجھے۔" وہ ہوش میں آتی چلاتے ہوِئے اپنا بازو اس سے چھڑوانے لگی جو اسکی سخت گرفت میں جیسے اکھڑنے لگا تھا۔

"سٹاپ اٹ، مجھے تم پہ ترس کھانا ہی چاہیے تھا اس نکاح کے جھنجھٹ سے پہلے ہی یہ سب کر لیتا تو تمہیں پتہ چلتا کہ گالی نما رشتہ کیسا ہوتا ہے مگر بگڑا ابھی بھی کچھ نہیں۔" وہ سرد مگر دھاڑتے لہجے میں گویا ہوتا اسے کمرے کا دروازہ کھول کے بیڈ پہ پھینکتا ہوا بولا۔

"نہیں۔" وہ تڑپ کے بیڈ سے اٹھنے لگی کہ اسکی باتیں اور اسکا رویہ اب جان نکالنے کو تھا۔

"خبردار ٹانگیں توڑ دونگا میں۔" وہ غراتے ہوئے اسے واپس دھکیلتے ہوئے اس پہ ہلکا سا جھک کے بولا تو وہ بن پانی کے مچھلی کی مانند تڑپنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔ نہیں خدا کیلیے دد۔۔۔ دور رہو پلیز۔" وہ اپنا غصہ بھولتی ہوئی منت سماجت پہ اتر آئی مگر وہ اسکے گلے میں لٹکتا سٹالر ایک جھٹکے سے نکالتا ہوا دور پھینکتا اسکی سانسیں خشک کر گیا۔

"نہیں ں ں س" قبل اس کے کہ وہ اس کی شہ رگ کو چھوتا وہ پورا زور لگا کہ اٹھتی چلائی اور پھر پلک جھپکتے ہی اسنے آگے بڑھ کے فروٹ نائف پکڑی۔

"نن۔ نزدیک مت آیئے گا، مم۔ میں اپنی جان لل۔ لے لوں گی مگر آپ کے ارادے کک۔ کامیاب نہیں ہو۔۔" وہ جو کانپتے ہاتھوں سے

چھڑی پکڑے روتے لرزتے لہجے میں اسے دھمکا رہی تھی، اسکے ایک ہی جست میں اس کے ہاتھ سے چھری چھین لینے پہ چپ ہو گئی۔

"تمہیں نرمی اور عزت شاید راس ہے ہی نہیں۔" سختی سے اسکے جبڑے بائیں ہاتھ میں کستے ہوئے اسنے اسے دوسرے بازو میں بھرتے ہوئے اسکی بھرپور مزاحمت کے باوجود بیڈ پہ دھکیلتے ہوئے اس پہ جھکا تو وہ سسکنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔ نہیں پپ۔۔ پلیزی، نن۔۔ نہیں۔" اسکے سلگتے لبوں سے جب اسکے گیلے رخساروں کو چھوا تو وہ تڑپ تڑپ کے رونے لگی مگر وہ بے حس بنا چہرے کے نقوش پہ جھکا سلگتے لمس سجائے جس رہس تھا۔

"ر۔۔ رک جائیں، آ۔ آپ کو مم۔۔ میری قسم۔" نجانے کس امید کے تحت اس کے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے جو اسکے کندھے پہ لب رکھے شخص کو ایک پل کیلیے ساکت سا کر گئے، اگلے ہی پل وہ لب ہٹاتا ہلکا سا سیدھا ہوا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو کہ تم میری قید سے باہر نہیں نکل سکتی، جو ٹارگٹ تمہارے بابا کیلیے دیا تھا اس ٹائم کے بعد تمہارا ان سے ہر طرح کا واسطہ بھی ختم ہو چکا ہے، اسلیے آج کے بعد مجھے یوں روکنا مت کہ مجھے گھر میں اپنی ضرورت پوری کرنے کا سامان موجود ہوتے ہوئے بھی باہر منہ مارنے کی عادت نہیں۔" وہ اس کی رونے کے باعث سوجی ہوئی سبز آنکھوں کو بغور دیکھتا بے باکی سے بولتا ہوا اسے یونہی ششدر چھوڑتا باہر نکل گیا جبکہ وہ اپنی لٹی پٹی حالت کو سمیٹی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مسٹر شاہ! یزدان شاہ کا ہالے شاہ سے اٹیچڈ بیہیو ئیر سکول میں بہت پرابلمز کری ایٹ کرتا ہے۔" اسے کل واپس جانا تھا اسلیے اپنے اتف شیڈول میں سے ٹائم نکال کہ آج وہ بچوں کے سکول آیا تھا جب پرنسپل شیرازی نے بہت سبھاو سے بات شروع کی۔

"کیسی پرابلمز؟" اسکے ماتھے کا مخصوص بل نمایاں ہونے لگا جبکہ آواز ہمیشہ کی طرح سرد و بے تاثر تھی۔

"ہالے چونکہ بچی ہیں تو ان کی فیلوز ان سے بات کرنا چاہیں یا کوئی میل فیلو اگر ضرورت کے وقت اس سے بات کرے تو یزدان کا بیہیو ئیر

بہت سٹرکٹ ہوتا، یوں سمجھ لیں یزدان شاہ ہالے کو صرف خود تک محدود رکھ کہ ٹیچرز کے علاوہ کسی سے کھیلنے بھی نہیں دیتا حتیٰ کہ شاہ ویر شاہ اور یر مغان شاہ کے علاوہ آپ کے تمام بچوں سے بھی وہ تب ہی کھیلتی جب اس کھیل میں یزدان شاہ شامل ہو۔" شیرازی صاحب نے اب کے کھل کے شکایت کی۔

"ہالے کی میل فیلوز سے ڈسٹریکشن کیلیے میں پہلے ہی وارن کر چکا اسکے علاوہ میں یزدان شاہ سے بات کر لوں گا۔" اسنے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"یزدان شاہ، ہالے اور شاہ ویر شاہ سے تقریباً سال چھوٹا ہے تو پھر بھی سیم بیچ میں ہیں۔" انہوں نے بات برائے بات کی۔

"ہی سکپ ون گریڈ۔" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا اور پھر مصافحہ کرتے ہوئے ان کے آفس سے باہر نکل گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان شاہ! آپ کی کمپلینز ملی ہیں مجھے۔" وہ سکول کے بعد سب بچوں کو لیے پلے ایریا میں لے آیا جہاں اسنے موقع دیکھ کہ یزدان سے بات شروع کی۔

"کیسی کمپلین جان بابا؟" اسنے اپنی آنکھیں سلائیڈ نگ کرتی ہالے پہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہالے کو اتنا باونڈ کیوں کر رکھا آپ نے؟" اسنے ڈائریکٹ بات سٹارٹ کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا شی از مائن لٹل راپنزل۔" اسکے چھوٹے زہن نے بڑی توجیہہ پیش کرنی چاہی۔

"شی از، بٹ میں یہ چیز پسند نہیں کروں گا کہ آپ اسے ایسے باونڈ کر کے اسکی پرسنالٹی ڈیمج کریں، فائن گھر سے باہر ہالے کیا ہر بچی کیلیے آپ سب یونہی پوزیسسو ہونگے مگر گھر میں آپ اسے یوں باونڈ نہیں کرینگے کیونکہ میں اس باونڈنیس میں ساری ٹریننگ ضائع نہیں کروانا چاہتا۔" وہ جانتا تھا اسکی کچھ باتیں وہ سمجھ نہیں پارہا تھا لیکن اسے یہ بھی یقین تھا کہ اپنی ذہانت کے بل بوتے پہ وہ کچھ ہی دنوں میں ساری باتوں کو سمجھ جائے گا۔

CLASSICUMATERIAL

"جب سب اسکے ساتھ کھیلیں گے تو وہ میرے ساتھ نہیں کھیلے گی۔"
اسکی آواز سے غصہ جھلکنے لگا۔

"آپ فیملی ہیں اور یہ بات کبھی مت بھولنا اور جب وہ فیملی کیساتھ ہو گی تو آپ ساتھ ہی ہوں گے۔" اسنے اسکے گھنیرے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے تسلی دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! پانی۔" دور سے دوڑ کے آتے ہوئے پھولی سانسوں کے درمیان شاہ ویر زور سے بولا تو حیدر کے پیچھے کھڑا گارڈ فوراً گاڑی کی طرف گیا۔

"بابا! مجھے ہارس رائیڈنگ کرنی ہے۔" پانی پی کر ویر نے یزدان کے اشارہ کرنے پہ سنجیدگی سے فرمائش کی، ویر اور یزدان کی دوستی ان کی طبیعت میں فرق ہونے کے باوجود انتہا کی تھی، ویر جہان کی طرح جذبات کے اظہار میں کنجوسی کرتا ہوا کول رہتا تھا مگر اندر سے سمندر کی طرح بپھرا ہوا، اسے اتنی سی عمر میں دیکھ کے ہی سب دیکھنے والے کہتے کہ یہ بنا بنایا جہان تھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جبکہ یزدان باپ کی طرح بے باک مگر جہان کی طرح ڈیرنگ تھا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اتنی سی عمر میں ہالے پہ مائن کا ٹیگ لگا کہ گھومتا رہتا تھا۔

"جان بابا! ویرولالہ کہہ رہے ہیں تو چلتے ہیں۔" اسنے شرارت سے کہا۔

"میں لالہ ہوں تو ہالے کو بھی آپی کہا کرو۔" اسنے جوابی کاروائی کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ آپی نہیں لٹل راپنزل ہے میری۔" وہ زور دیتے ہوئے بولا اور سن گلاسز لگا کہ کھڑے مسکراتے جہان سے اس بات کی تصدیق بھی کروائی جو اسنے بہت آرام سے کی اور پھر کچھ دیر بعد وہ سب بچوں کو ہرے جھنڈے والی گاڑی میں اپنے ساتھ لیے فارم ہاوس کی جانب چل دیا جہاں اسنے باقی سب کو بھی انوائیٹ کر لیا تھا۔

"ہاہاہاہا، آج میری جشن کا دن ہے، آج میں نے شاہوں کو بیوقوف بنا کے ان کے گڑھ میں جگہ لی ہے ہاہاہا۔" ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں

پکڑے وہ اونچی آونچی آواز میں قہقہے لگاتا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا جبکہ آنکھوں سے براون لینز بھی ہٹ چکے تھے۔

"سر لیکن ہمارا مین ٹارگٹ معاویہ حسن شاہ نہیں ہے۔" جیمز نے جیسے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔

"اونہوں جیمز بڑی مچھلی کو پکڑنے کیلیے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو بھی دانہ ڈالنا پڑتا ہے، آفس میں گھس چکا ہوں اب مجھے گھر میں گھسنا ہے کیونکہ میرا مین ٹارگٹ وہاں ہے جسے پروں میں چھپا کے رکھا ہوا ہے۔" وہ پراسرار مسکراہٹ کیساتھ بولتا ہوا بہت سفاک انسان لگ رہا

تھا جبکہ اسکی بات سن کے جیمز نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور پھر چیئرز والے انداز میں گلاس اٹھا کہ بلند کیا اور پھر ہونٹوں سے لگا لیا۔

"میرے کمرے میں بکھرا ہوا گند دیکھ کہ کون کہہ سکتا کہ ڈاکٹرز آرگنائزڈ ہوتے؟" بکھرے ہوئے کمرے کو سمیٹتے ہوئے وہ غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاو" وہ تکیے سیٹ کر کے رکھ رہی تھی جب کان کے قریب آتی اس پکار پہ اسکی بے ساختہ چیخ بلند ہوئی۔

"آپ؟" اسنے دھڑکتے دل کیساتھ دانت نکوستے ڈاکٹر آریان کو دیکھا۔

"ہاں میں نے سنا کہ میری زوجہ مجھے یاد فرما رہی تھی۔" وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھساتے ہوئے شرارت سے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"غلط سنا ہے آپ نے، یاد نہیں کر رہی بلکہ غصہ کر رہی آپ پہ، دیکھیں کتنا گند پھیلایا ہوا ہے آپ نے۔" وہ جھنجھلائی سی اسکی شرٹ پٹختی بولی تو وہ خجل سا گدی کھجانے لگا۔

"یار سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کونسا ڈریس پہنوں۔" وہ شرمندہ نظر آنے کی ناکام کوشش کرتا ہوا بولا تو اسنے گھور کے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں نے آپ کا ڈریس نکال کے رکھا تھا۔" وہ یاد دلانے والے انداز میں بولی۔

"وہ۔۔ دراصل باہر سے ڈاکٹرز کی ٹیم نے آنا تھا اسلیے میں نے سوچا کہ۔۔" وہ دائیں ہاتھ سے ٹھوڑی کھجاتا اسے تفصیل بتانے لگا جب وہ اسکی بات اچکتے ہوئے بولی۔

"آپ نے سوچا کہ گند پھیلا کے چلا جاتا ہوں جسے بڑھاوا آپ کا بدتمیز بیٹا دے گا۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی تو وہ قہقہ لگا کہ ہنس دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے بیٹے کو بد تمیز مت بولو، پھیلاوا سمیٹنے کو در جنوں ملازم ہیں انہیں کہو۔" وہ فورا بیٹے کی سائیڈ لیتا ہوا بولا۔

"میں کیوں انہیں کہوں کام؟ میں کیا کرتی سارا دن جو کمرہ بھی صاف نہیں کر سکتی؟" اسکی بات سن کے وہ ٹھنڈی سانس بھر کے رہ گیا کہ واقعی بیویوں کو سمجھنا ناممکن تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دنیا مجھے جانا مانا ڈاکٹر سمجھتی ہے مگر تمہارے سامنے آ کے میری ڈاکٹری پھس ہو جستی ہے۔" وہ تسلیم کرنے والے انداز میں بولا تو پریہان نے ہونٹوں کے گوشوں میں امڈنے والی مسکان کو چھپانے کیلیے جلدی سے رخ موڑتے ہوئے صوفے سے کشن اٹھایا۔

"یہ زرارخ روشن ادھر کرونا، جب توپیں چلانی ہوں تب ڈائریکٹ حملہ کرتی ہو اور جب دل پہ مرہم رکھنے کا وقت آتا ہے تو رخ موڑ لیتی ہو ناٹ فیئر۔" وہ جو اسکی مسکان دیکھ چکا تھا زبردستی اسکا بازو تھامتا ہوا اسکا رخ اپنی جانب کر چکا تھا۔

"کک۔ کیا کر رہے ہیں؟ کام کرنے دیں مجھے؟" وہ سٹپٹا سی گئی۔

"تو میں کب منع کر رہا ہوں؟ میں زرا اپنی دوا لے لوں۔" وہ بہت سہولت سے کہتا ہوا اسے اپنے حصار میں مقید کرتا ہوا اس پہ جھکا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور وہ بوکھلاتی ہوئی اس سے دور ہٹی اور مڑ کے دیکھا جہاں ویر اپنے بازووں میں ماہ زیب شاہ کو یوں اٹھائے کھڑا تھا کہ وہ اسکے بازووں میں لٹکتا محسوس ہو رہا تھا۔

"آپی!" ویر نے سنجیدگی سے پریہان کو بلایا تو وہ جلدی سے اسکی طرف لپکتی ماہ زیب کو اسکے بازووں سے لینے لگی۔

"ویرو! آپ کے بابا میں یہ گٹس نہیں تھے لیکن آپ کب سے پرائیویسی خراب کرنے لگے؟" آریان نے اسے مغرور شہزادے کو چھیڑا۔

"چاچو! آپ بے وقت آئے ہیں۔" اسنے اپنی عمر کے مطابق الفاظ استعمال کرتے ہوئے اسے باور کروانے کی کوشش کی کہ وہ بے وقت رومینس کرنے کی کوشش میں تھا، اسکی بات پہ پری کو شرم کیساتھ ساتھ ڈھیروں ہنسی آئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپی کی جان! ادھر آئیں نااندر۔" پری نے محبت سے اسے کہااور اپنے ڈیڑھ سالہ بیٹے کو سنبھالنے لگی جو نیچے اترنے کی کوشش میں تھا۔

"آپی! آپ بھی نیچے آجائیں، سب کھیلنے لگے۔" اسنے انکار کرتے ہوئے اسے دعوت دی تو وہ سر ہلاتی آنے کا بولنے لگی تو وہ ہاتھ ہلاتا نیچے بیٹھ گیااور وہ آریان کے بڑھے بازووں کو نظرانداز کرتی سرعت سے بیڈ کی طرف بڑھتی ماہ زیب کا ڈائپر چینج کرنے لگی جبکہ وہ دل مسوستا اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

میں مصور

میں شاعر ہوں

پر تجھ سے نادم ہوں میں

CLASSICURDUMATERIAL

کہ ترے تجھ سے خاکے بنانے کی میں

اب تلک یہ اکاونویں کوشش بھی پوری نہیں کر سکا ہوں،

یہ میری محبت کا گہرا تعصب بھی ہو سکتا ہے

پر یہ آفاقیت، کائناتی محبت کا رد عمل ہے

کہ خاکوں میں میں، تیری آنکھوں پہ سالوں سے اٹکا ہوا ہوں

CLASSICURDUMATERIAL

عجب ایک الجھن ہے،

آنکھیں بناؤں کہ رہنے ہی دوں

تیرے خاکے میں میں تیرے چہرے کے عضلات کو کھینچ کر

وہ ترا اک تبسم بنانے کی کوشش کو پورا اگر کر بھی لوں

پر جو تجھ میں زمانوں کی تہذیب کا

تیرے لاشعور میں

ارتقائی عمل کے ہزاروں زمانوں کا وہ جو فسانہ

ڈی این اے کی بیسز میں ترتیب پا کر

تجھے تو بناتا ہے وہ اک فسانہ

وہ خاکوں میں آخر کو کیسے سناؤں

CLASSICURDUMATERIAL

اے وجہ سخن!

جان ورنگ غزل!

کائناتی محبت کاردِ عمل!

اے اداسی کے ہونے میں واحد خلل!

تجھ سے نادم ہوں میں،

میرے وہم و گماں میں۔ قلم میں مرے اور قرطاس میں

تیرا ہونا مسلسل نہیں ہو رہا

میری باونویں کوشش میں بھی اب تلک

تیرا خاکہ مکمل نہیں ہو رہا۔۔۔

وہ مسلسل سگریٹ پھونکتا ہوا بپھرے سانڈ کی مانند ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا، بدرنگ جینز، براون کلر کی شرٹ کیساتھ ڈارک براون کلر کی جیکٹ پہنے اسکے براون جاگرز میں مقید پاوں مسلسل پہیوں کی مانند کمرے میں گھوم رہے تھے جبکہ غصے کی شدت سے سرخ ہوتے

چہرے پہ بالوں کی لٹیں جھول رہی تھیں اور دماغ میں مختلف جملوں کی تکرار ہوتی جا رہی تھی۔

"ر۔رک جج۔جائیں، آ۔۔آپ کو میری قسم۔"لرزتی کانپتی آواز کی بازگشت نے اسکے ماتھے کی رگیں تک پھولا دیں۔

"نہیں بننا مجھے آپ کا پارٹنر، بہت برے لگتے ہیں آپ مجھے۔"ایک دوسری سرگوشی ابھری تو وہ گہرے گہرے کش لینے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے آپ والے کالج میں نہیں جانا، کیوں میرے سر پہ سوار ہیں آپ ہر معاملے میں؟" بیزاریت سے بھرپور آواز پہ اسنے زور سے ایک پنچ سامنے دیوار پہ دے مارا۔

"ر۔۔رک جج۔جائیں، آ۔۔آپ کو میری قسم۔"

تم میرے احساسات کا یوں مذاق نہیں اڑا سکتی، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے جذبات کا یوں تماشا بناتے ہوئے؟ وہ زور زور سے چیختا ہوا دیوار پہ پنچ مارتا جا رہا تھا جبکہ اسی دیوار سے ملحقہ کمرے میں گھٹنوں میں منہ دیے سکڑی بیٹھی "وہ" اسکی اس قدر جنونیت اور بربریت پہ گھٹ گھٹ کے رو رہی تھی جبکہ اسکا تشدد ہنوز جاری تھا۔

سفید کلر کی کار کو تیزی سے بھگاتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ گھڑی کو بھی دیکھے جا رہا تھا جب سفید یونیفارم میں ملبوس وہ لڑکی نجانے کہاں سے چلتی عین اسکی گاڑی کے سامنے آ گئی۔

"واٹ دا ہیل از دس؟" درشت آواز میں کہتے ہوئے اسنے بریکس پہ پاوں رکھے لیکن تب تک وہ گاڑی کے ہٹ کرنے کے باعث نیچے گر چکی تھی۔

"دکھائی نہیں دیتا کیا؟اندھی ہو یا آنکھیں گھر رکھ آئی ہو؟" وہ جو نیچے گری درد سے بے حال ہو رہی تھی،ایسے لہجے اور الفاظ پہ درد بھولتی وہ ہونقانہ انداز میں اس اجنبی کا چہرہ دیکھنے لگی تو ایک پل کو مبہوت سی رہ گئی کیونکہ وہ جو بھی تھا مگر وہ بے حد خوبصورت مرد تھا جس کی براون آنکھیں دھوپ کی باعث چمک رہی تھیں۔

"اندھی ہونے کے ساتھ ساتھ بہری بھی ہو کیا؟" جب وہ بنا کچھ بولے اسے ٹکٹکی باندھ کے دیکھتی رہی تو وہ بیزار لہجے میں بولتا اسے حوادوں میں لے آیا۔

"نن۔ نہیں۔" وہ گڑبڑاتی ہوئی بولی۔

"اب برائے کرم میرے راستے سے ہٹنے کیکوشش کرو مجھے جلدی ہے۔" اسنے بے مروتی اور بے حسی کی انتہا کرتے ہوئے اسے اشارہ کیا۔

"جج۔۔جی" وہ بوکھلا کہ کہتی ہوئی اٹھی مگر اگلے ہی پل کراہتی ہوئی نیچے بیٹھ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آہہہ، مم۔۔مجھے بہت درد ہو رہی۔" درد کے مارے اسکی آنکھوں سے آنسو جھلملانے لگے تو مارے کوفت سے اسکا برا حال ہونے لگا،اس سے پہلے کہ وہ اسے وہیں سڑک پہ چھوڑ کے پلٹتا اسکا دھیان اسکے گلے میں لٹکتے کالج کارڈ پہ لکھے ہوئے نام پہ پڑی تو اسکی آنکھوں نے بڑی سرعت سے رنگ چینج کیا۔

"آو میرے ساتھ۔" اسنے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ بوکھلانے انکار کرنے کو تھی مگر نگاہ جب اسکے خشونت بھرے چہرے پہ گئی تو انکار کیلیے سارے الفاظ اسکے حلق میں دم توڑ گئے تو اسنے خاموشی سے ہاتھ اسکے مضبوط ہاتھ میں دیا۔

"نسم کیا ہے تمہارا؟" اسنے سرسری لہجے میں استفسار کیا تو درد برداشت کرنے کی کوشش میں بے حال ونڈو سے باہر کے مناظر تکتی وہ چونکی۔

"و۔۔ویرا۔" اسنے ہلکے سے وقفے کیساتھ پورا نام بتایا تو اسکی آنکھوں کی چمک بڑھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کس کالج میں جاتی ہو؟" وہ جو جلدی کا شور مچاتا ہوا آگ بگولہ ہو رہا تھا، اب بہت ریلیکس انداز میں اس سے سوال پوچھ رہا تھا جبکہ وہ حیرانی چھپاتی اسکے خوف سے اسکے چھوٹے چھوٹے سوالوں کے جواب دیتی کالج آنے کا انتظار کرنے لگی۔

وہ نم آنکھوں کیساتھ کمرے کی دیواروں پہ لگی تصویریں دیکھ رہی تھی جبکہ بھیگے ہونٹوں پہ درد بھری مسکان بکھری ہوئی تھی، گرے کلر

CLASSICURDUMATERIAL

کے نفیس سے سوٹ میں بالوں کا ڈھیلا کا جوڑا بنائے وہ بنا کسی دوپٹے کے کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔

کچھ تصویریں ان دونوں کی اپنی تھی، جن میں مقید ہر ہر لمحے میں وہ محبت جھلک رہی تھی جو اس شخص کی سیاہ آنکھوں میں اسے دیکھ کہ آتی تھی، پھر ان تصویروں میں دو نفوس کا اضافہ ہوا جنہوں نے ان محبت بھرے لمحات کو مزید پر رونق کر دیا، کہیں اسکی بیٹی اپنے باپ کے بال کھینچ رہی تھی، کہیں وہ اپنے بیٹے کیساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا، کہیں اسکا بیٹا اسکی مہنگی ترین گاڑی کے ڈیش بورڈ پہ نقش و نگار بنا رہا تھا، کہیں اسکی لاڈلی اسکے خوبصورت چہرے پہ لپ اسٹک لگا رہی تھی، لان میں بھیگتے پلوں کی تصویریں، فارم ہاوس میں بیتے لمحوں کی یادیں، گویا کمرہ ہر طرف سے تصویروں سے بھرا پرا تھا۔

"مجھے لگتا تھا آپ سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے مگر میرا خیال غلط ثابت ہو رہا۔" اسنے دونوں بچوں کو سینے پہ لٹا کے دلار کرتے ہوئے اپنے شوہر سے مدہم مگر شرارتی آواز میں کہا۔

"یہ ہماری محبت کی نشانی ہیں، آپ کے وجود کا حصہ ہیں اور اللہ کا مجھ پہ کرم ہیں اسلیے ان سے محبت میری لازوال ہے۔" وہ بنا انکی طرف سے دھیان ہٹائے بہت نرم انداز میں بولا تو وہ مسحور سی ہوتی مسکرا دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اور میں؟" اسنے جانتے بوجھتے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ دیا۔

"آپ کو ان کے سامنے ہی بتادوں؟" اسنے بایاں ابرو اچکاتے ہوئے سینے پہ کھیلتے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیلنجنگ انداز میں کہا تو وہ بوکھلائی۔

"ن۔ نہیں۔" اسکی بوکھلاہٹ پہ اسکے ہونٹ خوبصورت سی مسکان میں ڈھلے۔

CLASSICURDUMATERIAL

بیتے لمحے یاد کرتے ہوئے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"جب ہماری بھی بیٹی کی شادی ہو جائیگی تو ہم کتنے اداس اور اکیلے ہوں گے نا؟" وہ جوابھی کوئی ڈرامہ دیکھ کہ بیٹھی تھی سرخ فراک میں باپ کیساتھ کھیلتی بیٹی کو دیکھ کہ یاسیت سے بولی تو اسنے ہلکا سا اسے گھور کے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کو بیٹھے بٹھائے کہاں سے سال کی بیٹی کی شادی کی فکر لگ گئی؟" اسنے اسے گدگداتے ہوئے اداس سی بیٹھی دشمنِ جان کو دیکھا۔

"بس ویسے ہی لیکن ہم بعد میں کیا کرینگے؟" اسکا اپنا ہی مسئلہ تھا کیونکہ وہ اسی ڈرامے کے زیرِ اثر تھی۔

"ہم نیا بے بی پلان کرینگے، جب اسکی بھی شادی ہو گی تب پھر نیا بے بی، جب اسکی شادی ہو گی تب نیا بے بی۔۔" وہ بیٹی کیساتھ بظاہر مگن سنجیدگی سے بولا تو وہ بوکھلا اٹھی۔

"بب۔بس کریں، آپ نے ساری زندگی یہی کام کرنا ہے؟" وہ شرم سے جھنجھلائی۔

"آپ کے مسئلے کا حل نکال رہا۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"میرے مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ آپ اپنے حل نکال رہے سارے۔" وہ خفگی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جب سب سمجھتی ہیں تو دور ہو کہ کیوں بیٹھتی ہیں؟" اسکا لہجہ لو دینے لگا۔

"میں آپ سے کیا بات کر رہی اور آپ؟" وہ شاکی ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں؟ کسی کی کیا ہمت کہ وہ ہماری بیٹی کو ہم سے دور کرے۔" اسکی مضبوط آواز کی بازگشت نے اسکی آنکھوں سے رواں آنسوؤں میں تیزی لادی۔

"لے گیا کوئی ہماری بیٹی کو ہم سے دور، آپ نے کہا تھا کوئی نہیں لے کر جائیگا لیکن لے گیا کوئی اور ہم ایسے ہی بیٹھے ہیں۔" وہ سسکتے ہوئے کرلاتی بولی جبکہ نگاہ اس تصویر میں تھی جہاں وہ سیاہ لباس پہنے سیاہ فراک میں ملبوس اپنی بیٹی کو ہوا میں اچھالتا کھل کے ہنس رہا تھا جبکہ سیاہ سوٹ میں ملبوس وہ سیاہ بابا سوٹ میں ملبوس اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگائے اسکی پشت پہ سر ٹکائے کھڑی ایک مکمل خوش باش فیملی کا منظر پیش کر رہے تھے، تصویروں کو دیکھتے ہوئے اسکے آنسو اور ملال بڑھتا جا رہا تھا۔

"ماما! آپ بابا کو کیوں کپڑے پہنا کے تیار کرتی ہیں؟" ویر کی استفہامیہ آواز پہ اسکے جہان کو کوٹ پہناتے ہوئے ہاتھ ٹھٹک گئے۔

"کیوں کیا ہوا؟" بیٹے کے ایسے سوال کرنے پہ علیزے کا چہرہ بے اختیار بلش کرنے لگا جبکہ جہان نے سنجیدگی سے مڑ کے اس سے سوال کیا جو ان کے اور اپنے روم سے ملحقہ دیوار کے پاس کھڑا تھا۔

CLASSICUNDOMATERIAL

"بابا تو بڑے ہیں نا تو بڑے لوگ تو خود ریڈی ہوتے ہیں نا؟" اسنے اسی سنجیدگی سے جواب دیا تو علیزے کے چہرے پہ مسکان بکھر گئی۔

"بابا آپ کے بچوں سے بھی بڑھ کے ہیں، سمجھائیں انہیں کہ بڑے بچے خود تیار ہوتے۔" وہ مسکراہٹ دباتی جہان سے تھوڑا فاصلہ قائم کرتی بولی تو اسنے ستائشی انداز میں ابرو اچکا کہ اسے دیکھا۔

"بابا آپ خود ریڈی ہوا کریں۔" اسنے گویا بابا کو حکم دیا۔

"مجھے اچھا لگتا ہے آپ کی ماما کے ہاتھ سے تیار ہونا۔" وہ بہت آرام سے بولا تو علیزے نے آنکھیں نکال کے اسے دیکھا۔

"کیوں؟" وہ اب علیزے کی گود میں چڑھ چکا تھا۔

"کیونکہ یہ میری راپنزل ہیں۔" اسنے مسکراتی نگاہیں ان دونوں پہ مرکوز کرتے ہوئے کہا تو وہ بے ساختہ نظریں جھکا گئی۔

"جن سے پیار ہوتا انہیں راپنزل کہتے ؟" اسکے معصومیت سے پوچھنے پہ دونوں بے ساختہ مسکرا اٹھے، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتے ہلکی سی دستک کیساتھ زینی روتی ہوئی ہالے کو اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"میرا پیارا بچہ کیا ہوا؟" علیزے تڑپ کے آگے بڑھی اور زینی کو گود سے اسے اٹھایا اور اسے چپ کروانے لگی جو زار و قطار رو رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لالے کے جانے کی وجہ سے رو رہی ہے اور ادھر اسکے رونے پہ میرے بیٹے نے پورا گھر سر پہ اٹھالیا ہے۔" زینی ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔

"یزدان لوز ہالے بیکوز ہی کالز ہر راپنزل۔" ویر نے فورا دوست کی حمایت کرتے ہوئے جتایا کہ وہ ہالے سے پیار کرتا اسلیے اسکے رونے پہ غصہ ہے، اسکی بات پہ اسکے گھنے سیاہ بال بکھیرتے ہوئے جہان نے آگے بڑھ کے ہالے کو علیزے کی گود سے لیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مائی پرنسس! سٹاپ کرائنگ باباز ہیئر۔" اسنے نرمی سے پچکارتے ہوئے اسکی آنکھیں صاف کیں مگر آنسو ابل ابل کے آرہے تھے اور ایسا ہر بار ہوتا تھا، ویرو تنگ نہیں کرتا تھا مگر جب بھی وہ جانے لگتا ہالے بہت زیادہ ڈپریس ہو جاتی اور اس سے بھی بری حالت علیزے کی ہوتی تھی جنہیں بمشکل جہان سنبھال پاتا تھا۔

"باباز آلویز ود مائی پرنسس سو سٹاپ ویپنگ مائی چائلڈ۔" وہ اسکے ماتھے پہ بکھرے بال نرمی سے ہٹاتا اسکے ماتھے کو چھوتا ہوا بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وائے آر یو گوئنگ بابا؟" وہ سسکی تو علیزے کی آنکھیں بھی جھلملانے لگیں جنہیں ویرو نے جلدی سے بڑھ کے ننھے ہاتھوں سے اسکی نم آنکھیں صاف کیں تو زینی مسکرا اٹھی۔

"اٹس مائی ڈیوٹی ڈیئر۔" وہ پیار سے بولتا ہوا اسے ساتھ لیے ٹیرس کی جانب چل دیا کہ اسکو بہلانا بہت ضروری تھا۔

"ویرو بیٹا آپ جائیں دیکھیں یزدان زیادہ تنگ تو نہیں کر رہا گرینی کو۔" اسنے ویر کو منظر سے ہٹانا چاہا کیونکہ اب دھیرے دھیرے اسکا چہرہ بھی اداسی کی لپیٹ میں آنے لگا تھا۔

"لالے کی تیاری ہو گئی ساری؟" زینی نے اس سے پوچھا۔

"ہاں تقریباً ہو گئی، معاویہ بھائی آ گئے؟" اسنے جواباً استفسار کیا تو وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتی بوکھلا کہ بولی۔

"افففف انہوں نے مجھے کپڑے نکالنے کا بولا تھا، میں چلتی ہوں ورنہ پھر زچ کر دینگے۔" وہ جلدی سے بولتی ہوئی بھاگنے کے سے انداز سے کمرے سے نکلی تو وہ مسکرا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے اور میں عادی نہیں ہو رہے آپ کے ایسے جانے کے ؟"اسکی ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرتے ہوئے اسنے مدہم آواز میں کہا اور کوشش کی کہ آنکھیں یا لہجہ نا بھیگ سکے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اور میں اتنا سا بھی عادی نہیں ہونا چاہتا کہ آپ مجھ سے چند انچ کے فاصلوں پہ بھی ہوں۔" وہ شدت سے کہتے ہوئے اسے خود سے قریب تر کر گیا تو اسکی پلکیں لرز کے سرخ عارضوں پہ جھک گئیں۔

"تت۔۔ تو کیوں اتنے فاصلے بڑھا کے جاتے؟" وہ دونوں ہاتھ اسکے سینے پہ جماتی بولی۔

"آپ کو کس نے کہاں کہ میں آپ سے دور ہوتا؟ میں تو ہر دم یہاں، آپ کی سانسوں سے لپٹا رہتا ہوں۔" وہ بھاری گھمبیر خمار آلود

انداز میں کہتا ہوا اسکی شہ رگ پہ لپٹے پینڈینٹ پہ لب جماتا بولا تو اسکے قدم لڑکھڑائے۔

"مجھ سے دوری ناقابل برداشت ہے تو میری قربت کو برداشت کرنا سہنا تو سیکھیے۔" وہ شرارت سے کہتا ہوا اسکے رخسار پہ ناک رگڑنے لگا تو اسکا چہرہ سرخ پڑنے لگا کیونکہ اسکی قربت واقعی بہت جان لیوا تھی۔

"قربت کو سہنا اگرچہ مشکل ہے لیکن دوری جیسے عذاب سے
و۔۔وصل کے لمحات مجھے عزیز ہیں۔" جھجھکتے شرمیلے انداز میں کہتے

ہوئے اسنے اسکے مضبوط سینے پہ سر ٹکا دیا تو اسنے بازووں کی زنجیر اسکے گرد قائم کی۔

"ناٹ فیئر علیزے! اتنی خوبصورت باتیں اس وقت جب میں اسکے بدلے اتنی ہی خوبصورتی اور شدت سے جوابی کاروائی نہیں کر سکتا۔" وہ اسکے کان پہ لب رکھتا ہوا پر تاسف لہجے میں گویا ہوتا اسکے بدن میں سنسناہٹ سی بھر گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ح۔۔حیدر پلیز نو۔"جب دست ولب کی گستاخیاں بڑھنے لگیں تو وہ بے ساختہ پکار اٹھی لیکن وہ بہت نرمی سے اسکے لبوں پہ ہتھیلی جماتا اسے بے بس کرتا ہوا اپنے لیے زادِ راہ سمیٹنے لگا۔

"ویزہ! یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟"وہ جلدی سے کیاریوں میں ہاتھ مارتی لویزہ کی طرف بھاگا اور آگے بڑھ کے اسکے مٹی سے لتھڑے ہاتھ جھاڑنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نو، یو ڈٹی (ڈرٹی) لیو۔" وہ دونوں پاوں جھلاتی زور زور سے چیختی مٹی کی طرف لپک رہی تھی مگر اسنے بہت مشکل سے اسے قابو کیا۔

"گندے بچے مٹی سے کھیلتے ہیں ویزہ، ایسے کھیلنے سے جرمز لگ جاتے اور پھر آپ بیمار ہو جاو گی۔" وہ اسے لاونج کے صوفے پہ بٹھاتا ہوا سمجھانے والے انداز میں بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویر و یار آپ جے کی طرح کتنا پیار ابلاتے ہو مجھے قلق ہونے لگا کہ میری بیٹی کیوں نہیں ہے؟" آریان اور زوریز کے ہمراہ آتا معاویہ عجیب ہی منطق سناتا وہیں صوفے پہ ڈھیر ہو گیا۔

"چاچو ویزہ آپ کی بیٹی ہے۔" اسنے سنجیدگی سے باور کروانے کی کوشش کہ وہ اگر مہرو کی بیٹی ہے تو وہ اسکی بھی بیٹی ہے۔

"ہاں میرے باپ میری ہی ہے ویسے ایک بات تو بتاو آپ کو لویزہ اچھی لگتی؟" اسنے شرارت سے آریان کو آنکھ مارتے ہوئے لویزہ کو دیکھا جو ویرو کے ہاتھ سے پانی پی رہی تھی۔

"جی یہ اپو کی پرنسس ہیں۔" اسنے بے نیازی سے جواب دیا۔

"بس جی مینوں وی دھی چائی دی (مجھے بھی بیٹی چاہیے)۔ اسنے جیسے فیصلہ کن انداز میں کہا اور ساتھ اونچی آوازیں لگانے لگا۔

بیگم! زینی بیگم!. مائی ڈارلنگ! زوجہ محترمہ! اسکی ایسی زوردار پکاروں پہ سب بوکھلائے سے لاونج میں داخل ہوئے جو سب زاراشاہ کے روم میں نجانے کس میٹنگ میں مشغول تھے۔

"کیا ہوا معاویہ ایسے کیوں چلا رہے ہو؟" زارا شاہ نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"کچھ نہیں ماما نیا دورہ پڑا ہے صاحب کو بوڑھے ہو کے۔" زوریز نے ٹکڑا لگایا تو اسنے گھور کے اسے دیکھا مگر پھر بوکھلائی سی دلربا کو دیکھا۔

"بیگم مجھے نہیں پتہ مجھے بیٹی چاہیے، مجھے جے کا سمدھی بننا ہے۔" اسنے ٹھنکتے ہوئے فرمائش کی جسے سن کہ جہاں ذینی شرم سے دہری ہوئی

وہیں سب نے اسے یوں دیکھا گویا وہ پاگل خانے سے چھوٹ کے بھاگا ہو۔

"آپ سے تو سیدھی بات کی توقع ہی فضول ہے، نجانے ہم بھی کیوں بھاگے بھاگے آ گئے؟" مہر و جل کے بولی تو اسے پتنگے لگ گئے۔

"ارے واہ! خود میرے اتنے ڈیشنگ بھتیجے کو اپنی جھگڑالو بیٹی کیلیے پسند کرنے کا ارادہ کر لیا اور میرا خیال ہی نہیں کہ میری بیٹی کا کیا ہو گا؟" وہ ہاتھ نچا نچا کہ بیٹی کے رشتے کیلیے رونا رونے لگا جو روئے زمین پہ تھی ہی

نہیں جبکہ اس سب سے بے نیاز ویرولویزہ کو ساتھ لیے پچھلے لان کی طرف چل دیا جہاں سب بچہ پارٹی کھیل رہی تھی۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا؟" لاریب بمشکل قہقہے ضبط کرتی ہوئی بولی کیونکہ سب جان چکے تھے یہ زینی کو تنگ کرنے کا نیا طریقہ نکالا ہے۔

"پاگل نہیں ہوا بڑھاپے میں اسکو رومانس سوجھ رہا ہے۔" زوزیز کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خبر دار مجھے بوڑھا کہا تو ابھی میرا بڑا بیٹا ساڑھے پانچ سال کا ہے، تم اپنا سوچو جس نے معصوم بچی کی پڑھائی کا بھی نہیں سوچا اور اسے اپنے جیسے لیچڑ بیٹے کے ساتھ پھنسا دیا۔" وہ منہ پھاڑتا ہوا زوریز کو رگید گیا تو زارا بیگم نے ایک زوردار چپت اسکے سر پہ رسید کی۔

"بے شرم کچھ تو لحاظ کیا کریں۔" وہ صوفے پہ اسکے ساتھ بیٹھتی ہوئی بولیں تو اسنے آنکھیں گھما کہ انہیں دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جو مرضی ہیں سمجھیں لیکن میری بیگم سے کہیں کہ مجھے بیٹی دے۔"
اسنے پھر سے پنچ چھوڑی تو زینی نے وہاں سے نکلنے میں ہی عافیت سمجھی
لیکن وہ چھلانگ لگاتا اسکے پیچھے لپکا۔

"بیگم ڈارلنگ! سنو تو۔" اسکے یوں بھاگنے پہ سب کے کب سے رکے
ہوئے قہقہے لاونج کی فضا میں گونج اٹھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

اسکا بدن درد سے چور ہو رہا تھا مگر وہ بے حسوں کی طرح 'اسکے 'کپڑے استری کرنے کی کوشش میں نے حال ہو رہی تھی، اس بے درد نے اتنی دفعہ اسکے سامنے یہ بات دہرائی تھی کہ اسکے گھر والے اسے بھول چکے ہیں کہ اسکا ذہن بھی اب تو اس بات کو قبول کرنے لگا تھا کہ وہ سب اسے ایک کہانی سمجھ کہ بھلا چکے ہیں اور یہ سوچ اسے اس بات پہ مجبور کر رہی تھی کہ وہ اسکے کہنے پہ کام کرنے لگی تھی کہ وہ کبھی بھی اسکی جنونیت وانتقام سے بھری قربت کو برداشت کرنے کی اہل نہیں تھی، شاید اسی وجہ سے وہ جو کبھی کام نہیں کرتی تھی گزشتہ دن سے آہستہ آہستہ اسکے کام کرنے لگی، اسکے کپڑے تیار کرنا، اسکیلیے کھانا ریڈی کرنا، اسکی باقی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا خیال اب وہ فقط اک ڈر کی وجہ سے کرتی اس قید کی عادی ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ڈارلنگ!" اسکی زوردار پکار پہ اسنے ازیت سے آنکھیں میچتے ہوئے کمبل زور سے اپنے گرد لپیٹا۔

"ڈارلنگ! شوہر گھر آچکا ہے اچھی بیویوں کی طرح ویلکم نہیں کرو گی۔" ہمیشہ کی طرح جلانے والے انداز میں کہتے ہوئے اسنے بڑی سہولت سے کمبل اسکے چہرے سے کھینچا تو وہ ہڑبڑائی۔

"پ۔پلیز۔" وہ بے ساختہ ملتجی ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"واٹ پلیز۔" بے باک نگاہوں سے اسکا جائزہ لیتے ہوئے اسنے استفسار کیا۔

"مم۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں نن۔نے کھانا گرم کر کے ٹیبل پہ رکھ دیا ہے۔" وہ مدہم لہجے میں بولی کہ اور ساتھ بتا بھی دیا کہ وہ اسکا خیال کرتے ہوئے آج اکیلے کھانا کھالے۔

"کیا ہوا اب طبیعت کو؟" اسنے بے تاثر انداز میں پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"د۔درد ہے پورے جسم میں۔" وہ جو یہ ارادہ باندھ کہ بیٹھی تھی اسے کچھ نہیں بتائے گی اسکے ایک ہی دفعہ پوچھنے پہ وہ بے ساختہ بول اٹھی جبکہ اپنی بے بسی پہ آنسو فریاد کناں ہوتے پلکوں کی دہلیز پار کر گئے۔

"جسم کو کیا ہو گیا؟" وہ آر پار کرتی نگاہوں سے اسکا جائزہ لیتا ہوا بولا تو اسنے نامحسوس انداز میں کمبل گردن تک واپس پھیلایا۔

"تھ۔تھکاوٹ کی وجہ سے جسم درد کر رہا۔" وہ بھرائی آواز میں بولی تو اسنے بایاں ابرو اچکاتے ہوئے اسے ناقدانہ نگاہوں سے دیکھا۔

"اچھاااااا! مطلب گھر کے کام کر کے محترمہ تھک گئی ہیں ہوں۔" وہ سمجھنے والے انداز میں سر دھنتا ہوا بولا تو اسنے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس بے مہر کو دیکھا۔

"پھر تو میرا اس نازک بدن کو دبانا بنتا ہے جو میرے اس غریب خانے کے کام کرتا ہوا تھکن سے چور پڑا ہے۔" اسنے پر ملال انداز اپناتے ہوئے ہاتھ اسکی طرف بڑھائے جب وہ پھرتی سے کروٹ بدلتی چلائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہیں۔"اسکی بھرائی آواز میں بہت منت بھری مزاحمت تھی جسے اس نے کافی انجوائے کیا۔

"اونہوں ایسے کیسے نہیں؟اب اتنا تو درد ہے ہی میرے دل میں کہ تمہاری تھکاوٹ کا خیال کروں۔"وہ بے باکی سے آنکھ دباتا اسکو اپنی جانب کھینچتا ہوا بیڈ پہ بیٹھتا بولا تو اسکا سانس خشک ہونے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔۔ نہیں مجھے کک۔ کوئی درد نہیں، میں اٹھنے لگی۔" وہ کمبل ہٹاتی گھبراتی ہوئی بولی، اسکی تربیت اس لحاظ سے کبھی نہیں کی گئی تھی کہ وہ یوں کسی سے خوفزدہ ہوتی لیکن سامنے بیٹھا وہ واحد شخص تھا جس سے وہ ہر پل خوفزدہ رہتی تھی۔

"تو مطلب تم جھوٹ بول رہی تھی؟" اسنے لہجے میں حیرت سموتے ہوئے کہا تو اسکا رنگت سپید پڑنے لگی۔

"نن۔ نہیں تو۔" اسنے بے ساختہ کہتے ہوئے گردن بھی دائیں بائیں گھمائی تو سامنے بیٹھے شخص کو لگا کہ یہ بکھری معصومیت اسکی کے سینے

کے بائیں میں موجود خود کے تھرکتے لو تھڑے میں ہلچل مچانے لگی ہے۔

"یہ سپیشل بیویوں والے گٹس کدھر سے سیکھے ہیں کہ شوہر کے آتے ہی اسکی توجہ و محبت لینے کیلیے فضول کی ڈرامہ بازی۔" وہ بھنویں اچکاتا ہوا بولا تو وہ احساسِ ہتک سے پھٹ پڑی۔

"کک۔ کوئی ڈرامے بازی نہیں ہے، درد ہے لیکن مجھ سے آپ کی یہ فضول باتیں برداشت کرنا اس درد کو برداشت کرنے سے بھی زیادہ مشکل۔" وہ جو بولی تو بنا سوچے سمجھے بولی چلی گئی۔

"میری باتیں ناقابل برداشت لگتی ہیں تمہیں؟"اسکی باتیں سنتا وہ بتدریج سرخ پڑتے چہرے اور بھنچے ہوئے ہونٹوں سے سرد آواز میں بولا تو وہ حلق کے بل چلائی۔

"ہاں، لگتی ہیں آپکی باتیں بری مجھے، بری لگتی ہیں مجھے آپکی یہ نظریں، مجھے سارے کے سارے آپ بہت بب۔ بہت برے لگتے ہیں آئی ہیٹ یو آئی ہیٹ یو۔" درد سے چور بدن پہ جب اسکے طنز اور بے مہری سے بھرے پھاہے پڑے تو وہ اذیت و بے بسی کی انتہا پہ پہنچتی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی جبکہ اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ پڑنے

لگیں تھیں اور اگلے ہی لمحے وہ درشتگی سے اسکا بازو اپنے مضبوط ہاتھ میں جھکڑتا وحشت سے بولا۔

"نفرت ہے مجھ سے تو بتاو کس سے محبت تمہیں؟ بتاو کیا اپنے فیورٹ کزن سے ہاں؟" اسکے بازو پہ لمحہ بہ لمحہ گرفت مضبوط کرتا وہ اتنی وحشت سے غرا رہا تھا کہ اسکو لگ رہا تھا کہ اسکا بازو جڑ سے اکھڑ جائیگا۔

"پپ۔۔پلیز چھوڑ۔۔۔" وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولنے کی کوشش کرتا دوسرے ہاتھ سے بازو چھڑوانے کی سعی میں تھی جب وہ زور سے دھاڑا۔

"چپ، ایک دم چپ جو پوچھا ہے اسکا جواب دو، مجھ سے، میری باتوں، میری نگاہوں اور میرے لمس سے اگر نفرت ہے تو بتاو محبت کس سے ہے؟" اسکی دھاڑ پہ اپنا آزاد ہاتھ کان پہ دھرتی وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔

"کک۔ کسی سے نہیں ہے، نخ۔ خدا کیلیے چچ۔ چھوڑیں مجھے۔" وہ گھٹی گھٹی آواز میں منت کرتی ہوئی بولی لیکن اسکو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ اسکے کانوں میں فقط اسکے وہی الفاظ گونج رہے تھے جب وہ چیخ چیخ کے نفرت کا احساس کرتی ہیٹ یو کا ورد کر رہی تھی۔

"یہ بات کان کھول کر سن لو شائننگ سٹار! نفرت، محبت، غصہ، ناراضگی تمہاری ہر چیز پہ فقط میرا ہی حق ہے اسکے علاوہ کسی کو تم نے کسی بھی احساس سے نوازنے کی کوشش کی میں تمہیں جان سے مار دونگا کیونکہ تمہارا کسی سے کوئی واسطہ نہیں، تم اس دنیا میں آئی ہی میرے لیے ہو،. تمہیں یہاں میرا انتقام، میرا جنون لے کر آیا ہے۔" وہ اونچی آواز میں اسکے کانوں میں صور پھونکتا دھڑکنیں ساکت کرنے لگا تھا جبکہ بازو ہاتھ کی گرفت میں جیسے چرمرانے لگا تھا۔

"ماما" درد اور بے بسی کے شدید احساس کی وجہ سے اسکے لبوں سے یہ لفظ ایک سسکی، ایک آہ کی طرح نکلا تو میکانکی انداز میں اسکی گرفت اس

کے بازو پہ نرم پڑی اور پھر اگلا لمحہ اس پہ آسمان بن کے گرا جب اسنے اگلے ہی لمحے اسے تیزی سے بنا کچھ مزید بولے کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا، چند ثانیے بے یقین ڈبڈبائی نگاہوں سے کمرے کے بند دروازے کو گھورنے کے بعد وہ بازو پہ نظریں جماتی درد کی شدت کے باعث روتی وہیں لیٹ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم!" لویزہ خان نے بریانی کی تہیں لگاتی ماں کو مخاطب کیا جو کچن میں ہی ڈائننگ چیئر پہ بیٹھی ہوئی تھی۔

"مجھے آپ کا بھتیجا بلکل اچھا نہیں لگتا۔" اسنے ماں کے ہوں کے جواب میں جب منہ بنا کے کہا تو اسنے فوراً پلٹ کے اسے خشمگین نگاہوں سے گھورا۔

"کیوں میرے بھتیجے نے کیا کیا آپ کو؟" مہرو نے کڑے تیوروں نے پلٹ کے ضدی بیٹی کو گھورا جو دونوں ہتھیلیوں پہ ٹھوڑی ٹکائے بیٹھی ہوئی اسے تک رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کل اتنا برے طریقے سے ڈانٹ کے گئے ہیں مجھے، کہتے کہ ٹانگیں توڑ دونگا تمہاری۔" وہ حتی الامکان لہجے میں درد سموتی ہمدردی بٹورنے کی کوشش میں تھی۔

"ضرور کوئی غلطی کی ہو گی ورنہ اسکا دماغ تھوڑی خراب ہے جو ایسی باتیں کہے گا۔" بھتیجے کی بات ہو تو مہر و ہمیشہ یونہی کٹھور ہوتی تھی۔

"مم میں آپ کی بیٹی ہوں۔" وہ احتجاجاً چلائی۔

"اسی لیے تو جانتی ہوں کہ ضرور کوئی غلطی کی ہو گی ورنہ میرا پرنس بہت کول مائنڈڈ ہے۔" مہر ماہ خان کے لہجے سے ٹپکتی شیرینی وہ بھی شاہ ویر حیدر شاہ کیلیے، لویزہ خان کی برداشت سے باہر تھی۔

"اپنے کول مائنڈڈ پرنس کو سمجھا دیں آئندہ مجھ سے یوں بات مت کریں ورنہ میں بہت بری طرح سے پیش آوں گی ان سے۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو دم لگا کہ چولہے کی آنچ ہلکی کرتی مہر ماہ اطمینان سے مڑی۔

"سوری میں نہیں کہہ سکتی آپ اپنے ڈیڈ سے کہہ لینا۔" اسنے بے نیازی سے کہاتو لویزہ اسی لمحے ٹھس ہو کہ بیٹھ گئی کہ خان جتنی محبت لویزہ سے کرتا تھا اس سے ڈبل وہ شاہ ویر سے کرتا تھا اور یہ بات پوری شاہ فیملی جانتی تھی کہ خان کیلیے جتنا اہم اور قابلِ احترام جہان حیدر شاہ تھا اس سے کہیں زیادہ اہم اور قابلِ احترام اسکے بیوی بچے تھے۔

"ڈیڈ تو ان سڑیل محترم کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔" وہ جل کے بولی تو مہرو معصومیت سے بولی۔

"آپ کے معاملے میں تو کوئی بڑے سے بڑا بندہ بھی اسے کچھ نہیں کہہ سکتا۔" اسکی بات میں چھپے مفہوم پہ جلتی بھنتی وہ لالہ رو کو بلانے چل دی جبکہ مہرو کے ہونٹوں پہ بہت پیاری مسکان مچلنے لگی تھی۔

"یہ اکیلے اکیلے مجھے سوچتے ہوئے مسکرایا جارہا کیا؟" وہ جو کسی کام کیلیے ایمرجنسی گھر آیا تھا اسے کچن میں بے خود مسکراتا دیکھ کہ خود پہ ضبط کھوتا وہ اسے نرمی سے حصار میں بھرتا ہوا شرارت سے بولا تو وہ اس اچانک حملے پہ اچھل سا پڑا۔

"یہ کیابد تمیزی ہے چھوڑو مجھے۔" وہ دھڑکتے دل پہ قابو پاتی اسکے بندھے ہاتھوں پہ ہاتھ مارتی ڈپٹتی ہوئی بولی۔

"پہلے بتاو مجھے سوچ کہ مسکرا رہی تھی؟" وہ اسکے گال کو نرمی سے چھوتا ہوا بولا تو اسکی رنگت دمکنے لگی۔

"میں ویرو کو سوچ رہی تھی، خان چھوڑو مجھے لو یزہ آنیوالی ہو گی۔" وہ جھنجھلا کے اس سے بولی جس نے اچانک حملہ کیا تھا۔

"ایسے کیسے چھوڑ دوں اتنے دنوں بعد ہاتھ لگی ہیں۔" وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا اسکے کان پہ لب رکھتا دبا دبا سا ہنسا تو وہ جھلا اٹھی۔

"چھوڑو خان مجھے، بوڑھے ہو چکے ہو اب تم، چھوڑو یہ ٹھرکیاں ورنہ گنجا کر دونگی میں تمہیں۔" وہ حیا سے جھنجھلاتی آخر میں اپنا مخصوص تکیہ کلام دہراتی اسے قہقہ لگانے پہ مجبور کر گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بوڑھے لوگوں کا رومینس زیادہ کھل کے باہر نکلتا ہے، سنا تو ہو گا آپ نے۔" وہ اسکا رخ بدلتا شدت بھری جسارت کرتا خماری سے بولا تو ناچاہتے ہوئے بھی اسکا چہرہ رنگوں سے نہانے لگا۔

"خان خدا کیلیے جگہ کا خیال کر لو۔" جب اسکی پیش قدمیاں مزید بڑھنے لگیں تو وہ دانت پیس کے بولی جس کے باعث وہ کھل کے ہنستا ہوا اسے گرفت سے آزاد کرتا باہر نکلنے لگا جب وہ ہانک لگا کہ بولی۔

"میں آج تمہارا حشر کر دو نگی، یہ یاد رکھنا۔" اسکے عزائم خطرناک تھے۔

"مجھے انتظار رہے گا، ویسے بلیک نائٹ ڈریس پہن کے حشر کرنا زیادہ مزہ آئیگا۔" وہ شریر زو معنی انداز میں بات کو پلٹتا ہوا بولا تو وہ مارے حجاب کے اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی۔

بہت ساری سیڑھیاں طے کرتی وہ تیزی سے ایک فلیٹ کا لاک کھولتی ہوئی اندر داخل ہوتی پھرتی سے اسے لاک لگا گئی اور جلدی سے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے فوراً آنکھوں پہ لگے گرین لینز اتارے تو براون آنکھیں چمکنے لگیں، لینز اتارنے کے بعد اسنے الماری سے ایک ریلیکسڈ کرتا اور جینز لے کہ چینج کرتے ہوئے وہ سفید کالج یونیفارم اتار کے پرے پھینکا اور پھر اپنا مخصوص سٹالر گلے میں لپیٹتی وہ پاوں میں جاگرز پہنتی بہت آرام سے فلیٹ کے بیک ایریے کی جانب گئی اور وہاں لگا دروازہ کھول کے وہ سیڑھی کی مدد سے نیچے کی طرف اترنے لگی اور پاوں زمین پہ ٹکرانے کیساتھ ہی وہ سیدھ پہ کھڑی گاڑی کی جانب بھاگ گئی اور گاڑی کے قریب پہنچتے ہی اسنے جلدی سے دروازہ کھولا اور بے تکلفی سے فرنٹ سیٹ پہ پھیل کے بیٹھ گئی۔

"اٹس ریئلی آ ڈیفیکلٹ ٹاسک۔" وہ گہری سانسوں کے درمیان سرگوشی نما آواز میں بولی۔

اسکی سرگوشی پہ گاڑی سٹارٹ کرتے وجود نے اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"ڈیفیکلٹ ٹاسک چوز کیوں کیا؟" اسکا لہجہ ہمیشہ کی طرح سادہ و بے تاثر تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اگر میں یہ ٹاسک نہ چوز کرتی تو ہالے حیدر ٹارگٹ ہوتی اور ہالے حیدر پہ آنے والی ہلکی سی خراش شاہ مینشن کی بنیادیں ہلا سکتی۔" اسنے ہلکی سی گردن گھماتے ہوئے جواب دیا جسے سن کے اسکے ہلکا سا گلابی پن لیے ہونٹوں پہ بھولی بسری سی مسکان پھیل گئی۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ کو بھی تو نقصان پہنچ سکتا؟" وہ بہت پر سکون سا ڈرائیونگ کرتے ہوئے جانچتی نگاہوں سے اسکے تاثرات کا اندازہ لگا رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے کیا ہونا؟آپ ہیں تو سہی میرے ساتھ۔" وہ ونڈو سے باہر جھانکتی ہوئی اپنی ازلی لاپرواہی اور سادگی کا مظاہرہ کرتی اسے اس بری طرح سے چونکا گئی کہ اسنے بنا سوچے سمجھے گاڑی کو بیچ سڑک پہ بریک لگائی تو اس اچانک حملے پہ اسکا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

"پاگل ہو گئے ہیں؟ایسے کیوں گاڑی روکی؟" وہ بدحواس سی خود کو سنبھالتی شاکی انداز میں چیخی جب اسنے سختی سے اسکا بازو دبوچا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ابھی کیا کہا آپ نے؟" اسکا پر شدت لہجہ گونجا تو اسکا دل ایک دم سکڑ گیا، اسے لگا وہ اسکے پاگل کہنے پہ آگ بگولہ ہو رہا ہے، اسے خود پہ غصہ آیا کہ کیوں اس سڑیل کے سامنے زبان کو نریک نہیں لگاتی وہ؟

"وہ۔۔ سوری منہ سے نکل گیا پاگل۔" اسنے مارے ضبط کے پیشگی معذرت کی کہ جان چھوٹے وہ کیا جانتی تھی کہ وہ لاپرواہی کا مظاہرہ کرتی ہوئی اپنی جان کے ساتھ زیادتی خود کر چکی ہے۔

"اس سے پہلے کیا کہا؟" وہ اسے ہلکا سا جھٹکا دیتا ہوا سرد لہجے میں بولا تو وہ دماغ پہ زور ڈالنے لگی کہ آیا کیا بولا اور جونہی دماغ نے ریورس راونڈ لیا،

اسکی دماغ کی بتیاں جلنے لگیں، اسنے ایک چور سی نگاہ اس پہ ڈالی اور خود پہ کروڑوں کی لعنت و ملامت برساتے ہوئے حلق تر کیا۔

"مجھے یاد نہیں۔" نامحسوس انداز میں چہرے کا رخ بدلتی وہ بولی جبکہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے کا عمل جاری تھا، بیڑہ غرق ہو میرا، میرے اندر یہ 'شاہ رخ خان' کدھر سے آ گیا جو اس کے سامنے ایسا ڈائیلاگ جھاڑ دیا۔

اسکے اس کترائے انداز کو بغور جانچتے ہوئے اسنے اسے سمجھنے و سنبھلنے کا موقع دیے بغیر دایاں ہاتھ بڑھاتے ہوئے اسکے بائیں رخسار پہ رکھتے ہوئے اسے اپنی جانب جھکایا اور ہلکا سا جھکتے ہوئے پوری شدت سے

اسکے دائیں رخسار پہ پر جوش سا لمس چھوڑا، وہ جو اس کی غیر متوقع حرکت پہ سانسیں روکے، آنکھیں پھاڑے منجمند ہو چکی تھی، اسکی مونچھوں اور بیئرڈ کی چبھن ہونٹوں اور رخسار پہ محسوس کرتے ہوئے بے ساختہ کسمسائی۔

"تھینک یو۔" اسکی کسمساہٹ پہ وہ اسے چھوڑتا ہوا پیچھے ہٹا اور بغور اسکا جائزہ لیا جو صرف اسکے سامنے ہی بھیگی بلی بنتی تھی، ابھی بھی وہ اس کی حرکت پہ کترائی اور روٹھی ہوئی سی چہرے کی سرخی کو چھپانے کی ناکام کوشش میں ہلکان ونڈو سے جھانک رہی تھی۔

"فلیٹ سے نکلتے ہوئے آپ نے تسلی کرلی تھی نا کہ آپ کو فالو نہیں کیا جارہا؟" اسے ریلیکس کرنے کیلیے وہ بھی اپنے مخصوص سپاٹ لہجے میں گویا ہوا، اسکے لہجے سے کچھ لمحے پہلے ہونے والی جسارت کے کوئی رنگ بھی نہیں جھلک رہے تھے۔

"جب کالج سے نکلی اور فلیٹ تک آتے ہوئے فالو کیا جارہا تھا مگر اسکے بعد نہیں۔" اسنے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہمم۔" وہ پر سوچ انداز میں ہنکارا بھرتا ہوا سامنے روڈ پہ نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھے جبکہ ساتھ بیٹھی ویرا نے بھی تھک کے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔

"پری! ماہ زیب علیزے کو دادو کہتا یا چچی؟" ولی نے نگٹس منہ میں رکھتے ہوئے علیزے کو چھیڑا تو وہ تپ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پر دادی کہتا ہے۔" اس کے کلس کے کہنے پہ سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اتنی بوڑھی لگتی تو نہیں ہو۔" ولی نے ناقدانہ نگاہوں سے اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے جس سنجیدگی کا مظاہرہ کیا وہ زچ ہوا ٹھی۔

"بھابھی!" اس نے احتجاجاً مرینہ سکندر کو پکارا۔

"ولی تنگ مت کرو۔" انہوں نے اسے تادیبی انداز میں کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"رشتہ واضح کر رہا میں تو بس۔" وہ پورے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا بولا۔

"جہان انکل کے رشتے سے ہی پکارتے سب پھپھو کو اسلے زیب بھی بڑی ماما ہی کہتا۔" پری نے بروقت سیز فائر کرتے ہوئے کہا تو علیزے کی رنگت بے ساختہ گلابی پڑی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"چچچچ، دیکھا یہی انجام ہوتا بڑی عمر کے بوڑھے سے شادی کرنے کا، دیکھو تمہیں کتنی جلدی بڑی۔۔۔"آنکھوں میں شرارت لیے وہ بظاہر متاسفانہ انداز میں بولا تو علیزے پنجے گاڑھتی اسکے پیچھے پڑ گئی۔

"خود ہوں گے آپ بوڑھے، وہ کدھر سے لگتے ہیں آپ کو بوڑھے؟" وہ جھنجھلائی سی اسکے پیچھے دوڑ رہی تھی اور پھر اسے پکڑنے کی ناکام کوشش میں ہلکان واپس وہیں لاونج میں آن ڈھیر ہوئی۔

"ہدیٰ مجھے تمہارا شوہر بالکل اچھا نہیں لگتا۔"اس نے شکایتی انداز میں کہا۔

"اچھا تو مجھے بھی نہیں لگتا لیکن کیا کیا جا سکتا؟ مجبوری ہے۔" جواباً ہدیٰ کا مظلومیت بھرا جواب سن کے وہ تڑپ اٹھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا چڑیل؟" جس طرح تڑپ کے وہ بولا سب کھل کے ہنس دیے۔

"اور تم بد قسمتی سے اسی چڑیل کے شوہر ہو۔" ہدیٰ کے اطمینان میں رتی برابر فرق نہ دیکھ کہ وہ جل کے راکھ ہونے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پہلی بیوی دیکھی ہے جو سسرالیوں کیساتھ مل کے شوہر کی بے عزتی کرتی ہے۔" وہ بھنا کے بولا تو سب ہنس دیے جبکہ ہدیٰ نے بمشکل ہونٹوں کے گوشوں میں مچلتی مسکان پہ قابو پایا۔

"کمرے میں ہونے والی بے عزتی سے بھی ہم واقف ہیں۔" دریہ نے شرارت سے ٹکڑا لگایا تو سب کے چھت پھاڑ قہقہوں میں ہدیٰ کی خفت زدہ ہنسی بھی شامل تھی، اس سے پہلے کہ ولی کوئی جملہ کستا ویر منہ بسورتی ہالے کا ہاتھ پکڑے لاونج میں اینٹر ہوا۔

"کیاہوامیری پرنسس کو؟"ولی بھاگ کے اسکی طرف کیااور ہالے کو گود میں اٹھایا۔

"ماموں ہالے انجوائے نہیں کر رہی۔"ویر نے سنجیدگی سے کہاتوسب مسکرادیے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جہان حیدر شاہ کی لاڈلی ادھر ننھیال آ کے ایڈجسٹ نہیں ہوتی، ہوں؟" بازوؤں میں ہالے کو ہوا میں اچھالتے ہوئے ولی بولا تو علیزے خجل سی ہو گئی۔

"ایسی بات نہیں ہے اصل میں کافی دنوں بعد چکر لگا ہے نا تو اس لیے۔" وہ صفائی دیتی ہوئی اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ دریہ نے بے ساختہ اسکے رخسار پہ چٹکی کاٹی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایسے تشدر مت کرو،اسکا میاں دیکھ رہا ہو گا۔"ژالے بھابھی کی شرارتی سر گوشی پہ اسکا چہرہ تپنے لگا،اس نے غیر محسوس انداز میں گلے پہ دوپٹہ پھیلایا۔

"ماما! ہم واپس کب جائینگے؟"ویر نے آہستہ سے اس سے پوچھا تو وہ گہری سانس بھر کہ رہ گئی۔

"باپ گھر ہو تو وہ نہیں رکنے دیتے اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے بچے یہ کام بخوبی سرانجام دیتے۔"وہ درد بھرے لہجے میں بڑبڑائی تو ان کے لبوں پہ مسکان بکھر گئی کیونکہ ویر اور ہالے کو جو ماحول شاہ مینشن

میں فراہم کیا جاتا اس کی وجہ سے وہ کہیں بھی زیادہ دن نہیں رکتے تھے، ویر زیادہ مسئلہ نہیں کرتا تھا مگر جب ہالے بسورنے لگتی تو اسے اداس دیکھ کہ وہ بھی جانے کی ضد کرنے لگتا۔

"علیزے! ہالے کی شادی جب کرو گی تب کیا کرے گی یہ لٹل ڈول؟" ولی اسے لیے صوفے پہ بیٹھتا ہوا بولا۔

"چاچو! ہالے ہمارے ساتھ کیوں نہیں کھیل رہی؟" حرم بھاگتی ہوئی آئی اور ولی سے پوچھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اصل میں یزدان موسٹلی ہالے کو اپنے ساتھ کھلاتا ہے اسلیے جب زیادہ لوگ کھیلنے لگیں تو یہ ایسے ری ایکٹ کرتی ہے۔ "علیزے آہستگی سے بولی جبکہ ولی حرم کو مطمئن کرنے کے چکروں میں تھا، پہلے ایک دو دن وہ زیادہ ری ایکٹ کرتی تھی پھر گھل مل جاتی تھی اس لیے ولی بہت آرام سے اسے بہلانے میں مصروف تھا کیونکہ وہ اس دفعہ رہنے کے ارادے سے آئی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے کیوں رو رہی تھی؟" وہ رات کو اپنے روم میں ہالے اور حیدر کو ساتھ لیے سونے کے لیے لیٹی ہی تھی کہ جہان کی کال آئی جو حال احوال کے بعد ہالے کے متعلق استفسار کرنے لگا۔

"ہونا کیا ہے؟ سب نے اسے اتنے لاڈ میں رکھا ہوا کہ کہیں بھی جائیں تو یونہی کرتی ہے، اب یہ تو غلط بات ہے نا بھائی اتنا پیار کرتے اور یہ یہاں رکتی ہی نہیں۔" وہ ایک ہی سانس میں شکایتی انداز میں بولتی چلی گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری پرنسس کے خلاف اتنی شکایات جمع کی ہوئی ہیں، پریشان مت ہوں میں سمجھاتا ہوں ہالے ہوں۔" اس نے محبوب بیوی کی پریشانی کم کرنی چاہی۔

"آج بھابھی کہہ رہی تھیں کہ شادی کے بعد ہالے کیا کرے گی؟" اس کی پریشانی اتنی جلدی کم ہونے والی نہیں تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کو لگتا وہ آپ کا دیوانہ آپ کی بیٹی کی کہیں جانے دیگا؟" جہان کے پر سکون انداز میں کہنے پہ اسے جھٹکا سا لگا اور پھر اس کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے۔

"اوہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔" وہ مسکراتی ہوئی عادتاً نچلا لب دانتوں تلے دبانے لگی۔

"علیزے ڈونٹ ڈواٹ۔" اس کی گھمبیر آواز پہ وہ بے ساختہ سٹپٹائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ۔۔آپ مجھے بہت برے لگتے یوں دور بیٹھ کے بھی میرے وجود کی ڈوریاں ہلاتے ہوئے۔" وہ منہ پھلا کہ خفگی سے بولی تو دوسری جانب وہ مسکرا اٹھا۔

"اس وجود پہ میرا حق ہے اس لیے دوریاں معنی نہیں رکھتیں۔" وہ گھمبیرتا سے بولا اسکی دھڑکنیں پاگل کر گیا۔

"سب کو پتہ چل گیا کہ یہ پینڈینٹ آپ نے مجھے دیا اور اس میں کیمرہ لگا ہوا۔" اسے ژالے کی شرارت یاد آئی تو بول اٹھی۔

"اچھی بات ہے نااس طرح سب آپ کو چھونے سے پہلے سوچیں گے کہ جہان حیدر شاہ کی امانت ہیں آپ۔" وہ شدت بھرے لہجے میں بولتااسے تفاخر میں مبتلا کر گیا۔

"اتنی اچھی اچھی باتیں آپ کو ہمیشہ دور جا کہ کیوں آتی ہیں؟" وہ مسکراہٹ ضبط کرتی شرارت سے اسکی بات اس پہ الٹاتی بولی تواسکا مدہم سا قہقہہ گونج اٹھا۔

"کیونکہ جب پاس ہوتا ہوں تو میں باتوں سے زیادہ عمل پہ چلتا ہوں۔"
ذو معنی لہجے میں بولتا اسے بلش کرتا گڑبڑانے پہ مجبور کر گیا۔

"حیدر!" وہ حجاب سے احتجاجاً پکار اٹھی۔

"جب برداشت نہیں کر سکتیں تو چھیڑتی کیوں ہیں؟" اس نے لو دیتے لہجے میں کہا تو اسکی پلکیں لرز کے سرخ عارضوں پہ جھکنے لگیں اور اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئیں کیونکہ وہ ویڈیو کال کر رہا تھا۔

شادی کا اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی وہ اس طرح بات کرنے سے گریزاں ہوتی تھی، جھجھکتے ہوئے اسنے گرین بٹن کو ٹچ کیا۔

"بچے دکھائیں۔" جہان نے اسکا گلابی چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے ایک نظر پہلو میں سوئے بچوں پہ نگاہ ڈالی اور پھر کیمرہ ان پہ فوکس کرتے ہوئے جہان کو دکھانے لگی۔

"میری جگہ لیے اتنے پر سکون ہو کہ سو رہے۔" اس کی پوزیسو آواز پہ اس کے دل میں میٹھی سی لہر جاگی۔

CLASSICURDU MATERIAL

"واپس کب آئیں گے ؟"اس نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"انشاءاللہ دو چار دن تک۔"اس نے تسلی دینے والے انداز میں کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

"علیزے !"چند ثانیے کی خاموشی کے بعد اسکی خمار آلود گھمبیر پکار پہ اس کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جی۔" اس نے زرا کی زرا نظر اٹھا کہ سیاہ ٹراوزر شرٹ میں ملبوس جہان کی جذبوں سے چور نگاہوں کی جانب دیکھا۔

"صبح خان آپ کو لینے آئے گا اس کے ساتھ آجایئے گا، بچوں کو بھی ساتھ لے آیئے گا۔" اسکی بات پہ اس نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"کہاں جانا ہے؟" اس نے حیرت سے استفسار کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ کل آپ کو خان بتادے گا۔" اس نے نرمی سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلا گئی جبکہ وہ اسے کل کے حوالے سے مزید ہدایات دینے لگا اور وہ اسے دیکھتی اس کی باتیں سننے لگی جبکہ باہر رفتہ رفتہ کالی رات بیتتی جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

کیا تم اسکے سبب سے واقف ہو..؟

یاد سے دل کا رابطہ جب بھی

اک نئی سمت اوڑھ لیتا ہے

ذہن ماضی کے سب کواڑوں کو

ایسے سختی سے بند کرتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

جیسے سرما کی رات میں کوئی

گھر کی سب کھڑکیوں کو بند کرے

اور باتیں وہ گذرے لمحوں کی

ڈائری میں ہو جیسے پھول کوئی

سال دو سال میں کبھی جس پر

CLASSICURDUMATERIAL

یونہی سک سرسری نگاہ پڑے

اور چہرے پہ مسکراہٹ کی

ایک ہلکی لکیر کھنچ جائے

کیا تم اس کے سبب سے واقف ہو

مرکز دید جو بھی منظر تھے

کس طرح وہ چھپے پس منظر

CLASSICURDUMATERIAL

کیسے آنکھوں کو دل یہ بھول گیا

گذری باتوں کو دل یہ بھول گیا

اور نقش قدم وہ ماضی کے

جانتے ہو کہ مٹ گئے کیسے

کیسے تحریر وصل کاٹی گئی

CLASSICURDUMATERIAL

ہجر کی سنگدل سیاہی سے

گیت کیسے ڈھلے ہیں آہوں میں

کیسے آشکوں میں ڈھل گئی خوشیاں

کیا تم اس کے سبب سے واقف ہو

دل میرا آج تک نہیں بدلا

اتنا مصروف تو میں تب بھی تھا

CLASSICURDUMATERIAL

جتنا مصروف آج رہتا ہو

اتنی چاہت تو دل میں اب بھی ہے

جتنی اس وقت میرے دل میں تھی

شعر ویسے ہی اب کہتا ہوں

جیسے اس وقت بھی میں کہتا تھا

CLASSICURDUMATERIAL

یاد سے دل کے رابطے نے ابھی

اک نئی سمت بھی نہیں اوڑھی

مرکز دید جو بھی منظر تھا

وہ ہی منظر ہے اب بھی آنکھوں میں

گذرے لمحوں کے نقش پا دل پر

میں نے اب تک سنبھال رکھے ہیں

CLASSICURDUMATERIAL

جن سے لپٹے ہوئے تھے خواب میرے

میں وہ آنکھیں ابھی نہیں بھولا

جن سے جینے کا ڈھنگ سیکھا تھا

میں وہ باتیں ابھی نہیں بھولا

کوئی یادیں ابھی نہیں بھولا

CLASSICURDUMATERIAL

تم مجھے بھول گئی ہو شاید

دل سے یہ واہمہ نہیں جاتا

تم ہی اس کے سبب سے واقف ہو

میں تمہیں یاد کیوں نہیں آتا....!!

"کدھر ہوتے ہو تم؟ کیا تمہیں نہیں پتہ کہ ہم لوگ کس قدر ٹینشن اور مصیبت سے گزر رہے ہیں؟" آج وہ تقریباً ایک ہفتے بعد نجانے

کہاں کہاں کی دھول چھان کر گھر پہنچا ہی تھا کہ معاویہ حسن اپنا ضبط کھوتا غصے سے اس سے پوچھنے لگا۔

"جس مصیبت کا شکار آپ سب ہیں، اسی کیلیے در در کی خاک چھان رہا میں، میں نے کہا تھا آپ سب سے کہ وہ میری راپنزل ہے اس خیال رکھیے گا مگر آپ سب نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔" وہ اس کی بات سن کے جواباً غیض و غضب سے دھاڑا اٹھا تو سونے کی نیت سے کمروں میں گئے سب نفوس رفتہ رفتہ باہر نکلنے لگے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہم نے دور نہیں کیا اسے بلکہ وہ۔۔۔" اسکی حالت دیکھتے ہوئے معاویہ کا لہجہ نرم پڑا جبکہ سیڑھیوں کی ریلنگ کو لرزتے ہاتھوں میں تھامے علیزے کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے اور اسکے پہلو میں کھڑی کشمالے اسے متعجب سی دیکھ رہی تھی۔

"آپ سب نے ہی دور کیا، آپ سب زمہ دار ہیں اس سب کے ورنہ اتنی سیکیورٹی کے باوجود وہ کیسے غائب ہو سکتی اور کیوں اتنے دنوں سے اسے ڈھونڈا نہیں جا سکا جبکہ ڈھونڈا تو بیس منٹوں میں بھی جا سکتا ہے۔" وہ بلند آواز میں چلاتا ہوا ایک نظر علیزے پہ ڈالتا ہوا سیڑھیوں کی جانب بڑھنے لگا تو علیزے کے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔

"ششش بڑی ماما! روئیں مت، میں اسے بہت جلد ڈھونڈ لاونگا پرامس۔" وہ اس تک پہنچتے ہی اسے ساتھ لگاتا یکسر بدلے ہوئے لہجے میں گویا ہوتا اسے تسلی دینے لگا۔

"بب۔بیٹا وہ آپ کی لل۔لٹل راپنزل ہے، آپ لے آوا سے پلیز۔" وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اس کے سینے سے لگی منت کرنے لگی تو نیچے کھڑی سب خواتین کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔

"اپنے بیٹے پہ یقین رکھیں کہ اسے کچھ نہیں ہو گا اور وہ بہت جلد آپ کے پاس ہو گی مگر پرامس کریں کہ آپ روئیں گی نہیں۔" وہ اسکے

براؤن بالوں پہ بوسہ دیتا ہوا نرمی سے اسکے گال صاف کرتا ہوا بولا تو وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی سر اثبات میں ہلا گئی۔

"چلیں آئیں کھانا کھلائیں مجھے، آپ کی دیورانی کو میرا کوئی ہوش ہی نہیں۔" وہ انہیں بہلاتا ہوا مصنوعی افسوس سے کہتا ایک بازو میں انہیں جبکہ دوسرے بازو میں سہمی سی کشمالے کو لیے سیڑھیاں اترنے لگا تو سب نے تشکر کا سانس بھرا کہ جہان کی غیر موجودگی میں علیزے کو کھانے کیلیے منانا جان جوکھوں کا کام تھا مگر یزدان یہاں کسی نہ کسی حد تک اسے بہلا لیا کرتا تھا۔

"ناٹ فیئر راپنزل! آپ صرف جان بابا کے لیے ہی ڈشز تیار کرتی ہیں، کتنے دن ہو گئے آپ نے میرے لیے چائینیز نہیں بنائے۔" جب اسے کھانے کو گھورتے ہوئے پایا تو وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولتا اسے چونکا گیا۔

"اوہ، سوری بیٹا کل بناوں گی آپ کے لیے میں چائینیز۔" وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی بولی۔

"بھابھی! ادھر بہت سے فرمائشی بیٹھے ہیں۔" زینی نے اسکی توجہ باقی بچوں کی طرف بھی کی تو سب مسکرا دیے اور اپنی اپنی فرمائش نوٹ

کروانے لگے اگرچہ کہ جانتے تھے کہ چائینیز کے علاوہ کچھ نہیں بنے گا کیونکہ وہ بس چند ایک چیزیں ہی بناتی تھی وہ بھی نجانے اس کے من میں کیا سمائی تھی جو جہان کی پسند کی دو تین ڈشز سیکھ لیں، اور اس کے علاوہ اسے کوئی کچن میں جانے بھی نہیں دیتا تھا۔

"مم۔ مجھے بات کرنی ہے آپ سے ؟" وہ لیپ ٹاپ آن کیے نجانے کیا کر رہا تھا جب وہ جھجھکتے ہوئے اسکے قریب آ کہ رکتی بولی تو اسنے گردن گھما کے ایک نظر اسے دیکھا تو وہ گڑبڑا اٹھی۔

"کرو۔"اس نے یک لفظی جواب دیا تو اسکی ہمت مزید کم ہونے لگی، اسنے ایک چور نگاہ بلیو جینز کیساتھ بلیک گول گلے والے ٹی شرٹ پہنے ہوئے لمبے براون بالوں کی پونی میں جھکڑے اس جلاد پہ ڈالی۔

"مجھے۔۔مجھے پ۔پڑھنا ہے، مم۔مطلب کالج جانا ہے۔"وہ آنکھیں میچتے ہوئے گڑبڑاتی، ہکلاتی بولی تو اس نے لیپ ٹاپ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے اسے بند کیا تو ایک پل کو وہ کانپ اٹھی۔

"کیا کہا؟"اس نے بلند مگر بے تاثر آواز میں پوچھا۔

"مم۔مجھے کالج ج۔۔"اس نے لب کھولنے کی کوشش کی مگر اسے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے دیکھ کہ اسکے الفاظ حلق میں دب سے گئے۔

"مجھ سے بھاگنے کا اچھا بہانہ بنایا ہے جانم۔"اسکے قریب آتا وہ اسکے بالوں کو ترشی سے چھیڑتا ہوا بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔ نہیں میرے ایگزامز ہیں۔" وہ اسکی بات پہ تیزی سے بولی کہ معاملہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کا تھا۔

"شادی بھی بہت بڑا امتحان ہوتی ہے، اس کے ایگزامز تو دیے ہی نہیں تم نے؟ ان کی پرواہ نہیں تمہیں؟" وہ اسکے چہرے پہ نظریں جمائے گہرے ذو معنی لہجے میں بولا تو اس کے چہرے کا رنگ لمحے میں بدلا۔

"پ۔ پلیز۔" وہ ناگواری دباتی ہوئی بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا، شادی کے ایگزامز دے لو اور چلی جاو کالج۔"
وہ اس کی بے بسی کا فائدہ اٹھاتا کندھے اچکا کہ بولا تو اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے۔

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟" وہ زچ ہوتی جھلا کہ نم آواز میں بول اٹھی تو اسکا ایک بلند و بانگ قہقہ کمرے کی خاموش فضا میں گونج اٹھا۔

"میں کیا انوکھا کر رہا ہوں؟ ہر بندہ شادی کے بعد ایسے ہی کرتا۔" وہ بہت شاطر انداز میں بات کو اپنے پیرائے میں بدلتا ہوا اس کی دھڑکنیں ساکت کرتا جا رہا تھا۔

"آپ۔۔ بات کو بدل کیوں رہے ہیں؟ نہیں بھاگتی میں کہیں، پلیز مجھے کالج جانے دیں۔" وہ عاجزانہ لہجے میں خود کو بمشکل ثابت قدم ظاہر کرتی لرزتے مگر کمپوز ڈانداز میں گویا ہوئی۔

"کچھ لو اور دو کے اصول پہ چلتے ہیں، تم میری بات مان لو میں تمہاری مان کے تمہیں کالج بھیج دوں گا۔" وہ بہت گہری نگاہوں سے اس کے چہرے کے اڑتے رنگوں کا جائزہ لیتا ہوا لاپرواہی سے بولا تو وہ چونکی۔

"کک۔ کیا چاہیے آپ کو؟" اسنے زرا کی زرا نظریں اٹھا کہ اسکے خوبرو چہرے کو دیکھا۔

"میں اپنی چاہت پہلے ہی بتا چکا ہوں، اگر وہ پوری کر دو تو بیشک کل ہی چلی جاو کالج۔" اس نے خاصی بے شرمی و بے باکی مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو اس کی اس فرمائش پہ وہ لرز اٹھی۔

"نہیں۔" اس کے قدم بے ساختہ پیچھے ہٹے جبکہ پھٹی پھٹی نگاہیں اس پہ اٹھی ہوئی تھیں، وہ کیسے اس قدر بے باک ہو سکتا تھا؟

CLASSICURDU MATERIAL

"کیوں کالج نہیں جانا کیا؟" اس نے سرعت سے لپکتے ہوئے اس کا بازو اپنے ہاتھ میں جھکڑتے ہوئے پوچھا جبکہ ہونٹوں پہ مزہ لینے والی مسکان مچل رہی تھی۔

"نن۔ نہیں مجھے نہیں جانا کک۔ کالج، آپ بہت بب۔ بے شرم ہیں۔" وہ روتے ہوئے جس قدر شکایتی انداز میں بولی اسے ہنسی آگئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ابھی کیا کیا ہے جو بے شرمی کا ٹیگ لگا دیا، ناٹ فیئر جانم۔" وہ بھی جواباً شکایتی انداز میں بولا تو اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بازو چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔

"کیا کروں یار، کالج جاؤ گی اور اگر وہاں تمہارے ڈیئر یسٹ بابا نے تمہیں دیکھ لیا تو تم تو کھڑے کھڑے بیوہ ہو جاؤ گی بنا سہاگن بنے۔" اس کی نبض پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے وہ شرارت سے بولا تو اسکے دل کو بے اختیار دھکا سا لگا، اس نے پوری قوت لگا کہ اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے اسے دھکا دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بہت ظلم۔۔ ظالم ہیں آپ، ہر روز نیا د۔ درد دیتے ہیں، نہیں جانا مجھے کالج کبھی نہیں جانا۔" وہ روتی ہوئی بلند آواز میں چیختی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ وہ ایک جھنجھوڑ دینے والے احساس کیساتھ وہیں تنہا کھڑا رہ گیا۔

"خان!" نیم اندھیرے میں ڈوبے اس بڑے سے کمرے میں اس کی گھمبیر سی آواز گونجی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جی سر۔"اس کی ہمیشہ کی طرح فورا مودب آواز ابھری۔

"میں جانتا ہوں ابھی جو پلان میں نے بنایا ہے اس پہ ایک باپ ہونے کے ناطے تمہارے لیے عمل کرنا بہت مشکل ہے مگر ہمیں یہ کرنا ہو گا۔"اس نے شاید زندگی میں پہلی دفعہ تمہید باندھی تھی کہ بات اس بات بہت نازک نہج تک پہنچ چکی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سر! یہ بات کہہ کہ مجھے شرمندہ مت کریں کیونکہ جب میں بھابھی بیگم اور آپ کو سب برداشت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں تو یہ میرے لیے معمولی بات ہے۔" اس نے مضبوط انداز میں جواب دیا تو اس کی آنکھوں میں ممنونیت کے رنگ چھلکنے لگے۔

"سیکیورٹی فل ٹائٹ ہے مگر پھر بھی اسے آف ٹائم میں مکمل ٹریننگ دی جائے گی تاکہ اگر غیر متوقع صرتحال کا سامنا اگر کرنا پڑے تو مسئلہ نہ بنے۔" اس نے اسے آگے کا لائحہء عمل بتایا جو وہ بہت غور سے سننے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے خیال میں جو گارڈ اسے دیا گیا ہے اس کے ہوتے کسی ٹریننگ اور سیکیورٹی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔" اس نے ہلکا مسکراتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو بھولی بسری سی مسکان اس کے سنجیدہ چہرے پہ پھیل گئی۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن کبھی سہاروں و ہتھیاروں کے بغیر بھی میدان میں اترنا پڑتا ہے اس لیے ہر طرح کی سچویشن کے لیے تیار رہنا پڑے گا اسے۔" اس نے مخصوص انداز میں جواب دیا تو اس نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"واپس کب جا رہے ہیں؟"اس نے آہستہ سے پوچھا تو اس کے موبائل کو اٹھاتے ہاتھ لحظہ بھر کو ٹھٹکے مگر پھر اسی انداز میں نمبر ڈائل کرتے ہوئے اس نے سرد انداز میں جواب دیا۔

"شاید دو تین دن لگ جائیں۔"اس کا لہجہ بہت حد تک سپاٹ تھا۔

"بھابھی میم پریشان ہیں سر۔"اس نے مدہم آواز میں اس کا دھیان اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خان! تمہاری بھابھی میم مجھے سمجھتی کیوں نہیں ہیں؟ کیا مجھے اس کے جانے کا غم نہیں ہے؟ لیکن وہ اس بات کو سمجھ ہی نہیں رہیں کہ کچھ چیزیں ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتیں، ان پہ ہمیں صبر کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر لینی چاہیے۔" وہ ہمیشہ کی طرح اس کے سامنے دل کا غبار نکالتے ہوئے تھکے تھکے انداز میں آنکھوں کو انگوٹھے سے دبانے لگا تو خان کو اس سمندر کی طرح پر سکون شخص کے سینے میں اٹھتے درد کے طوفانوں سے خوف و ترس محسوس ہوا۔

"سر آپ جانتے ہیں وہ آپ کی کس حد تک ایڈکٹ ہیں، اس لیے انہیں ہر چیز کے لیے تیار آپ کی موجودگی اور آپ کا ساتھ ہی کر سکتا ہے اس لیے ایک چکر لگا لیجیے گھر۔" اس نے علیزے کی کیفیات کا اندازہ لگاتے ہوئے اسے مشورہ دیا تو وہ پر سوچ انداز میں سر ہلانے لگا۔

"ویسے مجھ سے پہلے گھر تمہیں پہنچنا چاہیے کیونکہ پھر تمہیں ہیلمٹ خریدنا پڑے گا۔" وہ چونکہ دو دن سے گھر سے غائب تھا اس لیے جہان مہرو کی عادات کو جانتے ہوئے اس سے لہجے میں ہلکی سی شرارت لیے گویا ہوا تو وہ جھینپ اٹھا۔

"باڈی گارڈز اب کبھی کبھار ہیلمٹ کی زحمت سے بچا لیتے ہیں۔" وہ بھی جواباً شرارت سے بچوں کا حوالہ دیتا گویا ہوا تو وہ کھل کے مسکرا اٹھا جبکہ وہ الوداعی کلمات کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا جبکہ اس نے ڈائل شدہ نمبر کو پریس کر کے موبائل کان سے لگا لیا جبکہ کشادہ پیشانی پہ شکنوں کا جال نمایاں ہوتا جا رہا تھا۔

"آہا! بندہ ہو تو جے جیسا، مطلب دو بچوں کے بعد بھی بیوی سے ایک رومانٹک ڈیٹ کا انتظام واہ واہ۔" جونہی مینشن میں سب کو علم ہوا کہ وہ خان کے ساتھ جہان کے بلاوے پہ جا رہی ہے تب سے زوریز، معاویہ اور آریان نے اس کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔

CLASSICUDUMATERIAL

"ایک میری بیگم ہے جسے مجھ غریب کا احساس ہی نہیں ہے۔" اس نے دہائی دینے والے انداز میں زینی کو دیکھا جو اس 'غریب' کی دہائی نظر انداز کرنے کی پوری کوشش میں تھی۔

"میں بتا رہا ہوں بیگم! کل تم میرے ساتھ ایک رومانٹک کینڈل لائٹ ڈنر پہ جا رہی ہو، اپنے ان آفتی ٹڈوں کے بغیر۔" جب بے نیازی برداشت سے باہر ہوئی تو بلند آواز میں ہانک لگاتا آخر میں اپنے لختِ جگروں کی مٹی پلید کرنے سے باز نہ آیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پھر آپ ہمارے ماما کو نہیں لے کر جائیں گے۔" سکائی بلیو کلر کی فراک میں ملبوس تیار شیار ہالے کا ہاتھ پکڑ کے لاونج میں آتا یزدان ضدی انداز سے بولا تو سب کے قہقے ابل پڑے۔

"چل اوئے ماما کے چمچے! خود تو دن دہاڑے میری بھتیجی پہ دوڑے ڈالتے اور مجھے میری شرعی و قانونی اکلوتی بیوی سے دور رکھتے۔" اس نے گھرکتے ہوئے آگے بڑھ کے ہالے کو بازووں میں بھرتے ہوئے ہوا میں اچھالا تو وہ کھلکھلا اٹھی جبکہ یزدان نالاں نظروں سے باپ کو دیکھ رہا تھا۔

"چاچو کی پرنسز! کدھر جارہی ہے؟"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو وہ خرگوش کی طرح ننھے سے دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی بولی۔

"بابا سے ملنے۔"وہ سرشار لہجے میں معصومیت سے بولی۔

"ہالے آپ کا ربڑ بینڈ۔"یرمغان نے آگے بڑھتے ہوئے باپ کی گود میں ہنستی ہالے کی طرف ربڑ بینڈ بڑھایا تو یزدان نے فورا پہلو بدلا مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا مہرواور خان کے ساتھ بچوں کی خوشگوار آمد پہ سب ان کی جانب متوجہ ہو گئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بڑی لشک رہی ہیں آج، خیر ہے نا؟" علیزے سے گلے ملتی مہر وشوخی سے بولی تو وہ بری طرح سے بلش کرنے لگی۔

"بس کرو پلیز۔" وہ لجاجت سے بولی تو سب ہنس دیں۔

"بھابھی میم! یہ سر نے بھیجا ہے۔" خان نے ایک گفٹ ریپر میں لپٹا بڑا سا باکس اس کی طرف بڑھایا تو سب کے منہ سے یک زبان 'اووو' نکلا تو وہ جھینپ اٹھی۔

"ہم کھول لیں یار ہنے دیں، کیا پتہ بیورو کریٹ صاحب نے کچھ سیکریٹ بھیجا ہو۔" لاریب شرارت سے بولی تو اس کے ہونٹوں پہ حجاب آمیز مسکان مچلنے لگی۔

اور پھر سب کے اصرار پہ جب لاریب نے پیکٹ کھولا تو اس میں سے لائٹ سکائی بلیو کلر کی لانگ میکسی نما فراک نکلی جسے دیکھ کہ سب نے ستائشی انداز میں مختلف کمنٹس پاس کیے جبکہ لباس کو دیکھ کہ اس کے دل میں پر لطف سی چٹکیاں بھرنے لگیں۔

"واہ واہ بیورو کریٹ صاحب کو ڈیٹ کے لیے شاپنگ کا بھی وقت مل جاتا ہے، حیرت کی بات ہے۔" معاویہ علیزے کو فوکس میں رکھتا ہوا پھر سے سٹارٹ ہوا تو اس نے سر ہاتھوں میں گراتے ہوئے تھام لیا۔

"خان! زرا پتہ کرو کہ تمہارا وہ سر کرسی پہ بیٹھ کہ کوئی کام بھی کرتا ہے یا بس سرکار کا پیسہ خرچتے ہوئے رومانٹک ڈیٹس اور شاپنگ ہی ارینج کرتا ہے۔" وہ کھوجتے ناقدانہ لہجے میں بولا تو سب افسوس سے سر ہلانے لگے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"معاویہ سر! اب زینی آپ کو منہ نہیں لگاتی تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ دوسروں کی ڈیٹس پہ یوں گندی نظر رکھیں۔" خان نے اپنے مخصوص پر سکون انداز میں کہتے ہوئے اسے آگ لگائی تو لاونج جناتی قہقہوں سے ابل پڑا۔

"سر کے چمچے تجھے میں بعد میں پوچھتا ہوں، بیگم! آج تم اپنی خیر مناو، تمہاری وجہ سے آج اس نے بھی مجھے طعنے دیا ہے۔" وہ آستینیں فولڈ کرتا ہوا جارحانہ انداز میں سب کے گھیرے میں بیٹھی زینی کی جانب لپکا تو وہ بوکھلائی۔

"نو معاویہ۔"اس نے اشارتاً سب کی موجودگی کا احساس دلاتے ہوئے اسے روکنا چاہا مگر وہ انہیں تیوروں سے اس کے قریب پہنچا تو اس نے سٹپٹاتے ہوئے وہاں جلدی سے دور لگائی کیونکہ اس پہ کوئی شک نہیں تھا کہ وہ سب بچوں اور بڑوں کی موجودگی میں بے باکی کے عظیم مظاہرے قائم کر دیتا۔

اس کے بھاگنے پہ وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا تو سب زینی کے لیے دعائے خیر کرنت لگے۔

"بھابھی آئیں آپ کو تیار شیار کریں، لالے نے بہت سپیشل سرپرائز ارینج کیا ہے۔"مہرو آنکھیں گھماتی ہوئی شرارت سے بولی تو اس کے

سینے میں گدگدی سی ہونے لگی جبکہ آیت ڈریس والا باکس اٹھاتی مہرو اور لاریب کو اشارہ کرتی روم کی جانب چل دی تو وہ بھی سب سے نظریں چراتی دوپٹہ سنبھالتی ان کی ہمراہی میں سرشار مگر شرم سے ہمکنار قدموں کے ساتھ کمرے کی اوڑھ چل دی۔

"صبح تیار رہنا کالج کے لیے۔" وہ سونے کے لیے لیٹنے لگی جب اس کے کانوں میں یہ غیر متوقع آواز اتری تو وہ حیرت کے مارے پوری کی پوری اسکی جانب گھوم گئی۔

"کیا؟ کیا کہا آپ نے؟" وہ بے یقینی اور حیرت کے گہرے کنویں میں ڈولتی ہوئی بولی۔

"میں نے کہا کہ کل سے تم کالج جا سکتی ہو مگر یہ دھیان رکھنا کہ کوئی ہوشیاری نہیں ہونی چاہیے۔" وہ ایک ایک پہ زور دیتا ہوا بولا تو اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔ نہیں ایسا نہیں ہو گا۔" وہ جلدی سے بولی کہ کہیں وہ ارادہ نہ بدل دے کیونکہ وہ پڑھنا چاہتی تھی، اپنے بابا اور ماما کی خواہش پوری کرنا چاہتی تھی۔

"او کے صبح تیار رہنا ساڑھے آٹھ تک۔" وہ تکیے پہ سر رکھتا ہوا سنجیدگی سے اسے تکتا ہوا بولا جو راون جینز کیساتھ بلیک کرتا اور گلے میں بلیک سٹالر لپیٹے ہوئے چمکتے چہرے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"تھینک یو، تھینک یو سو مچ۔" اچانک وہ خوشی سے کانپتے لہجے میں جوش سے بولی تو سبز آنکھوں کی چمک قابلِ دید تھی۔

"اگر تم واقعی میری شکر گزار ہو تو تم میرا شکریہ کسی اور طریقے سے بھی پورا کر سکتی ہو۔" اس نے بھرپور نگاہ اس کے گلابی چہرے پہ ڈالی جو تھرتھراتے سرخ ہونٹوں پہ جا ٹکی۔

"کیسے؟" اس کے لہجے اور نگاہوں سے انجان وہ ناسمجھی سے بولی تو اس نے تھوڑا آگے ہوتے جھٹکے سے اس کی کلائی جھکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچا تو وہ لچکیلی شاخ کی مانند اس پہ جا گری۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایسے۔"اسے سمجھنے، سنبھلنے یا بولنے کا موقع دیے بغیر وہ اس کے ہونٹوں کے سرخ رنگ کو چرانے لگا تو ایسی بے باک جرات پہ اس کی آنکھیں پھٹنے لگیں جبکہ دل جیسے بند ہونے لگا تھا،اس کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگیں تھی مگر اس غیر متوقع جسارت نے اس کے بدن کو یوں لاغر سا کر دیا تھا کہ وہ ہاتھوں کو ہلا کے اسے پیچھے کرنے کی بھی ہمت نہ کر سکی،اسے نہیں پتہ چلا کہ کب وہ اپنی من مانی پوری کرنے کے بعد پیچھے ہٹا۔

مگر جونہی اس نے اس کو اپنے سلگتے لمس سے آزاد کیا وہ بے اختیار گہری گہری سانسیں لینے لگی جبکہ بڑی بڑی آنکھوں میں آنسو تیزی سے جمع ہوتے اس کے چہرے پہ گرنے لگے،وہ بہت گہری نگاہوں سے اس کی ابتر ہوتی حالت کا جائزہ لے رہا تھا۔

"آج کے بعد مجھے شکریہ کہنے کا موڈ ہوا تو ایسے کہنا کیونکہ لفاظی سے زیادہ عمل پہ یقین رکھتا ہوں۔" وہ مسرور انداز میں کہتا ہوا اس کے کان کی لو کو ہلکے سے چھوتا ہوا اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا ہوا کروٹ بدل گیا جبکہ وہ اپنی مدہم ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی نم مگر متنفر نگاہوں سے اس کی پشت گھورتی رہ گئی۔

"خان! یہ کون سی جگہ ہے؟" وہ اسے لگا کہ وہ اسے ہمیشہ کی طرح فارم ہاوس بلائے گا مگر جب گاڑی ایک خوبصورت سے ہٹ کے پاس رکی تو اس نے حیرت سے پوچھا۔

"بھابھی میم! یہ سر نے فارم ہاوس کے قریب ہی ہٹ لیا بچوں کے نام پہ۔" اس نے جواب دیا تو وہ سر ہلاتی کھلے دروازے سے اترنے لگی جبکہ خان ہالے اور ویر کو ساتھ لیے اس کے ساتھ چلنے لگا، کھلے دروازے سے جب اس نے اس خوبصورتی سے آراستہ ہٹ کے اندرونی حصے میں قدم رکھے تو ایک مانوس سی خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

السلام علیکم! بھاری گھمبیر آواز پہ اس کا دل دھڑک اٹھا۔

اس نے ہلکی سی گردن گھما کے دیکھا تو وہ بلیو کلر کے شلوار سوٹ میں ملبوس ہاف وائیٹ کلر کا کوٹ پہنے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔

"وعلیکم السلام۔" اس کے لب ہولے سے پھڑپھڑائے جبکہ دونوں بچے خان سے ہاتھ چھڑواتے خوشی سے اس کی طرف بڑھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا!" وہ لپک کے اس کی ٹانگوں سے جا لگے تو اس نے باری باری دونوں کو اٹھا کہ بے تحاشا پیار کیا، وہ دل میں اترتے سکون کا باعث بنتے اس منظر کو مسکراتی آنکھوں سے تک رہی تھی جب وہ ہالے کو گود میں لیے مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تو اس کی دھڑکنیں نوخیز لڑکیوں کی مانند تیز ہونے لگیں۔

اس نے نرمی سے ہالے کو نیچے اتارا اور اسے کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا لیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیسی ہیں؟" وہ گھمبیر لہجے میں بولا جبکہ وہ ہق دق سی اس کے مضبوط سینے لگی دھڑکنیں شمار کرنے لگی جو بچوں اور خان کی موجودگی کا سوچ کے ہی تیز تر ہونے لگیں تھیں۔

"ح۔حیدر!" جب گرفت مضبوط اور لمحہ طویل ہونے لگا تو اس نے کسمساتے ہوئے اسے پکارا تو اس نے گرفت نرم کی۔

"ریلیکس رہیں بھابھی میم! میں معاویہ نہیں ہوں جو ایسی باتوں پہ تنگ کروں گا۔" وہ جو اس کی گرفت سے نکلتی نظریں چرا رہی تھی خان

کے شرارت سے کہنے پر بری طرح سے بلش کرتی رخ بدل گئی جبکہ جہان کا بھاری مدہم قہقہ گونج اٹھا۔

"بابا! یہ کس کا گھر ہے؟" ویرو نے چاروں طرف نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"میرے بیٹے کا۔" اس نے مسکراتے ہوئے شفقت بھرے انداز میں کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! میرا گھر کوئی نہیں؟" ہالے فوراً ٹھنکتے ہوئے بولی تو علیزے اور خان مسکرا دیے۔

"آپ جتنے کہیں گی اتنے گھر آپ کو مل جائیں گھر آپ کو میری پرنسس۔" وہ اس کو گود میں اٹھاتے بولا تو اس کے معصوم چہرے پہ مسکان پھیل گئی۔

"بابا! دانی بھی کہہ رہا تھا کہ وہ ہالے کے لیے گھر بنائے گا۔" ویر نے فوراً دوست کی بات باپ کے سامنے دہرائی تو ہالے نے منہ بنانا شروع کر دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے نہیں رہنا ان کے گھر میں۔" اس کے ناک چڑھا کے کہنے پہ خان کا قہقہ اس چھوٹے سے لاونج میں گونج اٹھا، اسی وقت ملازم ان کیلیے ریفریشمینٹ کا سامان لاتا ان کے سامنے رکھنے لگا۔

"منتھلی ٹیسٹس کا رزلٹ کیسا آیا آپ کا؟" اس نے اب کے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"بابا! ہنڈریڈ پرسینٹ تھا۔" ویر نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔

"گڈ۔"اس نے ستائشی انداز میں انہیں سراہا جبکہ خان اور علیزے آرام سے جوس پینے لگے کہ ان کے لاڈ محبت کے مظاہروں میں کسی تیسرے کی جگہ کم ہی نکلتی تھی کہ اتنے دنوں بعد ملنے پر دونوں بچوں کی باپ سے باتیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی تھیں،اسی لیے وہ ان کے ساتھ مگن تھا جبکہ وہ دونوں مہرو کی سرپرائز برتھڈے پارٹی کو ڈسکس کرنے لگے۔

وہ آج تقریباً تین مہینوں کے بعد کالج آئی تھی مگر بیچ کا عرصہ اسے اس قدر طویل لگ رہا تھا کہ وہ ہر چیز کو اجنبی نگاہوں سے تک رہی تھی، اسے لگ رہا تھا کہ وہاں موجود ہر فرد، ہر درخت، ہر چیز ہی اسے تحقیر بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہو کہ کہ یہ وہی ہے جسے اغوا کیا گیا ہے۔

وہ کبھی بھی کم ہمت یا دبو نہیں رہی تھی مگر آج ایک شخص کی وجہ سے وہ اپنا چہرہ چھپا رہی تھی، اس کی تمام کزنز ایک کالج میں ایک ساتھ پڑھتی تھیں لیکن وہ صرف ایک شخص کی ضد کی وجہ سے اس کالج میں آئی تھی اور اب اس کی سبز آنکھیں چاروں طرف گھومتی لاشعوری طور پہ اسی شخص کو ڈھونڈ رہی تھیں کہ شاید وہی اس کا درماں بن کے آ

جائے مگر اس کی آنکھیں ہر بار مایوس ہو کہ پلٹ رہی تھیں کیونکہ وہ ہمیشہ کی طرح غائب تھا۔

اسے یہ خوف تھا کہ سب ٹیچرز اس کی غیر حاضری پہ اس سے سوالات پوچھیں گے مگر خیریت رہی کہ کسی نے زیادہ اس کو رگیدا نہیں اور اپنے نوٹس مختلف سٹوڈینٹس کو کہتے ہوئے اس تک پہنچائے تو وہ ان کی ممنون ہونے لگی، وہ اس سے یہ کہہ کہ تو آئی تھی کہ وہ کوئی ہوشیاری نہیں کرے گی نہ کسی کے ساتھ کہیں جائے گی مگر پھر بھی وہ پورا دن کسی معجزے کے انتظار میں تھی کہ شاید اس کا کوئی اپنا اس تک پہنچ جائے لیکن اس کا انتظار، انتظار ہی رہا اور وہ مایوس سی اس کی بھیجی گئی بلیک شیشوں والی گاڑی میں بیٹھتی واپس اسی زندان میں لوٹ آئی۔

"مم! آپ ڈیڈ سے کہیں نا شاہ ویر کے علاوہ کسی اور کو میرے ساتھ کر دیں۔" وہ مہرو کے کندھے سے لٹکی پھر سے اپنی شامت بلوانے کے چکر میں تھی، لالہ اس کی شامت کا سوچتے ہی مسکراتے ہوئے چائے کی چسکیاں بھرنے لگی۔

"اور کون چاہیے تمہیں ویرو کے علاوہ؟ اور ویرو سے کیا مسئلہ ہے تمہیں؟" اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا تو اس نے فوراً چہرے پہ مسکینیت طاری کی۔"

"مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے؟ میں تو شاہ ویر کے لیے ہی کہہ رہی کہ اسے اتنے کام ہوتے اور وہ میرے ساتھ ایویں ٹائم ویسٹ کرے گا۔" وہ یوں بولی جیسے اس کی سب سے بڑی ہمدرد وہی ہو جبکہ مہرو کے غصے سے پھولتے نتھنوں کو دیکھتے ہوئے لالہ رونے اپنی بہن کی عافیت کی کھل کے دعا مانگی۔

"یہ 'اسے' کیا ہوتا ہے؟ تمیز ساری بھول چکی ہو کیا کہ کسے, کس رشتے اور کیسے لفظوں سے پکارنا ہے؟" وہ سنجیدگی و سرد مہری سے کہتی اسے بوکھلا گئی کہ ماں کا ایسا رویہ بہت کم سامنے آتا تھا۔

"سوری منہ سے پھسل گیا۔" یہ بھی الفاظ اس کے منہ سے غلطی سے ہی پھسلے تھے۔

"ہاں ہمارے الفاظ تو کانوں سے پھسلتے ہیں نا؟ اور یہ بات یاد رکھ لو لویزہ خان کہ شاہ ویر کے علاوہ تمہارے ساتھ کوئی بھی نہیں ہو گا عرشمان (خان کا بیٹا) بھی نہیں۔" اس نے سنجیدگی سے تنبیہہ کی تو اس کا منہ یوں بن گیا گویا کریلوں کا جوس پی لیا ہو۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم! آپ نہیں جانتیں کہ آپ کا بھتیجا کس قدر بد تمیز ہے،
اس۔۔ میرا مطلب کے انہوں نے میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے۔"
وہ منہ بناتی ہوئی بولی تو مزے سے ساری صورتحال دیکھتی لالہ رو کے
منہ سے چائے ایک پھوار سی صورت باہر نکل گئی جبکہ مہرو کو آج یقین
ہو گیا کہ اس کی بیٹی بولنے کے معاملے میں اسی پر گئی ہے۔

"کیا بد تمیزی کی ہے؟ یہ نہیں بتاو گی اپو کو؟" قطعی غیر متوقع و بے
موقع آواز سن کے سب نے ایک ساتھ گردن گھما کے دیکھا تو بلیک
جینز کیساتھ وائیٹ شرٹ و بلیک اپر پہنے شاہ ویر کو سنجیدہ تاثرات لیے
کھڑے پایا۔

"السلام علیکم ! کیسی ہیں اپو ؟" ان کے قریب آتا وہ مہرو کے سامنے جھکا تو ایسی بلا ارادہ قربت پہ وہ جز بز ہوتی اپنی جگہ سے کھسکتی فاصلہ بنانے کی سعی میں تھی۔

"میں ٹھیک ہوں، میر اپرنس کیسا ہے ؟" اس کے ماتھے کا بوسہ لیتے ہوئے وہ محبت سے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"لالہ کیسی ہیں آپ ؟" اس نے لالہ کے بال بکھیرتے ہوئے اس سے پوچھا اور اسی کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"فرسٹ کلاس، آپ کیسے ہیں؟" وہ خوشی سے بولی۔

"کیسا لگ رہا ہوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیشہ کی طرح ڈیشنگ اور کول۔" وہ شوخی سے بولی تو لویزہ کا منہ اس قدر ٹیڑھا بن گیا کہ سنجیدہ سے ویر کی بھی ہنسی چھوٹنے کو تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دشمنوں کو کیوں جلانے کا پروگرام ہے، لالہ ڈیئر؟" اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کن اکھیوں سے اس کے سرخ چہرے کو تکتے اطمینان سے کہا تو مہرو اور لالہ رو اس کا مطلب سمجھتے ہوئے ہنسنے لگیں جبکہ وہ گویا جلتے توے پہ جا بیٹھی۔

"اپنی باتوں میں مجھے گھسیٹنے کی ضرورت نہیں۔" بہت کچھ کہنے کی چاہ میں پھڑ پھڑاتے لبوں کو بھینچتے ہوئے وہ فقط اتنا بولی۔

"آپ کو کوئی گھسیٹ تو نہیں رہا مگر یہ اور بات ہے کہ آپ خود ایسا چاہ رہی ہیں۔" انابی کی لائی ہوئی چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ

سنجیدگی سے بولا تو مہرو کو اس میں جہان کی جھلک دکھائی دی جیسے وہ ٹھنڈا اور سپاٹ رہتا تھا وہی تاثرات ہمیشہ شاہ ویر کے چہرے پہ ہوتے تھے۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی مگر ابھی آپ نے کہا کہ دشمنوں کو مت جلاو۔" اس نے ناگوار انداز میں کہا۔

"رشتہ تو آپ سے بہت گہرا بنتا ہے لیکن آپ خود کو دانستہ طور پہ دشمن سمجھ کے بات میں گھسنا چاہ رہی ہیں تو ایزیو وش۔" وہ کندھے اچکاتے

ہوئے اس کے سسکی کے احساس سے سرخ پڑتے چہرے کو بغور دیکھتے بے نیازی سے بولا تو مہر واس کا چہرہ دیکھتی بول اٹھی۔

"چھوڑو یہ باتیں، ویر! بھابھی کیسی ہیں؟" وہ جلدی سے بولی کہ اس کا ضبط پھٹنے والا تھا۔

"ٹھیک ہیں۔" وہ یکایک سنجیدہ ہوا کہ ماں کی دردناک حالت یاد آتے ہی دل میں درد سا اٹھا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لالہ نے کب واپس آنا ہے؟" مہر ماہ بھی افسردگی کی لپیٹ میں آتی بولی مگر اس سے پہلے شاہ ویر کا موبائل بجنے لگا۔

"ایک منٹ اپو، یزدان کی کال ہے۔" وہ انہیں بولتا ہوا کال پک کر کے سلام کرتا ہوا تھوڑا فاصلے پہ چلا گیا۔

"اپو کی طرف آیا ہوں، تم کدھر ہو؟" اس نے محتاط انداز میں دوسری جانب سے پوچھے گئے سوال کا جواب دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تھوڑا ہاتھ ہولا رکھو یزدان شاہ کیونکہ جہان حیدر شاہ معاف کر سکتے ہیں، شاہ ویر حیدر شاہ نہیں۔" وہ لہجے کو خاصا خوفناک بناتا ہوا بولا مگر دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا کہ اس کی بہت کم کسی کو دکھنے والی خوبصورت ہنسی چھوٹ گئی۔

"انتہائی کوئی بد تمیز انسان ہو۔" وہ اسے افسوس سے کہتا ہوا چند ایک مزید باتوں کے بعد کال بند کرتا واپس ان کی طرف آیا جہاں وہ بگڑے تیوروں کے ساتھ مہرو کی باتیں سن رہی تھی اور اس کے تاثرات دیکھتا وہ ٹھنڈی سانس بھرتا ان کے قریب بیٹھ گیا۔

"بابا! برتھڈے کیک کس کا ہے؟" ہالے نے باپ کا چہرہ دونوں ننھے ننھے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا۔

"بیٹا! آپ کی ماما کا برتھڈے ہے کل اور ہم آج ہی انہیں سرپرائز دے رہے ہیں۔" لودیتی نگاہ پہلو میں کھڑی عزیز از جان بیوی پہ ڈالتے ہوئے اس نے ہالے کو جواب دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! کل برتھڈے سیلیبریٹ نہیں کریں گے آپ؟" ویر نے اس کی بات غور سے سننے اور سمجھنے کے بعد استفسار کیا تو اس نے اس کا رخسار تھپتھپاتے ہوئے جواب دیا۔

"کل بابا کو ایک کام کے لیے جانا ہے اس لیے میرے بیٹے اپنی ماما کے ساتھ برتھڈے سیلیبریٹ کریں گے۔" اس کی بات پہ ویر نے بردباری سے سر ہلایا جبکہ ہالے انہیں ہلاتی کیک کی طرف متوجہ کرنے لگی کہ کیک جلدی سے کاٹا جائے، اور پھر علیزے حیدر شاہ، جہان حیدر شاہ اور دبیر خان (جنہوں نے ہالے اور شاہ ویر کو اٹھایا تھا) کے درمیان کھڑے اپنی برتھڈے کا کیک کاٹا جبکہ جہان کا پرائیویٹ کیمرہ مین ان خوبصورت لمحات کو کیپچر کرنے لگا۔

اس نے تھوڑا سا کیک لیتے ہوئے بچوں کی طرف بسر ھایا اور پھر اپنا کیکپاتا ہاتھ جہان کی طرف بڑھایا مگر اس نے منہ کھولنے کی بجائے ہالے کو بدائیں بازو میں منتقل کرتے ہوئے اس کی جانب ہلکا سا جھکتے ہوئے سر گوشی کی۔

"آپ فی الحال اپنے بچوں اور بھائی کو کھلائیے کیک، میں روم میں جا کے اپنی مرضی اور اپنے طریقے سے کھاوں گا کیک۔" اس کی ذومعنیت سے لبریز سر گوشی پہ اس کا پورا وجود سنسنا اٹھا جبکہ پورے جسم کا لہو گویا چہرے پہ آن سمٹا تھا۔ اس نے رنگ بدلتے چہرے کے ساتھ بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے رخ بدلا اور ہاتھ خان کی طرف بڑھایا جس نے اس کے سر پہ پیار پھیرتے ہوئے اس سے کیک کھایا۔

"اگر معاویہ کو پتہ چل جائے کہ آپ ادھر بھابھی میم کی برتھڈے سیلیبریٹ کر رہے ہیں تو ان کے زنانہ طعنوں سے پورا مینشن بلبلانے لگنا۔" خان شرارت سے کہتا جہان سے مخاطب ہوا تو علیزے کے ہونٹوں پہ شرمیلی سی ہنسی چھپ گئی۔

"اس کے زنانہ طعنوں سے مینشن بعد میں بلبلائے گا میرا موبائل پہلے بھرنے لگا ہے۔" اس نے موبائل ان کے سامنے لہرایا جس پہ اس کے میسج شو ہو رہے تھے، موبائل کو دیکھتے ہوئے ان کا ایک دم سے قہقہہ ابل پڑا اور انہیں دیکھتے ہوئے وہ بھی کھل کے مسکراتا ہوا ہالے اور ویر کو بلانے لگا جو گھر دیکھ رہے تھے۔

"کیا دیکھ رہی ہیں؟" بچوں کو خان کے ساتھ بھیجنے کے بعد جب وہ کمرے میں آیا تو اسے بہت خاموشی سے کھڑکی سے باہر تکتے ہوئے پایا تو خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں بولا تو وہ چونک اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ نہیں! دیکھ رہی کہ کتنا سکون ہے یہاں۔" وہ اس کے اپنے گرد بندھے ہوئے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتی آسودگی سے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے چہرہ اس کی گردن میں چھپایا تو وہ کسمسائی۔

"اور میرا سکون ادھر چھپا ہے۔" وہ اس کے بالوں میں چہرہ گھساتا خمار آلود لہجے میں بولا تو اس کے حواس معطل ہونے لگے۔

"حیدر چھوڑیں مجھے۔" اس نے اس کے ہاتھ اپنے گرد سے ہٹانے چاہے کیونکہ اس کا بہکا بہکا انداز اس کے اندر خطرے کی گھنٹیاں بجانے لگا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اونہوں! پہلے مجھے میرے حصے کا کیک تو کھلائیں۔" وہ بنا اسے گرفت سے آزاد کیے اس کا رخ اپنی جانب موڑتا ہوا ٹیبل پہ پڑے کیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو علیزے کو چھ سال پہلے اس کا کیک کھانے کا منظر یاد آیا تو چہرہ بری طرح سے بلش کرنے لگا جبکہ سانسیں دھونکنی کی مانند چلنے لگیں۔

وہ کسمساتی ہوئی اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی جو یقیناً ناممکن تھا۔

"اونہوں! وعدہ خلافی مت کریں راپنزل، ہمارا کیک ادھار ہے آپ پہ۔" وہ اس کے سرخ رخسار پہ زور سے اپنی ناک رگڑتا ہوا بھاری لہجے میں بولا۔

"مم۔ میں نے دیا تھا آپ کو۔" وہ یاد دلانے والے انداز میں بولتی اس کے سینے پہ دونوں ہاتھ جماتی ہلکا سا فاصلہ بنانے کی سعی میں تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایسی گیمز میرے ساتھ مت کھیلیں راپنزل! پرابلم آپ کیلیے ہو گی۔" وہ سنجیدگی سے اس کے چہرے پہ بکھرتی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستا ہوا لطیف سا زو معنی اشارہ دیتا اسے بوکھلانے و سٹپٹانے پہ مجبور سا کر گیا۔

"آپ۔ آپ نے بچوں کو کیوں بھیجا خان کے ساتھ؟" وہ بات بدلنے کے لیے جلدی سے بولی، ہاتھ ہنوز اس کے سینے پہ دھرے فاصلہ قائم رکھنے کی کوشش میں ہلکان تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کی آسانی کے لیے ہی بھیجا ہے کیونکہ شاید آپ اپنے بچوں اور بھائی کی موجودگی میں مجھے کیک کھلاتے ہوئے آکورڈ فیل کرتیں۔" وہ مکمل سنجیدگی کا مظاہرہ کرتا ہوا بولا مگر آنکھوں سے جھلکتی شرارت نے اسے اسی کے سینے میں چہرہ چھپانے پہ مجبور کر دیا۔

"آ۔۔آپ واقعی بہت برے ہیں۔" وہ دبی دبی آواز میں مسکاتی ہوئی بولی تو اس کے ہونٹوں پہ بھی جاندار سی مسکان بکھر گئی، اس نے بازو پھیلاتے ہوئے اسے زور سے سینے میں بھینچا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ناٹ فیئر علیزے! میری اٹینشن کو یوں ڈائیورٹ مت کریں۔" وہ اس کے بالوں پہ لب رکھتا بے بسی سے بولا تو اس کی دبی دبی ہنسی چھوٹ گئی گویا اس کی بے بسی و کمزوری کا فائدہ اٹھانا چاہا ہو۔

"آپ ہمیشہ یہ کام کرتے ہیں اس لیے آج مجھے بھی کرنے دیں۔" وہ شرمیلی سی آواز میں اس کے کوٹ کو کھینچتی بولی تو اس نے ستائشی انداز میں اس کے خود میں چھپے وجود کو دیکھا۔

"پھر میری اٹینشن کو میرے انداز میں ڈائیورٹ کریں نا۔" وہ زو معنی لہجے میں بولا تو اس کے چہرے پہ حجاب آمیز تاثر پھیل گیا۔

"آپ جتنی بے شرم نہیں ہوں میں۔" وہ مدہم سی آواز میں بولی کیونکہ وہ اسے یہ نہ کہہ سکی کہ وہ اس کے جتنی ہمت اور شدت کا مظاہرہ مر کے بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"تو کیا خیال ہے بے شرم ہونے کا ٹیک تو مل چکا ہے اب کھل کے بے شرمی کا مظاہرہ بھی کر لوں۔" وہ اچانک اس کے رخسار پہ جھکتا ہوا سنجیدگی سے بولا تو وہ گڑبڑاتی چلا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نوح۔ حیدر! کیک ک۔ کھائیں۔" وہ کھائی سے بچنے کی کوشش میں خود کو کنویں میں دھکیلنے لگی۔

"آئیں کھلائیں۔" وہ اسے یونہی حصار میں لیے گلاس ٹیبل کے پاس لے آیا اور پھر اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں جھکڑتے ہوئے کیک کاٹا۔

"آپ مجھے تنگ نہیں کریں گے پلیز۔" وہ اس کی طرف کیک بڑھاتی وارننگ دینے والے انداز میں بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے سر خمِ تسلیم کرتے ہوئے واقعی بہت آرام سے اس کے ہاتھ سے کیک کھایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"گفٹ نہیں لیں گی؟"اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔

"میرا گفٹ آپ کی م۔۔موجودگی اور آ۔۔آپ کی محبت ہے۔"وہ جواباً محبت سے بھرپور لہجے میں بولتی رخ موڑ کے اس کے گرد بازو حمائل کرتے سکون سے پلکیں موند گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس محبت اور اس موجودگی کو زندہ رکھنے والا صرف اور صرف آپ کا وجود ہے جسے رب تعالیٰ نے میری زندگی کی بہت انمول شے کے طور پہ مجھے نوازا ہے کہ میرے لیے سب سے قیمتی تحفہ ہیں آپ۔" وہ ہمیشہ کی طرح لاجواب کر دینے الفاظ میں بولتا اسے تفاخر میں مبتلا کر گیا، چند لمحے اس خوش کن و پر سکون لمحے کو محسوس کرنے کے بعد اس نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھنے لگا۔

"کک۔ کیا کر رہے ہیں؟" وہ اس کے گریبان کو زور سے جھکڑتی بوکھلائی۔

CLASICURDUMATERIAL

"اللہ کے دیے گئے اس انمول تحفے سے سکون حاصل کرنے لگا ہوں۔" وہ اسکے کندھے پہ لب رکھتا بھاری آواز میں بولتا اس کی جگہ پہ لٹانے لگا تو اس نے گھبرا کے اس کے کندھے دبوچے۔

"ح۔۔۔حیدر!" وہ جب جب اس کے ساتھ یوں اکیلی مینشن سے باہر ہوتی تھی یوں ہی اس کی بے لگام و پر زور قربت سے گھبراتی تھی اور اس گھبراہٹ پہ وہ چھ سالوں سے قابو نہ پا سکی تھی۔

"شششش! ریلیکس۔" وہ اس کے تھرتھراتے ہونٹوں پہ انگلی رکھتا نرمی سے بولا تو اس کی آنکھوں سے چھلکتے منہ زور جذبات پہ اس کا سانس

سینے میں اٹکنے لگا اور تب اس کا سانس واقعی سینے میں اٹک گیا جب وہ اس پہ جھکتا ہوا اس کی ساری مزاحمت خود میں بہت نرمی سے سمیٹتا ہوا پھر سے ایک خوشیوں اور رنگوں بھری رات اس کے دامن میں سمیٹتا چلا گیا اور وہ بکھری سی ان خوشیوں اور لمحوں کی سرشاریت کو محسوس کرنے لگی جبکہ کھڑکی سے جھانکتا چاند اب شرما کے بادلوں میں چہرہ چھپانے لگا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مسٹر حازم شیرازی! ویل ڈن، آپ کی پریزینٹیشن کافی شاندار رہی، سوری ٹو یو میں شرکت نہیں کر سکا مگر مجید صاحب نے بتایا کہ آپ کی پریزینٹیشن کافی شاندار رہی ہے اور اسی وجہ سے امید ہے کہ ملک کمپنیز کا ٹینڈر ہمیں ہی ملے گا۔" معاویہ حسن اپنے مخصوص انداز میں اس کی تعریفوں میں رطب اللسان ہو چکا تھا جبکہ سامنے بیٹھے اس حازم نامی شخص کی آنکھوں میں تمسخر کے رنگ بہت واضح انداز میں پھیلنے لگے۔

"تھینک یو سر! یہ تو سب آپ سب کی رہنمائی کا کمال ہے جو میں اتنا کر سکا۔" آنکھوں کے تاثرات کے برعکس وہ عاجزانہ انداز میں بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اونہوں! یہ آپ کی قابلیت ہی ہے کہ آپ نے ہر چیز کو بہت اچھے سے پک اپ کیا ہے ویل ڈن اینڈ کیپ اٹ اپ۔" وہ سنجیدگی سے اس کی تعریف کرتے ہوئے بولا تو اس نے سادگی سے سر ہلا دیا۔

"اوکے مسٹر حازم! مجھے سہگل کمپنیز کی فائل تیار کر کہ جلدی بھجوایئے مجھے ایک گھنٹے تک واپس جانا ہے۔" اچانک وہ عجلت بھرے لہجے میں اسے حکم دیتا ہوا بولا تو وہ اجازت لیتا اپنے کیبن کی طرف چلا گیا جبکہ معاویہ نے کوٹ میں لگا منی کیمرہ اتارتے ہوئے پاکٹ میں رکھا اور چہرے پہ پراسرار مسکان سجائے وہ اپنی چیئر کو گول گول گھماتا ہوا آنکھیں موند گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ارے ویرا! میری بچی، مجھ میں اب مزید ہمت نہیں ہے چلنے کی۔"
سڑک کراس کرتی ادھیڑ عمر صاعقہ بیگم ساتھ چلتی چادر میں لپٹی اس سترہ سال کی چھوٹی سی لڑکی سے مخاطب ہوئی جو دونوں ہاتھوں میں شاپر پکڑے سر جھکائے چل رہی تھی۔

"بس اماں! تھوڑا سا اور چل لیں، آگے چل کے رکشہ لیتے ہیں۔" وہ انہیں تسلی دیتی ہوئی بولی تب ہی ایک گاڑی زن سے ان کے پاس سے گزرتی ہوئی کچھ آگے گئی اور پھر فورا بریک لگاتی واپس ان کے قریب آئی۔

"آپ!" گاڑی سے نکلتے وجود کو دیکھ کہ اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تو وہ مبہم سا مسکرایا۔

"خوشی ہوئی یہ جان کے کہ تم نے یاد رکھا مجھے۔" وہ فارمل ہونے کی بجائے سیدھا 'تم' پہ آتا مسکرا کے بولا تو وہ کھسیاتی ہوئی سر جھکا گئی۔

"ویرا! یہ کون ہے؟" صاعقہ بیگم نے آنکھوں میں لگے عدسوں کے عقب سے اسے بغور دیکھتے ہوئے کڑے انداز میں پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اماں! یہ وہی ہیں جو مجھے کچھ دن پہلے ہسپتال لے کر گئے تھے۔" وہ ان کے کان میں مدہم سی آواز میں بولی تو انہوں نے سر تا پا اس کا جائزہ لیا۔

"ماں جی! میرا نام حازم شیرازی ہے، آیئے آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دوں۔" وہ ان کی طرف رخ کرتا ہوا مودب لہجے میں بولا تو تھکی ہاری صاعقہ بیگم بنا سوچے سمجھے فوراً گاڑی میں جا بیٹھیں تو ویرا کا دل چاہا وہ اپنا سر ہیٹ لے۔

"اماں!" اس نے دبی دبی آواز میں انہیں گھر کنا چاہا۔

"تم بھی آجاو اب اور پلیز یہ فارمیلیٹی چھوڑو۔" وہ ہلکے پھلکے دوستانہ انداز میں بولا تو وہ افسوس سے اماں کو دیکھتی تھکے تھکے قدموں سے گاڑی میں جا بیٹھی اور پھر گھر آنے تک اماں نے حازم شیرازی کا پورا انٹرویو لیتے ہوئے اسے بھی اپنے شجرہ نسب سے بھی متعارف کروادیا جبکہ شرمندہ سی ویرا اپنا چہرہ چھپائے شیشے سے ہار دیکھنے لگی حالانکہ بیک ونڈو مرر سے جھانکتی دو آنکھوں کی تپش وہ پوری طرح خود پہ محسوس کرتی بے نیازی قائم کرنے کی کوشش میں تھی۔

CLASSICUMMATERIAL

"کیسا رہا کالج میں دن تمہارا؟" وہ جو کالج سے تھکی ہاری گھر آئی تو اس لارڈ کا حکم یاد آیا کہ کھانا وہ ہی تیار کیا کریں گی، دکھتے سر کے ساتھ اس نے جیسے تیسے کھانا تیار کیا اور پھر لیٹنے چل دی۔

اسے لیٹے ہوئے شاید پندرہ سے بیس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ بنا چاپ کیے اس کے قریب آ کے نیم دراز ہوتا اس کے بال اپنی مضبوط انگلیوں میں جھکڑ چکا تھا۔

"اچھا گزرا۔" دھڑکتے دل پہ قابو پاتی وہ نامحسوس انداز میں آگے کو کھسکتی ہوئی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی جبکہ اس نے بہت غور سے اس کی اس کوشش کو دیکھا۔

"ڈیئر کزن سے ہوئی ملاقات؟" اس کی کاٹ دار طنزیہ آواز نے اسے اس بے مہر کی یاد دلادی جسے وہ آج پورا دن یاد کرتی رہی تھی مگر اس وقت اس کے منہ سے ایسے اس کا تذکرہ سن کے اس کا رنگ پھیکا پڑنے لگا تھا جبکہ پلکیں نم ہونے لگیں لیکن وہ خود پہ ضبط رکھے اس سے کروٹ موڑے چپ چاپ لیٹی رہی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اپنی ماما سے بات کرو گی؟" قطعی غیر متوقع بات سن کے وہ جھٹکے سے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کک۔ کیا کہا آپ نے؟" وہ بے چینی و بے یقینی سے اس کا اپنے بالوں سے کھیلتے ہاتھ کا بازو کانپتے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا تو اس نے غور سے اسے دیکھا جو دوپٹے سے بے نیاز روتی ہوئی بے چینی سے اسے تکتی ان کے درمیان بنتی نزدیکی سے بے خبر تھی۔

"میں نے کہا اپنی ماما سے بات کرو گی؟" وہ لفظ لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا تو اس کا دل زوروں کی سپیڈ سے دوڑنے لگا۔

"ہہ۔ہاں۔" وہ لرزتے لہجے میں بولی جبکہ دل میں اک خوف سا تھا کہ کہیں وہ مذاق نہ کر رہا ہو۔

"اوکے لیکن یہ خیال رکھنا کہ اگر انہیں میرے بارے میں یا ہماری رہائش کے بارے میں بتانے کی کوشش کی یا پھر یہ آنسو فضول میں بہائے تو ساری زندگی بات کرنے کو ترسو گی۔" وہ ہامی بھرتا ہوا ساتھ ہی خاصے خطرناک انداز میں دھمکی دیتا ہوا بولا تو اس نے زور و شور سے

CLASSICURDUMATERIAL

سر ہلایا کیونکہ شدتِ جذبات سے بولنا مشکل ہو رہا تھا جبکہ ہاتھ ہنوز اس کا مضبوط بازو جھکڑے ہوئے تھے۔

"یہ لو۔" اس نے نمبر ملاتے ہوئے سیل اس کی طرف بڑھایا جو اس نے اس کا بازو چھوڑتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کان سے لگایا اور ڈوبتی سانسوں کے ساتھ دوسری جانب سے کاک پک کرنے کا انتظار کرنے لگی اور پھر جب دوسری جانب سے آواز گونجی تو اس کے جسم میں خون کی گردش گویا ایک پل کو رک سی گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ماما!" اس کے تھرتھراتے ہونٹوں سے نکلتی اس سرسراتی سرگوشی نما پکار پہ دوسرا وجود شل ہو گیا۔

"میری بچی!" علیزے کے منہ سے سسکاری سی نکلی تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں سی بہنے لگیں۔

"ویر! معاویہ بھائی، زینی!!" وہ شدتِ جذبات سے اونچی آواز میں چلانے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویرو! زینی! میری بچی، میری ہالے۔" وہ زور زور سے چلاتی ہوئی رو رہی تھی اور اس کی یہ دیوانگی اس کے دل پہ برچھی کی طرح اتر رہی تھی۔

"ماما!" سرگوشی نما آواز ابھری، بہت کچھ بولنے کی چاہ کے باوجود الفاظ حلق میں دب سے گئے تھے۔

"کہاں ہیں آپ؟ کیسی ہیں؟ ٹھیک ہیں نا؟ و۔۔ واپس کب آئیں گی؟" علیزے کے تابڑ توڑ سوالات شروع ہو چکے تھے جو اس کے رونے کی شدت میں اضافہ کرتے جا رہے تھے اور الفاظ زبان سے ادا ہونے کے

CLASSICURDUMATERIAL

قابل نہ رہے تھے،اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اپنی ماں کے گلے جا کہ لگ جائے جنہیں دیکھے اسے تین ماہ ہو چکے تھے۔

"اگر تم یونہی روتی رہی تو میں فون لے لوں گا۔" دھمکی نما آواز پہ اس نے چونک کے اسے دیکھا اور پھر جلدی سے آنکھیں پونچھنے لگی۔

"مم۔میں ٹھیک ہوں ماما،آ۔۔آپ کیسی ہیں؟" اس نے بمشکل اپنی روتی کانپتی آواز پہ قابو پاتے ہوئے اس نے اس سے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"م۔مجھے چھوڑیں،ا۔اس نے نقصان تو نہیں پہنچایا؟آپ۔۔آپ ہیں کہاں؟مجھے بتائیں ابھی۔"وہ جلدی جلدی بولی گویا ابھی پر لگا کہ اسے ساتھ لے آئے گی،اس کے سوالات پہ اس کی نگاہ بے ساختہ ساتھ بیٹھے شخص پہ پڑی جو بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"مم۔۔مجھے نہیں پتہ ماما! یہ کون سی ج۔جگہ ہے۔"وہ رک رک جھوٹ بولتی ہوئی منہ پہ ہاتھ رکھی اپنی سسکیاں روکنے لگی جبکہ اس نے دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے تھمزاپ کرتے ہوئے داد دی۔

"بیٹا! کوئی کلیو؟کچھ تو آئیڈیا ہو گا؟"اس کی ممتا مچلی۔

"مجھے نن۔ نہیں پتہ ماما! لالے اور ب۔ بابا کیسے ہیں؟" اپنے عزیز از جان رشتوں کا نام لیتے ہی اس کے دل سے ہوک سی اٹھی۔

"چلو میرے خیال میں یہ میلوڈرامہ ادھر سٹاپ کرتے ہیں کیونکہ میں ایموشنل ہو رہا اور کہیں اس ایموشنلی ٹارچر میں تمہیں گھر نہ چھوڑ آوں۔" وہ بے حسی کے تمام ریکارڈ توڑتا ہوا مذاق اڑانے والے لہجے میں بولا تو اس کی توجہ علیزے کی بات سے ہٹنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیٹا یزدان بھی آپ۔۔۔"علیزے نجانے کیا کہہ رہی تھی مگر اس نام پہ اس کے دل کو ایسا دھکا لگا کہ اس نے اس کے بڑھائے ہاتھ سے پہلے ہی کال بند کرتے ہوئے فون اس کی جانب پھینکتے ہوئے چہرہ ہاتھوں میں چھپاتے ہوئے دل کے درد کو آنسوؤں کی صورت میں بہنے دیا۔

"پوری بات تو سن لیتی، تمہاری ماما شاید ڈیئر کزن کے متعلق کچھ کہنے لگی تھیں۔"وہ جیسے ساری صورتحال انجوائے کرتے ہوئے مسکرا کے بولا تو اس نے غضبناکی سے چہرہ اوپر اٹھایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ اپنی فضول بکواس بند رکھیں۔" وہ پوری قوت سے چلائی لیکن رونے کے باعث آواز بیٹھی سی محسوس ہو رہی تھی جبکہ آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

"ویسے یار، تمہارا دیوانہ کزن، اتنے ہائیلی اپر وچڈ بابا اور ان کی فیملی بھی تمہیں ڈھونڈ نہیں پا رہی چچچ کتنے افسوس کی بات ہے نا ویسے۔" وہ بنا اس کے غصے کا اثر لیے اس کا ہمدرد بنا مصنوعی افسوس کا مظاہرہ کرتا اسے دنیا کا سب سے برا ترین انسان لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویس شائننگ سٹار! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تمہاری آنکھوں کا کلر گرین نہیں تھا تمہارے بچپن میں لیکن ابھی گرین ہے کہیں لینز تو نہیں لگائے تم نے؟" وہ اس کی غصے سے یک ٹک اسے گھورتی آنکھوں کو بغور دیکھتا ہوا بولا اور ہاتھ اس کی آنکھوں کی طرف بڑھائے تو وہ گڑبڑائی۔

"گگ۔ گرین ہی ہیں، آپ ہٹیں پیچھے۔" وہ فوراً آنکھیں جھپکتی اس کا بڑھا ہوا ہاتھ پیچھے کرتی رخ موڑ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اتنا بڑا کام کیا ہے آج تمہارا، مجھے میرا انعام تو دیتی جاو۔" وہ لپک کے اس کی کلائی تھامتا ہوا بے باکی سے بولا تو اس نے جھٹکے سے کلائی کھینچی۔

"جو کچھ آپ کر چکے ہیں اس کے بدلے میں جو آپ نے ابھی دیا ہے وہ کچھ بھی نہیں ہے۔" وہ نم لہجے میں کہتی ہوئی اس کی پہنچ سے دور ہوتی سٹڈی ٹیبل کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ اب دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے نیم دراز اسے دیکھنے میں مشغول ہو چکا تھا جو کتابوں پہ سر جھکائے آنسو پینے کی کوشش میں تھی۔

"ماما! روئیں مت، نمبر بتائیں آپ جس نمبر سے کال آئی تھی ہالے کی۔" شاہ ویر اپنے مضبوط باشو کے حلقے میں بلکتی ہوئی ماں کو سہارا دیتا ہوا بولا جو اس کی کال بند ہونے کے بعد سے روئے جا رہی تھی۔

"وہ۔۔ وہ ٹھیک نہیں ہے ویرو، اس نے ہم سے بات نہیں کرنے دی، ویرو! یزدان کو کہو نا کہ اپنی راپنزل کو ڈھونڈے۔" وہ اس کے سینے پہ سر رکھے فریاد کر رہی تھی جبکہ ویر نے دل ہی دل میں یزدان کو ایک گالی سے نوازا جو نجانے کدھت غائب تھا۔

"ریلیکس ماما! بابا کو انفارم کر دیا ہے، بابا اس لیے جلدی ایکشن نہیں لے رہے کہ ایسے ہالے کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے، آپ پلیز خود پہ صبر رکھیں بابا اسی پہ کام کروا رہے ہیں۔" وہ اس کو تسلی دیتا ہوا اپنے مخصوص انداز میں بول رہا تھا۔

"م۔ میں کیسے صبر کروں ویرو! اس کا باپ اتنا بڑا کریمینل تھا اور اب اس کا بیٹا ہماری ف۔ فیملی کے پیچھے پڑ گیا۔" وہ بے بسی سے روتی بول رہی تھی جبکہ وہ اس کے براون بالوں کا بوسہ لیتے ہوئے اسے مسلسل چپ کروا رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"چلیں بس کریں نا، آئیں مجھے کھانا کھلائیں، جب سے ہالے گئی ہے آپ نے تو مجھے پوچھنا ہی چھوڑ دیا ہے۔" وہ بھاری دل سے بمشکل ہلکے پھلکے انداز میں انہیں اٹھاتا ہوا بولا تو وہ بھی اس کا سوچتی ہوئی اس کے ساتھ نیچے کی جانب چل دی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے مارنے کی؟" وہ مسلسل اس کا سر دیوار پہ مارتے ہوئے غصے سے چلا رہا تھا جبکہ سکول کے پلے گراونڈ میں کھڑے سب سٹوڈینٹس اُس نو سالہ آتش فشاں بچے کو سہمی نگاہوں

سے تک رہے تھے جو اپنے سے تقریباً دو سال بڑے سٹوڈنٹ کو بری طرح سے زدوکوب کر رہا تھا جبکہ اس سے کچھ فاصلے پہ کھڑی یونیفارم میں ملبوس دس سالہ لڑکی اپنی چوٹ کو بولے تھر تھر کانپتی اسے روکنے کی کوشش میں تھی۔

"وہ میری لٹل راپنزل ہے اور تم نے اسے ہرٹ کیا ہے۔" وہ اس کے منہ پہ تھپڑ مارتا ہوا غرایا تو اپنی عمر سے وہ کئی برس بڑا محسوس ہوا۔

"یز۔۔یزدان! پلیز چھوڑ دیں اسے، غل۔۔ غلطی سے گری تھی میں۔" وہ اس کا ایسا ردِ عمل دیکھ کہ فطری طور پہ ہراساں ہو چکی تھی

لیکن وہ اس کی ایک بھی نہیں سن رہا تھا، اسی لمحے دو تین ہم عمر لڑکے بھاگتے دوڑتے گراونڈ میں پہنچے۔

"دانی! چھوڑو اسے۔" یرمغان اس کے بازو پکڑتا اسے روکنے کی سعی کرتا ہوا بولا لیکن اس نے جھٹکے سے بازو چھڑاتے ہوئے زوردار مکہ اس لڑکے کے خون آلودہ منہ پہ مارا۔

"یزدان! سٹاپ اٹ، ہالے ڈر رہی ہے۔" شاہ ویر نے آگے بڑھتے ہوئے غصے سے اسے روکتے ہوئے ہالے کی طرف توجہ مبذول کروائی تو وہ جیسے میکانیکی انداز میں رکا اور گردن موڑ کے اسے دیکھا جہاں وہ

اپنی کزنز کے حلقے میں کھڑی لرز رہی تھی جبکہ ماتھے پہ ابھرا گومڑ گرنے کے باعث نمایاں ہو رہا تھا جسے دیکھ کہ اس کا خون پھر سے ابلنے لگا۔

"راپنزل!" وہ سرعت سے اس کی جانب لپکا لیکن وہ جلدی سے محرم کے پیچھے چھپی۔

"نہیں! آپ بہت ہیں، آپ نے اتنا برا مارا ہے اسے۔" وہ سسکتی ہوئی کراہتے ہوئے لڑکے کی طرف اشارہ کرتی بولی جسے یرمغان سہارا دیتا ہوا سکول میں بنی ڈسپنسری کی طرف لے جانے لگا جبکہ ویر نے آگے

بڑھ کے ہالے کو بازو کے حلقے میں لیااور بیگ سے واٹر بوتل نکال کے اس کے ہونٹوں سے لگایاتو وہ پینے لگی جبکہ وہ سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"لالے ! مجھے آج آپ کے ساتھ واپس جانا ہے۔" وہ روتی ہوئی شاہ ویر سے بولی کیونکہ یزدان کی ضد پہ وہ اور یزدان ڈرائیور کے ساتھ الگ گاڑی پہ آتے جاتے تھے اور باقی بچے الگ گاڑی پہ آتے تھے۔

"اوکے ! جیسا میری پرنسس کہے گی، ویسا ہی ہو گا لیکن آپ رونا بند کرو شاباش۔" وہ یوں پچکارتے ہوئے جہان کی کاربن کاپی دکھ رہا تھا

جبکہ مارے اشتعال کے کہ یزدان کا رنگ بدلنے لگا تھا لیکن وہ شاہ ویر کے سامنے بے بس ہو جاتا تھا ورنہ وہ اپنی راپنزل کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آئم سوری راپنزل! بٹ اس نے تمہیں ہٹ کیا تھا اس لیے مجھے غصہ آ گیا لیکن تم رونا تو بند کرو پلیز۔" جب ضبط کا یارانہ رہا تو وہ ملتجی لہجے میں اس سے گویا ہوا تو اس نے ناراضگی سے منہ پھیر لیا تو محرم، حرم اور لالہ رو کی ہنسی چھوٹ گئی کہ ان کا یہ اکڑو بھائی بس ہالے کے سامنے ہی اپنی اکڑ بھولتا تھا۔

"یزدان! میں ان سب کو لے گھر جانے لگا ہوں، تم یرمغان کے ساتھ باقی سب کو لیتے آنا۔" شاہ ویرا سے کہتا ہوا ان سب کے ساتھ ڈرائیور کی جانب بڑھ گیا جس نے مستعدی سے دروازہ کھولا جبکہ گارڈز سے مزین گاڑی بھی چوکس ہو چکی تھی اور ان سے کچھ دور وہ کھڑا بے بسی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"مسٹر معاویہ شاہ! یزدان شاہ کا ایسا وائلنٹ بیہیویئر آج ہی نہیں پہلے بھی بہت دفعہ سامنے آ چکا ہے، جو سٹوڈنٹ بھی ہالے حیدر شاہ کے

نزدیک جانے کی بھی کوشش کرتا ہے، یزدان شاہ ایسا ہی وائلڈ بیہیویئر شو کرتا۔ "پرنسپل صاحب کی سنجیدگی و ناگواری کے پیرائے میں لپٹی بات پہ معاویہ کا دل چاہا وہ اپنے اس بیٹے کو الٹے ہاتھ کے دو جھانپڑ لگائے۔

"مبارک ہو!. تمہارا بیٹا تم سے بھی چار ہاتھ آگے نکلا۔" اس کے ساتھ آیا ہوا زاویار دانت نکالتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما انداز میں بولا تو اس نے اسے دفعہ کرتے ہوئے توجہ پرنسپل صاحب کی طرف ہی رکھی۔

"میں معذرت خواہ ہوں یزدان کے اس رویے کی وجہ سے، ہالے سے اٹیچمینٹ کے باعث وہ ایسا کر جاتا ہے لیکن نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہیں ہو گا۔" اس نے ہمیشہ والا بہلاوا دیا جو وہ اس کی شکایتوں پہ ہمیشہ دیا کرتا تھا کہ اپنے گھر کی عورتوں (لڑکیوں، بچیوں سمیت) کی حفاظت کا سبق انہوں نے ہی اپنے بچوں کی گھٹی میں بچپن سے ہی شامل کر رکھا تھا اور اس پہ سب عمل پیرا ہو رہے تھے لیکن جب بات ہالے حیدر شاہ کی آتی تھی تب یزدان حسن شاہ سب لمٹس بھول جاتا تھا کہ وہ تو گھر میں بھی کسی کو ٹچ نہیں کرنے دیتا تھا اسے۔

"یزدان بریلینٹ سٹوڈنٹ ہے لیکن اس کا ایسا بیہیو اس کے اکیڈمک ریکارڈ پہ اثر انداز ہو سکتا ہے اس لیے اسے کائنڈلی سمجھایئے کیونکہ اس بار مخالف پارٹی بھی زور آور ہے اور اگر اس بچے نے جان بوجھ کے

ہالے کو نہ گرایا ہوتا تو وہ ایکشن لے سکتے تھے۔" پرنسپل صاحب صورتحال کی نزاکت کے بارے میں تفصیلی طور پہ آگاہ کرنے لگے تو وہ انہیں اپنے طور پہ تسلی دیتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔

"آج جا کے خبر لیتا ہوں اس کی، مطلب اب معاویہ حسن شاہ سکول میں آئے دن اس ٹڈے کی شکایتیں سننے آئے گا۔" اس کے دکھڑے عجیب ہی تھے جبکہ اس کے ٹڈے کہنے پہ زاویار کی آنکھوں میں نوسالہ یزدان کا مضبوط لمبا چوڑا سراپا لہرایا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"آج یہ بچے گا نہیں میرے ہاتھ سے تم دیکھنا۔" وہ سکول کی بلڈنگ سے نکلتے ہوئے کوٹ اتارتا خطرناک عزائم کے ساتھ بولا۔

"کیا کرو گے تم؟ کیونکہ اس کے تو سمپلی یہی کہنا کہ تم بھی تو اس کی ماما کے ساتھ یہی کرتے تھے۔" زاویار اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے دانت نکالتا بولا تو اس کے چہرے پہ بدمزگی سی پھیلی۔

"پتہ نہیں کس احمق نے اس جیمز بانڈ کے جانشین کو میری لواسٹوری سنائی ہے۔" وہ بدمزہ ہوتا ہوا بولا کہ ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ معاویہ کی زینی کے متعلق دیوانگی اور یزدان کی ہالے کیلیے ایسی دیوانگی ایک جیسی تھی،

جب وہ کسی کانچ کی طرح اس کا خیال رکھتا تو وہ جہان کی کا پی لگتا لیکن جب وہ اس طرح جنونی ہوتے ہوئے نادانستہ طور پہ اسے ہرٹ کرتا تو پورا معاویہ لگتا تھا۔

"تم خود ہی رومیو بنے اپنی الف لیلوی داستان سب کو سناتے پھرتے۔" زاویار طنزیہ انداز میں بولا تو اس نے اسے گھورتے ہوئے بیچارگی سے سر جھٹکا اور جہان کا نمبر ملانے لگا کہ اسے صرف وہی سمجھا سکتا تھا۔

وہ تقریباً رات کے پونے گیارہ بجے اس اوسط درجے کے فلیٹ میں بنے اس چھوٹے سے پرانے ڈیزائن کے کچن میں کھڑی اپنے لیے کافی بناتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

"کسی کو خیال نہیں میرا کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے کافی بنا رہی ہوں۔" اس کی غائبانہ شکایتوں سے بے نیاز اماں اندر کمرے میں محوِ استراحت تھیں۔

"یہ بھی وقت آنا تھا مجھ پہ میرے نازک ہاتھ۔۔آہہ۔۔"وہ جو اپنے دھیان میں مگن بول رہی تھی کس نے جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا تو اس کے منہ سے بلند چیخ نکلنے لگی جس کا گلہ ایک مضبوط ہاتھ نے گھونٹ دیا تو اس کا دل جیدے خوف کے مارے بند ہونے لگا اور آنکھوں کی پتلیاں سائز میں بڑھنے لگیں۔

"جب کہا تھا کہ فلیٹ کی سب کھڑکیاں اور دروازے اچھی طرح سے بند رکھنا تو پھر کیوں ایسی لاپرواہی برتی؟"غصیلی سرد آواز میں پوچھے جانے والے سوال پہ بے ساختہ اس کی سانس میں سانس آئی۔

"پاگل ہو گئے ہیں آپ؟ ایسے کون آتا ہے کسی کے گھر؟" ہوش میں آتے ہی وہ اسے بری طرح سے دور جھٹکتی پھولتی سانسوں کے ساتھ گویا ہوئی تو اس نے عادتاً بایاں ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا۔

"میرے آنے پہ یوں ہائپر ہو رہی ہیں اور اگر کوئی اور آ جاتا تو؟" وہ طنزیہ انداز میں بمشکل غصہ ضبط کرتا ہوا بولا۔

"کسی کی اتنی ہمت نہیں کہ وہ میرے گھر میں گھس کے مجھے یوں ہاتھ لگائے۔" وہ گردن اکڑاتی ہوئی خود اعتمادی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے ساتھ کوئی الگ سے کنکشن ہے جو مجھے یہ سہولت دی تھی۔"
اس نے بہت لطیف انداز میں طنز کرتے ہوئے پوچھا تو اس کا چہرہ فورا
اہانت کے احساس سے سرخ پڑا۔

"آپ۔۔"وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی ہوئی دل میں آتے الفاظ کا گلا
گھونٹتی اسے تکنے لگی۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں؟"وہ جھنجھلا اٹھی۔

"آپ کو دیکھنے۔"اس کے برجستہ جواب نے اس کے بے ساختہ ہی پلکیں سی لرزا دیں۔

"دیکھ لیا،اب جائیں یہاں سے۔"وہ بدمزاجی سے بولی اگر اس کے ڈیول روپ کا خدشہ نا ہوتا تو دھکے دینے سے بھی گریز نہ کرتی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"زرا اچھی طرح سے پاس آئیں مجھے ٹھیک سے دیکھنے دیں۔" اس نے مخصوص سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بہت سہولت سے اسے مدمقابل کرتے ہوئے بولا تو وہ گڑبڑائی۔

"کیا کر رہے ہیں؟" اس کے حلق سے پھنسی سی آواز نکلی۔

"آپ کو دیکھ رہا ہوں۔" وہ گھمبیر آواز میں کہتا ہوا اس کے چہرے پہ بکھری لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"چھ۔ چھوڑیں مجھے۔"اس کا دل اس پل واقعی سہم گیا تھا،رات کی تاریکی، تنہائی اور سامنے والے کی آنکھوں سے چھلکتے منہ زور جذبات نے اسے ڈرا سا دیا تھا۔

"ششش،ڈونٹ موو۔"وہ مدہم آواز میں اس کے ہونٹوں پہ انگشت شہادت رکھتا اس کی آواز اور حرکت دونوں کو روک گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اپنا دھیان رکھیے گا یہی سوچ کے کہ آپ امانت ہیں کسی کی، میں کسی کو مارتے ہوئے ڈرتا ہوں لیکن اس سب کے دوران اگر وہ شخص آپ کے نزدیک آیا یا اس نے آپ کو چھونے کی کوشش کی تو وہ شخص میرے پہ واجب القتل ہو گا۔" وہ اس کے نقوش پہ انگلی پھیرتا گہرے لہجے میں بولتا جا رہا تھا جبکہ وہ سانس روکے اس کی شدتیں سن رہی تھی، وہ اس وقت اپنی مزاحمت بھول چکی تھی اور بس اس کے الفاظ میں کھوئی ہوئی تھی۔

"میرے پاس سب سے قیمتی رشتہ ہیں آپ، اس ٹینشن زدہ ماحول میں آپ کا وجود، آپ کا احساس و خیال ہی ایسا واحد ذریعہ ہے جو میری سانسوں کی روانی کا باعث ہے۔" وہ پرفسوں لہجے میں بولتا ہوا اس کے چہرے پہ جھکا تو وہ جیسے کسی خواب سے جاگی لیکن اس کے کسی بھی

رد عمل سے پہلے وہ اپنے سلگتے ہوئے لب اس کی ٹھنڈی پیشانی پہ رکھ چکا تھا جس کے پاس اسے جسم کا سارا خون ماتھے میں سمٹتا محسوس ہوا۔

"خدا حافظ۔" آہستگی سے کہتا ہوا وہ اسے یونہی ساکت چھوڑتا ساری کھڑکیاں بند کرتا ہوا جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا اور وہ ہنوز وہیں کھڑی اس لمس سے سلگ رہی تھی جبکہ سلیب پہ پڑا کافی کا مگ اپنی ناقدری پہ منہ بنا رہا تھا اور باہر پگھلتی رات اس راز کو چھپائے گزرتی جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سر! آپ کا ارادہ کیا ہے؟ کمپنی کے ذریعے گھر میں گھسنا یا اس لڑکی ویرا کے ذریعے ان تک پہنچنا؟" جیمز بلوریں گلاس سے محلول حلق میں اتارتے اس سے بولا تو اس کی نیلی آنکھوں کی چمک دوبالا ہو گئی۔

"جیمز! ہماری پانچوں انگلیاں گھی میں ہیں اس لیے ہم ہر طرف سے فائدہ اٹھائیں گے کیونکہ مجھے کوئی اور نہیں جہان حیدر شاہ کی بیوی، بیٹی یا بہو چاہیے، میرا مشن تو ان تینوں کو اکٹھے کڈنیپ کرنا ہے لیکن اگر ایسا نہیں بھی ہوتا تو کوئی ایک تو نشانہ بنے گی کہ تب ہی وہ جہان شاہ میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے لیے ایگری ہو گا۔" وہ اپنے عزائم سے اسے آگاہ کرتے ہوئے بولا تو جیمز نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

"وہ لڑکی ویرا، آپ کو کیسے لگا کہ وہ ان تک پہنچنے کی کڑی ہے؟" اس نے زہن میں پنپنتے خیال کو زبان دی۔

"تم جہان حیدر کے بہنوئی ورائیٹ ہینڈ دبیر خان کو تو جانتے ہو گے نا؟" اس نے اس کی جانب دیکھا تو اس نے جلدی سے گردن تائیدی انداز میں ہلائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ لڑکی خان کے خاندان کی ہی ہے اور سوچو کہ خان کے خاندان کی لڑکی کا جہان کے گھر میں کتنا عمل دخل ہو سکتا ہے۔" اس کے ہونٹوں میں شیطانی سی مسکان پھیلی ہوئی تھی جبکہ اس کی آخری بات پہ جیمز کا دماغ کلک کرا اٹھا اور اسے اس کی ساری بات سمجھ میں آ گئی۔

"رائیٹ سر اب میرے خیال میں ہمارے لیے اس چھوٹی سی لڑکی کو ٹریپ کرنا مشکل نہیں ہو گا۔" جیمز اب بہت ریلیکس انداز میں اس سے بولنے لگا جو سر ہلاتا ہوا بے ہنگم قہقہے لگاتا وہ حرام مشروب پیتا جا رہا تھا۔

"تانیہ! سر جعفر کے نوٹس ہیں تمہارے پاس کیا؟" اس نے ساتھ بیٹھی کلاس فیلو سے پوچھا۔

"نہیں! سر جعفر تو تین دن پہلے کالج چھوڑ کے جا چکے ہیں اس لیے ان کے نوٹس چھوڑو اور اب جو نیو پروفیسر آئیں گے ان کے کاپی کر لینا۔" اس نے اطلاع دینے کے ساتھ مفت مشورہ دیا تو وہ جھنجھلا اٹھی کہ ایک تو ویسے ہی پچھلا سارا کام کور نہیں ہو رہا تھا اوپر سے ٹیچرز کی تبدیلی اسے اور جھنجھلا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حد ہے، کالجز کو بھی سرائے بنایا ہوا جس کا جب دل کرتا آ جاتا جب دل کرتا چلا جاتا جبکہ سٹوڈینٹس کے لاس کا خیال ہی نہیں کسی کو۔" وہ بیگ سے نوٹس نکالتی ہوئی وہ بڑبڑا رہی تھی جب کلاس میں یک زبان 'واو' کی زوردار آواز پہ وہ چونکی لیکن بیگ سے گرنے والے نوٹس نے اسے متوجہ نہیں ہونے دیا کہ وہ انہیں اٹھانے کو نیچے جھک چکی تھی اور جب وہ نوٹس اٹھاتی سیدھی ہوئی ہفتِ اقلیم اسے خود پہ گرتے ہوئے محسوس ہوئے۔

وہ اپنے حلیے سے ٹوٹلی چینج اس وقت بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ وائیٹ شرٹ، بلیک آکسفورڈ شوز پہنے، لمبے بالوں کا جیل لگا کہ بن بنائے، بائیں ہاتھ میں بیگ تھامے اپنی چھا جانے والی پرسنالٹی کیساتھ چلتا ہوا

روسٹرم کی طرف بڑھ رہا تھا جب کہ وہ کلاس میں موجود لڑکیوں کی اس 'کلرلک کے مالک ٹیچر' کی باتوں سے یکسر نے نیاز یک ٹک اسے تک رہی تھی۔

"ہائے آئی ایم یور نیو پروفیسر۔" وہ اس کی پھٹی پھٹی نگاہوں میں آنکھیں گاڑھتا انہیں مخصوص انداز میں جنبش دیتا ہوا بولا جبکہ وہ تو وہاں موجود ہو کہ بھی غیر حاضر تھی کیونکہ اس کا دماغ تو گزشتہ رات کے بیتے لمحات کو سوچ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"شائننگ سٹار! یہ غلط بات ہے جب سے تم نے کالج جانا سٹارٹ کیا ہے تم مجھے ٹائم نہیں دیتی۔" وہ اسے کتابوں میں سر گھسائے دیکھ کہ یوں شکوہ کرنے والے انداز میں گویا ہوا جیسے اس سے پہلے دونوں کا ہر پل ایک ساتھ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گزرتا تھا۔

"سارا وقت تو آپ سر پہ سوار رہتے تو ہیں۔" وہ آہستہ آواز میں بڑبڑائی۔

"کیا ارشاد فرما رہی ہیں؟ زرا آواز کو بلند کرنا پسند کریں گی؟" وہ طنزیہ انداز میں گویا ہوا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہیں! آپ پلیز چپ کر کے بیٹھیں، مجھے سبق پڑھنا ہے اپنا۔" وہ جھنجھلا کہ بولی کہ نہ تو وہ سٹڈی روم میں جانے دیتا تھا نہ ادھر چپ رہتا تھا۔

"تم بدل گئی ہو شائننگ سٹار کالج جانے کے بعد سے۔" اس کی عجیب ہی منطق اور عجیب ہی لن ترانیاں تھیں جنہیں سن کے اس اکثر طیش آ جاتا تھا جیسے ابھی ہوا تھا کہ وہ اس کی بات پہ تپ کے بول اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں کیونکہ کالج کے چند گھنٹے میں سکون میں ہوتی ہوں کہ ادھر آپ جیسی بلا میرے سر پہ نہیں ہوتی۔" وہ بلند آواز میں کہتی زور سے کتاب بند کرتی ہوئی واش روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ پر سوچ انداز میں اس کی کتابوں کو دیکھے جا رہا تھا۔

چلو رستہ بدلتے ہیں

کہیں انجان راہوں پر

کسی انجان منزل کی طرف آؤ نکلتے ہیں

CLASSICURDUMATERIAL

ہمیں ہمراہ چلنا تھا

مگر شاید نہیں ممکن

ہمیں رستہ بدلنا ہے

چلو رستہ بدلتے ہیں

تم اپنے راستے جاؤ

میں اپنی راہ چلتا ہوں

CLASSICURDUMATERIAL

مرے ہمدم! یہ جیون ہے

یہاں راہیں بہت سی ہیں

کسی سے دور جانے کو

ہمیں بھی دور ہونا ہے

چلو اب دور ہوتے ہیں

CLASSICURDUMATERIAL

غموں سے چور ہونا ہے

غموں سے چور ہوتے ہیں

مگر جاناں ذرا سوچو!

کہ ہم رستہ بدل تو لیں

مگر انجان راہوں پر

کہیں انجان رستوں پر

CLASSICURDUMATERIAL

تمہاری راہ میرے راستوں نے پھر اگر کاٹی

تو کیا ہو گا؟

عاطف سعید

CLASSICURDUMATERIAL

"ایکسکیوزمی! کیا آپ کو بیٹھے بٹھائے سونے کی بیماری تو نہیں ہے
مس؟" پاس سے ابھرنے والے تشویش سے پُر آواز نے اسے خیالات

کے بھنور سے باہر نکالا تو وہ جھر جھری سی لیتی ہوش میں آئی تو وہ اس سے کچھ فاصلے پہ کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔

"سس۔ سوری سر!" وہ جی کڑا کے بولی۔

"انٹرود یجیے اپنا۔" وہ اس کا سوری نظر انداز کرتا ہوا اکھڑ لہجے میں بولا تو اس نے تھوک نگلتے ہوئے اسے دیکھا جو اسے اپنی زندگی کا گیم میکر لگ رہا تھا جس کا جب دل کرتا تھا گیم گھما کے رکھ دیتا تھا۔

"ہیلو۔"اس نے روسٹرم پہ ہاتھ مارتے ہوئے متوجہ کیا تو کلاس میں گونجتی ہنسی نے اسے خجل سا کر دیا واس کی جانب سے دی گئی ایک ہی زبردست گھوری نے سب کلاس کے دانتوں کو بریک لگائی۔

"مم۔مائی نیم از۔۔ہالے نور شاہ۔"اس نے حیدر کا نام لگانے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھی کہ اگر وہ حیدر کا نام لیتی تو وہ فورا سے پیشتر اس کے نام کے ساتھ اپنا نام نتھنی کرتا پورے کالج میں اس رشتے کی تشہیر کر دیتا جسے وہ خود ابھی تسلیم نہیں کرے ی تھی۔

"اوکے مسز ہالے سٹ ڈاون!" اس کے طرزِ تخاطب پہ جہاں وہ اپنی جگہ پہ جم کے رہ گئی تھی وہیں ساری کلاس کو گویا سانپ سونگھ گیا ہو۔

"آپ سب یوں شاکڈ کیوں ہو گئے؟" وہ فوراً معصوم بنتا سنجیدہ لہجے میں بولا تو اس کا دل رونے کو تڑپنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سر! ہالے میریڈ نہیں ہے۔" اس کا ایک کلاس فیلو فوراً تیز لہجے میں بولا تو اس نے بھنویں سکیڑ کے اسے دیکھا اور انہی نگاہوں سے ہالے کو دیکھا تو وہ گڑبڑائی۔

"جہاں تک مجھے پتہ ہے مسز ہالے میریڈ ہیں، ایسا ہی ہے کیا مسز ہالے شاہ؟" وہ چیلنجنگ انداز میں گویا ہوا تو اس کا دل چاہا سارے لحاظ و مروت بھلا کے وہ اس کے خوبرو چہرے پہ تین چار پنچ مارے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایسا کچھ نہیں ہے سر، آپ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہے۔" وہ بھی ضد میں آتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اب کے مضبوط لہجے میں گویا ہوئی تو اس کے مسکراتے ہونٹ سمٹ سے گئے۔

"چلیں غلط فہمی دور کرنے تک ایسے ہی کام چلا لیتے ہیں، اوکے لیٹس ٹاک اباوٹ آر لیسن۔" وہ لاپرواہی سے کہتا اچانک تماشائی بنی کلاس سے مخاطب ہوا تو سب چونک گئے اور جلدی جلدی سے اپنے نوٹس کھولنے لگے جبکہ وہ اب اس جلاد سے بچنے کی دعائیں کرنے لگی جسے اس نے خوامخواہ میں چھیڑ کے رکھ دیا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"علیزے!" آسیہ پھپھو نے آئنور کو بہلاتی علیزے کو مخاطب کیا۔

"جی پھپھو!" وہ جلدی سے ان کی طرف متوجہ ہوتی آئنور کے گال چومنے لگی۔

"چیک اپ نہیں کروایا آپ نے پھر، خیر سے ویر اور ہالے گیارہ سال کے ہو گئے ہیں اب کوئی اور مہمان لانے کا سوچو۔" انہوں نے کھلے

ڈھلے انداز میں کہا تو وہ بری طرح سے گڑبڑائی اور مدد طلب مگاہوں سے زائرہ شاہ کو دیکھا۔

"آسیہ! بس اللہ کی طرف سے ہی مصلحت ہے اور ویسے جہان کا آپ کو پتہ کہ وہ ایسی باتوں کے حق میں نہیں ہے۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے نند سے کہا جبکہ اب باقی سب علیزے کو شرارتی نگاہوں کی زد میں رکھے ہوئے تھیں۔

"جہان کے کان میں کھینچتی ہوں، ایک دفعہ چیک کروانے میں کیا حرج ہے؟ اب کیا بڑھاپے میں بچہ گود میں لے گھومے گا؟" وہ نروٹھے لہجے

میں بازووں کو جھلاتی ہوئی بولیں تو جہاں علیزے فطری حیا کے باعث چہرہ چھپانے لگی وہیں باقی سب کے قہقہے ابل پڑے۔

"پھپھو ڈارلنگ! اگر آپ کی یاداشت کام کرتی ہو تو یاد دلا دوں تو آپ کا لاڈلا بھتیجا پہلی دفعہ بھی جب باپ بنا تھا تب بھی وہ چونتیس سالہ بوڑھا ہی تھا۔" معاویہ، زاویار اور زوریز کے ساتھ وہاں اینٹر ہوتا فوراً جوابی وار پھینکنے لگا تو ایک ساتھ بہت ساری گھوریوں نے اس کا سواگت کیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا فرق نہیں ہے تمہارے اور لالے کے درمیان اس لیے وہی بڑھاپا تم پہ بھی طاری ہے۔" مہرو فوراً چمک کے بولی کہ جے کی بات وہ سن ہی نہیں سکتی تھی جبکہ اس کی بات پہ علیزے سمیت سب ہنس دیے۔

"بس اب بہت ہو چکی ہے، کیا کریں تیری لکھی ہی ایسے ہے۔" زوریز اس کا کندھا تھپتھپاتا ہوا بولا تو اس نے فوراً کندھا جھٹکا۔

"در فٹے منہ ہے تیری تسلیوں پہ، اور تم نا ادھر آتی ہو تو منہ بند ہی رکھا کرو ورنہ گھر بھیج دوں گا لیکن کیا کروں ترس آجاتا خان پہ اس لیے

رک جاتا کہ شریف بچہ کچھ دن سکون سے گزار لے۔" وہ ایک ساتھ زوریز اور مہرو سے مخاطب ہوا تو مہرو کے نتھنے پھولنے لگے۔

"معاویہ!" زائرہ شاہ نے گھرکتے ہوئے معاویہ کو ٹوکا تو وہ شرافت سے سر کھجانے لگا۔

"پھپھو! جو لیکچر بھابھی بیگم کو دے رہی ہیں وہی مشورے ساتھ بیٹھی خاتون کو بھی دیجئے نا۔" وہ اچانک آنکھ دباتا پھپھو کے پہلو میں بیٹھی زینی کی جانب اشارہ کرتا ہوا بے باکی سے بولا تو سب نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"تنگ تو اپنے دو بیٹوں سے ہے اور خواہشیں دیکھو۔" زاویار نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ارے وہ ٹڈے جان ہی نہیں چھوڑتے میری زوجہ ڈارلنگ کی اس لیے زہر لگتے ہیں مجھے۔" وہ تنک کے بولا جبکہ آنکھوں کی شرارت اس کے چہرے کی چمک میں اضافہ کر رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پھپھو! یہ ان ڈائریکٹلی آپ کو کہہ رہا کہ میری بیگم کے پاس سے اٹھیں اور مجھے جگہ دیں۔" تاشے نے پھاپھا کٹنی کا رول ادا کیا تو زینی کا چہرہ گلال ہونے لگا جبکہ وہ ڈھٹائی سے دانت نکالنے لگا۔

"شرم کرو تم سب، جب دیکھو بچیوں کا سانس خشک کیے رکھتے ہو۔" ماما ڈپٹتے ہوئے بولیں تب ہی پری گود میں گل گوتھنی سی روتی ہوئی ماہ نور کو اٹھائے جھنجھلائی سی وہاں آئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پتہ نہیں میرے موٹے بچے کس پہ چلے گئے ہیں، اٹھائے بھی نہیں جاتے اور روتے بھی گلا پھاڑ پھاڑ کے ہیں۔" وہ سخت جھنجھلاتی ماہ نور کو پھپھو کی گود میں پٹختی ہوئی بولی۔

"ارے پری!. تمہیں نہیں پتہ کیا؟ یہ اپنا ڈاکٹر بھی بچپن میں ایسے ہی تھا یہ تو ابھی ہم نے ایکسر سائز کروا کر وا کہ ایسا کیا ہے ورنہ وہ بھی بہت موٹا تھا اور تمہارے معصوم بچے اسی ڈاکٹر پہ گئے ہیں۔" زوریز اس کا ہمدرد بنا پکا سا منہ بنا کے بولا تو سب کے منہ حیرت سے کھل گئے کہ ایسا کب ہوا؟

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے پہلے ہی ان پہ شک تھا، ابھی بھی اتنا کھاتے ہیں اور بچے بھی اسی لیے ان پہ چلے گئے ہیں اور جب بولوں اٹھائیں تو تب اٹھاتے بھی نہیں۔" پری کو تو جیسے برسوں بعد بچھڑا ہمدرد ملا تھا وہ روہانسی ہوتی بولتی چلی گئی جبکہ تینوں لڑکوں کے ہنسی روکنے کی کوشش میں چہرے سرخ پڑنے لگے تھے۔

"بالکل اب تم ایسا کرنا کہ کھانا پینا بند کرو اس ڈاکٹر کا کچھ دن۔" زوریز نے مفت مشورے سے نوازا تو وہ سر اثبات میں ہلانے لگی۔

CLASSICURDUMATERIA

"پری! کتنی بیوقوف ہو تم؟ان کی باتوں میں آرہی جن کی باتوں کا یقین ان کی بیگمات نہیں کرتیں۔" لاریب نے پری کو مخاطب کرتے ان کی مٹی پلید کی تو وہ تڑپ کے سیدھے ہوئے لیکن ان کی بمباری سے پہلے ہی آیت بول اٹھی۔

"تم لوگوں کے روم میں آریان کی اتنی پکس ہیں بچپن کی، کب تھا وہ موٹو اور زیب اور نور کہاں موٹے ہیں؟ بچے بچپن میں ایسے ہی ہوتے گل گوتھنے سے۔" وہ اسے یاد دلاتی تسلی دیتے ہوئے بولی تو اس نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے خفت سے انہیں دیکھا اور پھر شکایتی انداز سے انہیں دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں ناراض ہوں آپ سے، بہت برے ہیں آپ زوریز بھائی! اب میں میرب بھابھی کو کہوں گی کہ وہ اپنہ ماما کے گھر دو تین دن اور رہ کے آئیں۔" اس کا شکایتی انداز آہستہ آہستہ منتقمانہ ہونے لگا تو وہ پر سکون سا صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کہ بولا۔

"پری ڈیئر! بول کے دیکھ لو شاید میرا ابھی بھلا ہو جائے۔" وہ شرارت سے یوں بولا جیسے اس کی غیر موجودگی میں خوش ہو جبکہ اس کی بات پہ مہرو نے زوردار چپت اسے ماری۔

"بے شرم۔"

"ماما!" یزدان کی زوردار پکار پہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"لو آ گیا میری زوجہ کا سر کھانے، نجانے کیوں ان ٹڈوں کو دیکھ کہ مجھے سو کنوں والی فیلنگز آتی ہیں۔" وہ منہ بناتا بولا جبکہ سب جانتے تھے کہ یزدان اور معاویہ کا بانڈ کس قدر سٹرانگ تھا، وہ بظاہر ٹام اینڈ جیری کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے تھے لیکن کسی ایک کو بھی اگر زرا سی مشکل یا تکلیف ہو تو دوسرا تڑپ جاتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"معاویہ! بہت بری بات ہے بیٹا۔" ماما نے سنجیدگی سے اسے ٹوکا تو وہ شرافت سے سر ہلانے لگا۔

"ماما! راپنزل ماما نے کہا تھا کہ لٹل راپنزل سے ضد نہیں کرنی لیکن وہ میرے ساتھ کھیل نہیں رہی، اسے کہیں کہ میری پارٹنر بن کے کھیلے۔" وہ ضدی لہجے میں بولا تو زینی نے بے بسی سے گہری سانس بھری۔

"ادھر آؤ چیمپ!" معاویہ اس کا بازو پکڑ کے اپنے سامنے کرتا ہوا بولا تو وہ منہ کے بگڑے بگڑے زاویے بناتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"باہر جو سب کھیل رہے ہیں، وہ کیا لگتے ہیں تمہارے اور ہالے کے ؟"
وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو سب بھی چپ چاپ انہیں
دیکھنے لگے۔

"کزن بردار زاینڈ سسٹرز۔" اس نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"توجب سب آپ لوگ آپس میں کس برادر زاینڈ سسٹرز ہو تو کیا ہالے کا دل نہیں کرے گا کہ وہ اپنے کزنز کے ساتھ کھیلے؟" وہ اسی انداز سے بولا تو اس کے چہرے پہ بے چینی سی چھانے لگی۔

"بٹ شی از۔۔" وہ بے چینی سے کچھ بولنے لگا۔

"یزدان شاہ! میری بات مکمل نہیں ہوئی۔" وہ کچھ دیر قبل ہنستے اور یزدان سے چڑتے معاویہ سے مکمل مختلف اور نرم خود دکھائی دے رہا تھا۔

"اوکے مان لیا شی از یور لٹل راپنزل لیکن آپ کو پھر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ لٹل راپنزل کو خوشی کیسے دی جائے؟ ہالے کا دل کرتا ہے سب سے کھیلنے کے لیے تو کھیلنے دو، آپ ویسے دھیان رکھو اس کا، گھر میں اس کے سب کزنز ہیں وہ سب کے ساتھ کھیلے گی ہاں باہر آپ دھیان رکھو۔" وہ جانتا تھا کہ سختی سے وہ کبھی نہیں مانے گا اس لیے نرم الفاظ کا چناو کیا۔

"لیکن وہ سب کے ساتھ کھیلتی مگر میرے ساتھ نہیں، شی لائکس یر مغان اینڈ عر شمان بٹ ڈزنٹ می۔" وہ اکھڑے لہجے میں بولا تو معاویہ نے غور سے اسے دیکھا کہ وجہ صرف اس کا پوزیسو ہونا تھا

جس سے ہالے چڑتی تھی کیونکہ اسے اس کی پوزیسسو نیس سے ڈر لگتا تھا جبکہ اس کے مقابلے میں یرمغان اور عرشمان بہت نرم مزاج کے تھے اور وہ ان کے ساتھ ریلیکس فیل کرتی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے، جاو آرام سے باہر اور کھیلو سب مل کر اور ہالے کا دھیان بھی رکھو۔" وہ بات لپیٹتا ہوا بولا کہ آج کے لیے اتنا ہی کافی تھا کیونکہ اسے یقین تھا اب یزدان ہالے کو سب کے ساتھ کھیلنے سے نہیں روکے گا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بھابھی! یزدان اور ہالے کو دیکھ کہ جہان لالہ اور اپنی یاد آتی ہو گی؟" مینے اچانک علیزے سے شوخی سے بولی تو اس کا چہرہ نے اختیار بلش کرنے لگا۔

"بس کریں، نچے او پسسس بوڑھے کی جان لیں گی کیا؟" معاویہ بے شرمی سے اس کے شرمانے کو پوائنٹ کرتا اس کے پینڈنٹ کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا تو سب اس کا اشارہ سمجھتے ہنس دیے۔

"میں بتا رہی ہوں، اس سے زیادہ واہیات اور بد تمیز انسان میں نے پوری دنیا میں نہیں دیکھا۔" وہ جب سے گھر آئی تھی یونہی پوسٹ مارچ کرتی غصے سے بڑبڑا رہی تھی۔

"اب کیا کر دیا انہوں نے؟" لالہ رونے عاجز آتے ہوئے پوچھا کہ وہ ناول پڑھ رہی تھی مگر اس کی بڑبڑاہٹ اور پوسٹ مارچ نے اسے بیزار سا کر دیا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ پوچھو کہ کیا نہیں کیا؟ وہ ماتھے پہ بل ڈالتی ایک پل کو رکتی ہوئی بولی۔

"اچھا بتاو تو ہوا کیا ہے؟" وہ ڈائجسٹ بند کرتی اصرار کرتی ہوئی بولی کہ جانتی تھی جب تک بتائے گی نہیں یونہی کرتی رہے گی۔

"تمہارے لاڈلے نے کل رات مجھے ی۔۔۔ کیا بتاوں میں تمہیں؟" وہ جوش سے بولتی بولتی نجانے کس احساس کے تحت بات ادھوری چھوڑی اور جھنجھلاتے ہوئے رخ موڑ گئی تو لالہ روزیرِ لب مسکرادی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بناو نالویرا کیا کیا بھائی نے ؟" وہ اس کی حالت سے حظ اٹھاتی مسکراہٹ دباتی ہوئی بولی۔

"کچھ نہیں کیا لیکن یہ بات لکھوالو مجھ سے کہ تمہارا بھائی ایک نمبر کا لوفر اور چھچھورا انسان ہے۔" وہ صوفے پہ تھپ سے بیٹھتی دونوں ہاتھ اٹھاتی ختمی انداز میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آہستہ آواز میں کرو یہ تو تڑاخ ورنہ مم سن لیں گیں۔" لالہ رو اسے محتاط کرنے کو بولی تو نے خفگی سے ہنکارا بھرتے ہوئے سر کو زور سے جھٹکا۔

"مام کو تو ویسے ہی اپنے بھتیجے کے علاوہ کوئی نہیں پیارا لگتا۔" وہ ناراضگی سے منہ پھلاتی گویا ہوئی۔

"اور تمہیں آخر دشمنی کیا ہے بھائی سے؟" وہ اس کی روز روز کی باتوں سے تنگ ہو کہ بولی تو اس نے گھور کہ اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں تمہیں تو جیسے پتہ ہی نہیں نا؟ لیکن تم دیکھنا میں تمہارے بھائی کو ایسے چنے چبوانے ہیں کہ انہوں نے خود مجھ سے تنگ آ جانا۔" وہ بیڈ کی طرف بڑھتی ہوئی خطرناک پر عزائم لہجے میں گویا ہوئی تو وہ اس کی عقل پہ ماتم کرتی دوبارہ سے ڈائجسٹ کی طرف متوجہ ہو گئی لیکن کچھ ہی دیر بعد اس کا دھیان بھٹکا کیونکہ اس کا موبائل بری طرح سے چنگھاڑنے لگا تھا۔

"لویزہ! یار اس کی یہ رنگ ٹیون مت لگایا کرو۔" وہ کوفت زدہ ہوتی اس سے بولی جو سب کے موبائلز پہ ایسی ہی رنگ ٹیونز لگا دیتی تھی۔

CLASSICURDUMATERIA

"تم ابھی رنگ ٹیونز پہ لیکچر پھر دے دینا

"مام کو تو ویسے ہی اپنے بھتیجے کے علاوہ کوئی نہیں پیارا لگتا۔" وہ ناراضگی سے منہ پھلاتی گویا ہوئی۔

"اور تمہیں آخر دشمنی کیا ہے بھائی سے؟" وہ اس کی روز روز کی باتوں سے تنگ ہو کہ بولی تو اس نے گھور کہ اسے دیکھا۔

"ہاں تمہیں تو جیسے پتہ ہی نہیں نا؟ لیکن تم دیکھنا میں تمہارے بھائی کو ایسے چنے چبوانے ہیں کہ انہوں نے خود مجھ سے تنگ آ جانا۔" وہ بیڈ کی طرف بڑھتی ہوئی خطرناک پر عزائم لہجے میں گویا ہوئی تو وہ اس کی

عقل پہ ماتم کرتی دوبارہ سے ڈائجسٹ کی طرف متوجہ ہوگئی لیکن کچھ ہی دیر بعد اس کا دھیان بھٹکا کیونکہ اس کا موبائل بری طرح سے چنگھاڑنے لگا تھا۔

"لویزہ! یار اس کی یہ رنگ ٹیون مت لگایا کرو۔" وہ کوفت زدہ ہوتی اس سے بولی جو سب کے موبائلز پہ ایسی ہی رنگ ٹیونز لگا دیتی تھی۔

"تم ابھی رنگ ٹیونز پہ لیکچر پھر دے دینا، ابھی جس غریب کی کال آ رہی ہے وہ سن لو۔" وہ بنا کمبل چہرے سے ہٹائے سنجیدگی سے بولی تو وہ کھسیاتی ہوئی موبائل کی طرف متوجہ ہوئی جہاں توقع کے مطابق ہادی کی کال نے اس کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیر دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیا بکواس کی ہے تم نے کالج میں؟" وہ جو کالج سے آنے کے بعد بغیر کچھ کھائے پیے سو گئی تھی، اب جاگنے پر وہ اپنے لیے سینڈوچ بنانے کو کچن میں آئی تو وہ اچانک ہی طوفان بنا نازل ہوا تو اس کا دل ایک پل کو لرز اٹھا۔

"کیسی بکواس؟" اس نے خود کو مضبوط بناتے ہوئے قصداً انجان بنتے ہوئے استفسار کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے بی بی! میرے ساتھ یہ کھیل مت کھیلو جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔" وہ انگاروں پہ جلتا ہوا اس کا بازو مضبوطی سے جھکڑتا ہوا غراتا ہوا بولا تو نجانے کیوں اس کے تڑپتے دل پہ چھینٹنے سے پڑنے لگے کیونکہ وہ اس کی پر شدت اور جنونی طبیعت سے واقف تھی جو اس وقت اس کا نام اپنے نام کے ساتھ نا لگانے پہ سلگ رہی تھی۔

"م۔۔مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیا بات پوچھ رہے ہیں، کالج میں تو روز اتنی باتیں کی جاتیں۔" اس کا تیز تیز دھڑکتا دل اس صورتحال سے اگرچہ سہم رہا تھا مگر وہ ہمت جتا کے سنجیدگی سے بولتی اپنا بازو چھڑانے لگی۔

"یہ بات تو تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا لیکن اگر تمہاری یاداشت فی الوقت کام نہیں کر رہی تو میں بتا دیتا ہوں کہ میں اس بارے میں پوچھ رہا جب تم نے میرا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑنے سے انکار کر دیا۔" وہ دانت پیستا ہوا بھینچے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ بمشکل خود پہ قابو پاتا ہوا بولا تو اس کا دل سینے میں غوطے کھانے لگا۔

"یہ۔۔یہ کوئی اتنی خاص بات نہیں ہے کہ جسے یاد۔۔" وہ مضبوطی دکھانے کو لاپرواہی سے بول رہی تھی جب وہ اس کا دوسرا بازو بھی جھکڑتا ہوا بلند آواز میں دھاڑا۔

"یہ معمولی بات نہیں تھی، تمہارے نام کے ساتھ، تمہارے دل میں، تمہاری روح، تمہارے وجود، تمہاری آتی جاتی سانسوں پہ جڑا ہے میرا نام اور اسے تم ہمیشہ ورد میں رکھو گی۔" وہ پر شدت انداز میں بولتا ہوا اس کے بازووں پہ گرفت مضبوط کرتا چلا گیا تو اس کے سرخ ہونٹوں سے سسکاری سی نکلی۔

"نن۔ نہیں چاہیے مجھے یہ نام، چھوڑیں مجھے، کھانا کھانے دیں۔" وہ تکلیف کے باعث سسکتی ہوئی ناراضگی سے بولی تو وہ اسے مزید قریب کرتا ہوا اس کے کان میں پھنکارا۔

"مجھے مجبور مت کرو کہ میں اس نام کی چھاپ تمہارے وجود اور تمہاری سانسوں میں انڈیلوں۔" اس کی سرد آواز اور گرم سانسوں کی

لپک جب کان سے ٹکرائی تو اس کی ریڑھ کی ہڈی ایک دم سے سرسرائی اور وہ بدکتی ہوئی پیچھے ہٹی تو سلیب پہ رکھی پلیٹ اس کے یوں بدک کے ٹکرانے سے عجیب سی آواز دینے لگی۔

"آپ ہر وقت ایسی گندی باتیں ہی کیوں کرتے رہتے ہیں؟" وہ اس کی نگاہوں اور قربت سے بے حال اس کی باتوں کے وار سے جب مزید روہانسی ہوئی تو بے ساختہ بول اٹھی اور وہ اس کی شاندار بات سن کے ایک پل کو بھونچکا رہ گیا۔

"اسے عرفِ عام میں رومینس کہا جاتا ہے اور تمہارے بابا سے ہی سیکھا ہے سنا ہے تمہارے بابا جیسا عاشق شہر نے دیکھا ہی نہیں ہے۔" وہ اس کی لرزتی پلکوں کے حسین منظر پہ نگاہیں جمائیں بولا تو اسے سمجھ نا آئی

کہ یہ تعریف تھی یا طنز جبکہ بے بس نگاہیں اپنے ٹھنڈے ہوتے سینڈوچز پہ ڈالی۔

"میرے بابا کی بات مت کیا کریں۔" جب درد دل میں کروٹیں لینے لگا تو وہ شاکی لہجے میں اسے بول اٹھی اور ساتھ ہی ساتھ مسلسل مزاحمت کرتی ہوئی خود کو اس سلگتی قربت سے آزاد کروانے کی مسلسل جدوجہد کرتی رہی۔

"تم اپنے نام کے ساتھ میرے نام کو متعارف کروادو، میں تمہاری بات مان لوں گا۔" اسے ہنوز مضبوط گرفت میں رکھتے ہوئے اس نے بے نیازی سے کہا تو اس کا دل چاہا وہ اس کا سر پھاڑ دے اور اسی وجہ سے وہ پرانی ہالے بنتی نڈر انداز میں بول اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہر گز نہیں متعارف کرواو گی چاہے جو مرضی ہے کر لیں۔" تھی تو پھر وہ بھی جہان حیدر شاہ کی بیٹی جس کی رگیں بس ایک ہی شخص دباتا تھا لیکن دماغ پھرنے پر وہ یونہی ڈٹ جاتی تھی۔

"پھر کر لوں میں جو مرضی ہے میری؟" وہ اس کی گرین آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہوا چیلیجنگ انداز میں بولا تو اس کا دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا ہو اور پھر جونہی وہ اس کے بے حد قریب اس کے ہونٹوں پہ جھکنے لگا واس نے بنا سوچے سمجھے اس کے کندھے کے قریب بازو پہ اپنے دانت گاڑھ دیے اور وہ جو مر کے بھی اس سے اس دیدہ دلیری کی توقع نہیں کر سکتا تھا، اس اچانک حملے پہ 'سی' کرتا ہوا اس پہ گرفت ڈھیلی کر گیا اور وہ موقع غنیمت جانتی سینڈوچز کی پلیٹ وہی چھوڑتی بھاگ کے کمرے کی جانب چل دی جبکہ وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے

ساتھ اس جگہ کو گھورنے لگا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑی تھی اور پھر یکایک اس کی براون آنکھیں مسکرانے لگیں۔

"وائلڈ کیٹ۔" اس کے لب نامحسوس انداز میں سرسرائے۔

"بھائی نے آوٹ آف کنٹری جانا ہے تو کچھ دن رہ آوں 'سکندر ولا'؟" موبائل کان سے لگائے وہ اپنے مخصوص مدہم لہجے میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اونہوں! جب میں واپس آیا تو دونوں چلیں گے۔" روقع کے مطابق فوراً بھاری لہجے میں انکار آیا تو وہ بھنا اٹھی۔

"آپ تو جیسے آنے کے بعد مجھے خود سے دور ہونے دیتے ہیں؟" وہ جل کے بولی تو وہ کھلکھلا اٹھا۔

"اب خود سوچیں اتنے دنوں بعد تو وصل نصیب ہوتا ہے اس میں بھی میں آپ کو خود سے دور کر دوں تو خود کدھر جاوں گا؟" وہ شرارت سے پر ذو معنی لہجے میں بولا تو وہ بے اختیار بلش کر گئی۔

"اسی لیے تو کہہ رہی کہ آپ ابھی نہیں آئے تو کچھ دن رک آوں؟" اب کے آواز کو ایک حجاب نے لیپٹ میں لے رکھا تھا اور یہی جہان شاہ

کی خصوصیت تھی، وہ شادی برس گزر جانے کے بعد آنکھ کے خفیف سے اشارے سے اسے رنگوں میں نہادیا کرتا تھا۔

"میری غیر موجودگی میں آپ کی موجودگی ہمارے کمرے کو ایک رونق بخشے رکھتی ہے اور مجھے اپنے وجود کی طرح اپنے کمرے کو بے رونق نہیں ہونے دینا لیکن ابھی بھائی کی کال مجھے بھی آئی تھی اس لیے آپ صرف ایک دن کے لیے جائیں گی۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولتا آخر میں منظوری دیتا ہوا بولا تو اس کا منہ بن گیا۔

"شاہ! صرف ایک دن؟" وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔

"ہاں صرف ایک دن۔" وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا۔

"لیکن ایک دن میں تو سب سے ٹھیک طرح ملنے بھی نہیں ہو گا، بچے میرا اتنا ویٹ کرتے ہیں۔" وہ لب بسورتی ہوئی اب عادتاً اپنا نچلا لب چبانے لگی۔

"علیزے! ایسے مت کیا کریں پلیز۔" اس کی حرکت پہ جب وہ بھاری لہجے میں بولا تو وہ سٹپٹاتی ہوئی ہوئی فوراً سیدھی ہوئی اور نامحسوس انداز میں گردن میں لپٹا ہوا دوپٹہ پھیلاتی چہرے پہ ہاتھ پھیرتی سرخی کم کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حیدر! دو دن رک جاوں پلیز۔" اس نے اس کی دکھتی رگ دباتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا تو وہ جو اس کے اندازِ تخاطب سے ہی سمجھ چکا تھا، گہری سانس بھر کہ رہ گیا۔

"اوکے! لیکن ہالے اور ویر کی سکول سے چھٹی مت کروایئے گا شاور تیسرے دن صبح آپ مینشن میں موجود ہوں۔" وہ اس کی بات مانتا ہوا سنجیدگی سے بولا تو وہ کھل اٹھی۔

"تھینک یو، تھینک یو سو مچ۔" وہ خوشی سے چہکتی ہوئی بولی۔

"آلویز پلیزرز! ویسے یہ اتنی ہی خوشی کا مظاہرہ میری آمد پہ بھی ہونا چاہیے۔" وہ اپنے مخصوص انداز شمیں بولا تو وہ مسکرا اٹھی۔

"یہ تو آپ واپس آئیں تب ہی بتا اور دکھا سکتی۔" وہ پوری ہمت کا مظاہرہ کرتی ہوئی بولی اور یہ ہمت بھی بارہ سال گزرنے کے بعد صرف کال کی حد تک آئے تھی۔

"اور میرے آنے پہ اگر ایسے مظاہرے نہ ملے تو میں نے ایسے مظاہرے دکھا دینے کہ آپ۔۔" وہ اس کی بات پہ معنی خیز لہجے میں بول رہا تھا جب حیا کے باعث ٹوک اٹھی۔

"شاہ پلیز!" اس کی مدہم سی احتجاجی آواز پہ اس کے لب خوبصورت سی مسکان میں ڈھلے۔

"ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں؟چیک کروایا کہ طبیعت ڈل کیوں محسوس ہو رہی؟" وہ اس کی شرم محسوس کرتا ہوا بات بدلتا ہوا بولا۔

"نہیں یاد ہی نہیں رہا کیونکہ بعد میں طبیعت بالکل فٹ ہو گئی تھی لیکن ابھی 'سکندر رولا' جاتے ہوئے ڈاکٹر کے پاس سے ہو کہ جاوں گی۔" وہ اس کے پوچھنے پہ گڑبڑاتی ہوئی بولی مگر آخر میں ڈاکٹر کے پاس جانے کا بھی بولی کہ اس کا موڈ نا بگڑے۔

"علیزے ایسی لاپرواہی مت برتا کریں، آپ نے کہا تھا کہ ڈاکٹر کو گھر نہیں بلائیں آپ ہاسپٹل جائیں گی مگر آپ نہیں گئیں، میں ویر کو کال کرتا ہوں اور کہہ دیتا ہوں کہ جاتے ہوئے آپ کو ہاسپٹل ضرور لے کہ جائے۔" اس نے بہت شروع سے ہی اپنے بیٹے کی تربیت اس طرح

سے کرنی سٹارٹ کی تھی کہ وہ گھر کی خواتین بالخصوص ہالے، علیزے، لویزہ اور زینی کے متعلق بہت ٹچی تھا۔

"اوکے۔" وہ بہت آرام سے بولی کیونکہ اگر کوئی مزاحمت کرتی تو کچھ بعید نہ تھا کہ اس کے جسم درد اور سر درد کی وجہ سے وہ ڈاکٹروں کی ٹیم ہی مینشن بھیج دیتا اور اس سے قصداً اُدھر ادھر کی باتیں کرتی ہوئی اس کا دھیان بٹانے لگی۔

"بھابھی بیگم! آجایئے اب، آپ میں نجانے کب سے یہ رواہتی عورتوں والے گٹس آرہے ہیں؟" اسے زینک، میرب، آیت اور

لاریب کے گھیرے میں گھسر پھسر کرتے دیکھ کہ زوریز زور سے بولا جو انہیں سکندر ولا چھوڑنے جا رہا تھا۔

"آ رہی ہوں بھائی۔" وہ اس کی بات پہ ہلکا سا اسے گھورتی ہوئی انہیں ہاتھ ہلاتی دو قدم چلی ہی تھی کہ اس کا سر بری طرح سے چکرایا تو وہ ایک دم سے سر پکڑتی رک گئی۔

"کیا ہوا بھابھی؟" زینی فوراً اس کے پاس آتی فکر مندی سے بولی۔

"کچھ نہیں، ایسے ہی سر چکرا گیا۔" وہ خود کو سنبھالتی مسکرا کہ بولتی ان کی تسلی کرواتی گاڑی کی طرف چلنے لگی مگر گاڑی سے کچھ قدم دور ہی تھی کہ جب باوجود خود کو سنبھالنے کی کوشش کہ وہ لہراتی ہوئی زمین پہ

جا گری تو زوریز، ہالے اور ویر سمیت وہ چاروں بھی اس کی سمت لپکے۔

"مما، بھابھی، بھابھی بیگم۔" مختلف طرح کی پکاریں اس پل "شاہ میشن' کے وسیع و عریض پورچ میں گونج اٹھیں۔

"ماما حضور! مٹھائیوں کے ڈھیر منگوایئے۔" علیزے کو انجیکشن لگاتی میرب مسکراتے ہوئے جب بولی تو سب کے پریشان چہرے اس کی سمت مڑے جس کے چہرے پہ معنی خیز سی مسکان مچلتی ان کے دلوں میں شگوفے کھلا گئی۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں بیٹا؟" زائرہ شاہ نے خوشی سے معمور لہجے میں اس سے استفسار کیا تو وہ کھلکھلاتی ہوئی بولی۔

"سو فیصد سچ ہے ماما حضور، آپ کی بہو جان ایکسپیکٹ کر رہی ہیں۔" وہ شرارت سے بے سدھ پڑی علیزے کے گال چھوتی ہوئی بولی تو پورا کمرہ جیسے خوش کن پکاروں سے گونج اٹھا، وہ سب مندی مندی آنکھیں کھولتی علیزے کی طرف لپکتی اسے بری طرح سے گلے لگاتیں چٹاچٹ چومنے لگیں۔

"کیا ہوا؟" اس نے ان کے اس التفات پہ ہلکا سا گھبراتے ہوئے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہوا تو کچھ لیکن اللہ خیر کرے کچھ مہینوں بعد ہو جائے گا۔" عائشہ چچی شرارت سے اس کے گال پہ چٹکی کاٹتے ہوئے بولیں تو کچھ پل وہ ان کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی لیکن بات جونہی شعور کے مراحل طے کرتی سمجھ میں آئی تو اسی حساب سے اس کا چہرہ گل رنگ ہونے لگا مگر جلد ہی چہرے پہ سراسیمگی سی پھیل گئی۔

"ماما! اتنے سس۔۔ سالوں بعد ایسے؟ بچے بڑے ہو گئے؟" وہ خفت زدہ سی بولی کہ ہالے اور ویر بارہ سال کے ہو چکے تھے اور اب ان کے سامنے یوں؟ اسے سوچ کے ہی شرم محسوس ہونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کون سے بچے بوڑھے ہو گئے جو آپ کو ان کی ٹینشن ہونے لگی؟" مما اس کی بات سن کے ناراضگی سے بولیں جبکہ باقی سب اس کی بات سن کے ماتھا پیٹنے کو تھے۔

"لل۔ لیکن ماما لوگ کیا کہیں گے کہ اتنے عرصے بعد اور بچے؟" اس کی سوئی ہنوز وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے علیزے! بچے اتنے بڑے بھی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ بوڑھی ہو گئی جو پریشان ہو آپ اس قدر؟" ماما سمجھاتے ہوئے بولیں۔

"لوگوں کو گولی ماریں اور ہماری خوشی کے بارے میں سوچیں کہ ہمیں اس خوشخبری کا کس قدر شدت سے انتظار تھا؟ اور سب سے بڑی بات

اس کے والدِ محترم کے رد عمل کے متعلق سوچیے؟"لاریب خوشی سے کہتی آخر میں لہجے کو زو معنی سا بناتی ہوئی بولی تو اس کا دل اسے سوچ کے بری طرح سے دھڑک اٹھا اور اس کے بے ساختہ اپنا سرخ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپایا تو سب کھل کے ہنس دیے۔

"نانا بھابھی ماں نا! ایسی ادائیں ناد کھایئے ورنہ جو محترم ادھر موجود نہیں ہیں وہ بھی ایسی خوشخبری کے بعد ایسی ادائیں دیکھ کہ سر کے بل دوڑے چلے آئیں گے۔"معاویہ جو کچھ دیر قبل ہی گھر آیا تھا اور علیزے کو یوں بیڈ پہ لیٹے اور میرب کو میڈیکل باکس لیے اس کے پاس بیٹھے اور سب کے چمکتے چہروں نے اسے پل میں اس خوش خبری سے واقف کروادیا اور پھر وہ اپنی پھسلتی زبان کو روک ہی نہ سکا۔

"دیکھا پھر میری بیگم کی ڈاکٹری کا کمال کے اتنے سالوں بعد اس کے پہلے چیک اپ سے ہی اتنی وڈی خوشخبری مل گئی۔" زوریز گردن اکڑاتے ہوئے بولا تو وہ بلش کرنے لگی جبکہ میرب اسے گھور کے رہ گئی۔

"ماما!" ویر کی پکار پہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جو علیزے کی طرف پریشانی سے دیکھ رہا تھا کیونکہ بچوں کو باہر ہی مصروف رکھا گیا تھا۔

"کیسی ہیں اب آپ؟" وہ لپک کے اس کے قریب جاتا اس کے چہرے پہ اپنا نرم ہاتھ پھیرتا فکر مندی سے بولا تو وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں بالکل ٹھیک ہوں میرا بیٹا، بہنا کدھر ہے آپ کی؟" وہ اس کی پیشانی چومتی محبت سے بولی۔

"یزدان کے ساتھ ہے رو رہی تھی اس لیے۔" وہ سنجیدگی سے بولا تو اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

"میرب چچی! ماما کو کیا ہوا تھا؟" جب ماں سے تسلی نہ ہوئی تو وہ میرب کی طرف متوجہ ہوا تو اس کی فکر پہ سب مسکرا دیے۔

"میرے بیٹے کی ماما بالکل ٹھیک ہیں بس وہ ہمارے لیے ایک بہت پیارا تحفہ لانے والی ہیں پرنس اور پرنسس کی شکل میں۔" ماما ویر کے گھنے

بالوں میں ہاتھ پھیرتیں اسے گلے لگا کہ مسکراتی ہوئی بولیں تو وہ بھی کھل کے مسکرا دیا۔

"اوہ! ماما ہمارے لیے 'کشمالے حیدر شاہ' لانے والی ہیں؟" وہ خوشی اور جوش سے بولا تو وہ اس کے منہ سے ایسی بات سن کے حیا کی لپیٹ میں آنے لگی۔

"یہ کشمالے کون ہے؟" معاویہ کے تجسس سے پوچھا۔

"بابا نے کہا تھا نیکسٹ جو بے بی سسٹر ہو گی اس کا نام کشمالے حیدر رکھیں گے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی ہری آنکھیں چمکنے

لگیں جبکہ اس کی بات سے علیزے کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔

"اوہ مطلب بیوروکریٹ صاحب نے کافی پلیننگ کر رکھی؟ایک ہم ہیں کہ ہماری زوجہ کو ہماری پرواہی نہیں۔"علیزے کو شوخی سے بات ٹکراتے ہوئے اس نے زینی کو دیکھ کہ اپنا دکھڑا رونا شروع کیا تو زینی بلش کرتی اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی اور سب اس کی بے باکی پپ سر افسوس سے ہلاتے رہ گئے جبکہ مماسب کے سامنے مٹھائی اور ڈرائی فروٹس رکھنے لگیں اور باقی سب اس کے گرد ڈھیر سجائے گپوں میں مصروف تھے۔

CLASICURDUMATERIAL

"راپنزل!" سنجیدہ سی پکار پہ دروازے کی جانب دیکھا تو یزدان ہالے کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا جبکہ اس کے پیچھے باقی سب بچے کھڑے تھے، علیزے کے دیکھنے پہ ہالے اس سے ہاتھ چھڑواتی بھاگ کے ماں کے سینے سے جا لگی اور چہکوں پہکوں رونے لگی تو سب کی جان پہ بن آئی جبکہ یزدان کچھ فاصلے پہ کھڑا پہلو پہ پہلو بدل رہا تھا کیونکہ اس بار وجہ اس کی ڈیئرسٹ راپنزل کی طبیعت خرابی تھی وگرنہ وہ ہالے کو رلانے والوں کی دھجیاں اڑانے کو آجاتا تھا اور پھر ہالے تب چپ ہوئی جب اسے بھی گڈ نیوز کا بتایا گیا اور پھر جو سب بڑوں اور بچوں نے اس کمرے میں ہلڑ بازی مچائی کہ خدا کی پناہ۔

"میری ایک بات ہر چھوٹا بڑا کان کھول کے سن لے کہ جے کو کوئی بھی کال پہ خوشخبری نہیں سنائے گا۔" اچانک معاویہ جگہ سے کھڑا ہوتا باآواز بلند بولا تو سب نے اسے یوں دیکھا جیسے دماغ گھوم چکا ہو اس کا۔

"کیوں وہ کس خوشی میں؟" زرتاشے تڑخ سے بولی۔

"وہ اس خوشی میں کہ یہ گڈ نیوز بھابھی ماں اسے خود سنائیں گی اور ہم اس کا ری ایکشن لائیو دیکھیں گے۔" معاویہ کے شوخی سے علیزے کے سر پہ بم پھوڑا تو وہ گڑبڑا اٹھی۔

"نہیں، میں بالکل نہیں۔" اس کی دھڑکنیں دھونکنی کی مانند چلنے لگیں کہ وہ اس کا ردعمل جانتی تھی۔

"بالکل ہاں، ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔" اس کی بات پہ زینی شدومد سے بولی تو معاویہ جانثار ہوتی نگاہوں سے اسے تکنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہائے شکر ہے کہ میری قربت کا کچھ تو اثر ہوا جو میری زوجہ بھی رومینٹک ایڈونچرز پہ اصرار کرنے لگی۔" اس کی بات پہ عائشہ چچی نے زوردار دھپ اس کے کندھے پہ رسید کی جبکہ بلش کرتی زینی دانستہ طور پہ اسے نظرانداز کرنے کی کوشش کرتی ان سب سمیت علیزے کو اس بات پہ منانے لگی اور پھر بلآخر یزدان اور ویر کے کہنے پہ اس نے رضامندی دے دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

موبائل میں موجود کانٹیکٹ لسٹ سکرول کرتے ہوئے اس کی انگلی ایک نمبر پہ آ کے رکی تو اس کے چہرے پہ شیطانی سی مسکان پھیل گئی اور اس نے یس کا بٹن پریس کرتے ہوئے موبائل کان سے لگایا اور فون اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔

"السلام علیکم!" محتاط سی نسوانی آواز پہ اس کی مسکراہٹ گہری ہونے لگی۔

"وعلیکم السلام۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو توقع کے مطابق وہ دوسری جانب بوکھلا اٹھی۔

"کون؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"میں حازم بات کر رہا ہوں، آنٹی کیسی ہیں اب؟" اس نے تعارف کروانے کے ساتھ ہی بات بھی چھیڑی کہ گویا باور کروانا چاہا ہو کہ کال ان کی وجہ سے ہی کی گئی ہے۔

"اوہ اچھا لیکن آپ کو نمبر کہاں سے ملا؟" وہ ریلیکس ہوتی اچانک حیرانگی سے بولی تو وہ ایک پل کو گڑبڑایا۔

"آنٹی نے دیا تھا اس دن۔" اس نے بات بنائی تو اس نے بے خیالی میں سر ہلا دیا کیونکہ اسے کچھ یاد نہیں تھا ایسا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ آنٹی کیسی ہیں؟" اس نے دوبارہ سوال دہرایا۔

"ہاں اماں تو ایک دم ٹھیک ہے۔" وہ آرام سے بولی۔

"اور تم کیسی ہو؟ اور کالج کیسا جا رہا تمہارا؟" اس نے یوں استفسار کیا جیسے اس کا بہت گہرا رشتہ دار ہو یا ان میں بہت مانوسیت ہو لیکن جو بھی تھا وہ ہطخود کو شاس کی باتوں کا جواب دینے سے روک نہیں سکی۔

"سب ٹھیک چل رہا اور میں بھی ٹھیک ٹھاک۔" وہ اپنے مخصوص نرم مگر بے پرواہ انداز میں بولی۔

"گڈ!" اس نے مسکرا کہ کہا اور پھر اس کے چھوٹے چھوٹے سوال بڑھتے بڑھتے اس کی فیملی تک پہنچ آئے جن کا جواب وہ معصومیت سے

دیتی رہی یہ جانے بغیر کہ یہ چھوٹی سی غلطی اس کے لیے کیسا پھندہ تیار کرنے والی تھی۔

"مسز ہالے! آپ کل کیوں نہیں آئیں؟" وہ جو سر جھکائے نوٹس کو ایک نظر دیکھ رہی تھی کہ پانچ منٹ بعد ٹیسٹ تھا، اس کی سخت آواز پہ چونکی۔

"جی سر؟" وہ چونکہ متوجہ نہیں تھی اس لیے اس کا سوال نہیں سن سکی تھی۔

CLASSICUPDUMATERIAL

"آپ کل کالج سے غیر حاضر کیوں تھیں مسز ہالے شاہ؟" اس نے لفظ چباتے ہوئے اپنی بات دہرائی تو وہ اسے دیکھ کہ رہ گئی کیونکہ کل اسے کالج سے زبردستی چھٹی کروانے والا بھی وہی تھا کہ بقول اس کے وہ بیمار تھا اور اس کی بیمار پرسی اس کی بیوی حیثیت سے اس پہ فرض ہے اور پھر جو اس نے تیمارداری کے پردے میں اس کی خدمتیں وصولتے ہوئے اپنی باتوں اور نگاہوں سے اس کے چھکے چھڑوائے تھے وہ اپنی بھی سوچ کے اسے کانوں سے دھواں نکلتا محسوس ہونے لگتا مگر اب اس کا یوں گرگٹ کی طرح رنگ بدل کے سوال کرنا سخت ناگوار لگا۔

"مجھے ضروری کام تھا سر۔" وہ خشک لہجے میں سر جھکاتی ہوئی بولی۔

"ایسا کون سا ضروری کام نکل آیا جو تین مہینے کے بریک کے بعد بھی آپ چھٹی کرنے پہ مجبور ہو گئیں؟" اس کا لہجہ مزید درشت ہوا تو اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں اور اس پہ شدید غصہ آنے لگا جو کل شاید نہیں یقیننا جو دو گھنٹے گھر سے چغائب رہا تھا وہ کالج آ کے اسے ذلیل کرنے جے بہانے ہی جواز تا رہا ہے۔

"سوری سر!" وہ جانتی تھی اس کا اصل مقصد کیا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی سو دل کو مارتے ہوئے نم آواز میں سوری کرنے لگی تو وہ ایک پل کو چپ سا ہو گیا مگر پھر اسے بیٹھنے کس کہہ کے لیکچر دینے لگا۔

"ویسے کیا ہو جاتا جو تم کلاس میں کہہ دیتی کہ کل تم اپنے بیمار شوہر کی تیمار داری کرنے کی وجہ سے چھٹی پہ تھی۔" واپسی پہ گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ شروع ہوا تو اس نے شکایتی انداز میں اسے دیکھا۔

"مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے۔" وہ روکھے انداز میں کہتی گردن موڑ گئی۔

"پھر میں بتا دوں کیا؟" ہلکا سا اس کی طرف جھکتے ہوئے وہ اس کے کندھے سے کندھا مار تا شرارت سے بولا تو اس کے اندر غصے کے شعلے بھڑکنے لگے مگر وہ لب سختی سے بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے یہ میوٹ گیم مت کھیلو ہالے بیگم! میری آنکھوں کا ہلکا سا وار ہی تمہیں یہ لب کھولنے پہ مجبور کر دے گا۔" اس کی بے نیازی اور خاموشی پہ چوٹ کرتا وہ خمار آلود لہجے میں بولتا اس کا دل ہلا کہ رکھ گیا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" وہ تلملا اٹھی۔

"تم جانتی ہو نا کہ میرا مسئلہ کیا ہے؟" وہ اس کا ہاتھ ہاتھوں میں تھامتا گہرے لہجے میں بولا۔

"ن۔۔ نہیں میں کچھ نہیں جانتی، ہاتھ چھوڑیں میرا۔" وہ نظریں چرا کہ کہتی ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی مگر بے سود۔

"مجھے اچھوت کی بیماری نہیں ہے جو تم میرے ہاتھ لگاتے ہی بدکنے لگتی ہو۔" ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرتا وہ بدمزہ ہوتا بولا تو اسے اس کی اس بے موقع ضد پہ غصہ آنے لگا۔

"سامنے دیکھ کہ گاڑی چلائیں، مجھے مرنا نہیں ہے۔" وہ اس کی بات نظرانداز ہوئی بازو کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے بولی۔

"اچھا ہے نا، عاشقوں میں نام درج کرواتے ہیں ایک ساتھ مر کے۔" وہ ایک نظر روڈ پہ ڈالتے ہوئے بائیں آنکھ ونک کرتا شرارت سے بولا تو اس کا دل دہل سا گیا۔

"میرا ہاتھ چھوڑیں پلیز۔" ہزار کوشش کے باوجود بھی وہ اپنی آواز نم ہونے سے نا روک پائی تو وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اور پھر زور سے جبڑے بھینچتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے گاڑی کی سپید خطرناک حد تک بڑھا گیا تو اس کا رنگ خوف سے سپید پڑنے لگا۔

"گ۔۔ گاڑی روکیے پلیز۔" وہ لرزتی آواز میں بولی لیکن وہ اس کی کسی بھی دہائی پہ دھیان دیے بغیر ہونہی تیز گاڑی بھگاتا رہا تو جب کسی طور بھی بچنے کا کوئی امکان نہ دکھا تو وہ مارے خوف اور بے بسی کے اس کے کندھے میں منہ گھسیڑتی زور زور سے رونے لگی تو اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور اچنبھے سے اس کے حجاب میں لپٹے سر کو دیکھا۔

اس نے بلاارادہ گاڑی کی سپید آہستہ کی اور پھر انجن بند کر دیا۔

"ہالے!"اس نے آہستہ سے اس کا کندھا ہلاتے ہوئے اسے پکارا لیکن وہ یونہی روتی رہی تو اس کا دل کیا وہ خود کو ہی کہیں چھوڑ آئے۔

"یار رونا تو بند کرو نا، نہیں ہوا کچھ تمہیں، زندہ ہیں ہم لوگ۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے اس کے دونوں کندھے تھامتے ہوئے اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولا کیونکہ وہ یوں بیچ راستے اس کی جذبات بھڑکا رہی تھی۔

"ب۔بات مت کریں مجھ سے، بب۔بہت برے ہیں آپ، سانسیں رکنے لگی تھیں میر۔۔"وہ اسے زور زور سے ہاتھ مارتی روتے ہوئے

بول رہی تھی جب وہ اس پہ حاوی ہوتا حقیقت میں اس کی سانسیں روک گیا۔

اس نے زور سے زور سے سن ہوتے ہاتھ اس کے سینے پہ مارنے شروع کیے مگر وہ اثر لیے بنا جھکا رہا، اودھم مچاتی دھڑکنوں کے باعث وہ ادھ موئی ہونے کو تھی جبکہ آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات بھی جاری تھی، اس نے جب بے حد شدت سے ناخن اس کے کندھے اور گردن میں چبھوئے تو جلن کے احساس سے وہ ہلکا سا سیدھا ہوا تو وہ گہری سانسیں بھرنے لگی۔

"میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ سانسیں رکنا کہتے کسے ہیں کیونکہ خدا کے بعد تمہاری ان سانسوں پہ بھی صرف اور صرف میرا حق ہے۔" وہ

اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکرائے مدہم مگر پر شدت لہجے میں گویا ہوا تو اس کا دل عجیب بے ڈھنگی سے سپید میں دھڑکنے لگا۔

"پپ۔۔پلیز۔"اسے اس قربت اور نزدیکی سے گھٹن محسوس ہونے لگی تو وہ کپکپاتے ہونٹوں سے التجائیہ ہوئی تو خلافِ توقع وہ خاموشی سے اس کے سر کو چھوتا ہوا پیچھے ہوا اور گاڑی سٹارٹ کرنے لگا جبکہ وہ رخ موڑتی بہتے آنسو پونچھتی دل کے درد پہ قابو پانے لگی جو اس کی انتقامی کاروائی کی زد میں ہمیشہ کی طرح آج بھی بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا۔

"ویرا خان! میں نے کہا تھا نا کہ سوفٹ کے فاصلے پر رہنا اس سے لیکن سمجھ کیوں نہیں آتا آپ کو؟" وہ جونہی کالج کے گیٹ سے باہر نکلی اس کا ایئر پوڈ گنگنا اٹھا مگر اس سے گونجنے والی آواز نے اسے سلگا کہ رکھ دیا۔

"آپ ایسا کریں میری فوٹو کاپی کروالیں اور اس کے زریعے کام کروالیا کریں۔" وہ چڑتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کی فوٹو کاپی کیا، پرچھائی تک نہ کسی کو دوں۔" وہ ایک دم سرد لہجے میں بولا تو اس کی بیٹ مس ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے نہیں پتہ کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں گھر جا رہی اماں انتظار کر رہی ہونی۔" وہ جان چھڑانے والے انداز میں کہتی بات ختم کرنے لگی۔

"میں یہ کہہ رہا کہ یہ آخری دفعہ تھا، آج کے بعد ایسا کچھ ہوا تو نتیجہ کی زمہ داری آپ پہ ہو گی۔" وہ سرد و سپاٹ لہجے میں دھمکی دیتا ہوا بولا تو چڑ گئی۔

"کروں گی کل دیکھنا اس سے بھی زیادہ قریب ہو کہ کھڑی ہوں گی، کریں جو آپ کا دل کرتا ہے۔" وہ منتقمانہ انداز میں کہتی ہوئی اپنا موبائل ہی آف کر گئی جبکہ دوسری جانب وہ سرخ آنکھوں سے

موبائل سکرین کو گھورتا رہ گیا جبکہ دماغ جیسے آگ کی بھٹی میں سلگ رہا تھا۔

"میں آپ سب کو بتا رہا ہوں کہ سر کو پتہ چل جائے گا اس لیے اپنا پروگرام کینسل کر دیں۔" خان کو جب سے پتہ چلا تھا وہ جہان کے 'رد عمل' کی لائیو کوریج کرنا چاہتے ہیں تب سے وہ انہیں روکنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اور علیزے بھی اسی کی ہمنوا تھی۔

"اور تمہارے چہیتے سر کو بتائے گا کون؟ تم؟" معاویہ آنکھیں نکالتے ہوئے بولا۔

"آپ جانتے ہیں میں سر سے کوئی بات نہیں چھپاتا۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"خان! اگر تم نے لالے کو کچھ بھی بتایا نا تو میں نے تمہاری بیٹیوں اور بیٹے کا لحاظ بھی نہیں کرنا اور اس عمر میں تمہیں گنجا کر کے کمرہ بدر کر دینا ہے۔" مہرو کا جلالی روپ عود کر آیا تو وہ اپنی مشہورِ زمانہ دھمکیاں دہراتے ہوئے بولی تو وہ سب کے قہقہوں سے جل اٹھا۔

"مہرو بی بی! اللہ کا کرم ہی ہے ورنہ جتنے سالوں سے آپ میرے بالوں کے پیچھے پڑی ہیں یہ تو بنا آپ کے کسی تردد کے ہی ختم ہو جانے

تھے۔"وہ جس برح طرح سے جل کے بولا تھا سب کی ہنسی بے قابو ہونے لگی جبکہ وہ کھسیا سی گئی۔

"خان! ویسے واقعی تمہاری ہی قسمت ہے کیونکہ مجھے لگتا کہ یہ دبنگ سی دھمکی تو تمہیں تمہارے دادا بننے کے بعد بھی ملا کرے گی۔"لاریب شرارت سے بولی تو مہرواور وہ دونوں بے اختیار جھینپ اٹھے۔

"زینی! یار خدا کے لیے تم بھی کچھ سوچو نا، مجھے ٹائم دو نا، دیکھو لوگ پوتوں تک پہنچ گئے ایک ہم ہیں کہ دو بیٹوں کی ہی گنتی کر اس نہ کر سکے۔"معاویہ نے اس سے فاصلے پہ بیٹھی زینی کو اچانک کھینچ کے پہلو میں بٹھاتے ہوئے ٹھنکتے ہوئے فرمائشی پروگرام جاری رکھا تو اس نے

بوکھلاتے ہوئے خان، زاویار، آریان اور زوریز کو دیکھا جو منہ نیچے کیے ہلکا سا مسکرا رہے تھے، ادے ڈھیروں ڈھیر شرم سے آن گھیرا۔

"جانم! ان لوگوں کو مت دیکھو، تم نہیں جانتی کہ یہ لوگ کس قدر رومینٹک ہیں بس اوپر اوپر سے میسنے بنتے ہیں، تم نا بس مجھ پہ دھیان دو اور اپنے ٹڈوں کو ٹڈی لاکہ دینے کا سوچو۔" وہ اس کی نگاہیں محسوس کرتا اسے بائیں بازو کے حلقے میں لیتا پچکارتے ہوئے پھر سے شروع ہوا تو جہاں وہ چاروں اور ان کی بیگمات گڑ بڑائے وہیں اس کا دل چاہا کہ کہیں روپوش ہو جائے۔

"معاویہ! خدا کے لیے بس کریں۔" وہ دبی دبی آواز میں بولی تو اس نے یوں اسے دیکھا گویا اس نے جنگل سے شیر لانے کا کہہ دیا ہو۔

"بس کر دے اب، کمرہ کیا کم پڑتا ہے تمہیں جو تو اس معصوم کی جان ہر جگہ خشک کرنے کو آجاتا۔" زاویار نے زینی کی روہانسی شکل دیکھی تو معاویہ کو لتاڑتے ہوئے بولا مگر مقابل بھی معاویہ تھا۔

"پورا گھر ہمارا ہے، ہمارا جہاں دل کرے گا ہم شروع ہوں گے۔" وہ شاہانہ انداز میں بولا تو وہ اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھنے لگی تو وہ اس کے معصوم سے انداز پہ دل و جان سے مسکرا اٹھا۔

"تم نہیں جانتی کہ تم کس بری طرح سے میرے جسم و روح کو جھکڑے ہوئے ہو، اور میں اس طلسم کی قید میں جھکڑا باقی ہر شے فراموش کر جاتا ہوں۔" وہ اس کی جانب جھکتا بہت دلفریب انداز میں

بولتا اسے تفاخر میں مبتلا کرتا مسکرانے پہ مجبور کر گیا اور پھر اس کی کنپٹی لبوں سے چھوتا وہ اسے بازو کے حلقے سے آزاد کر گیا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھتی علیزے کے پاس جا بیٹھی۔

"بھابھی! ان کو چھوڑیں ادھر دیکھیں، آپ نے پزل بالکل نہیں ہونا اور نہ ہی بارونڈو کی طرف دیکھنا ہے اوکے نا۔" مہرو کی ہدایات جاری تھیں جبکہ خان اپنی پاگل بیوی کو افسوس سے دیکھ رہا تھا۔

"مہرو پیاری! جانتی ہو جب تم ایسے کاموں میں ایکسائیٹڈ ہوتی بس تب ہی محسوس ہوتا کہ تم میری بہن ہو ورنہ تو اس چھچھوندر زوریز کی ہی لگتی ہو۔" معاویہ اس کے بال کھینچتا ہوا بولا تو زوریز اور وہ بیک وقت تڑپ اٹھے۔

"پرے ہٹو، آستین کے سانپ، لنگور نہ ہو تو، یہ تو جے تھا جس نے ترس کھا کہ تجھے زینی جیسی کڑی دے دی مجھ پہ ہوتا تو کسی چماڑن سے تیری شادی کرواتا۔" زوریز کو گویا بیوی کی موجودگی پہ اس خطاب پہ تڑپ ہی اٹھا، یہ بزحی شکر تھا بچے سب باہر تھے، اور اسی تڑپ میں وہ عورتوں کی طرح ہاتھ نچا نچا کہ بولا۔

"کڑی تم لوگ نہ دیتے تو میں نے اٹھا لینی تھی۔" وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

"یہ اپنی لافشانیاں بند رکھا کرو، یزدان بہت غور سے سنتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کتنا پوزیسسو ہے" زاویار سنجیدگی سے بولا تو وہ سر اثبات

میں ہلانے لگا جبکہ لڑکیاں اب علیزے کے کان میں گھسیں اسے مشورے دے رہی تھیں۔

"اتنی دیر کہاں لگتی ہے سوپ بنانے میں، جتنی لگا کہ آرہی ہو۔" اتنی سر کھپائی کے بعد جب وہ سوپ کا باول لے کہ روم میں اینٹر ہوئی تو وہ فوراشروع ہو گیا۔

"بیمار بندہ چپ رہتا ہے، آپ کیوں اس قدر بول رہے ہیں؟" وہ اس کی باتوں سے زچ ہوتی جھنجھلا کے اس قدر معصومیت سے بولی کے اسے ہنسی آنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اب تمہارا دل ہے کہ میں بولنا ہی بند کر دوں؟ بیمار ہوا ہوں گونگا نہیں۔" وہ ہنسی ضبط کرتا ہوا آنکھیں نکال کہ بولا تو وہ سٹپٹایا۔

"میرا یہ مطلب نہیں۔" وہ ہلکا سا منمنائی۔

"پیاس لگی ہے مجھے۔" اس نے حکم صادر کیا تو وہ پانی کا گلاس بھر کے اس کی جانب بڑھ گئی تو وہ اٹھ کہ بیٹھ گیا، اس نے جونہی گلاس اس کی طرف بڑھایا تو اچانک وہ ہاتھ اس کی کمر کے گرد حمائل کرتا اسے جھٹکے سے قریب کھینچتا خود بھی کھڑا ہوا تو وہ لڑکھڑا سی گئی اور حواس باختہ سی ہو کہ اسے دیکھنے لگی۔

"ضروری تو نہیں کہ ہر پیاس پانی سے بجھنے والی ہو۔"اس کا گلاس والا ہاتھ نرمی سے تھامتے وہ اس کے سرخ ہونٹوں پہ نگاہیں جمائے گہرے لہجے میں بولا تو وہ لرزنے لگی۔

"آ۔۔۔آپ نے کل گاڑی میں مجھے تنگ کیا تھا،اب پلیز نہیں۔"وہ اس کی نگاہوں کا مرکز اور لہجے کی زومعنیت سمجھتی ہاتھ ہونٹوں پہ جماتی روہانسے انداز میں بولی۔

"نہیں مطلب یہ کس کتاب میں لکھا کہ ایک دفعہ تنگ کر لو تو پھر نہیں کرتے ویسے بھی رات گئی بات گئی،کل گزر گیا ہے آج کی بات کرو اب۔"وہ اسے مزید قریب کرتا ہوا بولا تو اس کا دل سہمنے لگا،وہ جو بمشکل گھر سے دوری پر خود کو سنبھالنے لگتی تھی اس کی پر تپش قربت

پھر سے اسے وحشت زدہ کر دیتی تھی،اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی وہ اس کے لرزتے وجود کو گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا اس پہ جھکا تو اس کی گرم سانسوں کا لمس ہونٹوں پہ محسوس کر کہ اس کی ٹانگیں اس کا وزن سہارنا چھوڑنے لگیں مگر اس سے پہلے کہ وہ ہونٹوں کی چھاپ چھوڑتا موبائل کی چنگاڑتی رنگ ٹیون نے اسے ہوش کی وادی میں لا پٹخا۔

وہ اس موقع کو غنیمت جانتی اس کی ڈھیلی گرفت سے ساری طاقت جمع کرتی آزاد ہوئی اور بنا اسے دیکھے باہر نکل گئی۔

محبتوں کا بھرم کھولتے ہیں سناٹے

اداس شب میں بہت بولتے ہیں سناٹے

کسی کسی کو یہ اتنا نواز دیتے ہیں

کسی کسی کو بہت رولتے ہیں سناٹے

رکھے ہیں چاند ستاروں نے ہاتھ کانوں پر

کہیں سنا تھا بہت بولتے ہیں سناٹے

CLASSICURDUMATERIAL

تمہارے بس میں اگر ہو تو جان لو اِن کو

کسی پہ خود کو کہاں کھولتے ہیں سناٹے

سنا ہے میں نے یہ تنہائیوں کے دشمن ہیں

سنا ہے اُن میں زہر گھولتے ہیں سناٹے

CLASSICURDUMATERIAL

یہ میری شاعری ان کی ہی اک ادا سمجھو

کہ مجھ میں سوچ کے در کھولتے ہیں سناٹے

عاطف سعید

CLASSICURDUMATERIAL

"جے! میں نے تمہیں بہت مس کیا؟" معاویہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا لگاوٹ سے بولا۔

"کیوں زینی نے روم سے نکالا ہوا ہے کیا؟" وہ جواباً سنجیدگی سے بولا تو وہ کرنٹ کھا کہ اس سے دور ہٹا۔

"جے!" وہ احتجاجاً پکارا اٹھا۔

"اچھا بس کریں، جائیں جہان بیٹا فریش ہو جائیں پھر مل کے کھانا کھاتے۔" ماما نے پلان کے مطابق سیز فائر کرواتے ہوئے کمرے میں بھیجنا چاہا تو وہ بنا چوں چراں اٹھ کھڑا ہوا اور ایک بھرپور نگاہ گھبرائی سی علیزے پہ ڈالی جو لاریب اور مہرو کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"جائیں علیزے بیٹا! جہان کی ہیلپ کریں۔" ممانے اسے بھی اٹھنے کا بولا تو وہ سب کی طرف مدد طلب مگاہوں سے دیکھنے لگی لیکن سب نے بے مروتی سے آنکھیں پھیریں اور اسے سیڑھیوں کی جانب کیا اور خود سب بھاگتے ہوئے اپنے کونے کی طرف چل دیے جبکہ وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔

وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوئی تو وہ اپنی جیکٹ اتار رہا تھا، اسے اندر آتے دیکھ کہ اس نے خیر مقدمی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجا کہ اسے دیکھا تو اس کا دل دھڑک اٹھا۔

"کیسے ہیں آپ؟"اس نے ایک چور نگاہ سلائیڈنگ ونڈو پہ ڈالی جہاں باہر سے اندر جھانکنے والی سلائیڈ کھلی جبکہ اندر سے باہر دیکھنے والی سلائیڈ معاویہ پہلے ہی لاک کر چکا تھا۔

"قریب آ کے پوچھیں تو شاید اچھے سے بتا سکوں۔"اس کا بازو پکڑتے ہوئے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تو وہ نروس ہونے لگی۔

"آپ۔۔آپ فریش ہو لیں پہلے۔"اس نے اسے روکنے کی ایک ناکام سی کوشش کی کیونکہ وہ اسے نرمی سے خود میں سمیٹ چکا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری ریفریشمینٹ آپ کی قربت ہے اس لیے مجھے خود کو کچھ پل محسوس کرنے دیں اور اپنا اور آپ کا حال احوال پوچھنے بتانے دیں۔" وہ گہرے لہجے میں بولتا ہوا اسے نرمی سے خود میں بھینچ چکا تھا۔

"شش۔۔ شاہ پلیز۔" اس کا بے ساختہ احتجاج ابھرا کہ وہ جانتی تھی کہ سب باہر کھڑے ہیں اور نیوز سنانے سے پہلے اس کے یہ اطوار تھے، بعد میں نا جانے کیا کرتا حالانکہ اتنے دنوں بعد میسر اس کی قربت اور اس کا لمس اس کے رگ و جاں میں گہرا سکون سرائیت کر رہا تھا۔

"اونہوں، ڈونٹ موو۔" اس کی جذبات سے بوجھل آواز اس کے کانوں میں گونجی تو اس کا دل سرپٹ دوڑنے لگا جبکہ خود پہ بتدریج

ہوتی سخت گرفت نے اسے سکون دینے کے ساتھ بے حال کر رکھا تھا۔

"کیسے گزرے یہ دن؟"اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے اس نے بھاری آواز میں پوچھا تو اس نے اس کے سینے پہ سر رکھے ہی آہستگی سے جواب دیا۔

"آپ کے بغیر لمحہ گزارنا محال ہے اور یہ تو پھر دن ہیں۔"اس نے ہر چیز کو بھلاتے ہوئے اس کی محبت میں ڈوبتے گہرے جذب سے کہتے ہوئے بازو اس کے گرد لپیٹے تو ایک الوہی مسکان جہان کے چہرے پہ بکھر گئی۔

"تو کیا خیال ہے مجھے اتنے دنوں کے ہجر کے بعد وصال کے لمحات کو زندہ نہیں کر لینا چاہیے؟" اس نے زو معنی انداز میں کہتے ہوئے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھاما تو وہ جھینپتی اس کے سینے میں واپس چہرہ چھپانے لگی مگر وہ اس کی کوشش کو ناکام بناتا اس کے چہرے پہ جھکا تو وہ بری طرح سے گھبرا اٹھی۔

"شش۔۔ شاہ!" اس کا دل پسلیاں توڑ کے باہر آنے کو تھا، اس کی گستاخی اور باہر کھڑے افراد کا سوچ کے ہی اس کے پسینے چھوٹنے لگے۔

اس کی مزاحمتی پکار کو نظر انداز کیے وہ اس پہ جھکا اور اس کے ہونٹوں کو چھوا ہی تھا کہ اس نے جھٹکے سے پوری قوت لگاتے ہوئے اپنا چہرہ پیچھے کیا تو وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"علیزے! یہ کیا طریقہ ہے؟" اس کا لہجہ خطرناک حد تک سنجیدہ تھا اور یہ بات علیزے اچھی طرح جانتی تھی کہ اسے اس کا خود سے دور کرنا بہت ناگوار گزرتا ہے۔

"آ۔۔آپ کا کیا طریقہ ہے؟ تیسرے بے بی کے باپ بننے والے ہیں اور۔۔" وہ جو اسے بتانے سے ہچکچا رہی تھی ہر بڑاہٹ میں اس کے منہ سے پھسل گیا جس کا تدراک ہوتے ہی اس نے دانتوں تلے زبان دبائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں تو اس کا یہ مطلب ت۔۔۔" وہ جو سر دانداز میں اس کی بات سنتے ہی بول رہا تھا اگلے ہی لمحے رکا، اس کی بات پہ غور کیا اور پھر بہت گہری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ابھی آپ نے کیا کہا علیزے؟" وہ ٹھہر ٹھہر کے بولا تو وہ شرم سے سرخ پڑتا چہرہ لیے سر جھکا گئی۔

"علیزے! جو آپ نے ابھی کہا، کیا وہ سچ ہے؟" اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کے بازو جھکڑتے ہوئے اب کے بے تابی سے پوچھا تو وہ خون چھلکاتا چہرہ جھکاتی آہستگی سے اثبات میں ہلا گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہ گاڈ علیزے! اٹس آ ویری پریشیئس اینڈ سپیشل سرپرائز فار می۔" وہ گرمجوشی سے کہتا ہوا اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتا اس کے نقوش کو چھونے لگا، بالوں، رخساروں، پیشانی، ہونٹوں کو وہ مسلسل چھو رہا تھا جب کہ وہ اس کے لمس سے بے حال ہوتی جا رہی تھی۔

"شش۔۔ شاہ! ح۔۔ حیدر پلیز نو۔۔" اس کا احتجاج بدستور جاری تھا لیکن اس بپھرے جذبات کے سمندر کو روکنا اس کے بس میں نہیں تھا، وہ تو نارمل حالت میں اس کی دیوانگی برداشت نہیں کر پاتی تھی اور اب تو سب کے دیکھ لینے کا احساس بھی حاوی تھا لیکن وہ کسی طور بھی اس کی نہیں سن رہا تھا۔

"مبارک باد نہیں وصول کریں گی ایسا تحفہ دینے کی؟" اس کی مزاحمت پہ چند پل رکتا وہ اس کے کپکپاتے ہونٹوں پہ انگشت شہادت پھیرتا ہوا خمار آلود لہجے میں گویا ہوا تو اس کا سارا خون چہرے پہ آن سمٹا جبکہ دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا ہوں، وہ خشک ہوتے گلے کو تر کرنے کی کوشش میں ہلکان کچھ بولنے لگی جب وہ پوری دیوانگی اور شدت کے ساتھ اس پہ جھکا اور اس کے سارے الفاظ سمیٹ لیے جبکہ وہ ہر طرح سے ناکام ہوتی اس کی شرٹ سختی سے دبوچتی خود کو اس کے حوالے کرتی اس سمندر کی بپھرتی موجوں میں بہتی چلی گئی۔

نجانے یہ بے خود لمحات کب تک جاری رہتے کہ موبائل کی رنگ ٹیون پہ علیزے نے اس کے سینے پہ زور سے دباو ڈالا تو وہ اسے چھوڑتا ہوا سیدھا ہوا تو وہ گہری سانسیں بھرتی اس کے سینے پہ سر ٹکا گئی جبکہ وہ ایک بازو اس کے گرد حمائل کرتا ہوا موبائل چیک کرنے لگا۔

"جے! خدا کے لیے باقی کا پاک بھارت ملاپ رات کو کر لینا، اس وقت ہماری بھابھی ہمیں کچھ دیر کے لیے ادھار دے دو۔" معاویہ کی چہکتی آواز پہ علیزے کرنٹ کھا کہ اس سے علیحدہ ہوئی اور حواد باختہ سی نگاہ ونڈو پہ ڈالی جو جہان کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہ سکی۔

"کدھر ہو تم؟" اس نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"میں وہاں جہاں تو۔" اس نے لہک کے جواب دیا تو اس کے ماتھے پہ بل پڑنے لگے جبکہ علیزے جلدی دے اس سے دور ہٹی اور اپنا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

"اوکے۔"اس نے بنامزید بات کیے کال بند کی اور علیزے کو گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"حیدر! پلیز بب۔بس کریں اور ابھی فریش ہولیں، پوری رات آپ کے پاس پڑی ہے۔"اس کی پر تپش نگاہیں محسوس کر کے وہ ملتجی ہوتی بے چاختیار بول اٹھی جس کا احساس اسے جہان کے بلند قہقہے نے دلایا تو وہ اگلے ہی لمحے لب سختی سے دباتی وہاں سے نو دو گیارہ ہونے لگی۔

"رکیں علیزے! یہ تو بتاتی جائیں واقعی پوری رات میری ہے نا؟"اس نے مسکراتی مگر شرارتی آواز میں ہانک لگائی لیکن وہ نظر انداز کیے دھڑکتے دل کے ساتھ سرپٹ دوڑ گئی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے چینج کرنے چل دیا۔

"یزدان!"اس نے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے یزدان کو پکارا تو وہ رکا۔

"جی راپنزل!"اس کے طرزِ تخاطب پہ ہمیشہ کی طرح اس کے ہونٹوں پہ مسکان بکھر گئی۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے، فری ہیں آپ؟"اس نے نرمی سے کہا، وہ اس وقت لاونج میں ہی موجود تھی جبکہ باقی سب بچوں کو سکول وکالج بھیجنے کے بعد معمول کی سرگرمیوں میں مگن تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ضرور کریے آپ بات، آپ کیلیے میں ہر وقت فری ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ جڑ کے بیٹھتا اس کے کندھے پہ اپنا بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔

"کشمالے کا بر تھڈے ہے آج اور وہ بہت بری طرح سے ری ایکٹ کر رہی ہے۔" وہ تفکر سے بولی کیونکہ جہان اور ویر دونوں ہی اس وقت آوٹ آف سٹی تھے اور ایسی سچویشن میں اسے ہینڈل صرف یزدان ہی کر سکتا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہ تو یہ بات ہے، ڈونٹ وری ہم رات میں مالا کا بہت زبردست قسم کا برتھڈے سیلیبریٹ کریں گے۔" اس نے اس کے سر کا بوسہ لیتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو وہ پھیکا سا مسکرا دی۔

"یزدان! آپ نے پتہ کیا؟" اس کا لہجہ سرسرایا تو یزدان کے چہرے پہ سنجیدگی چھانے لگی۔

"راپنزل! وہ میری ہے اور ہمیشہ میری رہے گی، مجھ پہ یقین رکھیں کہ اسے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ اس کی حفاظت کے لیے اللہ کے بعد جہان حیدر شاہ، شاہ ویر حیدر شاہ اور یزدان معاویہ شاہ ہیں، جس نے بھی اسے زک پہنچانے کی کوشش کی وہ اپنے پیدا ہونے پہ افسوس کرے گا،

آپ بس تحمل کے ساتھ اچھے وقت کا انتظار کریں۔" وہ سرد مگر مضبوط لہجے میں اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"مجھ سے صبر نہیں ہوتا بیٹا! نجانے وہ کس حال میں ہو گی؟" مارے بے بسی کے اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے۔

"میں جانتا ہوں راپنزل! آپ ایک ماں ہیں اور آپ کے لیے صبر انتہائی مشکل ہے لیکن آپ اللہ پہ یقین رکھیں، وہ ہماری لٹل راپنزل کو کچھ نہیں ہونے دے گا، سٹرانگ رہیں اور گرینی (زائرہ شاہ) کا بھی دھیان رکھیں، وہ بھی بہت پریشان رہتی ہیں۔" وہ اپنی عادت کے برخلاف بہت پیار اور نرم لہجے میں اسے تسلی دے رہا تھا تو اس نے ہولے سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے آنسو صاف کیے۔

"یہ بتائیں, جان بابا کب آ رہے ہیں واپس؟"اس نے اس کا دھیان بٹانے کو پوچھا۔

"اپنے جان بابا کا اپنے ڈیڈ یا خان چاچو سے پوچھا کریں، مجھ سے زیادہ وہ باخبر ہوتے۔"وہ نروٹھے انداز میں بولی۔

"یہ تو سراسر الزام لگا رہی ہیں آپ کیونکہ آپ دونوں کا تو یہ حساب ہے کہ ایک سانسیں لے تو دوسرے کو سگنل موصول ہونے لگتے ہیں۔"اس نے شرارت سے اسے چھیڑا تو وہ بری طرح سے چھینپ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان!" اس نے شرمندگی مٹانے کو اسے ہلکا سا گھورا ر وہ قہقہہ لگا کہ ہنس دیا۔

"آخاہ! مدران لاء کو امپریس کیا جارہا؟" وہاں آتا یرمغان انہیں دیکھ کہ بے اختیار بولا مگر جونہی اپنے لفظوں اور ان کے سنجیدہ چہروں کو دیکھا تو اپنا مذاق بے موقع لگا۔

"مجھے امپریس کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مدران لاء اور ان کی بیٹی پہلے ہی امپریس ہیں۔" اس نے کندھے اچکاتے ہوئے علیزے کو تائیدی نگاہوں سے دیکھا تو وہ مسکرادی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مدران لاء کی بات کرو کیونکہ بیٹی تم سے ہر گز امپریس نہیں ہے۔" یرمغان نے نادانستگی میں اس کی دکھتی رگ چھیڑ دی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل دیتا ماہ زیب وہاں آ گیا۔

"دانی بھائی! آپ اگر آفس جا رہے ہیں تو مجھے بھی راستے میں کالج ڈراپ کر دیں۔" اس نے جلدی جلدی کہا۔

"موٹو! ڈرائیور کے ساتھ کیوں نہیں گیا؟" اس نے کشن اسے مارتے ہوئے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ماما!" اس نے زور سے ہانک لگائی کیونکہ اسے سب سے زیادہ چڑا سی لفظ سے ہوتی تھی مگر بچپن میں اس کے گپلو سے ہونے کی وجہ سے یزدان ابھی بھی اسے یوں ہی چڑاتا تھا۔

"یزدان! خبردار میرے بیٹے کو موٹو نہیں بلانا۔" پریہان نے آتے ہی بمشکل مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا تو ماہ زیب نے نروٹھے انداز میں اسے دیکھا۔

"چلیں کیا یاد کریں گی، میری لٹل راپنزل کی کزن ہیں آپ اس لیے آپ کے بیٹے کو چھوڑ رہا کیونکہ یہ اس کا بھانجا لگتا ہے۔" اس نے بات کا گھماتے ہوئے شیخی بگھاڑی تو سب ہنس دیے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مطلب کہ کوئی اور رشتہ نہیں ہے میرا آپ کے ساتھ؟"اس نے پہلو پہ ہاتھ جماتے ہوئے کڑے انداز میں پوچھا تو وہ ماہ زیب کے بال بکھیرتا ہوا پری کے قریب ہوا۔

"آپ بہت کچھ لگتی ہیں کیونکہ آپ ڈاکٹر چاچو کے جگر، دل و کلیجے لگتی ہیں۔"اس نے بائیں آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی۔

"شریر!"وہ اسے دیکھتی ہوئی بولی جو ماہ زیب کو لیے باہر نکل رہا تھا تو وہ بھی سر جھٹکتی علیزے کی طرف چل دی۔

"میرے تو بچے جب بڑے ہوں گے نا میں نے انہیں ہیر رانجھا، سسی پنوں، سوہنی مہینوال کی داستانیں نہیں پڑھنے دینی بلکہ۔۔" آج سب "شاہ مینشن" میں اکٹھے ہوئے تھے وجہ علیزے کی گود بھرائی کی رسم تھی جس کے بعد سب اکٹھے ہو کہ بیٹھے تو معاویہ بولا مگر ولی نے پھرتی سے اس کی بات کاٹی۔

"اپنی رنگین لو اسٹوری کو بچوں کے سامنے پیش کرنا کہ دیکھو بچوں میں کس قدر اتاولا تھا آپ کی ماما سے شادی ے لیے۔" اس کے بیچ میں ٹکڑا لگانے سے جہاں سب کے قہقہے گونجے وہیں وہ جل بھن اٹھا۔

"اور تیری لواسٹوریز تو میں نے دیواروں پہ چپکانی ہیں کہ کیسے ایک چپکو نے ایک شریف سی لڑکی کو پھنسایا۔" وہ عورتوں کی طرح ہاتھ نچا نچا کے جوابی کاروائی کرنے لگا تو ہدیٰ شریف سی لڑکی بیچارگی سے سر ہلانے لگی۔

"مجھے تیری ہر بات منظور ہے، تو پورے پاکستان میں میرے چرچے کر دے مگر باخدا اس آفت کو شریف سی مت بول۔" ولی دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے ملتجی ہوا تو سب ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہونے لگے جبکہ ہدیٰ کا دل چاہا اس کو کچا چبا جائے۔

"معاویہ چاچو! آپ ہمیں کچھ بتا رہے تھے؟" ہالے بے چینی سے بولی کیونکہ اسے سٹوریز سننے اور پڑھنے کا بہت شوق تھا۔

"میں کہہ رہا تھا کہ میں اپنے بچوں کو روایتی سٹوریز نہیں پڑھاوں گا کیونکہ الحمداللہ میرے عاشقانہ مزاج بچے عشق میں بہت آگے جا چکے ہیں۔" اس نے ہالے کے ساتھ بیٹھے یزدان کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا کیونکہ یزدان اس کے ہاتھوں پہ نیل پینٹ لگا رہا تھا۔

"معاویہ!" جہان نے تنبیہی انداز میں پکارا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بچے مائنڈ میں کوئی ایسی بات لیکر آئیں۔

"اوکے سوری! ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ نیو جینریشن کے لیے میں نیو لو سٹوری لے کر آوں گا بنام جہان حید شاہ و علیزے حیدر شاہ۔" وہ بات

کا رخ پلٹتا اپنے من پسند موڑ کی طرف لے گیا تو علیزے بلش کرنے لگی۔

"معاویہ بھائی! آپ نے کوئی شرارت کی تو میں ناراض ہو جاوں گی۔" وہ اسے باز رکھنے کو ہولے سے منمنائی لیکن نقار خانے میں طوطی کی پکار کون سنتا بھلا۔

"مم!" معاویہ کے مزید شوشا چھوڑنے سے قبل لویشہ زور سے پکارتی ہوئی لاونج میں داخل ہوئی تو مہرو نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"ویر کو سمجھا لیں کہ مجھے کھیلنے دیں۔" نو سالہ لویزہ نے ٹھنکتے ہوئے کہا۔

"اپھو! یہ مٹی کے ساتھ کھیل رہی ہیں، جرمز لگ سکتے ہیں انہیں۔"
شاہ ویر نے سنجیدگی سے کہا کیونکہ باپ کی طرح وہ بھی نے حد نفاست
پسند تھا۔

"لویزہ بیٹے ادھر آئیں۔" جہان نے نرمی سے اسے پکارا تو منہ بسورتی
اس کے قریب گئی۔

"آپ جانتی ہیں مٹی میں جرمز ہوتے ہیں اور اگر آپ یونہی کھیلتی رہیں
تو وہ جرمز آپ کو لگ جائیں گے جس سے آپ بیمار پڑ جائیں گی، اس
لیے ویر آپ کو روک رہا ہے کیونکہ ویر جانتا ہے کہ اسے اپنی فیملی کی

کیئر کرنا ہے رائیٹ۔" اس نے نرمی اور پیار سے اس کے بالوں میں لگی مٹی جھاڑتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیکن ماموں مجھے کھیلنا ہے۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"تو ضرور کھیلیں، پلے لینڈ آپ کے لیے ہی بنایا گیس ہے ادھر جا کہ کھیلیں لیکن گارڈن میں مٹی کے ساتھ نہیں۔" اس نے پیار سے اسے سمجھایا اور پھر آیت کے ہمراہ اس کا ہاتھ منہ دھلوانے کے لیے اسے بھیجا۔

CLASSICPDFMATERIAL

"ویسے مہرو! لویزہ کو دیکھ کہ مجھے مکافاتِ عمل پہ یقین ہونے لگا ہے۔" لویزہ کے منظر سے ہٹتے ہی زوریز بہت مدبر انداز میں گویا ہوا تو سب نے ہنسی دبائی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" وہ غرائی۔

"یہی کہ جس طرح تم ہمارا جینا محال کیے رکھتی تھی اب اس بات کا بدلہ تمہاری لاڈلی تم سے لے رہی ہے۔" وہ مزے سے بولا تو سب سے بلند قہقہہ خان کا ہی ابھرا جو مہرو کی گھوری سے دب کے رہ گیا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اس کی ہی۔۔ میرا مطلب کے اپنے ڈیڈ کی ہی لاڈلی ہے، انہوں نے بگاڑا ہے اسے۔" وہ جو بگڑے لہجے میں بولنے لگی تھی، جہان کی موجودگی کے باعث فوراً مہذبانہ انداز میں گویا ہوئی۔

"خدا کا خوف کر بہن، کیوں جھوٹ بولتے ہوئے ایک بیبے بچے بلکہ مرد پہ الزام لگا رہی ہو۔" آریان تڑپ کے بولا تو اس نے اسے بے دریغ گھورا۔

"اوہو چھوڑو نا تم سب فضول باتیں، بیگم تم ادھر نزدیک آ کے بیٹھو میرے تمہیں ایک رومینٹک مووی دکھاتا ہوں شاید تم پہ بھی اثر ہو جائے۔" وہ ان کو چپ کروا تا زینی کا ہاتھ پکڑ کے زبردستی اپنے پاس

بٹھاتا ہوا بے باکی سے بولا تو وہ اپنے سدا کے بے شرم شوہر کی بے شرمی پہ سوائے کڑھنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

جونہی بچے سب کھیلنے کے لیے باہر گئے اس نے ولی کو اشارہ کیا تو وہ یو ایس بی سیٹ کرنے لگا جب کہ علیزے کا دل اس کے ہاتھوں میں دھڑکنے لگا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کیا دکھانے والا تھا، اس نے خود کو زائرہ شاہ کی گود میں چھپا لیا کیونکہ وہ کسی کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔

"چلیں جی ہو جائیں ہوشیار و متوجہ۔" اس نے سب کو متوجہ کرنے لے لیے بلند آواز میں پکارا تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئے جس نے ویڈیو پلے کی جہاں علیزے کا کمرے میں اینٹر ہونے کا منظر تھا اور جیسے ہی جہان کی نگاہ سکرین پہ پڑی اس نے سرد نگاہوں سے معاویہ کو گھورا

جو مزے سے دانتوں کی نمائش کرتا ہوا اسے ہی تک رہا تھا جبکہ باقی سب دلچسپی سے جہان کی دیوانگی اور علیزے کی معصومانہ ہڑبڑاہٹ دیکھ رہے تھے۔

"معاویہ بھائی! بہت بے شرم انسان ہیں آپ، اب آپ اپنی خیر منائیں ایسی ہی لائیو کوریج آپ کی بھی کی جائے گی۔" دریہ بھابھی معاویہ سے بولیں۔

"ایسا موقع ہماری بیگم ہمیں دیتی ہی نہیں اور اگر دے گی بھی تو ہم فل پروف پلان بناتے ہیں ایسے دشمنوں کو سراغ نہیں دیتے۔" وہ مظلومیت کا رونا روتے ہوئے بے شرمی سے بولا تو سب ہنس دیے۔

"تمہارے فل پروف پلانز کی ایسی کی تیسی، تم میرے روم میں گئے کیوں؟" جہان تیزی سے اس کی طرف لپکا کہ ہر بار اس کی ایسی شرارت کے بعد علیزے اس سے اتنے دن چھپتی دور رہتی تھی۔

"جے! یار اس پلان میں سب شامل تھے، عائشہ چچی، ماما سمیت سب۔" وہ اپنے بچاؤ کرتے ہوئے سب کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے بولا تو جہان نے بے یقینی سے سب کو دیکھا تو سب کے کورس میں ابھرتے قہقہے نے ایک پل کو اسے خجل سا کر دیا مگر اگلے ہی لمحے وہ نارمل ہوتا معاز سکندر کے پہلو میں بیٹھتا ان سے بات چیت کرنے لگا اور خواتین سب اپنی گپوں میں مصروف ہو گئیں۔

"شائینگ سٹار!" بال بناتے ہوئے اس نے مرر سے اسے دیکھا جو اپنی بکس سمیٹ رہی تھی۔

"جی۔" اس کی پکار پہ اس نے آہستگی سے بنا اس کی طرف دیکھے جواب دیا۔

"اپنے گھر کال کرنا چاہو گی؟" اس کے اچانک پوچھے جانے والے سوال پہ اس کے ہاتھ اور دھڑکنیں لحظہ بھر کو ساکت ہو گئیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کرو گی بات؟" اسے چپ دیکھ کہ اس نے دوبارہ بات دہرائی تو وہ چونکی اور رخ موڑتے ہوئے سپاٹ انداز میں بولی۔

"نہیں۔" اس نے پوری کوشش کی کہ دل کا درد اور آنسوؤں کی نمی اس کے لہجے سے عیاں نہ ہو سکیں۔

"سنا ہے کہ تمہاری لٹل سسٹر کی برتھڈے ہے آج۔" اس کی پشت پہ نگاہیں جمائے وہ وہ بڑے آرام سے بولا تو وہ جو ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ رہی تھی پوری جان سے ٹھٹکی اور پھر تعجب سے مڑ کے اسے دیکھا جو مزے سے خود پہ پرفیوم انڈیلتا اس کے چہرے کے تاثرات کا مزہ لے رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتی غصے سے بولتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

"تم تو جانتی ہو نا کہ میں کس قدر نرم دل انسان ہوں اس لیے تمہیں آفر دے رہا ہوں کہ کر لو اپنی سسٹر سے بات، اس کا سپیشل ڈے مزید سپیشل ہو جائے گا۔" اسے ڈریسنگ روم سے باہر نکلتا دیکھتے ہی وہ فراخدلی کا مظاہرہ کرتا ہوا بولا۔

"مجھے نہیں چاہیے آپ کی یہ نرم دلی پلیز، نہیں کرنی مجھے گھر کال کیونکہ میری ایک منٹ کی کال انہیں اطمینان و سکون دینے کی بجائے اذیت دیتی ہے۔" وہ سسکتے ہوئے پھٹ پڑی کہ اس کا بار بار تذکرہ کرنا

CLASSICURDUMATERIAL

اس کے دل کو کچوکے لگا رہا تھا، اس کی بات پہ وہ لمحہ بھر کو چپ سا کر گیا۔

"لیکن آج شاید ایسا نہ ہو، کیا پتہ تمہاری وشزا سے خوش کر دیں، اس لیے ادھر آو اور بات کرو۔" وہ حکمیہ انداز میں بولا تو اس نے سرخ آنکھیں اس پہ جمائیں اور غرائی۔

"میں نے کہا نا کہ مجھے بات نہیں کرنی، آپ کو سمجھ نہیں آ رہا؟" وہ انجام کی پرواہ کیے بغیر زور سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"شائننگ سٹار! یار کیوں اپنے لیے پرابلمز بڑھا رہی ہو؟ میرے اندر کے سوئے انسان کو مت جگاو کیونکہ اگر یہ جاگ گیا تو تمہیں سونے نہیں دے گا۔" وہ ذو معنی لہجے میں بولا تو اس کے حواس جھنجھنا اٹھے۔

"آپ انتہائی بے حس اور بے رحم انسان ہیں۔" وہ بے بسی کے احساس تلے ڈوبی بھرائی آواز میں بولتی تھکے تھکے انداز میں بیڈ پہ جا بیٹھی۔

"ہالے! کیا تمہیں واقعی لگتا ہے میں بے حس انسان ہوں؟" اس کے سنجیدہ انداز پہ اس نے چونک کے اس کی طرف دیکھا، اسے حیرت میں اس کی بات سے زیادہ اس کے طرزِ تخاطب نے ڈالا تھا کہ وہ اسے کبھی یوں نہیں پکارتا تھا، اور اب ایسے کیوں؟ اور اس کا سوال؟

جو الفاظ وہ بول چکی تھی اس کا دل چیخ چیخ کے اس چیز کی نفی کر رہا تھا لیکن اس بات کو وہ زبان کی نوک تک نہیں لا سکتی تھی اور اس سے قبل ہی وہ اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر اسے نمبر ملا کے دیتا کمرہ چھوڑ کے جا چکا تھا جبکہ وہ اپنے اندر اترتے خالی پن کو محسوس کرتی موبائل کی جانب متوجہ ہو گئی۔

کہنے کو محبت ہے لیکن

اب ایسی محبت کیا کرنی

جو نیند چرا لے آنکھوں سے

CLASSICURDUMATERIAL

جو خواب دکھا کر پھولوں کے تعبیر میں کانٹے دے جائے

جو غم کی کالی راتوں سے ہر آس کا جگنو لے جائے

جو خواب سجاتی آنکھوں کو آنسو ہی آنسو دے جائے

جو مشکل کر دے جینے کو جو مرنے کو آسان کرے

وہ دل جو پیار کا مندر ہو وہ یادوں کو مہمان کرے

CLASSICURDUMATERIAL

اب ایسی محبت کیا کرنی

جو عمر کی نقدی لے جائے اور پھر بھی جھولی خالی ہو

وہ صورت دل کا روگ بنے جو صورت دیکھی بھالی ہو

جو قیس بنا دے انساں کو جو رانجھا اور فرہاد کرے

اب ایسی محبت کیا کرنی جو خوشیوں کو برباد کرے

دیکھو تو محبت کے بارے ہر شخص یہی کچھ کہتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

سوچو تو محبت کے اندر اک درد ہمیشہ رہتا ہے

پھر بھی جو چیز محبت ہے کب ان باتوں سے ڈرتی ہے

کب ان کے باندھے رکتی ہے

جس دل میں اس کو بسنا ہو یہ چپکے سے بس جاتی ہے

اک بار محبت ہو جائے

CLASSICURDUMATERIAL

پھر جاہے جینا مشکل ہو یا جھولی خالی رہ جائے

یا آنکھیں آنسو بن جائیں

یارا نجھا یا فرہاد کرے

پھر اس کی حکومت ہوتی ہے

آباد کرے بر باد کرے

اک بار محبت ہو جائے

CLASSICURDUMATERIAL

کب ان باتوں سے ڈرتی ہے

کب ان کے باندھے رکتی ہے

جس دل میں اس کو بسنا ہو یہ چپکے سے بس جاتی ہے...!!

عاطف سعید

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہ گاڈ!" وہ جو فائل سینے سے لگائے کندھے پہ لٹکتا بیگ سیٹ کرتی تیزی سے چل رہی تھی ایک دم کسی سے زوردار انداز میں ٹکرانے کے بعد اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

"اوہ آئم سوری میڈ۔۔" ماتھے کو مسلتے ہوئے اس مے ایک مانوس سی آواز سنی تو سر جھٹکا سے چاوپر کیا تو اس کے معذرت کرتے لب یک لخت چپ ہو گئے۔

"تم!" اس نے بے تکلفی اسے دیکھتے ہی کہا تو وہ مروتاً بھی نہ مسکرا سکی کہ اس کو اس وقت درد تھی اور وہ ایویں دانتوں کی نمائش کرتی پھرے۔

"زیادہ تو نہیں لگی؟"اس نے مسکراتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

"نہیں زیادہ تو نہیں لگی لیکن آپ کو شاید ٹکریں مارنے کا شوق ہے۔"وہ اپنی پہلی ملاقات کا حوالہ دیتی ہوئی سنجیدگی سے بولی تو حازم شیرازی کا دلکش قہقہہ گونج اٹھا اور تب ہی دو سبز لگتی ہوئی آنکھوں نے یہ منظر بری مشکل سے دیکھا۔

"مارنے کا شوق تو نہیں ہے لیکن ایسے خوبصورت چہرے کو دیکھ کہ میری گاڑی کے اور میرے اپنے بریک خود بخود فیل ہو جاتے۔"وہ لہجے کو تھوڑا بھاری کرتا ہوا دلکش لب و لہجے میں بولا تو وہ ہلکی سی سٹپٹا اٹھی۔

"میں چلتی ہوں، اماں انتظار کر رہی ہوں گی۔" وہ نظریں چراتی ہوئی اس کے پہلو سے نکلنے لگی جب وہ تیزی سے اس کے سامنے آیا تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

"آو میں چھوڑ آتا ہوں۔" وہ دوستانہ انداز میں مسکراتا ہوا بولا تو وہ کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی، شکر ہے اس وقت گیٹ کے آس پاس زیادہ لوگ نہیں تھے کیونکہ وہ آج آف ٹائم سے پہلے نکل آئی تھی۔

"نہیں سوری! آپ زحمت نہ کریں، میں ابھی پوائنٹ لے کہ گھر چلی جاتی ہوں۔" کسہ کی پر تپش نگاہوں کے احساس سے وہ پگھلتی جا رہی

تھی،ول ان نگاہوں کی وارننگ بھی سمجھتی تھی لیکن وہ چاہ کے بھی سامنے کھڑے حازم شیرازی سے فاصلہ نہ بڑھا سکی کہ یہاں وہ مجبور تھی۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا،اب میرے ہوتے ہوئے تم پوائنٹ پہ تو ہر گز نہیں جاو گی،ویسے بھی میرہ چائے ادھار ہے تم پہ اور آج تم مجھے وہی پلانے والی ہو۔" وہ بے تکلفی کی حدیں پھلانگتا ہوا اس کا ہاتھ تھامتا آگے بڑھنے لگا تو وہ حواس باختہ ہوتی اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کرنے لگی مگر اسی دم کوئی بہت برے طریقے سے اس سے آن ٹکرایا اور حازم شیرازی اس ٹکر کے نتیجے میں بری طرح سے نیچے جا گرا جبکہ ہڈی پہنے اس شخص کی ماسک سے دکھائی دیتی سبز آنکھوں میں ویرہ کے لیے ایسی دہشت ناک وارننگ تھی کہ وہ بے ساختہ کپکپا اٹھی۔

"کیا ہوا؟ زیادہ تو نہیں لگی؟" وہ اس ٹرانس سے نکلتی زمین پہ کراہتے حازم کی طرف بڑھی اور دانستا طور پہ ایک فاصلہ قائم رکھتے ہوئے پنجوں کے بل زمین پہ بیٹھی۔

"افففف! کون تھا وہ زلیل انسان، میرا کندھا توڑ گیا۔" وہ ہائے وائے کرتا ہوا اس نامعلوم شخص کو گالءوں سے نوازنے لگا جبھی وہاں سے چند ایک طلباء کا گزر ہوا تو وہ اس کی طرف لپکے اور اسے سہارا دینے لگے جبکہ وہ دل مسوس کہ رہ گیا کیونکہ وہ اس سمے سامنے بیٹھی پھولوں کی طرح مہکتی لڑکی کا سہارا پاتے ہوئے اسے اپنا ہمنوا بنانا چاہتا تھا مگر قسمت اس سے یہ موقع چھین کے جا چکی تھی اور ویرہ اسے گڈ لک وش کرتی ہوئی اپنے پوائنٹ کی جانب بڑھ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لالے!" وہ تیزی سی سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے جا رہا تھا جب کشمالے کی پرجوش پکار پہ رکا۔

"جی۔" اس نے مڑ کے مسکراتے ہوئے دیکھا تو اس نے اشارے سے اسے اوپر پکارا۔

"جی فرمایئے ملکہء عالیہ! خادم حاضر ہے۔" وہ مسخرے انداز میں بولتا ہوا ہلکا سا اس کے سامنے سر جھکاتا ہوا بولا تو جھینپ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لالے! آپی کی کال آئی تھی مجھے۔" وہ رازدرانہ انداز میں بولی تو اس کے مسکراتے ہوئے لب جڑ گئے۔

"کب؟" اس نے اس کے جگمگاتے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ دیر پہلے جب آپ گھر آئے تب ہی آئی۔" وہ آہستہ آواز میں بولی کہ یہ یزدان کا ہی کہنا تھا کہ آپ بر تھڈے سیلیبریٹ کرو، آپ کی آپی آپ کو کال ضرور کریں گی لیکن آپ کسی اور کو نہیں بتاو گی ایسے سب پریشان ہوں گے۔

"ہمم، کچھ اور تو نہیں کہا اس نے؟" وہ کھوجتی محتاط نگاہیں اس کہ معصوم چہرے پہ ڈالتا ہوا بولا۔

"نہیں بس بر تھڈے وش کی اور ہاں آپ کا پوچھا کہ آپ گھر آ چکے ہیں یا نہیں؟" وہ اچانک یاد آنے پہ پر جوش انداز میں بولی تو اس کے چہرے پہ ایک مبہم سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اوکے! اس بات کا جواب اسے میں خود دے لوں گا، آپ تیار ہو کہ نیچے آئیں اور کیک کاٹیں جلدی سے۔" وہ اس کا گال تھپتھپاتا ہوا بولا اور مسکراتے ہوئے واپس مڑ گیا اور وہ بیڈ پہ پڑا ہوا ڈریس اٹھاتی واشروم کی جانب چل دی۔

"تمہیں میں بتا نہیں سکتی کہ اس وقت میں نے اپنی ہنسی کس مشکل سے کنٹرول کی تھی، اس کی شکل یار دیکھنے والی تھی۔" وہ کھلکھلاتی ہوئی موبائل پہ مگن بات کیے جا رہی تھی۔

"نہیں، اب اتنی اچھی بھی نہیں ہوں میں ک۔۔۔" وہ قہقہہ لگاتی ہوئی بولی تب ہی اسے اپنا وجود خوشبوؤں کے حصار میں لپٹا محسوس ہونے لگا، مانوس سی پرفیوم اور سیگریٹ کی ملی جھلی مہک جب اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اس کے حواس الرٹ ہوئے مگر اس کے مڑنے سے وبل وہ اسے اپنے مضبوط حصار میں لیتا اس کی پشت اپنے کشادہ سینے سے ٹکرائے ٹھوڑی اس کے کندھے پہ رکھ چکا تھا۔

"آپ کی یہ ہنسی مجھے بے حد عزیز اور بے حد پیاری ہے مگر یہ مجھے اور پیاری ہو گی جب اس کی وجہ میں ہوں۔" وہ دھیمے سلگتے خمار آلود لہجے میں بولتا ہوا اس کے کانوں میں سلگتی سانسوں اور لفظوں کا لمس انڈیلتا اس کا سانسیں سینے میں ہی اٹکا گیا۔

"آ۔۔آپ!" وہ گھبرا کے فاصلہ بنانے کی کوشش کرنے لگی جو فوراً ناکام بنادی گئی۔

"میں نے کچھ کہا تھا آپ کو؟" وہ بازووں کی گرفت مزید مضبوط کرتا ہوا بولا تو وہ بے ساختہ چیخ اٹھی۔

"پسلیاں توڑنے کا ارادہ ہے۔" وہ بڑبڑائی مگر اس کی قابلِ رشک سماعت نے بہت تیزی سے اس کے الفاظ پہ گرفت کی تو اس کے لب ہلکا سا مسکرا دیے۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے؟ وہ بازوؤں سے دباؤ ڈالتا ہوا بولا تو اس کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔

"میں شور مچا دوں گی۔" وہ بے ربط دھڑکنوں کو بحال کرتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو اس نے محظوظ انداز میں بھنویں اچکاتے ہوئے اس کے کندھے پہ تھوڑی ٹکائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جلدی مچایئے۔"اس نے اکسانے والے انداز میں کہاتو وہ روہانسی ہو اٹھی کہ اس کی قربت اور دھڑکنوں کاارتعاش برداشت سے باہر تھا۔

"چھوڑیں ناپلیز۔"وہ اب کہ لہجے کو نرم کرتی التجائیہ ہوئی۔

"آپ کو جو کہا تھا، آپ نے اس پہ عمل کیوں نہیں کیا؟"وہ اس کی التجا پہ عمل کرتا اپنی گرفت قدرے نرم کرتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہوا سنجیدگی سے بولا تو اس کا گلا خشک ہونے لگا۔

"بات دہرانے پہ مجھے مجبور مت کیا کریں کیونکہ مجھے سخت نفرت ہے اس کام سے۔"وہ تنبیہی لہجے میں بولا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی کیونکہ یہ بات وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ چیز تو اس کی رگوں میں

شامل تھی کہ بے پناہ محبت کے باوجود وہ اپنی محبت پہ کسی کا سایہ تک برداشت نہیں کرتا تھا۔

"وہ۔۔وہ سب میری مجبوری ہے۔"سب کو انگلیوں پہ نچانے والی لڑکی اس کی بانہوں میں سمٹی سی کھڑی صفائیاں دے رہی تھی۔

"آپ میرے لیے ہی بنی ہیں، میری خوشی کا باعث بننا ہی آپ کی سب سے بڑی ڈیوٹی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں، دوبارہ وارن کر رہا ہوں کہ اس سے دور رہیے گا۔"خوبصورت الفاظ میں اسے باور کرواتا وہ اس کے گال پہ جھولتی لٹ کان کے پیچھے اڑستا اسے جھرجھری لینے پہ مجبور کر گیا۔

"میں۔ میں آپ کی شکایت لگاوں گی۔" وہ خود میں سمٹتی لب بسورتی ہوئی بولی تو وہ ٹھٹکا اور پھر ہلکا سا مسکرایا۔

"میرے پاس آنے کی کچھ زیادہ جلدی تو نہیں ہے؟" زو معنی لہجے میں اس نے چھیڑنے والے انداز میں لہا تو وہ لمحہ بھر میں اس کی بات سمجھتی زور سے جھلائی۔

"خبر دار! جو آپ نے ایسی کوئی بات کسی سے کہی، مجھے ہر گز آپ کے پاس نہیں آنا۔" وہ پوری قوت سے اس کے سینے پہ ہاتھ جماتی اس کی گرفت سے آزاد ہوتی مستحکم لہجے میں بولی کہ یہاں وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

"چچچچچچ! سوچیں اگر میں ایک بار کہہ دوں کہ مجھے آپ کو 'ہمارے کمرے' میں لے کر جانا ہے تو کون روکے گا مجھے؟" وہ اپنے لفظوں پہ زور دیتا ہوا اس کا دل سہما سا گیا۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔" وہ اسے باز رکھنے کی کوشش کرنے لگی کہ وہ ضدی باپ کا ضدی بیٹا تھا جو کسی بھی وقت ضد پہ اڑ سکتا تھا اور اس کے لیے اسے مصلحت اختیار کرنا پڑ رہی تھی۔

"اور میں ایسا تب نہیں کروں گا جب آپ حازم شیرازی سے دس فٹ کے فاصلے پہ رہیں گی۔" وہ جواباً سرد لہجے میں صاف گوئی سے بولا تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

"اوکے۔" فی الوقت اس کے پاس سوائے اس کی بات ماننے کے کوئی اور چارہ نہیں تھا تب ہی مدہم لہجے میں منظوری دیتی ہوئی بولی۔

"گڈ مگر کوئی وعدہ، کوئی اشارہ دیں شاید تب مان جاوں آپ کی بات۔" اس کی آنکھوں سے ایک شریر سی لپک محسوس ہو رہی تھی جس نے اس کی سامنے کھڑی لڑکی کو جھنجھنا کے رکھ دیا تھا۔

"کک۔۔ کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ چاہنے کے باوجود بھی لہجے کو مضبوط نہ کر پائی تو وہ زیرِ لب جیسے مسکرایا ہو، اس نے یونہی مسکراتے ہوئے لپک کے اسے بازوؤں کے حصار میں جکڑا اور ہلکا سا اس کے بائیں کان کی جانب جھکا۔

"لفظوں سے بتاوں یا۔۔۔؟" معنی خیز لہجے میں بولتے ہوئے اس کے لب نامحسوس انداز میں اس کے کان کو چھو رہے تھے۔

"نہیں۔" اس نے جلدی سے کہتے ہوئے پیچھے ہونا چاہا کہ آج وہ اسے پاگل کر دینے کے درپے تھا، لیکن مضبوط بازو نے اس کی کوشش ناکام کر دی۔

"ششش۔" وہ اس کے ہونٹوں پہ زور سے انگلی رکھتا اس کے لفظوں کو روکتا اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو آنکھوں کے رستے دل میں محفوظ کرتا اپنا بایاں ہاتھ اس کے رخسار پہ رکھتا اسے مزید اپنے قریب کر گیا تو اس کی ہمت ڈھے سی گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نن۔۔"اسے بے خود سا اپنے چہرے پہ جھکتا دیکھ کہ اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلیں جبکہ حلق نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا کیونکہ گرم سانسوں کی تپش سرخ ہونٹوں پہ بتدریج بڑھتی جا رہی تھی۔

"نہیں۔"اسے اپنے ہونٹوں سے بال بھر کی مسافت پہ محسوس کرتے ہی وہ آنکھیں سختی سے بند کرتی ایک دم حلق پھاڑ کے چلائی۔

"پپ۔۔پلیز،نو۔۔مم۔۔اماں۔۔نو،ششش۔۔"وہ آنکھیں زور سے میچے چلا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویرا"اس کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے حواس باختہ سی اماں بھاگتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئیں اور اسے چلاتے دیکھ کہ پریشان ہوتیں اس کی جانب لپکیں جو بس ایک ہی لفظ دہرا رہی تھی۔

"پلیز نو۔"اس کے ہونٹوں پہ ایک ہی ورد جاری تھا جبکہ آنکھیں بدستور بند تھیں۔

"ویرا۔"اماں نے زور سے اس کے کندھے جھنجھوڑے تو وہ یوں سٹاپ ہوئی گویا کسی نے ریموٹ سے میوٹ بٹن پریس کیا ہو جبکہ ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولتے ہوئے اس کے سامنے دیکھا تو کمرے میں سوائے اماں کے اور کوئی نہ تھا،اس نے حیرت و خوف سے چاروں طرف

بوکھلائی نگاہیں ڈالیں تو خالی کمرہ اس کا منہ چڑا رہا تھا، اس کا یوں اسے خوفزدہ کر کے اچانک چلے جانا اس کے اندر غصے کا جوار سا پیدا کر گیا۔

"کیا ہوا بیٹا! چلا کیوں رہی تھی؟" اماں کی پر تشویش آواز پہ وہ بری طرح چونکی۔

"وہ۔۔وہ میں نے چھپکلی دیکھی تو ڈ۔۔ڈر گئی۔" دل ہی دل میں اس کا گلا دبانے کی خواہش پہ قابو پاتی ہوئی وہ بمشکل بولی تو اماں نے حیرانگی سے اسے دیکھا جس نے پہلی دفعہ کہا تھا کہ اسے کسی چیز سے ڈر لگتا ہے۔

CLASSICPDUMATERIAL

"اچھا! ابھی نہیں ہے چھپکلی کہیں بھی، تم آرام سے سو جاو۔" اپنی حیرت پہ قابو پاتی وہ نرمی سے بولیں تو اس نے چور نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گردن ہلائی اور ان کے باہر نکلتے ہی لپک کے دروازہ لاک کیا اور وہیں اس سے ٹیک لگاتی گہرے گہرے سانس لینے لگی کہ وجود ابھی تک گرم سانسوں کی تپش سے دہک رہا تھا اور اگلے ہی پل اس کے منہ سے مہذب الفاظ کا بہاو ہونے لگا۔

"بدتمیز، چھچھورا، لوفر۔۔" وہ مسلسل زیرِ لب اپنے اندر کا غبار نکالتی رہی جبکہ باہر ایک رات پھر سے رازوں کو سمیٹے گزرتی جا رہی تھی۔

ایک سرد رات ہو

ہاتھوں میں تیرا ہاتھ ہو

زندگی بھر تیرا میرا ساتھ ہو

ہر رات وصل کی رات ہو

وقت وقت نہ لگے

بس ایک پل لگے

CLASSICURDUMATERIAL

اور تو جہاں لگے

زندگی گلزار لگے

تم روشنی دیتے رہنے

پیار کو ہمارے

میں نمو کرتا رہو گا

CLASSICURDUMATERIAL

عشق کو تمہارے

چاند کے پاس کھلے آسمان

کہ نیچے

تاروں بھری رات کہ نیچے

تم کو لکھوں جان تو

تم میں روح آجائے

CLASSICURDUMATERIAL

میں لکھوں ہونٹ

تو تیرے ہونٹوں

پہ ہنسی آجائے

میں لکھوں محبت

اور تم کو مجھ سے

CLASSICURDUMATERIAL

ہو جائے

رات کا نجانے کون سا پہر تھا کہ ایک انجانے سے احساسکے تحت اس کی نیند میں خلل پیدا ہوا اور آنکھیں پٹ سے کھلیں، چند لمحے تو ادھر ادھر کے ماحول کا جائزہ لیتی صورتحال سمجھنے کی کوشش کرنے لگی مگر گردن پہ محسوس ہوتی انگارہ سانسوں کی تپش پہ اس نے کرنٹ کھا کہ دیکھا تو وہ اس کے انتہائی قریب لیٹا ہوا اسے اپنے حصار میں جھکڑے ہوئے تھا، اس نے جھٹکے سے اس سے دور ہونا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بات پہ عمل کرتی، غیر معمولی سے احساس نے اسے ٹھٹھکنے پہ مجبور کر دیا، اس نے غور سے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا تو اس کا دل پوری شدت سے دھڑکا۔

اس کی بے ربط گہری سانسوں کی تھپیڑے اس کے چہرے پہ مسلسل پڑ رہے تھے جو اسے بوکھلاہٹ میں مبتلا کر رہے تھے، جبکہ اس کی کمر سے لپٹا اس کا مضبوط بازو اسے سرخ جلتا ہوا انگارا محسوس ہو رہا تھا، اپنے بدترین خدشے کی تصدیق کے لیے بے حد جھجھکتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے کو چھوا تو کرنٹ کھا کہ فورا بازو واپس کھینچ لیا اور اسے خوف سے دیکھنے لگی جو بخار میں دھت نجانے کب اس کے پہلو میں آ لیٹا تھا۔

"سنیں!" اس کے اس کا بازو خود پر سے ہٹاتے ہوئے لرزتے لہجے میں اسے پکارا لیکن وہ بے سدھ پڑا رہا۔

"اٹھیں نا۔" وہ مارے بے بسی کے اسے زور سے جھنجھوڑتی ہوئی بولی تو وہ ہلکا سا کسمسایا۔

"شش، اپنزل! سونے دو۔" اس کی بھاری خمار آلود آواز اور اس کے طرزِ تخاطب پہ وہ سن سی ہو گئی اور تڑپ کے اس کی جانب دیکھا اس کا دل چاہا کہ وہ زور سے چلا کے بولے کہ مجھے ایسے مت پکارو، مجھے یوں پکارنے کا حق صرف ایک ہی شخص کو تھا اور وہ تم کبھی نہیں ہو سکتے۔

لیکن چاہنے کے باوجود اس کے حلق سے آواز تک نہ نکلی اور وہ ساکت پڑی اس کے سرخ چہرے کو دیکھتی رہی مگر جب اس کے جسم کی گرمائش اور سانسوں کی بے ربطگی بڑھی تو وہ جیسے کسی خواب سے جاگی اور اپنی پوری قوت صرف کرتے ہوئے اس کے بازو کو ہٹاتے ہوئے

اسے اپنے سے پرے کرتی وہ ہانپتی ہوئی اٹھ بیٹھی اور اب فکر مندی سے ادھر ادھر دیکھتی وہ اس صورتحال سے نپٹنے کا حل سوچنے لگی کہ اس سے ہزار اختلاف کے باوجود وہ اسے یوں بے سدھ پڑا برا لگ رہا تھا کیونکہ اس بڑے سے سنسان گھر میں صرف اس کی موجودگی ہی تو اس کا سہارا تھی۔

"سنیں! ایک۔۔ایک بار آنکھیں تو کھولیں اپنی۔" اسے بار بار پکارتی اپنی کوشش ناکام جاتے دیکھ کہ وہ بے اختیار اس پہ جھکتی بھرائی آواز میں بولی اور اس کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑا۔

"مم۔مجھے تنگ نن۔نہیں کرو ورنہ مم۔میں بہت بری طط۔طرح سے تنگ کک۔کروں گا۔" خشک پپڑی زدہ ہونٹوں کو بمشکل ہلا کہ وہ

ادھ کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا جو بال بکھرائے، آکھوں میں آنسو لیے بے چین سی اس پہ ہلکی سی جھکی اس کے پاس بیٹھی اس کی روح میں سکون سرائیت کر رہی تھی۔

جبکہ اس حالت میں بھی اس کی ایسی زو معنی بات پہ اس کا چہرہ کان کی لووں تک سرخ پڑا اور وہ بے اختیار اس سے فاصلے پہ ہوئی مگر وہ تب تک دوبارہ بے سدھ ہو چکا تھا، اسے اپنی بے بسی پہ بہت شدت کے ساتھ رونا آیا اور اپنی ماما اسے بری طرح سے یاد آنے لگیں جب اس کی نگاہ سائیڈ ٹیبل پہ پڑے فون پہ پڑی تو اس کے دماغ میں کلک سا ہوا۔

اس نے بائیں ہاتھ کی پشت سے نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے لپک کے موبائل اٹھایا اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ ایک نمبر ڈائل کرنے

لگی جبکہ ایک خوف کے تحت وہ بار بار چہرہ گھما کہ اس کے بے خبر پڑے وجود کو بھی تک رہی تھی۔

تین سے چار بیل جانے کے بعد دوسری جانب سے فون اٹھاتے ہوئے سلام کیا گیا تو اس نے حلق میں امڈتے آنسوؤں کو پیتے ہوئے کپکپاتی آواز میں جواب دیا تو اس کی آواز سن کے دوسری جانب موجود شخص سٹل ہو چکا تھا۔

"مم۔میں مم۔۔ مسزہ۔۔ہالے شاہ! وہ۔۔وہ بہت بیمار ہیں۔"اس نے پوری ہمت یکجا کرتے ہوئے بمشکل چند الفاظ کہے جن کے ادا ہوتے ہی دوسری جانب کا شخص بری طرح سے چونکا۔

"زینی! یار اپنے لالے کو بولو نا کہ مجھے نہیں جانا مار یشیس۔" وہ پیکنگ کرتی ہوئی زینی کے آگے پیچھے گھومتا ہوا دہائیاں دیتا جا رہا تھا۔

"میں کیسے لالے سے بات کر سکتی ہوں معاویہ! اور یہ تو آپ کا کام ہے نا۔" وہ نرمی سے اسے سمجھاتی ہوئی بولی کیونکہ جانتی تھی وہ اتنا بے چین کیوں تھا۔

"کام ہے تو کسی اور جگہ بھیجے نا، اب مار یشیس جیسا لو پوائنٹ پہ مجھے اکیلا بھیج رہا ہے۔" وہ جل کے بولا تو اسے بے ساختہ ہنسی آ گئی جسے وہ بہت مشکلوں سے چھپا پائی۔

"جب کام ماریشیس ہے تو وہ کیسے آپ کو کہیں اور بھیج دیں؟" وہ اس سے باتیں کرتی ہوئی اس کی شرٹس کو تہہ لگا رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ، تم بھی میرے ساتھ چل رہی ہو۔" اس نے ٹھٹکتے ہوئے فرمائش کی تو زینی نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"اپنے کام کی نوعیت جانتے ہیں نا؟ کیوں لالے سے مار کھانے کا ارادہ ہے۔" اس نے اسے جہان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تو وہ جل بھن اٹھا۔

"تمہارے لالے نے کبھی میرا خیال نہیں کیا، خود تو تیسے بچے کا باپ بن رہا اور میرا کچھ خیال نہیں کہ چلو ماریشیس بھیج تو رہا ہے ساتھ

میرے بیگم کو بھی بھیج دے کہ میرا ہنی مون بھی ساتھ ہی ہو جائے۔" وہ منہ پھلاتا اپنی دہائیاں دینے میں مصروف تھا جبکہ زینی کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے کیونکہ ان کے روم ڈور کے پاس جہان کھڑا سنجیدگی سے معاویہ کی لن ترانیاں سن رہا تھا۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ شادی کے تیرہ سال اور نکاح کے اٹھارہ سال گزرنے کے بعد بھی تمہارے اندر ہنی مون منانے کی حسرت ہے تو میں پہلے تمہیں ہنی مون منانے ہی بھیجتا اور کام بعد میں کروالیتا۔" وہ سرد لہجے میں بولتا ہوا زینی کو سبکی اور شرمندگی سے دوچار کر گیا جبکہ وہ ڈھٹائی سے دانتوں کی نمائش کرنے لگا۔

"جے! یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ میرے جیسا رومینٹک بندہ تو کچن میں شروع ہو جاتا اب یہ تو ہے ہی ماریش۔۔" وہ چہکتے ہوئے شروع ہو چکا تھا جبکہ زینی کو شرم کے مارے کہیں منہ چھپانے کی بھی جگہ نہیں مل رہی تھی جب زینی کا خیال کرتے ہوئے جہان نے اسے سختی سے ٹوک دیا۔

"بکواس بند کر اپنی اور اپنا سب کام مکمل کر کے جانا۔" وہ تنبیہی انداز میں بولا تو وہ تپ اٹھا۔

"کر لوں گا میں کام، تم کیوں ادھر کھڑے ہو؟ علیزے بھابھی نے کمرے سے نکال دیا ہے؟" وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کو خباثت سے بولا تو جہان نے کڑی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"انہوں نے تو نہیں نکالا لیکن اب اگر تم نے فضول بکواس کی تو میں زینی کے روم سے تمہیں نکال دوں گا۔" وہ دھمکی آمیز سرد لہجے میں بولتا ہوا اس کے کمرے سے چلا گیا جب کہ وہ ابھی تک بے یقینی سے منہ پھاڑے کھڑا تھا۔

"دیکھا تم نے، تمہارا لالہ میری بے عزتی کر کہ چلا گیا۔" اس نے چند لمحوں کے بعد زینی سے شکوہ کناں لہجے میں کہا تو وہ جو اس کی بے باکی سے زچ تھی، گویا پھٹ پڑی۔

"اچھا کیا ہے انہوں نے، آپ اتنے بے شرم کیوں ہیں معاویہ؟ بیوی کے بھائی کے سامنے کون ایسی باتیں کرتا ہے؟" وہ جھنجھلائی سی بولی۔

"بیوی کا کوئی بھائی شائی نہیں ہے بس میرا دوست ہے وہ۔" ساری باتوں میں اسے شاید یہی قابلِ اعتراض بات لگی تھی۔

"اتنا بچگانہ رویہ کیوں شو کروا رہے؟ پہلی دفعہ تو مجھے چھوڑ کے نہیں جا رہے۔" اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جو ہر بار کہیں جاتے ہوئے یونہی واویلا مچایا کرتا تھا کیونکہ وہ تو آفس میں جاتے ہوئے بھی اسے یوں ملتا تھا گویا نجانے کتنے عرصے بعد واپسی ہو۔

"اپنے ٹڈوں اور تمہارے بغیر میرا دل نہیں لگے گا نا۔" وہ بیڈ پہ نیم دراز پیر نیچے لٹکائے اس کا دوپٹہ ہاتھ پہ لپیٹتا ہوا منہ بنا کے بولا تو زینی کی ہیٹ مس ہوئی۔

"ٹڈوں سے تو اللہ واسطے کا بیر ہے آپ کو، اب کیسے پیار امڈ آیا؟" اس نے فوراً اپنی کیفیات پہ قابو پایا کیونکہ اگر وہ ذرا سی بھی اپنی فیلنگز کو شو کرتی یا روتی تو اس نے اسے ساتھ لے جانا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اس کی موجودگی ان کے لیے خطرے کا باعث تھی۔

ہاں تو نا آیا کریں نا وہ تمہارے اور میرے بیچ تو ان کے لیے پیار ہی پیار ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولتا اس کا دوپٹہ مزید کھینچتا ہاتھ پہ لپیٹنے لگا تو زینی کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت وہ کیا چاہ رہا تھا مگر وہ باتوں سے اس کا دھیان بٹانے کی پوری کوشش میں تھی۔

"ویسے بھی ٹڈوں سے پیار جتانا ضروری ہے کیونکہ وہ اب بیٹا ہونے کے ساتھ میرا داماد بھی بنے گا۔" وہ آنکھ دباتا ہوا شرارت سے بولتا اس کے دوپٹے کا کونہ چومنے لگا۔

"آپ کیوں یزدان کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہیں؟ پتہ ہے نا وہ پہلے ہی ہالے کے بارے میں بہت پوزیسو ہے اور جب اسے یہ سب پتہ چلے گا تو وہ کیسے حق جتائے گا۔" وہ ہلکی سی فکر مندی سے بولی۔

"زوجہ محترمہ! تمہیں لگتا ہے کہ اسے میرے یا کسی اور کہ کہنے کی ضرورت ہے؟ وہ تو شروع سے ہی ہالے نور پہ یزدان شاہ کی مہر لگا چکا ہے۔" وہ اس کی فکر مندی کو چٹکیوں میں اڑاتا ہوا بولا تو وہ ہولے سے سر ہلاتی واپس وارڈروب کی جانب جانے لگی جب اس نے زور سے

دوپٹے کے ساتھ اس کی کلائی کھینچتے ہوئے واپس اپنے قریب کیا تو اس کے ہونٹوں سے بے اختیار چیخ سی نکلی۔

"معاویہ!" وہ بے ساختہ گھبراتی اس کا چہرہ دیکھنے لگی جو آنکھوں میں جذبات کا طوفان لیے اسے تک رہا تھا، اس کی آنکھیں بے اختیار لرز کے سرخ عارضوں پہ جھک سی گئیں۔

"شش! ڈونٹ موو۔" اس نے بازو اس کی کمر کے گرد کستے ہوئے گرفت مضبوط کی اور دوسرے ہاتھ سے اس کے اور اپنے چہرے پہ بکھرے بالوں کو سمیٹنے لگا تو وہ اس کے لمس سے کسمسائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم۔ معاویہ! پیکنگ۔" اس نے پھر سے کچھ کہنا چاہا مگر ہونٹوں پہ دھری انگلی نے کچھ کہنے ہی نہ دیا۔

"اتنے دن کا ہجر کاٹنا ہے کچھ بونس تو دو مجھے۔" خمار آلود لہجے میں بولتا ہوا وہ شدت سے اس کے رخسار کو چومتا ہوا اس کے بولنے کی چاہ میں پھڑ پھڑاتے لبوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اس کے لفظوں کا گلا گھونٹتے ہوئے اس کے مزاحمت کرتے وجود کو خود میں سمیٹے اگلے کئی دنوں کے لیے زادِ راہ لینے لگا جبکہ وہ اس کی بے وقت کی بے باکیوں اور شدتوں کو جھیلنے لگی۔

"میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اس بد تمیز انسان کا منہ نوچ لوں، اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے یوں ڈرانے کی۔۔۔" اوپن ریسٹورینٹ کی بیک سائیڈ پہ کرسی پہ بیٹھی وہ مسلسل بولتی اپنے اندر کا غبار نکال رہی تھی۔

"بس کرو یار، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تمہیں غصہ کس بات پہ ہے؟ اس کے کس نہ کر کے جانے پہ یا پھر اس کے تمہیں ڈرانے پہ؟" اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھی وہ لڑکی اس کی مسلسل چخ چخ پہ زچ ہوتی بول اٹھی تو اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے سلگ کے اسے دیکھا مگر اس سے پہلے کہ وہ پھٹ پڑتی عقب سے آتی بھاری مردانہ آواز پہ وہ دونوں بری طرح سے اچھلیں۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے بھی یہی لگتا ہے انہیں میرے کس کیے بغیر جانے پہ زیادہ غصہ ہے جو یوں آگ بگولہ ہیں اتنے دنوں سے اس لیے میرے خیال میں ان کی شکایت دور کر دینی چاہیے۔" وہ سنجیدگی سے اس کے چہرے کے اڑے ہوئے رنگوں کا جائزہ لیتے ہوئے بولا جو اس کی بات سن کے نیلے پیلے سرخ رنگوں سے سجنے لگے۔

"تم۔۔ میرا مطلب ہے آپ اپنے کام سے کام رکھیں اور اتنی ہم۔۔۔" وجود کو توڑ دینے والی گرفت اور رکتی سانسوں نے اس کے لفظوں کا گلا اس بری طرح سے گھونٹا تھا کہ اس کی آنکھیں پوری قوت سے پھیلتی چلی گئیں جبکہ سینے میں سانسیں اٹکنے لگیں۔

اس کے اس اچانک رد عمل پہ ایک پل کو وہاں بیٹھی لڑکی بھی شاکڈ ہوئی مگر اگلے ہی لمحے اس نے شرارتی مسکان ہونٹوں پہ سجاتے ہوئے موبائل کا کیمرہ آن کیے ان پہ فوکس کیا جہاں وہ بدستور اس پہ جھکا ہوا تھا۔

وہ جو پبلک پلیس اور اپنی ساتھی کی موجودگی میں اس کے ری ایکشن کو اگنور کرتی اپنی عادت سے مجبور اسے پٹر پٹر جواب دینے لگی تھی، اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ یوں ایسے سرِ عام ایسی بے باک حرکت کرے گا۔

وجود کے گرد گرفت اور سانسوں پہ گرفت جب مزید مضبوط ہونے لگی تو اس کا ضبط جواب دینے لگا جبکہ پیروں سے گویا جان نکلنے لگی ہو،

اس کے بے اختیار اس کی شرٹ کو پیچھے سے کھینچتے ہوئے اسے دور ہونے کا اشارہ کیا لیکن ناکامی نے منہ چڑایا جبکہ اب اس پر تپش قربت پہ مارے بے بسی کے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلا لیکن وہ تب بھی بے مہر بنا رہا تو اس کی سانسیں مدہم پڑنے لگیں کہ وہ کیوں اس قدر بے باک بنا ہوا تھا، اسے اس لمحے خود پہ غصہ آنے لگا کہ کیوں وہ مسلسل اس کے آنے اور اچانک جانے کو سر پہ سوار کیے بول رہی تھی۔

جب وہ مزید کچھ لمحے اس سے دور نہ ہوا تو وہ ہوش گنوانے کو ہونے لگی تب اس سے اس پہ ترس کھاتے ہوئے اس پہ گرفت ہلکی کی تو وہ تڑپ کے اس کے حصار سے نکلتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

"میرے خیال میں اب آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔" گہری بھرپور نگاہوں سے اس کے سرخ کپکپاتے بھیگے ہونٹوں کو دیکھتا وہ اس کی آنکھوں کا نگاہ چرانے کا حسین منظر دل میں قید کرنے لگا جبکہ اس کے استفسار پہ اس کا سرخ چہرہ مزید لہو چھلکانے لگا جبکہ پاکٹ پہ بزر کے وائبریٹ کرنے پہ وہ چونکتے ہوئے اس کا ماتھا چھوتے ہوئے تیزی سے غائب ہو گیا۔

جبکہ وہ اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ وہیں لب بستہ سی بیٹھی رہی جبکہ اس کی ساتھی کو اپنی مردمار پٹر پٹر بولنے والی دوست کو یوں کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ خاموش بیٹھے دیکھ کہ گدگدی سی ہو رہی تھی لیکن وہ بمشکل خود پہ قابو رکھے بیٹھی رہی۔

"شکر کرو میرا شائننگ سٹار کہ میں نے تمہیں فرم میں ثواب کمانے کا موقع فراہم کیا ہے۔" سوپ کا باول ہاتھ میں پکڑے لاتی ہالے کو دیکھتا ہوا وہ شرارت سے بولا تو اس نے سلگ کہ اس کے خوش باش مگر نسبتاً مرجھائے چہرے کو دیکھا۔

"یار شوہر کی خدمت کرنے سے بیوی کو ثواب ملتا ہے نا تو سوچا تھوڑا بیمار ہو کہ تمہیں یہ موقع ہی فراہم کر دوں۔" اس نے اس کی خاموشی پہ شرارت کو مزید طوالت بخشی۔

"اے شائینگ سٹار! ایسے چپ کیوں ہو؟ مرا تو نہیں ہوں میں، بیمار ہی ہوا تھا۔" اس کے ہاتھوں میں سجے سوپ کے باول کو اگنور کیے وہ اس کی مسلسل چپ پہ چوٹ کرتا ہوا شرارت سے بولتا اس کا دل دہلا گیا۔

"آپ چپ کیوں نہیں رہتے؟ بخار میں بھی کتنا بولتے ہیں؟" ہزار کوشش کے بعد لہجے سے اٹھتی تڑپ کو چھپاتی وہ جھلائی آواز میں بولی۔

"یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ بخار میں بندہ بات چیت کرنے سے قاصر ہوتا ہے؟" وہ جواباً طنزیہ لہجے میں بولتا اس کے رخسار پہ جھولتی لٹ نرمی سے اس کے کان کے پیچھے اڑستا وہ اسے آنکھیں میچنے پہ مجبور کر گیا۔

"سس۔۔سوپ پی لیں۔"اس نے اس کا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اسے روکے گی تو وہ ضد میں آ کے مزید اس کی جان جوکھوں میں ڈال دے گا۔

"تم پلاونا میں تو بیمار ہوں نا۔"وہ تپاتی مسکان ہونٹوں پہ سجائے بولا تو اس کا دل چاہا وہ گرم گرم سوپ کا پیالہ اس کے سر پہ الٹ دے لیکن وہ ایسا صرف سوچ سکتی تھی کہ ایسا کرنے کی اس کی ہمت ہی نہیں تھی۔

"ابھی آپ نے کہا تھا کہ آپ ٹھیک ہیں تو خ۔۔خود ہی پی لیں نا۔"وہ نظریں جھکائے سوپ کا باول میز پہ رکھتی ہوئی بمشکل لہجہ متوازن رکھتی ہوئی بولی تو اس نے ابرو اچکاتے اسے گہری نگاہوں سے دیکھا تو وہ

حلق تر کرتی باول اپنی طرف کھسکاتی سوپ میں چمچ گھمانے لگی کہ وہ فقط ایک نگاہ نہیں تھی بلکہ اس کے لیے ایک کھلم کھلا چیلنج تھا جو وہ قبول نہیں کر سکتی تھی تب ہی دھڑکتے دل کے ساتھ اسے سوپ پلانے لگی۔

"آ۔۔آپ کی طبیعت خراب کیوں ہوئی تھی؟"چند چمچ خاموشی سے اسے سوپ پلانے کے بعد وہ محتاط نگاہوں سے اس کا خوبرو سنجیدہ چہرہ دیکھتی آہستگی سے بولہ تو وہ بھرپور انداز میں چونکا مگر چہرے کے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے اس نے اسے دیکھا۔

"ویسے ہی طبیعت کافی دن سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی تو میں نے سوچا ایک بار اسے ٹھیک ٹھاک موقع دے ہی لوں۔"وہ اس کے چہرے پہ

نگاہیں گاڑھے سادگی سے بولا تو وہ کھسیا سی گئی جبکہ وہ بڑے سکون سے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا جو براون جینز پہ پیل کلر کی شارٹ شرٹ پہنے گلے میں سٹالر کو مفلر کی طرح لپیٹے الجھے ہوئے بالوں کے ساتھ اسے مرجھائی سی محسوس ہو رہی تھی، اس کی سوجی ہوئی متورم نگاہیں اس کی رات بھر کی گریہ وزاری کی نشانی تھیں۔

"کوئی پیپ۔۔پریشانی آپ کو؟"خوف کے مارے دھڑکتے دل پہ قابو پاتے ہوئے اس نے ایک اور کوشش کی تو اب کی بار اس کے پر سکون چہرے کے تاثرات سرد مہری میں تبدیل ہوئے۔

"جو کہنا چاہتی ہو، کھل کے کہو شائننگ سٹار۔"ماتھے پہ بل ڈالے اس نے گھمبیر مگر سپاٹ انداز میں کہا تو وہ اچھل سی پڑی مگر اس کے اوپر لیے

گئے کمبل کو سائیڈ سے مٹھی میں دبوچتے ہوئے خود کو ہمت دلانے کی کوشش کی۔

"و۔۔وہ کون ہے جج۔۔جو مجھے مارنا چاہتا ہے؟"اس کی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی جس نے اس کے سامنے بیٹھے مضبوط مرد کو گویا آسمان سے زمین پہ منہ کے بل جا گرایا تھا،وہ بے یقینی اور غیض کی کیفیت میں اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا جبکہ چہرے پہ چھایا تاثر اک تغیر نے جھٹکے سے توڑ ڈالا تھا۔

"میرا موبائل چیک کیا ہے آپ نے؟"چند لمحوں کی جاں گسل خاموشی کے بعد وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تو وہ ٹھنڈک اس کی ریڑھ کی ہڈی تک سرائیت کرنے لگی اور اس کی آنکھوں سے لپکتے طیش کے

شعلوں نے اسے بے اختیار پیچھے سڑکنے پہ مجبور کر دیا مگر تب ہی اس کی کلائی ایک مضبوط شکنجے میں آ کسی۔

وہ دھڑا دھڑ اس لڑکے کو ٹھڈوں کی زد میں رکھے ہوئے ٹھوکریں مار رہا تھا جبکہ اس سے کچھ فاصلے پہ کھڑی ہالے حیدر شاہ زور زور سے روتی اسے روک رہی تھی۔

"یزدان! پلیز رک جائیں۔" اٹھارہ سالہ ہالے بری طرح روتے ہوئے اپنے سے تقریباً ایک سال چھوٹے یزدان کی منتیں کر رہی تھی جسے وہ بڑی صفائی سے نظر انداز کرتا ہوا اس لڑکے کو پیٹے جا رہا تھا۔

"بس کر دیں اب خدا کے لیے۔" جب اس لڑکے کی حالت ادھ موئی سی ہونے لگی تو وہ ضبط کھوتی حلق کے بل چلا اٹھی۔

"کس قدر وحشی انسان ہیں آپ، بازو ٹکڑا تھا صرف اس کا غلطی سے میرے ساتھ اور آپ کے اتنا بے رحمانہ سلوک کیا ہے اس کے ساتھ۔" وہ روتی ہوئی زمین پہ پڑے اس بیچارے لڑکے کو دیکھتی افسوس سے بولی جب اس نے غصے سے سر جھٹکتے ہوئے اسے دیکھا۔

"راپنزل! یہ تمہیں۔۔" وہ بمشکل لہجے کو کنٹرول کرتا اسے کچھ بولنے ہی والا تھا جب وہ درشتگی سے اس کی بات کاٹتی پھٹ پڑی۔

"مت بلائیں مجھے راپنزل، نہیں بننا مجھے آپ کی فرینڈ، بہت برے لگتے ہیں آپ مجھے، آپ زینی پھو پھو اور معاویہ چاچو کے بیٹے ہیں ہی نا، یر مغان لالہ ہی اچھے ہیں بس آپ نہیں۔" وہ بھرائی آواز میں بولتی جا رہی تھی جبکہ اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور ماتھے کی رگیں پھولنے لگیں۔

"راپنزل! ڈونٹ کراس یور لمٹس۔" کوشش کے باوجود بھی وہ لہجے کی سرد مہری نہ چھپا سکا۔

"لمٹس آپ کراس کر رہے ہیں، میں بتاوں گی آپ کا بابا کو آئی ہیٹ یو، بہت برے اور گندے انسان ہیں آپ۔" خون میں ڈوبے اس انسان کی ہمدردی میں ڈوبی وہ انجام کی پرواہ کیے بغیر زور زور سے بولتی

بھاگتی ہوئی 'شاہ مینشن' کی جانب بھاگنے لگی جبکہ وہ سرخ دہکتی نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورتا اندر کی کھولن کم کرنے کی کوشش کرنے لگا جو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"حیدر!" اس کی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس نے مدہم مگر پیار بھرے لہجے میں اسے پکارا۔

"جی۔" اس نے اس کے روشن چمکتے مکھڑے کو دیکھتے ہوئے یک لفظی جواب دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایک بات کہوں مانیں گے ؟" وہ آنکھیں جھپکاتی ہوئی اسے بولی تو اس کی سبز آنکھوں کی گہرائی میں کھوتا وہ ابھرنے کی ناکام کوشش میں تھا۔

"علیزے ! ایسے مت دیکھا کریں، آپ کی آنکھوں کی گہرائی مجھے اس قدر بہکاتی ہے کہ میں خود کو بھلانے لگتا ہوں۔" اس کی پیشانی سے پیشانی سے ٹکرائے وہ خمار آلود بھاری لہجے میں بولتا اس کی دھڑکنیں پاگل کرتا جسم میں خون کی گردش تیز کر گیا۔

"پپ۔۔ پیچھے ہو کہ میری بات سنیں نا۔" وہ بمشکل ایک آدھ انچ کا فاصلہ قائم کرتی ہوئی بولی کیونکہ جو بات وہ منوانے والی تھی وہ کم از کم اتنی قربت میں وہ نہیں مان سکتا تھا۔

"پیچھے ہو گیا تو ان الجھی ہوئی دھڑکنوں کا تال میل کیسے سن سکوں گا؟" وہ دور ہونے کی بجائے مزید اسے قریب تر کرتے ہوئے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے بولی تو اس کی گرم سانسوں کی لمس سے اس کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگیں تھیں۔

"حیدر! پلیز۔" وہ بمشکل خود پہ قابو پاتی ہوئی بولی تو اس کی آواز میں چھپی التجا پہ وہ ہلکا سا اس سے فاصلے پہ ہوا تو اس نے ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے خود کو ہمت دلانے کی کوشش کی۔

"میں۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے کچھ دن کے لیے۔" یہ ایک ایسا موضوع تھا جس پہ جہان حیدر شاہ کا رد عمل کافی شدید ہوتا تھا جس کی وجہ سے وہ بات کرتی بھی ہچکچاتی تھی۔

"اوکے کل لے جاوں گا آپ کو۔" وہ نرمی سے بولتا ٹائی کی طرف اشارہ کرنے لگا تو اس نے لپکتے ہوئے ٹائی اٹھائی اور اسے باندھنے لگی۔

"مجھے ادھر رکنا ہے، حوریہ کو دیکھنے گیسٹ آرہے پرسوں۔" وہ جلدی سے بولی۔

"ہم کل جائیں گے اور پرسوں گیسٹ کے جانے کے بعد واپس آجائیں گے، مزید کوئی آرگیومینٹس مت دیجیے گا۔" وہ سنجیدگی سے کہتا تنبیہہ کرتے ہوئے بولا تو وہ روہانسی ہونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں آپ کی موجودگی میں بھی ادھر جا کہ نہیں رک سکتی اور جب آپ یہاں نہیں ہوتے تب بھی آپ رکنے نہیں دیتے، ایسے کیوں؟" وہ خفگی سے شکوہ کرتی ہوئی بولی, ہاتھ ہنوز ٹائی پہ ٹکے اس کے گریبان کے گرد جمے ہوئے تھے۔

"میں آپ کو قید نہیں کرنا چاہتا نہ گھر جانے سے روکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ادھر زیادہ سٹے مت کیا کریں کیوں کہ جب موجود ہوتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر پل، ہر لمحے میری آنکھوں کے سامنے موجود میری روح کی تراوٹ کا ساماں بنی رہیں اور میری غیر موجودگی میں آپ کی موجودگی ہمارے کمرے کو مہکاتی ہے اور ایک یہی خیال مجھے اتنی دور سے بھی پر سکون رکھتا کہ آپ کی موجودگی ہمارے کمرے کی زینت بنی ہوئی ہے۔" اسے بازوؤں میں جھکڑے وہ

CLASSICURDUMATERIAL

خوبصورت لب و لہجے میں بولتا اس کے کان کی جانب جھکا سرگوشیاں کر رہا تھا۔

"لیکن سب مذاق اڑاتے ہیں۔" وہ روہانسے انداز میں بولی۔

"کون ہے ایسا جو علیزے جہان حیدر شاہ کا مذاق اڑاتا ہے؟" اس کی پیشانی کو نرم گرم لبوں سے چھوتا وہ اسے احساسِ تفاخر میں مبتلا کر گیا۔

"سب کو بولا کریں کہ میرے بچے ہیں اور میرے ہز بینڈ ہیں جنہیں میرے بغیر سکون نہیں ملتا اس لیے آپ کہیں نہیں جا سکتیں۔" وہ اس کے بالوں کی نرمی محسوس کرتا بھاری لہجے میں بولتا اس کے حواس چونکا گیا۔

"حیدر! آفس۔۔"اس نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے اس کی توجہ دوسری جانب مبذول کروانی چاہی۔

"ششش! چپ رہیں، کس نے کہا تھا کہ صبح صبح یوں میرے قریب آ کے میرے اعصاب کو اس قدر بہکائیں۔"اس کے گرد بازووں کی گرفت مزید مضبوط کرتے ہوئے وہ بہکے بہکے انداز میں بولتا اس کے بال بکھرا گیا جبکہ وہ اس کی شدت سے گھبراتی مضبوطی سے اس کا کندھا جھکڑتی اپنی سانسیں بحال کرتی اسے روکنے کی کوشش میں تھی لیکن وہ اپنی بھرپور شدتوں کے باعث اس کی مزاحمت کو روکتا اس کی سانسیں تھما جبکہ دھڑکنیں بوکھلا چکا تھا یہ طلسم زدہ لمحات نجانے کب تک یونہی ماحول کو مہکائے رکھتے کہ موبائل کی چنگاڑتی آواز پہ وہ چونکتا

ہوااس کے گرد گرفت ہلکی کرتاہوا موبائل کی سمت متوجہ ہوئی جبکہ وہ رخ موڑتی گہرے سانس لیتی اپنے آپ پر قابو پانے لگی۔

خواب سجانے والی آنکھیں

پل بھر میں بنجر ہو جائیں

رستہ تکتے تکتے تھک کر

CLASSICURDUMATERIAL

امیدیں پتھر ہو جائیں

لب پر ٹھہری ہو خاموشی

اور سینے میں حشر بپا ہو

لفظوں کی مالا کا دھاگا

بیچ سے جیسے ٹوٹ گیا ہو

بھولی بسی ساری باتیں

CLASSICURDUMATERIAL

میں بھی شاید یاد بنالوں

بھول کے اپنے دکھڑے سارے

ہونٹوں پہ مسکان سجالوں

تم ڈھونڈو پھر مجھ میں مجھ کو

اور میں خود میں گم ہو جاؤں

CLASSICURDUMATERIAL

ایسا بھی تو ہو سکتا ہے

میں بھی اک دن تم ہو جاؤں

عاطف سعید

اس کی کل سے طبیعت تھوڑی خراب تھی لیکن ابھی تھوڑی بہتری محسوس کر کہ وہ سونے سے پہلے شاور لیتی لائٹ پنک سلک کا نائٹ سوٹ پہنے لمبے بالوں کو تولیے میں لپیٹے باہر نکلی تو ایک پل کو سردی کی وجہ سے کپکپا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیسی طبیعت ہے ڈیئر وائف؟" وہ بال سلجھانے کے لیے برش پکڑنے ڈریسنگ پہ جھکی ہی تھی کہ عقب سے آتی بھاری مردانہ آواز پہ اس کے ہاتھ سے برش چھوٹ گیا، جبکہ لبوں سے نکلتی بے ساختہ چیخ کو بمشکل بایاں ہاتھ ہونٹوں پہ جماتی ہوئے کنٹرول کیا، وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی جہاں وہ پر سکون انداز میں صوفے پہ ٹیک لگائے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کہ بیٹھا اس کی دھڑکنیں ساکت کرنے لگا۔

"آ۔۔آپ یی۔۔یہاں؟" اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کے نکلنے لگے۔

"ہاں میں، کیوں میں نہیں آسکتا کیا اپنے سسرال میں؟" وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتا ہوا بولا تو اسے رونا آنے لگا۔

"نہیں، آپ پپ۔۔ پلیز جج۔۔ جائیں یہاں سے۔" وہ کمرے کی کھلی کھڑکی پہ نگاہ ڈالتی خوف سے کانپتی آواز میں بولی کہ وہ کیسے ہزاروں گارڈز اور سب سے بڑھ کہ جہان حیدر شاہ کی مینشن میں موجودگی ہونے کے باوجود دھڑلے سے اس کے کمرے میں آن گھسا تھا۔

"کتنی بے مروت بیوی ہو تم، اس لیے تو نہیں تمہیں اپنی قید سے آزاد کر کہ تمہارے گھر بھیجا کہ تم ادھر آ کے مجھے ہی بھول جاو شائینگ سٹار۔" وہ مصنوعی تاسف کا اظہار کرتا ہوا سہمی کھڑی ہالے کا ہاتھ جھکڑتا خود پہ گرا گیا جس پہ اس کے منہ سے ایک بے ساختہ سی چیخ

نکلی،اسی دم دروازے پہ ہوتی دستک نے اس کے مزاحمت کے لیے تیار اعصاب کو سن کر دیا۔

اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا جو بہت پر سکون انداز میں آنے والے طلاطم خیز ساعت سے بے نیاز اس کے گرنے کے باعث بکھرتے بالوں کو نرمی سے سمیٹتا گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسی پل دروازے پہ پھر سے دستک ہوئی تو اس کے شل ہوتے اعصاب جیسے خواب سے بیدار ہوئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بب۔۔ باہر کوئی آگ۔۔ گیا۔" آنے والے لمحات کو سوچ کے اس کی جان ہلکان ہوتی جا رہی تھی، اسے رہ رہ کر یہ خیال کھائے جا رہا تھا کہ اگر اس پل دروازے پہ جہان ہوا تو۔۔؟؟؟ اس سے آگے سوچتے ہی اس کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔

"تو جائیں جو باہر ہے اسے اندر بلا لائیں، مل کے گیڈر رنگ کرتے ہیں۔" وہ لاپرواہی سے بولا جبکہ دروازے پہ اب دستک کے ساتھ علیزے کی آواز آئی۔

"ہالے بچے دروازہ کھولیں۔" علیزے کی نرم متفکر سی آواز ابھری تو ہالے کی جان جیسے بدن سے نکلنے لگی۔

"خ۔۔خدا کے لیے جج۔جائیں یہاں سے، مم۔۔ماما باہر ہیں۔" وہ اس کی گرفت میں مچلتی ہوئی فق ہوتی رنگت اور کپکپاتی آواز میں بولی۔

"اچھا، چلو آو ملواو مجھے بھی میری ڈیئر ریسٹ مدران لاء سے۔" وہ جتنی مضطرب تھی وہ اتنے ہی سکون کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بازو کے حلقے میں لیے ہی اٹھتا ہوا بولا تو اسے جیسے ڈنک سا لگا۔

"نن۔نہیں، آپ پلیز باہر جائیں۔" وہ ڈوبتی آواز کے ساتھ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اسے روکتی ہوئی بولی تو اس نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا کیونکہ دستک کے ساتھ علیزے کی متفکر آواز بڑھتی جا رہی تھی۔

"تم اس قدر ڈر کیوں رہی ہو؟ اپنے محرم کے ساتھ ہو، پھر بھی اتنا خوف۔" وہ اس کے سپید پڑتے چہرے کو دیکھتا سنجیدگی سے بولا تو اس کے سینے سے ہوک سی نکلی۔

"خدا کے لیے مم۔۔ میری بے بسی کا تماشہ نہ دیکھیں، جج۔۔ جائیں یہاں سے۔" وہ مارے بے بسی کے چھلکتے آنسوؤں پہ قابو نا پا سکی تو اس کی مضبوط گرفت میں مزاحمت کرتی ہوئی بولی تو اس نے آہستگی سے اپنی گرفت ڈھیلی کی اور اسی پل لاک کھلنے کی آواز پہ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔

اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے دروازے کو دیکھا جبکہ ٹانگیں بوجھ سہارنے کے قابل نہ محسوس ہو رہی تھیں۔

"ہالے! بیٹا کیا ہوا؟ کب سے آواز دے رہی ہوں؟ آپ ٹھیک تو ہیں نا؟" اندر آنے والی علیزے نے بنا ادھر ادھر دیکھے اس کے قریب آتی پریشانی سے بولی تو وہ بری طرح سے چونکی۔

"جج۔جی ماما! میں ٹھیک ہوں، ابھی شاور لیا ہے نا تو زکام پھر فیل ہو رہا بس۔" وہ اپنی متورم آنکھوں، بے ربط لہجے اور سرخ چہرے کی صفائی دیتے ہوئے نسبتاً ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوئی اگرچہ دھڑکنیں خوف سے سست پڑ رہیں تھیں۔

"اس وقت کیوں نہائیں آپ؟ زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی آپ کی۔" وہ اس کے بال سہلاتے ہوئے اس کے کان لے پیچھے اڑستی

فکر مندی سے بولتی اسی صوفے پہ اسے ساتھ لیے بیٹھ گئی جہاں کچھ دیر قبل وہ بیٹھا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا، بابا کیا کر رہے ہیں؟" وہ نرمی سے مسکراتی اسے ٹالتے ہوئے حیدر کے بارے میں پوچھنے لگی۔

"جی، ابھی معاویہ بھائی کے پاس بیٹھے ہیں۔" علیزے نے جواب دیا۔

"اتنا ڈارک کلون کب سے یوز کرنے لگی ہیں آپ؟ یزدان نے گفٹ کیا ہے کیا؟" اس کے کمرے میں پھیلی ڈارک مہک کو محسوس کرتے ہوئے اس نے سادگی سے استفسار کیا مگر ہالے کا دل دھک سے رہ گیا۔

"یزدان" اس نے زیرِلب کہا اور ایک چور نگاہ اپنے عقب میں ڈالی، وہ اس کی یہاں موجودگی کے دوران 'یزدان نامہ' نہیں سن سکتی تھی۔

"نن۔ نہیں ماما! معاویہ چاچو سے لیا تھا۔" اس نے ناچاہتے ہوئے بھی جھوٹ سے کام لیا بلکہ اب تو اس کی ساری زندگی اسی جھوٹ پہ چل رہی تھی۔

"اچھا، اب آپ ریسٹ کریں اور میڈیسن یاد سے لیجیے گا، کہتی ہیں تو کشمالے کو آپ کے پاس بھیج دوں؟" وہ ہدایت دیتے ہوئے اچانک بولیں تو وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نہیں، میں ٹھیک ہوں۔" اس نے بمشکل لہجے کو متزلزل ہونے سے روکتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تو علیزے اس کی پیشانی چومتیں اسے دروازہ بند کرنے کا کہتی باہر نکل گئی تو اس نے لپک کے دروازہ بند کر کے اسی کے ساتھ ٹیک لگالی۔

"کتنی غلط بات ہے نا، تم نے مجھے میری مدران لاء سے مجھے ملنے نہیں دیا۔" اچانک انتہائی قریب سے آتی متاسف آواز پہ وہ اچھل پڑی۔

"چلیں جائیں خدا کے لیے، کیوں بار بار آ کے میرے لیے پریشانیاں پیدا کرتے ہیں آپ؟" وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتے چیخ اٹھی۔

"میں تو تمہاری سب پریشانیوں کا سدِ باب کرنا چاہتا ہوں، تم ہی موقع نہیں دیتی۔" وہ اس کی گہری آنکھوں میں اپنی براون آنکھیں گاڑھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔

"آپ کا یوں چھپ چھپ کے آنا، مجھ سے بنا میرے کسی بڑے کی موجودگی کے نکاح اور اب اس محرم رشتے کے باوجود مجھ سے کائروں کی طرح ملنا، یہ کہاں کا سدِ باب ہے؟" وہ جو ایک سال سے مسلسل اس ٹارچر سے گزر رہی تھی، کچھ دیر قبل گزرنے والی قیامت کے زیرِ اثر اب کہ چپ نہ رہ سکی اور پھٹ پڑی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اچھا بولتی ہو، سن کے اچھا لگتا ہے مجھے۔" جواباً وہ گہری سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا تو اس کا دل چاہا کہ وہ اس سنگدل انسان کا سر پھاڑ دے۔

"ویسے اگر تم چاہو تو آو نیچے چلتے ہیں اور یہ چوری چھپے ملنے والا تمہارا شکوہ ختم کر دیتا ہوں۔" وہ مزید بولا تو اس کے اندر شدت کی مزاحمت جاگ اٹھی۔

"کیوں مجھے زلیل کروانا چاہتے اور میرے گھر والوں کو ازیت دینا چاہتے۔" وہ روتی ہوئی بولی جب اس نے سختی سے اس کا بازو دبوچتے ہوئے اسے قریب کھینچ گیا۔

"کب ذلیل کروایا ہے میں نے تمہیں، تمہیں اس سب سے بچانے کے لیے ہی نکاح کیا ہے میں نے تم سے اور تم پھر بھی یہ الفاظ اپنے منہ سے نکال رہی۔" وہ اس کے بازو پہ گرفت مسلسل مضبوط کرتا سرد لہجے میں بولا تو اس کے رخساروں پہ متواتر آنسو پھسلنے لگے۔

"آپ۔۔آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔" ناچاہتے ہوئے بھی وہ شکوہ کرتی گویا ہوئی تو اس نے بنا کسی تاثر کے بازو پہ گرفت ڈھیلی کی اور اسے کچھ کہے بغیر بیڈ کی جانب گھسیٹ لایا۔

"بیٹھو اور میڈیسن لو اپنی جلدی۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو اس کے لہجے سے ٹپکتی وحشت سے خوفزدہ ہوتی وہ جلدی سے ناچاہنے کے باوجود بھی میڈیسن نگل گئی۔

"آ۔۔آپ ی۔۔ یہاں کیوں بیٹھ رہے ہ۔۔ہیں؟" جب وہ اس کے قریب بیڈ پہ بیٹھا تو وہ دور کھسکتے ہوئے تڑپ کے بولی تو اس نے گھور کے اسے دیکھا۔

"ہمارے گھر میں بیڈ نہیں ہے اس لیے بیڈ پہ بیٹھ کے اس کا مزہ لینا چاہتا۔" وہ گہرے طنزیہ لہجے میں بولتا اسے خفت کا شکار کر گیا۔

"مم۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، مجھے ن۔ نیند آ رہی ہے۔" اس کی آنکھوں سے چھلکتے جذبات کو دیکھتے وہ حفاظتی اقدامات اٹھاتی ہوئی جلدی سے بولی اس کے چہرے پہ محظوظ کن مسکان پھیل گئی۔

"جانم! ایسے بہانے مت بناو کہ میرے پہلے سے ہی سبک رو جذبات مزید بہکتے چلے جائیں۔" انگشت شہادت اس کے ماتھے سے ٹھوڑی تک لاتے ہوئے خمار آلود لہجے میں بولتا اسے کانپنے پہ مجبور کر گیا۔

"ششش۔۔ شاہ!" آاس کے لبوں سے سرسراتا ہوا نکلا تو اس کے سامنے بیٹھے شخص کی دھڑکنیں تہہ و بالا کر گیا۔

"مجھے نہیں پتہ ایسا کیوں ہے؟ لیکن اس چہرے نے مجھ سے میری روح کی گہرائیوں تک کو اپنا آپ نچھاور کرنے پہ مجبور کر دیا ہے، اس چہرے کو چھونے والی ہوا مجھے رقیب لگتی ہے، یہ چہرہ مجھے ہر چیز بھلاتے ہوئے بس خود تک محدود رکھنا چاہتا ہے، یہ چہرہ۔۔۔" وہ اس کے ملائم چہرے کو اپنا ہاتھ سے سہلاتا نرم مگر بھاری لہجے میں بولتا اس کی

سانسیں سینے میں اٹکانے لگا تو وہ بے ساختہ دل کی حالت سے گھبراتی اس کا گردن کی طرف جاتا ہاتھ تھامتی اسے پکار بیٹھی۔

"پپ۔۔پلیز۔" وہ ملتجائی ہوئی کہ اس کے جذبات، اس کے الفاظ پہ اس کا دل سینہ توڑ کے کھلی فضا میں آنے کو مچل رہا تھا۔

"بھول جائیں کچھ پل ہر چیز، ہمارا ماضی، انتقام، بدلہ، ہر اس بات کو بھول جائیں جو ہمیں ایک دوسرے سے دور کیے ہوئے ہے اور محسوس کریں ان لمحات کو۔" وہ دھیرے دھیرے اس کے قریب تر ہوتا اس کی گردن میں چہرہ چھپائے فسوں پھونک رہا تھا اور وہ لرزتی حالت میں بیٹھی فق چہرے کے ساتھ اس کے جھکے سر کو دیکھ رہی تھی، وہ چیخنا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز اس کے خلاف جا رہا تھا۔

"پپ۔۔۔"جب اس کی شدت بڑھنے لگی تو اس نے لب کھولنے چاہے جو فوراً مقفل کر دیے گئے اور تب اس کے بدن سے رہی سہی ہمت بھی نچڑ گئی،اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن اس کی پر زور گرفت نے اس کی کوشش ناکام بنادی،اس نے بے جان ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے اس کے کندھوں پہ ہاتھ دھرے اور اسے پرے کرنا چاہا لیکن اس کی سزا اسے فوراً ملی تو اس نے انہی کندھوں کو سہارے کے طور پہ جھکڑ لیا،وہ بنا اس کو آزاد کیے یونہی اپنے حصار میں قید کیے پیچھے بیڈ کی طرف اسے جھکاتا اس پہ جھکا تو آنے والے لمحات کو سوچتے ہی ہالے کے حواس گم ہونے لگے جبکہ سانسیں مزید گھٹن کا شکار ہوئیں۔

یہ پر فسوں ماحول اس کی دھڑکنوں کا شور سنتے جانے کب تلک قائم رہتا کہ موبائل وائبریشن پہ وہ دونوں بری طرح سے چونکے لیکن اس نے اب بھی گرفت ہلکی نہ کی تو ہالے کی آنکھوں سے آنسو قطار در قطار بہتے چلے گئے تو اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے اسے اس جاں گسل لمس سے آزادی بخشی اور ہلکا سا اس سے دور ہوتا دایاں ہاتھ جیکٹ کی طرف بڑھاتا کروٹ کے بل ہوتا اسے بائیں بازو میں مقید کیے ہوئے تھا۔

"السلام علیکم!" بنا نمبر دیکھے اس نے اس کے پسینے اور آنسوؤں سے تتر بتر چہرے پہ نگاہیں گاڑھے دوسری جانب سلام کیا تو جواباً سنائی دینے والی آواز پہ وہ فوراً چونک کے سیدھا ہوا تو وہ بھی جھٹکے سے سیدھی ہو کہ بیٹھتی دھڑکنیں بحال کرنے لگی۔

"کتنی کوئیک سروس ہے نا آپ کی؟" دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ چہکتے ہوئے بولا اور پھر قہقہہ لگا کہ ہنس پڑا۔

"اوکے ڈونٹ وری، میں کرتا ہوں سب ہینڈل۔" وہ دوسری جانب سے کی گئی بات کے جواب میں بولتا سنجیدگی سے مزید بات سننے لگا اور پھر کچھ دیر بعد خدا حافظ کہتا کال بند کر گیا۔

"شکرانے کے کم از کم سو نوافل تو ضرور پڑھنا کیونکہ میں جس موڈ اور جن جذبات میں تھا یہ آج تمہارے ہوش ٹھکانے لگانے والے تھے لیکن بچت ہو گئی تمہاری۔" موبائل جیب میں ڈالتا وہ بڑے سکون سے بولا تو اس کی پلکیں لرز کے عارضوں پہ جھک گئیں۔

یہ دلکش نظارہ آنکھوں میں بساتا وہ اس کے صبیح چہرے پہ جھکا اور اس کی پیشانی نرمی سے چھوتا کھلی کھڑکی سے باہر کود گیا جبکہ وہ وہیں بیٹھی اپنی دھڑکنیں شمار کرتی رہی۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں جے، جب میرا کام کمپلیٹ ہو گیا تو تو نے میری ڈارلنگ بیگم کو ان ٹڈوں کے بغیر ماریشیئس بھیجنا ہے۔" سب سے ملتے ملاتے ہوئے اس کی آواز پورے لاونج میں گونج رہی تھی۔

"وہ کس خوشی میں؟" زوریز نے سیب کھاتے ہوئے پوچھا جبکہ جہان بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نے ہنی مون منانا ہے۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتا بے شرمی سے بولا تو زینی سمیت سب نے یوں سر جھٹکا گویا لگے رہو۔

"آپ کی ڈارلنگ بیگم کسی کی ماما بیگم بھی ہیں اس لیے خواب سے جاگ جائیں، ہم انہیں کہیں نہیں بھیجنے والے۔" یزدان نے اسے تپانے کو سنجیدگی سے کہا تو اس کا دل چاہا اس کی گچی مروڑ دے۔

"تمہارے تو اچھے اچھے بھی جانے دیں گے۔" وہ تڑی لگاتا ہوا بولا جو اب کچھ فاصلے پہ ماں کے پہلو سے لگی بیٹھی ہالے کو سلگتی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"اور اگر اچھے بھی جانے نہ دیں تو؟" اب کہ یزدان یا کسی اور کے بولنے سے قبل جہان نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں پوچھا تو وہ گڑبڑایا جبکہ باقی سب دلچسپی سے ان کی نوک جھونک سننے لگے کہ آج کافی دنوں بعد یوں سب اکٹھے ہوئے تھے۔

"تو میں اپنی زوجہ بیگم کو کڈنیپ کر لوں گا۔" وہ مزے سے بولتا سب کو یوں دیکھنے لگا گویا داد وصول کرنی چاہی ہو جبکہ بے شرمی کے اس مظاہرے پہ زینی کا دل چاہا خود کو کہیں گم کر بیٹھے۔

"اور تم جانتے ہو کہ کڈنیپ کرنے والوں کی میری عدالت میں کیا سزا ہوتی ہے؟" جواباً جہان سرد مگر پرسکون لہجے میں بولا تو معاویہ سلگ اٹھا۔

"مجھے لگتا ہے کسی صاحباں سے شادی کر بیٹھا ہوں جو اس کے خونخوار بھائی اور اب بیٹے ظالم سماج بنے بیٹھے ہیں اور انہیں ہمارا یہ نکاسا ہنی مون بھی راس نہیں آرہا۔" وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگا۔

"اونہوں! سترہ سال بعد ہنی مون ہمیں ہضم نہیں ہو رہا۔" آریان مزے سے بولا تو اس نے گھور کے اسے جبکہ جہان نے گھور کے اسے دیکھا تو وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے ڈالنگ بیگم! نکلتا ہوں، مجھے یاد ضرور کرنا ورنہ آ کے بہت ستاوں گا اور جگاوں گا۔" سب کی موجودگی کی پرواکیے بغیر وہ زینی کو گلے ملتا بلند آواز میں بولتا آخر میں آواز ہلکی کرتا بولا تو وہ بری طرح بلش

کرنے لگی تو وہ ہنستا اس کے رخسار چومتا ہوا سب سے مل کے باہر نکل گیا۔

اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا جو سرد مہری سے اسے تک رہا تھا بلکہ نہیں گھورنا زیادہ بہتر ہو گا۔

"میرا موبائل چیک کیا ہے؟" اس نے اپنا سوال دہراتے ہوئے اس کی کلائی کو جھٹکا دیا تو اس کا دل اچھل کے حلق میں آن اٹکا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ۔۔وہ میں۔۔"اس نے خشک ہونٹوں پہ لب پھیرتے ہوئے کچھ کہنا چاہا جب وہ درشتگی سے اس کی بات کاٹ گیا۔

"لمبی کہانیاں مت سناو جو پوچھا ہے بس اس کا جواب دو مجھے۔"وہ بلند آواز میں چیخ نہیں رہا تھا مگر ہزار کوشش کے باوجود بھی اس کے لہجے سے اک غراہٹ ظاہر ہو رہی تھی۔

"کک۔۔کیا تھا۔"اس نے سر جھکاتے ہوئے بہتے آنسوؤں کے ساتھ شرمندگی سے کہا تو اس کے چہرے کے نقوش تن سے گئے۔

"کس کی اجازت سے؟"اس نے ٹھنڈے لہجے میں استفسار کیا تو وہ سسکی۔

"میں آپ۔۔آپ کے لیے کال کر رہی تھی تو۔۔ایک میسج آیا جس میں مم۔۔میرا نام تھات۔۔تو میں نے چیٹ دیکھ لی۔"وہ سسکیاں بھرتے ہوئے بولی جبکہ اس کا چہرہ سرخ ہوتا چلے جا رہا تھا۔

"کیا دیکھا میسج میں؟"اس نے اسی انداز میں پھر پوچھا تو ہالے کا دل چاہا دھاڑیں مار مار کے روئے۔

"کک۔۔کوئی شخص مجھے م۔مارنا چاہتا ہے،اس۔۔اس نے میری پک پہ کر اس لگایا اور۔۔۔اور وہ مجھے چھین کہ میری ع۔۔۔"اس نے جو جو دلخراش حقیقتیں ادھر پڑھیں وہ بے ربطگی سے اسے بتاتی چلی گئی جب اس نے سختی سے اسے اپنے بازوؤں میں بھینچا۔

"کچھ نہیں، کچھ بھی نہیں دیکھا تم نے میسجز میں۔" وہ زور دینے والے انداز میں بولتا اپنی گرفت مضبوط کرتا جا رہا تھا۔

"میسج تھے، وہ کک۔۔ کہتا کہ وہ آپ کے سامنے مجھے لے جا کہ مم۔۔ میرا نکا۔۔" وہ زار و قطار روتی اپنی بات دہرانے لگی جب اس نے غیض سے ایک ہاتھ اس کے ہونٹوں اور دوسرا گردن کے پیچھے کسایا۔

"فضول بکواس بند کریں اپنی، ادھر دیکھیں اور آنکھیں کھولیں اپنی، بیوی ہو تم، جنون ہو تم میرا اور تم کہتی ہو کہ وہ انسان تمہیں مجھ سے چھین لے گا؟ تمہیں مجھ سے تب تک کوئی چھین نہیں سکتا جب تک

مجھ میں سانسیں ہیں اور جب تک سانسیں ہیں میں تم میں اپنی سانسیں تحلیل کر دوں گا۔" وہ اسے جنونی انداز میں پکڑے شدت بھرے انداز میں بولتا اس کی دھڑکنیں ساکت کر رہا تھا۔

اسے اس کی دھمکیوں سے زیادہ اس کے جنون سے خوف آنے لگا تھا۔

"مم۔ میں جاوں۔" وہ اسے یونہی تھامے اس پہ جھکنے لگا جب اس نے کانپتے ہونٹوں سے اجازت مانگی تو وہ اک لمحے کو رکا۔

"مجھے خود سے دور کرنے کی رائیگاں کوششیں مت کیا کرو شائینگ سٹار، تم جانتی ہو اس رشتے کی بنیاد اس لیے مجھے وحشی بننے پہ مجبور مت کرنا کبھی۔" وہ سخت لہجے میں کہتا اس کی ٹھوڑی چھوتا اس کے گرد سے

اپنے ہاتھ ہٹاتا اسے جانے کا عندیہ دے گیا تو وہ بھی لمحے کی دیری کیے بغیر ادھر سے بھاگی جبکہ وہ اب تندہی سے اپنے موبائل کو دیکھتا نجانے کیا سوچ رہا تھا۔

"کیسے ہیں آپ؟" وہ آج ایک ہفتے بعد اس کی عیادت کو ہاسپٹل آئی تھی، وجہ بہت صاف تھی اس کے بازو کو توڑنے کے بعد بھی اسے سکون نہیں آیا تھا جو اس نے اس کے بعد اس کی پھر چھترول کروائی تھی۔

"یہ کیسی دوستی ہے یار؟آج ایک ہفتے بعد آرہی ہو تم۔"وہ بہت بے تکلفانہ انداز میں بولا تو اس نے دانت پیستے ہوئے کسی کو دل ہی دل میں صلواتیں سنائیں۔

"اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے۔"وہ بہانہ تراشتی ہوئی بولی حالانکہ دل چاہ رہا تھا کہ کہے کہ میں نہیں چاہتی کہ تم مزید لاتیں گھونسے کھاوا بھی۔

"اچھا،آو بیٹھو نا ادھر۔"وہ مسکراتے ہوئے بیڈ سے قریبی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تو اس نے مسکراتے ہوئے کرسی کی طرف قدم بڑھائے اور اس کے قریب بیٹھتی باتیں کرنے لگی جو حازم شیرازی کو مزید اپنے ٹارگٹ کے قریب لے جانے والی تھیں۔

"مم! ویسے یہ لالہ رخ کی رخصتی کب تک کرنے کا ارادہ ہے؟" لویزہ نے سٹابریز کے باول سے سٹابری اٹھاتے ہوئے بڑی سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"کیوں کیا ہوا؟" انہوں نے اس کا پرسکون چہرہ جس میں خان کی جھلک بے حد نمایاں تھی، دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا دل کر رہا کوئی شادی اٹینڈ کرنے کو۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو آپ کی ہی نہ کر دیں شادی؟ ویسے بھی ویر آج کل فری ہے اور اس کا بھی دل ہے شادی اٹینڈ کرنے کو۔" جواباً مہرو بھی اسی بے نیازی و لاپرواہی سے بولی تو پرسکون بیٹھی لویزہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔

"واٹ؟ کیا کہہ رہی ہیں آپ مم؟" اس کی آواز صدمے کی شدت سے گویا پھٹ رہی تھی۔

"اتنی شاکڈ کیوں ہیں آپ؟ ایک رخصتی کی ہی تو صرف کاروائی ہے، اس میں اتنا کیا سوچنا؟" اسے آج یقین آیا تھا کہ اس کا بیچارہ باپ اس کی ماں سے ڈرتا کیوں تھا؟؟

CLASSICURDUMATERIAL

کیوں کہ اس کی ماں بہت آرام سے یوں وار کر جاتی تھی کہ اگلا تڑپ کے رہ جاتا تھا۔

"نن۔۔نو، نہیں میرا مطلب ہے ویرنے مم۔۔مجھے کہا تھا کہ ابھی شادی نہیں کرنی، ابھی ہم ایک دوسرے کو جاننا چاہتے ہیں تو بس نہیں کرنی شادی۔" وہ عجیب بونگے انداز میں اس اچانک نازل ہوتی افتاد کو روکنے کی کوشش میں تھی۔

"بات تو بہت اچھی کی ہے ڈارلنگ بیگم نے لیکن میں یاد کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ میں نے کی کب ہے؟" وہ ابھی مہرو کے دیے جھٹکے سے ہی نہ سنبھلی تھی کہ وہ کسی آفت کی طرح خان کے ساتھ نازل ہوتا بہت معصومیت سے اس کے بہانوں کے پرخچے اڑا گیا۔

اس کی بات پہ اس نے گڑبڑا کہ مہرو کو دیکھا اور پھر کھا جانے والی نگاہوں سے ویر کو دیکھا جو مزے سے اسے گہری نگاہوں سے دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

"ارے ویر بیٹا! آپ کب آئے؟" مہرو گرم جوشی سے اٹھی اور بازو پھیلاتی اس کی طرف بڑھی لیکن ویر تک پہنچنے سے پہلے ہی خان نے ان بازوؤں سمیت اسے جھکڑ لیا۔

"مہرو بی بی! میں بھی ویر کے ساتھ ہی، اتنے دنوں بعد آیا ہوں اور ہوں بھی میں اس سے بڑا تو میرے خیال میں پہلا حق میرا نہیں بنتا؟"

لویزہ اور شاہ ویر کی شرارتی نظروں سے بے نیاز وہ بڑی نرمی سے اسے ساتھ لگائے فل تپانے کی تیاری میں تھا۔

"شرم تو تمہیں چھو کر نہیں گزری خان، بچوں کی شادیوں کی بات کر رہی ہوں اور تمہیں اپنا رومانس یاد آ گیا جو کبھی جوانی میں بھی یاد نہیں آتا تھا۔" وہ بچوں کی وجہ سے دبی دبی آواز میں غراتی ہوئی اس سے جھٹکے سے دور ہوتی والہانہ انداز میں ویر سے ملنے لگی۔

"اپھو! خان چاچو بڑے ہیں آپ سے، ایسے مت بلایا کریں انہیں۔" ویر کو باپ کی طرح مہرو کی گستاخی ناگوار گزری تو وہ فوراً بول اٹھا جبکہ مہرو خجل سی ہو گئی۔

"میری پرنسس کیسی ہے؟" خان نے لویزہ کے ماتھے کو چومتے ہوئے پوچھا نہیں تھا بلکہ ریموٹ سے اس کے سٹارٹ ہونے کے بٹن کو دبا دیا تھا۔

اب وہ تھی اور اس کی ناختم ہونے والی باتیں تھیں جنہیں وہاں موجود تینوں نفوس کو بحالتِ مجبوری تب تک ضرور سننا تھا جب تک کہ کوئی خلل نہ پیدا ہو جائے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خان! کیا رپورٹ ہے اب تک کی؟" لیپ ٹاپ کی روشن سکرین کو دیکھتا وہ گاہے بگاہے کی بورڈ پہ نظر ڈالتا مسلسل بٹن پریس کرتا ہوا سنجیدگی سے مخاطب ہوا۔

"سر! ابھی تک سب کچھ پلان کے مطابق ہی ہو رہا ہے، وہ بالکل سیفلی گھر میں ہیں، جبکہ حازم شیرازی تو ہمارے ٹارگٹ پہ ہے۔" خان پروفیشنل انداز میں رپورٹ دیتا چلا گیا۔

"حازم شیرازی کو کسی قسم کا کوئی شک تو نہیں؟ کیونکہ خان تم جانتے ہو کہ اگر اسے کسی قسم کا شک وشبہ ہوا تو ہماری دو بچیوں کی زندگی و عزت داؤ پہ لگنے کا خدشہ ہے۔" اس نے ایک نظر خان کے چہرے پہ ڈالتے ہوئے اسے آنے والی تمام صورتحال سے آگاہ کرنا چاہا۔

"سر! یوڈونٹ وری، ہمیں صرف اور صرف حازم کے رائیٹ ہینڈ کے لیپ ٹاپ کے پاسورڈ تک کی رسائی چاہیے جو میرے خیال میں اب کہ مشکل نہیں رہی۔" اس نے رسان سے کہا تو وہ ہلکے سے سر ہلا گیا۔

"یزدان کدھر ہے اس وقت؟" اس نے سرسری انداز میں کہا۔

"کہاں ہو سکتے ہیں سر؟" خان نے شرارتی انداز میں سوال کے بدلے سوال کیا۔

"اتنی ٹریننگ مٹی میں رول رہا ہے ایڈیٹ دیواریں پھلانگ پھلانگ کے۔" وہ سر جھٹکتے ہوئے زیرِ لب بڑبڑایا۔

"سر! آئی تھنک یہ دیواریں پھلانگنے والی ٹریننگ بھی انہوں نے آپ سے ہی سیکھی ہے۔" خان کھل کے مسکراتا ہوا بولا تو جہان نجانے کیا کچھ یاد آنے پہ ایک زبردست قہقہہ لگاتا اس کا ساتھ دینے لگا۔

اوہ مائی گاڈ! ہی از ڈیم سوہاٹ۔" وہ بہت مگن انداز میں بیگ کندھے پہ لٹکائے، نوٹس سے سجی فائل سینے سے لگائے کوریڈور سے گزرتی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی جب پرجوش سی نسوانی آواز پہ ناچاہتے ہوئے بھی متوجہ ہوئی۔

اس نے سامنے کلاس کی دیوار سے ٹیک لگائے، طرحدار حسیناوں کا گروپ ایک جانب اشارہ کرتا ہوا حسرت آمیز انداز میں یوں بول رہا تھا کہ اس کی گردن میکانیکی انداز میں پیچھے کو مڑی اور پھر وہیں ساکت رہ گئی۔

وہ سامنے ہی بلیک جینز کے ساتھ کیمل کلر کی لوز سی ٹی شرٹ پہنے، کلائیوں پہ مختلف بینڈز چڑھائے، بالوں کو چھوٹی سی پونی میں قید کیے اپنے لاپرواہ انداز میں چلتے ہوئے بہت سی لڑکیوں کے دل کچل رہا تھا۔

"یار میرا بس نہیں چلتا ورنہ اس کا ہاتھ تھام کے کہیں دور نکل جاوں اور بس اسے ہی دیکھتی رہوں۔" دوبارہ سے آتی مدہوش آواز پہ وہ چونکی اور جونہی الفاظ نے شعور کی منازل طے کیں اس کے وجود میں

آگ کے شعلے سے لپکنے لگے،اس نے ایک خونخوار نگاہ ان لڑکیوں پہ ڈالی جو بھول چکیں تھیں کہ وہ ان کا ٹیچر ہے اور دوسری نگاہ اس پہ ڈالی جو اسی جانب آرہا تھا کیونکہ یہ وقت اسی کی کلاس کا تھا،وہ ارد گرد سے بے خبر بس اسے ہی دیکھے جارہی تھی جس کی چمکتی براون آنکھیں اسی پہ گڑھی ہوئی تھیں۔

ساتھ جس کے رہیں سدا آنکھیں

اس سے کیسے کروں جدا آنکھیں

CLASSICURDUMATERIAL

سب محبت کے استعارے ہیں

چاند، بادل، دھنک، ہوا، آنکھیں

لفظ سارے ہی ہو گئے گیلے

میں نے کاغذ پہ جب لکھا آنکھیں

کتنی آنکھوں میں ڈھونڈتا چہرہ

CLASSICURDUMATERIAL

کتنے چہروں میں ڈھونڈتا آنکھیں

کاش کوئی تو دیدہ ور نکلے

یوں تو پھیلی ہیں جا بجا آنکھیں

میری آنکھوں سے دیکھتا خود کو

CLASSICURDUMATERIAL

کاش وہ مجھ سے مانگتا آنکھیں

میری خواہش بھرم رہے باقی

اس کا کہنا کہ آملا آنکھیں

کوئی دیکھے تو دل پگھل جائے

کیسے کرتی ہیں التجا آنکھیں

CLASSICURDUMATERIAL

اس سے پوچھا سبب جو لٹنے کا

مسکراتے ہوئے کہا آنکھیں

اب میں سپنے کہاں سے لاؤں گا

کون چہرے پہ لکھ گیا آنکھیں

CLASSICURDUMATERIAL

کم سے کم خود کو دیکھ تو لیتے

کوئی بستی میں بانٹتا آنکھیں

لفظ ڈھلتے گئے تھے چہروں میں

اور میں سوچتا رہا آنکھیں

ہونٹ خاموش ہو گئے اس کے

CLASSICURDUMATERIAL

اور کرتی رہیں دعا آنکھیں

رات ساری جلی ہیں اشکوں میں

اور دیں خود کو کیا سزا آنکھیں

خواب بننے یا اشک رونے ہیں

CLASSICURDUMATERIAL

کر رہی ہیں یہ فیصلہ آنکھیں

عاطف سعید

"اگر ایسے ہی مجھے بے خودی سے دیکھتی رہی تو میں بھول جاوں گا کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور کیوں کھڑے ہیں؟" اس کی بھاری زو معنی آواز اس کے بالکل قریب سے ابھری تو وہ ہڑ بڑا کے ہوش میں آئی اور اسے دیکھا جو اس کے بے حد قریب کھڑا اسے نہار رہا تھا۔

اس کی نگاہوں کی تپش سے بوکھلاتی، وہ شرمندگی سے دو قدم پیچھے ہوتی چور نگاہوں سے خالی کوریڈور کو دیکھتی عجلت بھرے انداز میں کلاس کی جانب چل دی جبکہ اس کے بے خود انداز کو سوچتا وہ دلکشی سے مسکراتا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"ایکسکیوزمی! ہالے کین یو گیو می یور نوٹس پلیز؟" چیزیں سمیٹتے ہوئے جونہی اس نے قدم کلاس سے نکلنے کو بڑھانے چاہے، ولید حسن کی استفہامیہ والتجائیہ پکار نہ صرف ہالے بلکہ اس کے کانوں تلک بھی گئی جو ہمیشہ اس کے کلاس سے نکلنے کے بعد ہی جاتا تھا۔

"یاہ! شیور۔" اس کے ماتھے پہ بنتے ان گنت بلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ہاتھ میں تھامے نوٹس اس کی جانب بڑھا دیے جو اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ قبول کر لیے۔

"مسز ہالے! میرے آفس میں آیئے فوراً۔" وہ جو ولید حسن کے شکریے پہ فارمل الفاظ کا تبادلہ کر رہی تھی، عقب سے آتی سخت پکار پہ گویا اچھل پڑی اور ایک خفیف سی نگاہ ولید پہ ڈالتی اس کی پشت دیکھنی لگی جو روم سے نکل رہا تھا۔

"آپ نے بلایا تھا؟" وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے آفس میں آئی جہاں وہ پرسکون سا ٹانگیں لمبی کیے بیٹھا اسے تک رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دل کر رہا تھا تمہیں دیکھنے کو اس لیے سوچا بلا کے دیدار کر لوں۔" وہ سمجھ نہ سکی کہ آیا کہ یہ طنز یا واقعی سچ کہہ رہا تھا پس چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

"تم نے ولید حسن کو نوٹس کون سے دیے؟" اس کی خاموشی پہ اس نے سرسری سے انداز میں کہتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"آپ۔۔آپ کے لیکچرز کے نوٹس تھے، کلاس میں ایک دوسرے کی ہیلپ کرنا بری بات نہیں ہوتی۔" اس نے متوقع رد عمل کے خوف سے پہلے ہی حفظ ماتقدم کے طور پہ کہا تو وہ کرسی چھوڑ کے اٹھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں نے کب کہا بری بات ہوتی، بلکہ بہت اچھی بات ہے مدد کرنا لیکن۔۔۔" وہ بہت پر سکون انداز میں کہتا ہوا اس کے بے حد نزدیک کھڑا ہوتا جہاں دو پل کو تھما وہیں وہ سامنے کھڑی ہالے کی دھڑکنیں بھی سست کر گیا۔

"لیکن جانم! تمہارے ہونٹوں پہ بکھرنے والی مسکراہٹ پہ تو اس کا کوئی حق نہیں۔" اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس نے جس انداز میں کہا اس کی دھڑکنیں تہہ و بالا ہونے لگیں۔

"کیا تم نہیں جانتیں کہ تمہاری اس مسکراہٹ پہ صرف اور صرف میرا حق ہے اور تمہیں مجھے دیکھ کہ ہی مسکرانا ہے۔" وہ زچ کرنے کو لہجے میں خماری لیے اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھے کا دباو بڑھا رہا تھا۔

"آپ مجھے ایک ہی دفعہ بتادیں کہ مجھے کب مسکرانا ہے؟ سونا جاگنا کب ہے؟ سانس کب لینی ہے؟ تاکہ آپ کو بار بار زحمت نہ دینی پڑے۔" وہ اس کی بڑھتی بے باکیوں اور شدتوں سے تنگ پڑتی پھٹ پڑی۔

"تمہیں میری محبتوں کے سائے میں رہتے ہوئے سانس لینی ہے،
تمہیں ہمارے رشتے میں رنگ بھرنے کے لیے مسکرانا ہے
اور۔۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گہرے لہجے میں بولتا اس کی دھڑکنیں تیز تر کر گیا جب کہ لہجے سے چھلکتے جذبات نے چہرے کو مختلف رنگوں سجا ڈالا تھا۔

"سونے جاگنے کا الزام مت دو مجھے کیونکہ ابھی وہ دن نہیں آئے جب مجھے تمہارے نیندیں حرام کرنے کا شرف ملے گا۔" وہ یکایک بہت معصوم بنتا ہوا بولا جبکہ اس کا خوف ہر دم اس کی نیندوں کا دشمن بنا رہتا تھا۔

"میں جاوں اب؟" اس کی دست درازیاں جب حدیں عبور کرنے لگیں تو اس نے اس بحث کو ختم کرتے ہوئے بکھرے تنفس کے ساتھ اجازت لینی چاہی کیونکہ وہ مزاحمت کر کے اس کی ضد نہیں جگانا چاہتی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"اونہوں۔" وہ نجانے کس موڈ میں تھا جو آرام سے اسے منع کرتے ہوئے اس کے کندھوں کو تھامتے ہوئے اسے اپنے مقابل کھینچتا اس پہ جھکا۔

"پپ۔۔پلیز جگہ کا خیال تو کر لیں۔" بدقت تمام وہ اس سے چند انچ کا فاصلہ قائم کرتی ہوئی گھگھیائی آواز میں بولی تو اس نے جھکا سر اٹھاتے ہوئے اس کے ضبط کی شدت سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا اور میکانکی انداز میں اس پہ گرفت ڈھیلی کی تو وہ ایک لحظہ حیرانی سے اس کے چہرے کو دیکھتی ادھر سے بھاگ گئی جبکہ وہ تادیر اس کی موجودگی کے احساس کو لیے وہیں کھڑا رہ گیا۔

مجھے کچھ اَن کہے الفاظ نے بے چین کر رکھا ہے

مجھے سونے نہیں دیتے

مجھے ہنسنے نہیں دیتے

مجھے رونے نہیں دیتے

یوں لگتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

کہ جیسے سانس سینے میں کہیں ٹھہری ہوئی ہے

یوں لگتا ہے

کہ جیسے تیز گرمی میں

ذرا سی دیر کو بارش برس کے رک گئی ہے

گھٹن چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے

بہت دن سے

CLASSICURDUMATERIAL

مری آنکھوں میں سپنوں کی

کوئی ڈولی نہیں اُتری

بہت دن سے

خیالوں میں، دبے پاؤں

کوئی اپنا نہیں آیا

CLASSICURDUMATERIAL

بہت دن سے

وہ سب جذبے

جو میری شاعری کے موسموں میں رنگ بھرتے تھے

کہیں سوئے ہوئے ہیں

مرے الفاظ بھی کھوئے ہوئے ہیں

میں اُن کو ڈھونڈنے

CLASSICURDUMATERIAL

اِس زندگی کے دشت میں نکلا تو ہوں لیکن

مجھے معلوم ہے، جذبے

اگر اک بار کھو جائیں

تو پھر واپس نہیں ملتے

مجھے معلوم ہے پھر بھی

CLASSICURDUMATERIAL

ی

ابھی اک آس باقی ہے

میں اب اُس آس کی انگلی پکڑ کر

چل رہا ہوں

بظاہر شبنمی ٹھنڈک مجھے گھیرے ہوئے ہے

مگر میں جل رہا ہوں

CLASSICURDUMATERIAL

میں اب تک چل رہا ہوں

"کب ختم ہو گا یہ سب؟ یونو آپ کی وجہ سے اتنے زیادہ کلیشز آ رہے ہمارے بیچ۔" وہ نروٹھے انداز میں کرسٹل ٹیبل کے دوسری جانب بیٹھے اس شاندار شخص سے مخاطب تھا جو محظوظ انداز میں اس کے انداز ملاحظہ کر رہا تھا۔

"میری وجہ سے کب ہوا یہ؟ یہ سارا پلین آپ کا ہی نہیں تھا کیونکہ سیفٹی آپ کی زندگی کی تھی؟" اس نے اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ دھرا تو وہ بلبلا اٹھا۔

"لیکن میں نے یہ تو نہیں سوچا تھا جو ہو رہا ہے، مسکرا کہ دیکھ بھی پا رہا نہ مسکراہٹ دیکھ سکتا ہوں۔" وہ بے حد جھنجھلایا ہوا تھا۔

"سفارش کروانا چاہتے ہیں؟" اس نے لب دانتوں تلے دباتے ہوئے اس کی کیفیت کا مزہ لینا چاہا تو دروازہ کھول کے اندر آتا شخص اس کی بات سن کے مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ گفتگو تو آئے روز ان دونوں کے بیچ جاری رہتی تھی۔

"سو مین، اپنا اور میرا رشتہ دیکھیں اور اپنی آفرز دیکھیں پارٹنر۔" اس کی بات پہ اسے اندازہ ہوا کہ وہ 'کس' کے سامنے کیا بول گیا تھا تب ہی بات پلٹنے کی کوشش کرنے لگا۔

"اسی رشتے کے لحاظ کر کہ ایسی آفر دی ہے ورنہ میں اس کی مسکان دیکھنے والوں کی آنکھیں نوچنے سے بھی گریز نہیں کرتا اور یہ بات اچھی طرح سے جانتے ہیں ڈیئر پارٹنر۔" وہ اپنے مخصوص سرد انداز میں گویا ہوا۔

"یو نو اس کام میں تو میں آپ سے بھی آگے ہوں۔" اس نے سر جھٹکتے ہوئے اطمینان سے کہا تو ان دونوں کے ہونٹوں پہ فخریہ مسکان مچل گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں نے سنا ہے آپ دونوں اپنے بچوں کی شادی کرنے والے ہیں؟" اس نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جن کی آپسی محبت اور وفاداری کی مثالیں دنیا دیتی تھی۔

"بالکل! میرا بیٹا تھوڑا جیلس فیل کر رہا کہ مجھ سے گیارہ مہینے چھوٹے لڑکے سے گھر بسالیا ہے تو اس نے بھی کہہ دیا، اینی پرابلم۔" سپاٹ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اس نے سگریٹ سلگائی۔

"یس آئی ہیو آپرابلم۔" اس نے بھی اس کے ساتھ بیٹھے شلص کو آنکھ مارتے ہوئے سکون سے کہا تو اس نے ابرو اچکاتے ہوئے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اپنی بیٹی اور داماد کو نہیں بلائیں گے شادی پہ کیا؟" اس نے چمکتی آنکھیں اس کے سپاٹ چہرے پہ گاڑھتے ہوئے آگ لگائی۔

"یہ پرابلم آپ کے سولو کرنے والی نہیں ہے، آپ اپنے گھر کی طرف دھیان دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بیٹی اور داماد کو انوائیٹ کرنے کے بعد آپ اکیلے نہ رہ جائیں کیونکہ میں اپنی بیٹی کی کوئی بات نہیں ٹالتا۔" اس نے باتوں ہی باتوں میں اسے نجانے کیا باور کروانے کی کوشش کی کہ وہ چونک اٹھا اور پھر اس کی آنکھوں کے مخصوص اشارے کو سمجھتا ہوا شرارتی مسکان ہونٹوں پہ سجاتے ہوئے دائیں آنکھ ونک کرتا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یونو بھابھی بیگم! ماریشیئس میں میں نے سب سے زیادہ کسے مس کیا؟" سب بڑے اس وقت لاونج میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف ایک نظر ٹی وی کی روشن سکرین پہ بھی ڈال رہے تھے جب معاویہ کی پکار پہ سب اپنی اپنی جگہ کانشیئس ہو گئے کیونکہ اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ کب کیا کہہ دے کسی کو۔

"کسے مس کیا؟" علیزے نے مالٹے کی پھانک منہ میں رکھتے ہوئے اپنے گرد لپیٹی شال کو ٹھیک کیا۔

"آپ تو جانتی ہیں نا کہ وہ کتنی رومینٹک جگہ ہے تو مجھے وہاں سب سے زیادہ۔۔۔۔" اس نے خوامخواہ کا سسپینس کری ایٹ کرنے کے لیے

وقفہ لیا تو سب کی نگاہیں اس کی طرف اٹھ گئیں جبکہ مالٹا چھیلتی علیزے اور مہرو نے شرارتی نگاہوں سے زینی کو دیکھا۔

"آپ کی اورجے کی کمی محسوس ہوئی۔" اس نے اپنی بات مکمل کی تو اطمینان سے بیٹھی علیزے کے ہاتھوں سے مالٹا چھوٹ کے دور جا گرا جبکہ ایک چھٹ پھاڑ قہقہہ لاونج میں گونج اٹھا۔

"ایکچوئلی میری بیگم تو رومینٹک ہے نہیں اور میں آلریڈی وہاں موجود تھا اور باقی پورے مینشن میں آپ کے ہز بینڈ جتنا رومینٹک اور کوئی ہے نہیں۔" اسے آج موقع ملا تھا اور وہ انہیں رگیدنے سے باز نہیں آیا تھا۔

"معاویہ بھائی! آپ بہت بے شرم اور انتہائی برے انسان ہیں۔" وہ سب کی شرارتی نگاہیں خود پہ محسوس کرتی بے حد شرم محسوس کر رہی تھی۔

"زاویار! پلیز یہ ریسلنگ تو بند کریں۔" آیت نے زچ ہوتے ہوئے زاویار سے کہا تو معاویہ کا دھیان ان کی طرف ہوا۔

"یہ دیکھ رہا ہے کہ کس ریسلر سے اس کی بیوی ملتی جلتی ہے۔" معاویہ نے ٹکڑا لگایا تو آیت نے فوراً کشن اسے کھینچ کے اسے مارا جسے وہ کیچ کرتا زاویار کی طرف اچھال گیا جس نے زوریز کی فرمائش پہ نیوز لگادی تھی۔

"زوریز! نیوز دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ نیوز میں بالکل دوسری شادی کے احکامات جاری ہونے کی خبر نہیں ہے۔" آریان نے زوریز کی ٹانگ کھینچی تو میرب نے گھور کے اسے دیکھا جبکہ علیزے مسز حسن شاہ کے پکارنے پہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اسے چیک اپ کے لیے جانا تھا۔

"کس قدر فضول شوق ہیں آپ لوگوں کے ماسوائے قتل وغارت اور مہنگائی کی خبروں کے اور ہے کیا ادھر؟" مہر وبیزاری سے سب لڑکوں کو دیکھتی بولی کیونکہ سب انہماک سے اب نیوز سن رہے تھے۔

"کیوں تم کیا خان اور اس کی گرل فرینڈز کے متعلق بریکنگ نیوز سننا چاہتی ہو؟" معاویہ کو تو موقع ملنا چاہیے مہر وسے منہ ماری کرنے کا۔

"میں خان کا منہ نہ نوچ۔۔۔۔" وہ غصے سے بپھرتی بولنے لگی تھی جب نیوش اینکر کی پر جوش آواز نے اس کے کانوں میں دھماکے سے کیے یہی حال باقی سب کا بھی تھا۔

"بریکنگ نیوز! مشہور و معروف شخصیت جہان حیدر شاہ پہ ہوا دن دیہاڑے کھلے عام جان لیوا حملہ۔"

"آپ کو بتاتے چلیں کہ آج ان کا ایک عوامی جلسے سے خطاب تھا جس کے بعد وہ وہاں سے نکلنے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف جانے ہی لگے تھے کہ ان پہ تابڑ توڑ گولیوں کی برسات کر دی گئی، جہان حیدر شاہ کے گارڈز کی جانب سے جوابی کاروائی کی گئی مگر پھر سے گولیاں انہیں

خطرناک حد تک زخمی کر گئیں, ان کی بے حد تشویشناک حالت کی بدولت انہیں فوری طور پہ ہاسپٹل لے جایا گیا، آپ کو بتاتے چلیں کہ۔۔۔"اینکر گلا پھاڑتے ہوئے بولتی جا رہی تھی جب "دھپ" کی آواز کے ساتھ علیزے کے ہاتھ سے چھوٹتی فائلز نے سب کی توجہ سکرین سے ہٹا کہ اس کی جانب کر دی تھی۔

"حیدر!"سکرین پہ زخمی حیدر کی تصویر دیکھتے ہوئے اس کے ہونٹ بے آواز پھڑ پھڑائے۔

"بھابھی بیگم!"معاویہ صوفہ پھلانگتا ہوا اس کی جانب لپکا اور اس کا ہوش و حواس گنواتا وجود سنبھالا۔

"اوہ گاڈ!" زاویار کی پر تشویش آواز پہ اس نے گردن گھما کے دیکھا تو مسز حسن سر تھامے ہانپ رہی تھیں جبکہ باقی سب زار و قطار رو رہے تھے، صورتحال اس قدر اعصاب شکن ہو چکی تھی کہ ان کے مضبوط حوصلے بھی بھربھری دیوار کی مانند گرنے لگے تھے کیونکہ جس کے بارے میں خبر ملی تھی وہ ان سب کے لیے ایسا ستون تھا جس کے سہارے وہ سب کھڑے تھے۔

وہ سب اس وقت عجیب ہی صورتحال میں لپٹے ہوئے تھے کہ وہ اس وقت ہاسپٹل پہنچنا چاہتے تھے لیکن ایسی حالت میں خواتین ان کے پیروں کی زنجیریں بنی ہوئیں تھیں، معاویہ نے پریشانی سے علیزے کے وجود کو دیکھا اور اسے ہوش میں لانے کی تدابیر کرنے لگا اور کسی حد تک میں اس میں کامیاب بھی ہو گیا۔

"بھابھی! پلیز پریشان مت ہوں، جے ٹھیک ہو گا، نیوز والے تو رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں بس۔" اس نے علیزے کے بلکتے وجود کو دیکھتے ہوئے اسے تسلی دینی چاہی لیکن اس کی ہوش میں آنے کے بعد ایک ہی رٹ نے انہیں عجیب دوراہے پہ لا کھڑا کیا تھا کہ وہ ہاسپٹل جانا چاہتی تھی اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس کا ہاسپٹل میں جانا جہان کے لیے کس قدر ناگوار ہو سکتا تھا۔

"مم۔۔ مجھے جانا ہے حیدر کے پاس۔" وہ مہرو اور آیت کی بانہوں میں مچلتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی تو معاویہ نے تفکر سے پیشانی مسلتے ہوئے زوریز کو دیکھا اور ایک آخری کوشش کے تحت اسے کہنے لگا۔

"بھابھی! پلیز بچے باہر کھیل رہے ہیں اس طرح وہ بھی پریشان ہوں گے۔" اس نے ایک مضطرب نگاہ کلائی میں بندھی گھڑی پہ ڈالتے ہوئے کہا لیکن جہان حیدر شاہ کی دیوانی اس وقت کچھ سننا سمجھنا نہیں چاہتی تھی اور پھر اس کی ضد سے ہار مانتے ہوئے انہیں اس سمیت مسز حسن, مہرو اور زینی کو بھی ساتھ لینا پڑا کیونکہ علیزے کی حالت اس بری طرح سے مخدوش لگ رہی تھی کہ اسے سنبھالنے کے لیے وہ ساتھ چل پڑیں تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

پولیس فورس کی بھاری نفری، آرمی کے نوجوان اور میڈیا کا ایک ہجوم ہاسپٹل کے باہر اکٹھا تھا اس کے علاوہ پورے ہاسپٹل کو اندر باہر سے آرمی کے جوانوں نے اپنی سیکیورٹی میں لے رکھا تھا۔

"جہان حیدر شاہ" کی فیملی کی گاڑیاں جب گارڈز کے نرّے میں ہاسپٹل کی پارکنگ میں جا کے رکیں تو بہت سے کیمروں کی فلیش لائٹس ان کی گاڑیوں کی طرف مڑیں ہی تھیں کے حسن شاہ اور دبیر خان کے اشارے پہ پولیس نے میڈیا کو اپنی کوریج بند کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

علیزے گاڑی سے اترتے ہی بھاگتے قدموں کے ساتھ معاویہ کے پیچھے لپکی وہ اس وقت اس چیز سے بے بہرہ ہو چکی تھی کہ اس کے وجود میں اک نئی زندگی بھی پنپ رہی تھی بلکہ اس وقت جہان کے کمرے

کی جانب بڑھتے ہوئے اس کی سانسیں گویا کسی شکنجے کی قید میں تھیں اور لب محوِ مناجات تھے، وہ ارد گرد سے بے خبر بس ایک ہی جبکہ باقی سب ان کے پیچھے جہان کے روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔

جونہی سب اس شیشے کے دروازے کے پاس جا کے رکے تو اس پل علیزے حیدر کی دھڑکن بھی تھم گئی کیونکہ وہ کچھ ایسا نہیں دیکھنا چاہتی تھی جو اس کا دل برداشت نہ کر پاتا، اسی لمحے باوردی ملازم نے آگے بڑھ کے دروازہ کھولا تو اس کی آنکھوں کے سامنے آنسوؤں کی دبیز چادر سی تن گئی لیکن وہ رکی نہیں بلکہ ڈگمگاتے قدموں کے ساتھ بیڈ کی طرف گئی اور مسز حسن، مہرو اور زینی سے ملتے بیڈ پہ نیم دراز جہان شاہ سے لپٹتی اونچی آوازوں سے رونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

جبکہ دوسری جانب بلیو شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس شرٹ کے بازو فولڈ کیے گریبان کے چار بٹن کھولے بانہوں میں بلکتی زندگی کو ششدر دیکھتا ہوا سن ہو کہ رہ گیا، وہ اس پل کمرے میں موجود ڈی آئی جی صاحب کے علاوہ باقی سب کی بھی موجودگی کو فراموش کیے بس سینے پہ گرتے اس کے گرم آنسوؤں کی تپش سے پگھلتا جا رہا تھا۔

"علیزے!" انتظار کے جاں گسل لمحات کے بعد اس کا ہاتھ ایک روح میں اترتی تسلی کی مانند بلکتی علیزے کے سر پہ جا کے رکا تو اس کے سینے میں منہ چھپائے علیزے کے آنسوؤں میں مزید تیزی آگئی، اس کی تسلی سے بھی جب وہ سنبھلنے میں نہ آئی تو جہان کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بننے لگا۔

"علیزے! سٹاپ اٹ، میں ٹھیک ہوں۔" وہ اسے زبردستی سیدھا کرتا ہوا نرمی سے بولا مگر اس کے متورم سوجے پہ نظر پڑتے ہی وہ بھونچکارہ گیا جبکہ دل میں طوفان سے اٹھنے لگے۔

"کس نے بتایا مینشن میں؟" اس نے ایک نظر معاویہ کے دائیں بائیں کھڑی مہرو اور زینی کو دیکھتے ہوئے جس سرد مہری سے پوچھا ایک پل کو معاویہ بھی گڑبڑا گیا۔

"نیوز کے تھرو۔" اس کے مختصر سے جواب نے اس کی آنکھوں میں ایک ان دیکھی سی آگ بھڑکا دی۔

"تم نے وہ ایک نیوز دیکھی اور لے کے بھاگ کھڑے ہوئے ان سب کو، حالت دیکھو سب کی۔" وہ ضبط کھوتا ہوا چاروں خواتین کو دیکھتا ہوا دھاڑا تو علیزے نے سہم کے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"ریلیکس جینٹل مین! اٹس آنیچرل ری ایکشن۔" ڈی آئی صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اس کا کندھا تھپتھپا کے بولے لیکن اس سے پہلے کہ وہ یا جہان مزید کچھ کہتے کہ ان کا موبائل بجنے پہ وہ ایکسکیوز کرتے ہوئے وہاں سے ہٹے تو جہان پھر سے معاویہ کو گھورنے لگا۔

"فار گاڈ سیک جے! مجھے ایسے مت دیکھو، تم جانتے تو ہو ان سب کو، میں زبردستی نہیں کر سکتا تھا ان سب کے ساتھ۔" وہ جھنجھلا کے بولا تو وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوتا دھاڑا تھا۔

"تمہیں زبردستی کرنا چاہیے تھی کیونکہ مجھ پہ اٹیک ایک پلان تھا میرے گھر کی خواتین کو مینشن سے باہر نکلوانے کا۔"اس کی دھاڑ ہاسپٹل کے اس کمرے میں گونجتی ان سب کے سروں پہ دھماکے سی کر گئی۔

"جے لیکن وہ۔۔۔"زوریز نے کچھ بولنا چاہا جب دھاڑ سے دروازہ کھولتا ہوا خان اندر داخل ہوا تو مہرو نے چونک کے اسے دیکھا کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس وقت ہاسپٹل ہو گا۔

"سر! نیوز دیکھیں پلیز۔"اس نے نگاہیں چراتے ہوئے جہان سے کہا تو سب کے دل نے ہنگم سے دھڑکنے لگے،اس کے ساتھ ہی حسن شاہ

اور احمد شاہ متفکر اور کسی حد تک مشتعل چہرے لیے کمرے میں داخل ہوئے تو علیزے کا دل کسی انہونی کے خیال سے ڈوبنے لگا، اس کے کانپتے وجود کو دیکھتے ہوئے مہرو اسے تھامتی ہوئی مسز حسن کے پاس لے گئی اور اسے ان کے ساتھ بٹھا دیا جبکہ خان نے کمرے میں لگی ایل سی ڈی آن کی تو سب کی نگاہیں اس پہ مرکوز ہو گئیں۔

اگلے ہی لمحے سکرین پہ بھاگتی ہوئی علیزے ایک سپاٹ لائٹ میں دکھائی دی اور اس کے پیچھے مہرو اور زینی کو ہائی لائٹ کیے جس انداز میں نیوز اینکر اس چیز کو بڑھا چڑھا کہ بات کر رہا تھا اس نے وہاں موجود ہر مرد کی رگوں میں انگارے سے دوڑا دیے، وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ سب میڈیا کی نظر میں آئیں تھیں بلکہ وجہ صرف اس نیوز اینکر کا ان سب کے علاوہ علیزے اور حیدر کے متعلق گفتگو کرنا اور بھاگتی ہوئی

علیزے کی سرکتی چادر کو فوکس کیے بار بار وہی کوریج ریپیٹ کرنا ان سب کے لیے باعثِ طیش تھے۔

ان سب کی نگاہیں سکرین پہ تھیں جبکہ خان اور علیزے کی آنکھوں کی پتلیاں جہان کے سرخ بھنچے تاثرات سے سجے چہرے پہ مرکوز تھیں اور اگلے ہی پل چھناکے کی آواز کے ساتھ سکرین چکنا چور ہو گئی کیونکہ جب نیوز اینکر کے زہر آلود الفاظ جہان کے ضبط کے پیمانے کو لبریز کر گئے تو اس نے موبائل اٹھا کے سکرین کی طرف کھینچ مارا جس کے سبب سب دہل سے گئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیوں؟ کیوں لے کر آئے تم ان سب کو یہاں؟" وہ بپھرے شیر کی مانند معاویہ کی مانند لپکا تو معاویہ ایک گہرا سانس بھر کے رہ گیا کیونکہ وہ کچھ ایسا ہی ایکسپیکٹ کر رہا تھا۔

"بھابھی کی طبیع۔۔۔" اس نے اسے رام کرنے کی ناکام کوشش سٹارٹ کی ہی تھی کہ وہ دھاڑتا ہوا علیزے کی طرف رخ کر گیا۔

"کیوں آئی ہیں آپ یہاں؟ مر نہیں گیا تھا میں، گھر ہی واپس آنا تھا۔" وہ غصے کی بدولت سلگ رہا تھا جبکہ اس کے الفاظ پہ اس کے دل کو دھکا سا لگا، جبکہ خان اور زوریز کے ساتھ زاویار بھی باہر نکل چکے تھے کہ وہ اس نیوز اینکر تک پہنچ کے جہان کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہتے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حیدر!"اس نے شاکڈ سے انداز میں اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ کھڑی ہوتی ایک ہاتھ سے اس کے گریبان کو جھکڑتی دوسرے ہاتھ سے مسلسل اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتی زور زور سے ہچکیاں لیتی رونے لگی، وہ بولنا چاہتی تھی وہ اسے اس کے الفاظ پہ ٹوکنا چاہتی تھی کہ اس کے کہے یہ الفاظ اس کی روح تک چیر گئے تھے لیکن الفاظ اس کے لبوں سے نکل ہی نہیں پا رہے تھے جبکہ آنسو ایک تسلسل کے ساتھ بہتے جہان کو بے چین کر رہے تھے۔

"علیزے خدا کے لیے چپ کریں، حد ہے بندہ اب بیوی کو ڈانٹ بھی نہیں سکتا اب۔"وہ جھنجھلا کے آخیر میں بڑبڑا کے بولتا اس ٹینشن زدہ سچویشن میں بھی سب کے ہونٹوں پہ مسکان بکھیر گیا۔

"بیوی کو ڈانٹ سکتا لیکن ان جیسی محبوب بیوی کو ڈانٹنا ناممکن ہے۔"
معاویہ نے اس گھمبیر صورتحال کو بدلنے کے لیے چٹکلا چھوڑا تو جہان نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورا جبکہ وہ بدستور اس کے سینے سے لگی سسکیاں بھر رہی تھی۔

"علیزے! پلیز چپ کر جائیں میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں۔" وہ اس کے بالوں کو سہلاتا ہوا اب کے آواز میں نرمی گھولتا ہوا بولا، وہ اسے اب تک چپ کروا چکا ہوتا اگر باقی سب موجود نہ ہوتے۔

"جی یہ اس قدر ڈسٹرب ہو چکا ہے کہ کسی بھی وقت یہ ایک جذباتی ریلے میں بہتا آپ کو ایسے چپ کروائے گا جو کم از کم آپ اپنے ساس سسر کی موجودگی میں زرا اچھا فیل نہیں کریں گی۔" معاویہ نے فاصلہ

بڑھاتے ہوئے بے باکی سے کہا تو حسن اور احمد صاحب جھینپتے ہوئے باہر نکل گئے جبکہ علیزے بھی کسمساتی ہوئی اسی کی شرٹ سے چہرہ صاف کرتی اس سے فاصلے پہ ہونے لگی جب اس نے نرمی سے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے ماتھے پہ پرشدت سا لمس بکھیرا تو اس کی سانسیں تک معطر ہو گئیں جبکہ وہ سب ایک دوسرے سے نگاہ چرانے لگے۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں، بس کندھے کو گولی چھو کے گزری ہے یہ نیوز صرف ان کی چال تھی اور کچھ نہیں، ابھی گھر جائیں پلیز میرے لیے، بچے گھر میں پریشان ہوں گے۔" اس نے اس کے چہرے کو نرمی سے تکتے ہوئے اب کی بار پوری تسلی سے اسے نوازا لیکن اس کے چہرے پہ ہنوز بے چینی اور پریشانی تھی لیکن جہان اب مزید وہاں اس کی

موجودگی کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا تب ہی معاویہ کو اشارہ کرتا ہوا اسے اس کے ہمراہ واپس بھیج دیا۔

"آپ کام کیا کرتے ہیں؟" آج وہ پھر سے حازم شیرازی کے روبرو بیٹھی اس سے محوِ گفتگو تھی لیکن اس بار احتیاطاً فاصلہ برقرار رکھا۔

"پلیز مجھے یہ آپ مت کہا کرو، ہم فرینڈز ہیں سو تم مجھے تم کہہ کے پکارا کرو یا میرا نام لیا کرو۔" اس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے وہ بولا تو وہ کھلکھلا اٹھی اس بات سے قطع نظر کہ اس کی ہنسی کسی کو بری طرح کھل رہی تھی۔

CLASSICODUMATERIAL

"اوکے تو تم نے بتایا نہیں کہ تم کیا کام کرتے ہو؟"اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے سوال دہرایا تو وہ بھی جواباً مسکرا اٹھا۔

"میں "شاہ اینڈ سنز کمپنی" میں جاب کرتا ہوں۔"اس کے تاثرات کو گہری نگاہوں سے جانچتے ہوئے اس نے آہستگی سے کہا تو سامنے بیٹھی ویرا کے تاثرات ایک دم سے بدل گئے۔

"کیا؟؟تم ادھر جاب کرتے ہو؟"وہ پرجوش سی مگر کسی قدر حیران سی اس سے مخاطب ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں! تم جانتی ہو اس کمپنی کو؟" اس نے سرسری سا لہجہ اختیار کرتے ہوئے اس کا تمتماتا چہرہ دیکھا۔

"کمپنی کو تو نہیں جانتی لیکن اس کمپنی کے آنرز کو تھوڑا بہت جانتی ہوں۔" وہ جواباً مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم کیسے جانتی ہو انہیں؟" وہ رفتہ رفتہ اپنے مقصد کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"میرے انکل ان کے ساتھ کام کرتے ہیں بلکہ وہ ان کے بہنوئی ہیں اس لیے میں جانتی ہوں انہیں۔" وہ تفصیل سے اس کی ہر بات کا جواب دیتی ہوئی سامنے پڑی پلیٹ سے فرنچ فرائز کو ٹھونگنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"گریٹ لیکن یار پھر تم ایک فلیٹ میں کیوں رہتی ہو جب تمہارے انکل اتنے ٹھاٹ باٹ والے ہیں تو؟"اس نے دماغ میں پنپتے خدشے کا سر کاٹنے کو پوچھا۔

"اماں کو پسند نہیں ہے ویسے بھی ہم بہت مزے میں رہ رہے ہیں نا۔" وہ لاپرواہ انداز میں بولی تو اس نے پر سکون سا سانس بھرا۔

"مطلب اگر کبھی سفارش وغیرہ کی ضرورت پڑی تو تم سے کروا سکتا ہوں؟"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"ہاں بالکل۔"وہ بھی جواباً خوشگواریت سے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

"کیا کر رہی ہو؟" وہ بہت مگن انداز میں اپنے لیے میکرونیز بنا رہی تھی جب اچانک ابھرنے والی گھمبیر آواز پہ وہ اچھل پڑی۔

"آ۔۔۔آپ؟ یہ کیا طریقہ ہے آنے کا اور بولنے کا؟ دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا ہے۔" وہ اپنے عقب میں اسے نکھرا نکھرا سا دیکھ کہ بوکھلا کے بولتی چلی گئی جبکہ وہ نہایت اطمینان سے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سراپے کو گہری نگاہوں سے جانچ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اچھا تھوڑا نزدیک آئیں اور مجھے چیک کروائیں دھڑکنیں اگر رفتار برابر نہیں ہے تو میں کر دیتا ہوں۔" وہ شوخی سے کہتا ہوا اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھا گیا جب وہ اچھل کے اس سے فاصلے پہ ہوئی۔

"ہر گز نہیں، دور رہیں مجھ سے اور میرے اکیلے ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھانے کا سوچیے گا بھی مت۔" وہ ہاتھ میں پکڑا کفگیر لہراتی ہوئی آواز کو ضرورت سے زیادہ دبنگ بناتی ہوئی بولی تو اس نے بمشکل اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔

"ناجائز چھوڑیں باخدا مجھے جائز فائدے اٹھانے کا حق حاصل ہے، چاہیں تو ثبوت دکھا دیتا ہوں بنا پروف کے کوئی کام نہیں کرتے ہم۔"

وہ بڑے موڈ میں تھا تب ہی بڑے دلنواز انداز میں اس کے چہرے رنگ بدلتے تاثرات کو دیکھتا ہوا بولا تو وہ جھینپ اٹھی۔

"مجھے کوئی پروف نہیں چاہیے، اندر جائیں کبھی اماں سے بھی مل لیا کریں آج کے بعد اگر اماں سے نہ ملے تو مجھ سے ملنے کی توقع ہر گز مت رکھیے گا۔" وہ اس کی بے باک نگاہ کی گستاخیوں سے جھنجھلاتی بے پرواہی سے بولی تو اس نے بمشکل پورے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے قہقہہ ضبط کیا۔

"تو اس بات کی یقین دہانی رکھوں کہ اگر اماں سے مل لیا کروں گا تو آپ واقعی مجھ سے 'ملیں' گی؟" وہ اس کے نیم رخ چہرے کو شوخ نگاہوں کے حصار میں رکھیں جس انداز سے لفظ لفظ پہ زور دیتے ہوئے

بولا تو لمحے بھر میں اس کے لہجے کی زومعنیت نے اس کے جسم کا سارا خون چہرے پہ اکٹھا کر دیا جبکہ بدن سنسنا اٹھا اور ہونٹ یوں چپ ہوئے گویا بولنا گناہ ہو جیسے۔

"آپ نے جواب نہیں دیا؟" وہ اس کے نسبتاً برنر کی طرف مڑے وجود کو گہری نگاہوں کی زد میں رکھے آہستہ آہستہ اس کے قریب بڑھتا گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ بوکھلا اٹھی۔

"ویر پلیز!" اس کی احتجاجی پکار بے ساختہ تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ یہ انداز روکنے کی بجائے اکسانے پہ مجبور کرتا ہے؟" اس کے بے حد قریب کھڑے ہوتے ہوئے وہ اس کے بائیں

کان کی جانب جھکتا ہوا پر تپش انداز میں بولتا اس کی ریڑھ کی ہڈہ تک میں سنسناہٹ بکھرا گیا۔

"آپ۔۔آپ نے اگر مجھے مزید تنگ کیا تو میں آپ کے بابا سے آپ کی شکایت کروں گی۔" وہ بمشکل انچ بھر کا فاصلہ قائم کرتی ہوئی دھمکی آمیز لہجے میں بولی یہ بات اور تھی کہ پل پل بدلتے تاثرات فقط اس کے سامنے ہی تھے۔

"تنگ کرنے کی پرمٹ بھی تو چانہوں نے ہی دلوایا تھا۔" اس نے جیسے اسے کچھ یاد دلایا ہو۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خاطر جمع رکھیے،انہوں نے جس وجہ سے یہ سب کیا آپ اس پہ کم اور رومینس پہ زیادہ فوکس کر۔۔۔"بس یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ وہ جذباتی ماں کی حد درجہ جذباتی بیٹی تھی جو بات کرنے کے بعد پچھتاتی تھی۔

"آں۔۔دیکھیں غلطی سے نکل گیا،ویرپ۔۔پلیز۔"وہ اس کے پل میں بدلتے تاثرات سے فی الفور گھبراتی تقریبا پیچھے ہٹنے کو سلیب پہ گر سی گئی۔

"گنہگار سا بندہ ہوں بہکنے میں دیر نہیں لگتی اس لیے ایسی دلپزیر غلطیوں سے گریز کیا کریں مسز۔"اس کا ہاتھ تھامتے اسے سیدھا کھڑا

کرتے ہوئے وہ نرم لہجے میں بولا تو وہ جیسے شرم سے زمین میں گھڑنے لگی۔

"جلدی سے میکرونیز لے کر آئیں اور مجھے آج کی کارکردگی سے متعلق اپ ڈیٹ کریں کہ مجھے پھر بابا کی طرف جانا ہے تب تک میں اماں سے ملتا ہوں۔" میکرونیز کا برنر آن کرتے ہوئے (جو وہ اس کے آتے بند کر چکی تھی) ہلکے پھلکے انداز میں اسے نارمل کرتے ہوئے بولا تو وہ اپنی سانسیں بحال کرتی اس کی پشت کو گھورتی برنر کی طرف متوجہ ہوتی سوچنے لگی کہ آج دن بھر کچھ ایسا تو نہیں ہوا جو اس خاندانی عاشق پہ گراں گزرے گا۔

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" وہ گھر میں اسے داخل ہوتے دیکھتے ہی پھٹ پڑی۔

"میرا ایک نہیں بلکہ مسائل کی بھرمار ہیں لیکن فی الحال سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میری ایک عدد بیوی ہے جس کی مجھ سے زیادہ اپنے میکے والوں سے بنتی ہے اور وہ اس وجہ سے مجھے گھاس تک نہیں ڈالتی۔" اس کے تپے تپے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے جس انداز میں بات کو گھمایا تھا وہ مارے طیش کے اپنی مٹھیاں بھینچ کے رہ گئی۔

"بات کو گھمائیں مت اور مجھے یہ بتائیں کہ آخر مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ؟ کیوں زچ کر کے رکھ دیا ہے؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ ادھر

پڑھانے جاتے ہیں یا مجھے تنگ کرنے۔" وہ جو آج اس کے رویے پہ بھری بیٹھی تھی اس کے نان سیریس رویے کو محسوس کرتی چٹختی غصے سے تابڑ توڑ سوال کرتی چلی گئی جبکہ وہ بغور اس کی متورم آنکھوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور بزری سہولت کے ساتھ اسے دائیں بازو کے حلقے میں لیا اور آہستگی سے اپنے ساتھ لگایا۔

"کیا بات ہے؟ کیوں اس قدر غصہ آرہا ہے؟" وہ چاہ کے بھی اپنے لہجے کو نرم کرنے سے نا روک پایا جبکہ دوسری طرف وہ اپنے اس قدر ہارش رویے پہ اس کا ایسا نرم رویہ دیکھتی ششدر سی ہو گئی لیکن اگلے ہی لمحے وہ تڑپ کے اس کے حلقے سے نکلی۔

"آپ ہیں میرے اس غصے کی وجہ، خدا کے لیے مجھے ٹارچر کرنا چھوڑ دیں اور اس زندان میں میرے پاس پڑھائی کے نام پہ جو آزادی ہے اسے قید مت بنائیں۔" وہ بے زارگی و تلخی سے کہتی ہوئی اس کے نرم رویے اور جذبات کے پرخچے اڑا گئی تو اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال پڑنے لگیں۔

"میں ٹارچر کر رہا ہوں آپ کو؟ میں؟" وہ انگشت شہادت سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے خطرناک لہجے میں بولا۔

"ہاں، ہاں آپ ہیں اس سب کی وجہ کیونکہ آپ کبھی بدل نہیں سکتے نفرت کرتی ہوں میں آپ سے شدید نفرت۔" وہ جانتے بوجھتے کسی اور کی تلخی اس پہ شدت سے انڈیلتی اسے زہر آلود الفاظ سے نوازتی

روتی ہوئی ادھر سے نکلتی چلی گئی جبکہ وہ ان زہر میں بجھے الفاظ کی بازگشت میں ساکت کھڑا کچھ سالوں پہلے کے کہے الفاظ کی تلخی کو خود میں دوبارہ نمو پاتا محسوس کر رہا تھا۔

"آئی ہیٹ یو، آئی ہیٹ یو۔" سالوں پہلے بھی اس کے کہے انہی الفاظ نے ان کے درمیان پنپتے ان کہے جذبات اور الفاظ کو نوچ ڈالا تھا اور آج بھی دانستگی و نادانستگی کی کیفیت میں ڈولتے وہ ان مٹ جذبات کو نوچ چلی تھی۔

''تم پریشان لگ رہے ہو جے؟'' اسے اس کے آفس میں آئے کافی دیر گزر چکی تھی لیکن وہ بھنچے ہونٹوں اور بلوں سے بھری پیشانی لیے لیپ

ٹاپ پہ مگن کام کرتا رہا جبکہ بائیں ہاتھ کی بھنچی مٹھی بار بار ٹیبل پہ مارتا وہ خود کو کسی طور مضطرب ہونے سے نہ روک پایا تو معاویہ نے پوچھا۔

''اوں۔۔ہاں، تم کچھ کہہ رہے تھے؟'' وہ انگوٹھے اور انگشت شہادت سے آنکھوں کو مسلتا ہوا بولا تو معاویہ اسے دیکھ کہ رہ گیا۔

''پریشان ہو؟'' وہ دوبارہ سوال دہراتا ہوا بولا۔

''نہیں، بچوں کی سیلف ڈیفیس ٹریننگ مکمل ہو چکی ہے نا؟'' وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا۔

CLASSICPDUMATERIAL

''ہاں لاسٹ منتھ ہی ختم ہوئی ہے۔''اس نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں ہالے اور لویزہ کی شادی کرنا چاہتا ہوں۔''چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے کسی قدر پر سکون انداز میں معاویہ کے سر پہ بم پھوڑا جس سے وہ ایک پل کو ہل سا گیا لیکن اس کے کسی رد عمل سے پہلے خان آفس میں داخل ہوا تو اس کا سپاٹ اور کسی قدر مضطرب اور تشویش ناک چہرہ معاویہ کو معاملے کی پیچیدگی کا مزید احساس دلانے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

''جے پلیز یہ پہیلیاں بجھوانا بند کرو اور مجھے بتاو کے مسئلہ کیا ہے؟''
اس کی جذباتی طبیعت جب مزید صبر نہ رکھ سکی تو وہ جھنجھلا کے بول اٹھا۔

''اس کا بیٹا نا صرف منظرِ عام پہ آ چکا ہے بلکہ وہ ہماری بچیوں کو ٹارگٹ بھی کر چکا ہے۔'' جہان کی دھیمی سپاٹ آواز میں دی گئی اطلاع پہ معاویہ کو گویا سانپ سا سونگھ گیا۔

''تم۔۔ تمہیں کیسے پتہ چلا؟ مطلب وہ کیسے ان تک پہنچا؟'' وہ سوالوں کے بے تکے ہونے کے باوجود ہڑبڑاہٹ میں بول رہا تھا جبکہ اس کے سوال پہ خان نے جہان کے سامنے رکھے لیپ ٹاپ کا رخ معاویہ کی

طرف رخ کیا جہاں ہالے، لویزہ اور لالہ رو کی کالج میں سٹڈی کے دوران لی گئی پکس کو ہائی لائٹ کیے جعلی حروف میں لکھا گیا۔

"I'm back so protect your ladies".

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے سکرین کو گھورے جا رہا تھا جبکہ زہن اس وقت بالکل بلینک ہو چکا تھا کیونکہ بات صرف یہ نہیں تھی کہ وہ واپس آ چکا ہے بلکہ بات یہ تھی کہ وہ اتنی آسانی سے کیسے ان تک پہنچا ہے؟

"تو کیا اس سچویشن سے نکلنے کے لیے صرف ہالے اور لویزہ کی شادی ہی بہترین حل ہے؟ باقی سب بچیاں؟ اور اس بات کی گارنٹی کیا ہو سکتی کہ

ان کی شادی کے بعد وہ سیف رہیں گی؟" معاویہ زہن میں پنپتے سوالوں کو زبان کی نوک تک لایا۔

"ان کا مین ٹارگٹ میں اور خان ہوں اور اسی لیے وہ ہم دونوں کو توڑنے کے لیے ہماری بچیوں کو ٹریپ کریں گے لیکن ہمارے فائدے کی بات یہ ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ بچیاں ہیں کس کی مطلب اسے نہیں پتہ کہ آیا کہ یہ کون ہیں ماسوائے ہالے کے، اس کی بے خبری ہمارے لیے ایک پلس پوائنٹ ثابت ہوئی ہے اور وہ کیسے یہ میں ابھی نہیں بتاوں گا اور جہاں تک بات ان کی شادیوں کی تو اگر ہمیں صورتحال کے تحت انہیں کہیں بھیجنا پڑے تو کسی کو ساتھ بھیجنا پڑے گا اور وہ تب ہی پاسیبل ہو گا جب وہ ان کے ساتھ ریلیکس ہو کے رہیں کے ہمیں اپنے پلانز کے لیے یہ سٹیپ اٹھانا ناگزیر ہے۔" وہ پیشانی مسلتا ہوا پر سوچ انداز میں بولے جا رہا تھا۔

"بچے اور باقی سب؟" اس نے سب کے ری ایکشن کے بارے میں جاننا چاہا۔

"بات اگر پر سکون انداز میں بن گئی تو ٹھیک ورنہ۔۔۔۔" وہ بات ادھوری چھوڑ کے اسے دیکھنے لگا جس کے دماغ میں فٹ سے دھماکا ہوا اور اگلے ہی لمحے بھوری آنکھیں شرارت سے چمکنے لگیں۔

"آہ۔۔ کتنا مزہ آنے والا ہے ناجے۔" وہ کچھ لمحات قبل کا سٹریس فراموش کرنا چہک رہا تھا جبکہ خان اور جہان اسے افسوس سے دیکھ کے رہ گئے۔

"ہالے اور ویرو کی شادی؟" کسمساتی کشمالے کو بائیں ہاتھ سے تھپکتے ہوئے وہ حیرانگی سے جہان کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"کیوں ان کی شادی نہیں کرنی آپ نے؟" اس نے سکون سے اس کا صبیح چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ جھینپ سی گئی۔

"نہیں، میرا یہ مطلب نہیں لیکن اتنی جلدی کیوں؟ ابھی تو ان کی اسٹڈی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔" وہ اپنی بات کی وضاحت دیتی ہوئی بولی۔

CLASSICO DUMATERIAL

"جلدی نہیں ہے، ویسے بھی نکاح کرنا ہے ابھی۔" وہ محتاط الفاظ اور انداز کا چناو کر رہا تھا۔

"لیکن پھر بھی اتنی اچانک اور ایسے دونوں کا ایک ساتھ؟" اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کیسے اپنی الجھن بیان کر سکے۔

"کہیں ٹیپیکل ماوں کی طرح آپ یہ تو نہیں چاہتیں کہ ان کی شادی اپنی مرضی سے کریں؟" وہ اس کی بات کے جواب میں ہلکے پھلکے انداز میں گویا ہوا تو وہ جھینپ گئی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ میں تو اس لیے کہہ رہی کہ آپ نے کبھی پہلے ایسی بات نہیں کی لیکن اب ایسے اچانک؟" وہ اس کے

کندھے پہ ہاتھ مارتی جھینپ مٹاتی ہوئی بولی تو وہ مسکراتے ہوئے اس کا وہی ہاتھ تھام گیا۔

"اچانک اس لیے کہا کہ اب یہ ناگزیر ہو چکا ہے، آپ مجھ سے وضاحت نہیں مانگیں گی لیکن اتنا کہوں گا کہ اپنے بچوں کی سیفٹی کے لیے یہ سب کرنا بہت ضروری ہے۔" وہ نپے تلے انداز میں بولتے ہوئے اس کا کسی قدر تشویش زدہ چہرہ دیکھنے لگا۔

"ہالے کی شادی کس کے ساتھ کرنی ہے؟" وہ جیسے کسی خیال کے تحت اس سے استفسار کرنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے کا نکاح یزدان کے ساتھ اور ویر کا لویزہ کے ساتھ ہو گا۔" وہ اس کے ہاتھ کی پشت سہلاتا ہوا بولا۔

"لیکن حیدر!" وہ یکایک پریشان نظر آنے لگی۔

"کیا ہوا؟" جہان اس کا پریشان چہرہ دیکھ کے چونک اٹھا۔

"ہالے یزدان کو پسند نہیں کرتی، آپ جانتے ہیں اس بچے کے واقعے کے بعد سے وہ اس سے کس قدر متنفر رہتی ہے۔" وہ متفکر سی بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں سختی کا قائل نہیں ہوں لیکن ہالے کو اس وقت یزدان سے شادی کرنا پڑے گی۔" وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

"لیکن حیدر ہوا کیا ہے؟" وہ اس کے اس رویے سے پریشان ہوئی۔

"کچھ بھی نہیں، میں چاہتا ہوں کہ بچوں کی شادی جلدی کر کے ہم ایک دفعہ پھر سے ہنی مون پہ جائیں۔" وہ اس کی نرم انگلیوں سے کھیلتا ہوا اس کا دھیان بھٹکانے کو بولتا تو وہ بری طرح سے بلش کر گئی۔

"شرم کریں کچھ، کشمالے بھی ہے کچھ تو خیال کریں۔" وہ کترائے سے حجاب آمیز انداز میں ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش میں تھی۔

"تو کیا کشمالے کی شادی کے بعد چلیں گی؟" اس کی بھاری آواز ایک معنی خیز چھیڑ تھی جس نے علیزے کو عمر کے اس حصے میں بھی لجا کے رکھ دیا۔

"حیدر پلیز!" وہ بے ساختہ ملتجی ہوئی۔

"اونہوں! راپنزل آپ کبھی بھی اچھی مزاحمت نہیں کر پائیں۔" وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا اسے سہولت سے خود کے قریب کھینچتا سراسیمہ کر چکا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حیدر پلیز! ہم۔۔ ہم بچوں کی شادی کی بات کر رہے تھے۔" وہ گھبراتی ہوئی اسے یاد دلانے کو بولی۔

"ان کی شادی سے مجھے اپنی شادی یاد آگئی ہے تو اس لیے اب اسی کی یاد تازہ کرتے ہیں۔" وہ اس کی سنے بغیر اسے بازووں کی نرم گرفت میں باندھ چکا تھا۔

"ٹائم تو دیکھ لیں پلیز۔" وہ گھگھیائی سی آواز میں بولی کہ اس کے اچانک اس پر شدت انداز نے ہمیشہ کی طرح اسے بوکھلا کے رکھ دیا تھا، شادی کے اتنے سال گزر جانے کے باوجود اس کا جہان کے شوریدہ منہ زور جذبات کے سامنے یوں گھبرانا تاحال قائم ودائم تھا اور وہ چاہ کے بھی اس کمزوری پہ قابو نہ پا سکی تھی۔

"آپ کے ساتھ گزارا وقت ہی میرا اصل وقت ہوتا ہے اور میں اسی وقت میں جینا چاہتا ہوں تاحیات۔" وہ اس کے لمبے بالوں سے کیچر نکال کے انہیں تکیے پر بکھیرتا ان پہ جھکتا ان کی مہک میں چہرہ چھپاتا گھمبیر لہجے میں بولتا اس کو حواس باختہ کر گیا اور وہ اسی حواس باختگی میں بے بس سی اس کا گھنے سیاہ بالوں سے مزین گردن میں چھپا سر دیکھتی خود کو اس کے حوالے کرتی اس کے جذبات کی شوریدگی میں بہنے لگی۔

"بابا! مجھے یزدان سے شادی نہیں کرنی۔" جہان اور علیزے نے اپنے بچوں کو اتنا اعتماد تو سونپا ہوا تھا کہ جب علیزے نے ہالے سے نکاح کی

بات کی تو وہ ہتھے سے اکھڑ گئی کہ یزدان کے ساتھ گزرے اچھے وقت کی پرچھائیاں بھی اس کے دل سے مٹنے لگی تھیں جب اس نے وحشیوں کی طرح اسے اس بے قصور لڑکے کو پیٹتے ہوئے دیکھا تھا۔

"ریزن؟" جہان نے تحمل سے یک لفظی سوال پوچھا تو وہ لمحہ بھر کو چپ سی ہو گئی۔

"ان کی نیچر بہت عجیب سی ہے، مجھے ان کی مار کٹائی اور حاکمانہ طبیعت سے نفرت ہے۔" وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس لڑکے کی ہمدردی میں ڈوبی کیا الفاظ کہے جا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ آپ کو پروٹیکٹ کرتے ہیں اور ابھی بھی یہ شادی پروٹیکشن کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے۔" ضبط کی کوشش میں جہان کی کنپٹی کی رگیں پھولنے لگیں تھیں کہ ان کے پاس ٹائم شارٹ تھا اور اس پر مستزاد ہالے کا انکار۔

"مجھے خوف آتا ہے ان سے اور بات اگر صرف پروٹیکشن کی ہے تو آپ۔۔۔" وہ کہتے کہتے جھجھکتی ہوئی رکی لیکن جہان کی استفہامیہ نگاہوں کی محسوس کرتی بول اٹھی۔

"آپ یرمغان لالہ سے شادی کر دیں کیونکہ وہ پولائٹ ہیں جیسے ماما ہیں۔" اس نے مدہم آواز میں نادانی میں ہی ایسے الفاظ منہ سے نکالے جن کا خمیازہ اسے تاعمر چکاتے رہنا تھا، اس سے پہلے کے جہان اس کی

بات پہ رد عمل دیتا روم میں ایک دم سے 'ٹھاہ' کی آواز پہ اس نے چونکتے ہوئے مڑ کے دیکھا جہاں پھٹی نگاہوں کے ساتھ فائلز کا پلندہ نیچے گرائے یزدان حسن بے یقینی سے ہالے کا خوفزدہ چہرہ دیکھے جا رہا تھا۔

"یزدان! فائلز ادھر رکھ کے روم میں جائیں۔" اس کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے جہان نے نرمی سے اسے کہا لیکن وہ سن کہاں رہا تھا؟ وہ تو بس بے یقین، شکوہ کناں، ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں سمیٹے آنکھوں کے ساتھ ہالے کو تکتا قدم بمشکل بڑھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا۔

"تم۔۔ تمہیں لالہ سے شادی کرنا ہے؟" اس کی آواز سے بے یقینی مترشح تھی جبکہ ہالے کا دل کہیں اندر لحظہ بہ لحظہ ڈوبے جا رہا تھا۔

"جج۔۔جی۔"اس نے ایک نظر جہان کو دیکھتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں کہا تو وہ دھاڑا تھا۔

"کیوں؟ کیوں کرنی ہے تمہیں اس سے شادی؟ اگر ایسا ہونا ہوتا تو میرے دل میں تمہاری محبت، تمہارا جنون کیونکر پیدا ہوا؟"اس کی بلند آواز پہ وہ سہم سی گئی۔

"یزدان!"جہان نے متنبہ آواز میں اسے پکارا لیکن وہ ہر آواز و پکار سے بے بہرہ دکھ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے تو محبت کے ہجے بھی معوم نہیں تھے جب یہ دل تمہارا طلبگار ہوا اور تم آج مجھ پہ کسی اور کو فوقیت دے رہی ہو، کیوں؟" وہ بے اختیار اس کے دونوں بازو تھامتا اس کے سبز نینوں کے بھرے کٹوروں میں اپنی وحشت سے بھرپور آنکھیں گاڑھتا پھر سے دھاڑا جب کھلے دروازے سے معاویہ اور خان اندر داخل ہوئے۔

"یزدان شاہ! بیہیو یور سیلف، ہاتھ ہٹاو اپنے اور انسانوں کی طرح بات کرو۔" معاویہ سخت لہجے میں اس سے مخاطب ہوا جبکہ خان اور جہان خاموش تماشائی بنے صورتحال کا باریک بینی سے جائزہ لیتے رہے۔

"آئی کانٹ ڈواٹ، ہاو شی ڈیئر ٹو سے لائک ڈیٹ بل شٹ۔" وہ باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا بلند آواز میں بولا تو معاملے کی گھمبیرتا بڑھتی محسوس ہونے لگی۔

"وہ تمہاری پابند نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی مرضی سے اپنا ہر فیصلہ لے سکتی ہیں۔" معاویہ نے بگڑے انداز میں اسے کہا جب وہ پھٹ پڑا۔

"ہے یہ پابند میری، تب سے پابند ہے میری جب سے میں نے اسے دیکھنا اور محسوس کرنا شروع کیا کیونکہ میرا دل اس کا پابند ہے اور اگر اس نے جو کہا ہے اس پہ عمل کرنا چاہا تو میں اسے اور خود کو مار ڈالوں گا۔" وہ جو ہالے کی نفرت سے اندر سے ٹوٹ چکا تھا ازیت کے مارے

بنا سوچے سمجھے بول گیا تو جواباً معاویہ کا بھاری ہاتھ تھپڑ کی صورت اس کے دائیں رخسار پہ جا لگا۔

"چٹاخ!" کی زوردار آواز پہ ہالے لرز اٹھی جبکہ جہان بے ساختہ آگے بڑھا۔

"معاویہ!" اس کی ناگوار آواز گونجی لیکن معاویہ نے اثر نہ لیا۔

"اپنی بکواس بند رکھو کیونکہ بیٹی ہیں وہ میری اور میں اس کی جانب اٹھنے والے ہر ہاتھ کو کاٹ دوں گا۔" وہ جو جہان کی محبت میں ہر حد سے گزر جاتا تھا آج اس کے بچوں کے لیے وہ اپنے بیٹے کے سامنے ڈٹ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کی میری زندگی ہے اور میری زندگی کو کسی کے ساتھ منسوب کرنے کی کوشش میں آپ کو ناقابلِ تلافی نقصان سے گزرنا پڑے گا کیونکہ میں تو سر پہ کفن باندھ کے نکل پڑا ہوں۔" وہ سرد آواز میں کہتا ایک تپتی نگاہ سہمی کھڑی زار و قطار روتی ہالے کو دیکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا جبکہ اس کے الفاظ کے حصار میں لپٹے چاروں نفوس ساکت کھڑے رہ گئے۔

"معاویہ! آپ پاگل ہو گئے تھے کیا؟ جوان بیٹے سے کیا کوئی اس طرح سے بات کرتا ہے؟" زینی کو جب سے معلوم پڑا تھا کہ معاویہ نے

یزدان کو کس طرح سے ڈیل کیا ہے تب سے اس کی ممتا تڑپ رہی تھی۔

"اور جو آپ کا بیٹا کر رہا تھا کیا اسے وہ سب زیب دیتا ہے وہ بھی ہالے کے ساتھ؟" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"بے شک زیب نہیں دیتا لیکن وہ محبت کرتا ہے ہالے سے اور اب بات ہالے کی سیکیورٹی کی بھی ہے لیکن محبت جب بلا تردد دوسری جانب بڑھنے لگے تو انسان حواس کھو بیٹھتا ہے اور میرے خیال میں محبت کے موضوع پہ مجھ سے زیادہ عبور حاصل تو آپ کو ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہتی آخر پہ ناچاہتے ہوئے بھی طنزیہ بولی تو اس نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔

"زینب بیگم ! یہ بیویوں والے روپ اور جلوے مجھے ابھی مت دکھاو کیونکہ میں فی الوقت شوہرانہ روپ میں آنا نہیں چاہتا کہ آپ کے صاحبزادے پہ بہت غصہ ہوں میں۔" وہ اسے سراپے کو سرتاپا اطمینان سے گھورتا ہوا بولا تو اس کا وجود جیسے جل اٹھا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ کو جلوے دکھانے کا اور آپ کا میرے بیٹے کو غصہ دکھانے کی تو بالکل ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ بالکل ٹھیک تھا کہ وہ جانتا ہے کہ یرمغان اہنی فیلو کو پسند کرتا ہے اور ہالے کے لیے یزدان کو جہان لالے نے پسند کیا ہے اور اب آپ اپنی فکر کریں کہ آپ نے لالے کے سامنے یزدان پہ ہاتھ اٹھایا ہے۔" وہ سلگتی ہوئی بولی کہ معاویہ کا ایسا روپ تو وہ بالکل برداشت نہیں کر پاتی تھی

کہ اول تو برا فروختہ ہوتا نہیں تھا لیکن جب ہوتا تو پھر کچھ اور نہ سوجھتا تھا۔

"دیکھو۔۔۔" وہ نسبتاً مصالحت اپناتے ہوئے نرم انداز میں بولا تو وہ فوراً اس کی بات اچک گئی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں دیکھنا۔" اس کی بے نیازی قابلِ دید تھی تب ہی اس نے اسے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ڈزنٹ میٹر! تم کچھ مت دیکھو لیکن زرا قریب آؤ کہ میں تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں۔" وہ فوراً موڈ بدلتا ہوا دلپزیر انداز و لہجے میں کہتا اس کے قریب ہوا جب وہ پھرتی سے اس کی پہنچ سے دور ہوئی۔

"خاطر جمع رکھیے، مجھے ابھی ہالے کے پاس جانا ہے۔" وہ فوراً سے پہلے اسے جھکائی دیتی دروازے کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ دروازے کو گھورتا رہ گیا۔

"پارٹنر! گھی اب ٹیڑھی انگلی سے نکالنے کا وقت آچکا ہے، دو دن بعد ایک نکاح ہے اس کے بعد ہمیں اپنے پلان پہ عمل کرنا ہوگا۔" بڑے سے کمرے میں اس کی رعب دار آواز گونجی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ جانتے ہیں کہ اس پلان سے آپ کو، مجھے حتیٰ کے 'اسے' کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟" وہ جو دل میں جلتے بھانپھڑ لیے وقت گزار رہا تھا، تلخ لہجے میں بولا۔

"آپ کو سمجھ جانا چاہیے کہ اتنی مشکلات کے باوجود میں آپ کو کیوں منتخب کر رہا اور مجھے امید ہے میرا انتخاب کم از کم 'اسے' برداشت سے زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کروائے گا۔" اس نے نپے تلے انداز میں اسے بہت کچھ باور کروانے کی کوشش کی تو وہ گہری سانس بھر تا خود کو پر سکون کرنے لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویسٹ اس پلان کی کامیابی کے لیے آپ کے دوست کا ایگری ہونا بہت ضروری ہے تو کیا خیال ہے پھر؟" وہ پراسرار سی مسکان ہونٹوں پہ سجائے شرارت سے بولا تو وہ اسے گھور کے رہ گیا۔

"میرے دوستوں کی فکر چھوڑو اور کل نکاح کے فوراً بعد ایکشن میں آ جاو کہ ہمارے پاس ٹائم بہت شارٹ نوٹس میں ہے۔" وہ سنجیدگی سے متنبہ کرتے ہوئے بولا تو وہ روجر باس کہتا اس کے سامنے پڑی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر وہ زیادہ روئی تو؟" وہ دروازے کی سمت جاتا ہوا اچانک پلٹا اور کسی بڑی الجھن میں مبتلا معصومیت سے بولتا بے ساختہ اس کو مسکرانے پہ مجبور کر گیا، اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ اس جیسے مضبوط شخص کے منہ سے

ایسی بات سن کے کیساری ایکشن دے لیکن فوراً سے پیشتر وہ مسکراہٹ قابو کرتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

"تو برداشت کرنا، جیسے وہ برداشت کرے گی لیکن اس سے زیادہ برداشت کا مظاہرہ آپ کو کرنا ہو گا کہ ہمیشہ کی خوشی اور سکون کے لیے چند روزہ تکلیف کو برداشت کرنا ہی آزمائش ہے۔" وہ دل میں ہزاروں طوفان چھپائے سنجیدگی سے بولا تو وہ اس کا سپاٹ چہرہ بغور دیکھتا ہوا سر ہلاتا وہاں سے نکل گیا جبکہ سر براہی کرسی پہ بیٹھا شخص آنے والے وقت سے اٹھنے والے طوفان کے اثرات کو سوچتا خود کو ثابت قدمی کے درس دینے لگا۔

"لالی! اپنے یہ دانت اندر رکھیں ورنہ باخدا میں انہیں توڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی۔" وہ لالہ رو کو ہنستے دیکھ کہ بلند آواز میں چیخی۔

"لویزہ جانو! ایسی غنڈہ گردی سے پرہیز کرو، ایسا نہ ہو کہ نکاح سے قبل جیل جانا پڑ جائے۔" اس نے بنا اثر لیے ہنستے ہوئے جلتی کو تیل دکھایا۔

"اس نکاح سے اچھا ہے کہ میں جیل ہی چلی جاوں۔" وہ خود ترسی میں مبتلا ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"حد ہوتی ناشکرے پن کی، پوری فیملی کا شاندار، خوبرو اور ڈیشنگ پیس تمہیں مل رہا ہے اور تم ہو کہ رونا ڈالا ہوا۔" لالی لتاڑتے ہوئے بولی۔

"وہ ڈیشنگ ہی نہیں بلکہ بہت کھڑوس بھی ہیں، جہان ماموں کی ساری کوالٹیز موجود ہیں ان میں۔" وہ منہ بناتی بولی۔

"تو جب جہان ماموں کو آئیڈیلائز کرتی ہو تو ویر کو کیوں نہیں؟" لالی نے گھورا۔

"کیونکہ۔۔۔۔بس تمہیں نہیں پتہ، مجھے بس شادی نہیں کرنی ابھی۔" وہ جھنجھلائی کہ اسے کیا بتاتی کہ اسے ویر کی نگاہوں کی لپک اور

جذبات سے ڈر لگتا تھا، وہ ان باتوں میں لگنا ہی نہیں چاہتی تھی کہ اس کا مشن صرف جہان اور خان کے ساتھ ان کی فیلڈ میں کام کرنا تھا۔

"تو جاو جا کہ ڈیڈ کو منع کر دو۔" لالہ رونے بے مروتی سے کہا تو اس نے کھا جانیوالی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"ہاں جیسے وہ تو مان ہی لیں گے، ان سے ہی توقع نہیں کہ وہ جہان ماموں کے بچوں کے خلاف کچھ سن لیں اور بالفرض وہ میری سن بھی لیں تو مما۔۔۔" وہ جھرجھری سی لے کر رہ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو خاموشی سے تیاری کرو" مسز شاہ ویر حیدر شاہ" بننے کی۔" لالہ نے شوخی سے کہا تو اس کا دل اس نام کو سن کے اک عجب لے میں دھڑک اٹھا۔

جب سے اس نے یزدان کے رشتے سے انکار کے بعد یزدان اور معاویہ کا ری ایکشن دیکھا تھا، تب سے ہی وہ عجیب سی کشمکش میں تھی، اسے اس انکار کے بعد کسی نے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ سب ویرا اور لویزہ کے نکاح کی تیاریوں میں بزی ہو گئے تھے لیکن کچھ تھا جو اسے عجیب لگ رہا تھا لیکن کیا؟ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی اور اس کی حالت زیادہ عجیب اس لیے ہو رہی تھی کہ اس دن کے بعد سے اس نے یزدان شاہ کو

مینشن میں نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کالج میں و گرنہ وہ ہر وقت ہالے کے گرد بھنورے کی مانند منڈلاتا رہتا تھا۔

"ہالے! ایسے کیوں بیٹھی ہو بیٹا؟ پارلر نہیں جانا کیا لویزہ کے ساتھ؟" وہ نجانے کب تک سوچوں کی یلغار میں بہتی چلی جاتی جب زینی کی پکار پہ چونکی۔

"کیا بات ہے بیٹا؟" اس کی غائب دماغی کو محسوس کرتے ہوئے زینی نے محبت سے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پھوپھو! وہ۔۔ میں نے۔۔ یزدان، وہ گھر نہیں آئے، آپ بھی ناراض۔۔" وہ بے ربط سی الفاظ کے بہاو کے بغیر اٹکتی جھجھکتی شرمندہ ہو رہی تھی جب زینی نے اسے گلے سے لگایا۔

"میرا بچہ! آپ اس لیے پریشان مت ہوں، کوئی بھی ناراض نہیں ہے اور یزدان بھی آ چکا ہے نیچے، آپ کا حق تھا اپنی رائے کا اظہار کرنا اس لیے پریشان مت ہوں اور جلدی سے تیار ہو کے نیچے آو۔" وہ نرمی سے اسے بہلاتی ہوئی بولی اگرچہ اس کا دل چاہا کے وہ اپنے بیٹے کی محبت و جنون، اس کے جذبات کا ادراک اس سے کرے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جی پھوپھو۔" یزدان کی واپسی کا سن کے اس کے سینے سے جیسے کوئی بوجھ ہٹا تھا اور وہ ہلکی پھلکی سی ہوتی تیار ہونے چل دی۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں؟" وہ سکون سے اپنی کلائیوں میں چوڑیاں سجا رہی تھی جب عقب سے آتی گھمبیر آواز پہ اچھل کے پلٹی۔

"آپ!" اس نے پر سکون سی گہری سانس بھرتے ہوئے جہان کو دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جی اور یہ گستاخی صرف میں ہی کر سکتا۔" اس نے زو معنی لہجے میں کہتے ہوئے اس کے سراپے کو سر تا پا غور سے دیکھا تو اس نے جلدی سے رخ موڑا۔

"میں نے کچھ پوچھا کہ آپ کو لگتا نہیں کہ آپ خود کے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں؟" وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے نزدیک آتا بھاری لہجے میں بولا تو اس کی دھڑکنیں بھونچال مچانے لگیں۔

"کیسی زیادتی؟" اس کا استفہامیہ لہجہ حجاب سمیٹ لایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس قدر تیاری اور روپ سروپ کے ساتھ میرے سامنے کھڑے ہونے کی جرات اپنے ساتھ زیادتی نہیں۔" اس کے زو معنی شوخ لپکتے لہجے نے اس کے وجود کو سنسنا کے رکھ دیا۔

"حیدر! دیکھیں پلیز، میری تیاری خراب مت کیجیے گا باہر نکاح کا وقت ہونے والا ہے۔" اس نے پیشگی حد بندی ڈالنی چاہی لیکن بے سود۔

"وقت کا خیال اس قدر سجنے سے پہلے کرنا چاہیے تھا۔" وہ کف فولڈ کرتا اس کے لائٹ فیروزی کلر کی ساڑھی میں ملبوس سراپے کو دلکشی سے دیکھتا اس کے بے حد قریب آن پہنچا تو اس نے بے بسی سے اسے دیکھا جو ہر بار اس کی شاپنگ کے بعد اسے تیار ہونے کا کہہ کے سارا ملبہ اسی پہ گرا دیتا تھا۔

"جہان حیدر شاہ! باہر آپ کے بیٹے کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ ادھر۔۔۔"اس کا اپنے چہرے کی طرف بڑھتا ہاتھ ہولے سے پرے کرتی وہ دانت کچکچاتی ہوئی بولی۔

"سب کے نکاح کے تقاضے آپ کو یاد ماسوائے اپنے نکاح کے،اس لیے میرا خیال کے تب کا کوٹہ آج پورا کر لینا چاہیے۔"وہ شرارت سے اسے چھیڑتا ہوا بولا تو گم گشتہ سی جھلک نے اس کے چہرے پہ گلال سا بکھیر دیا۔

"حیدر!"اس کی بے ساختہ آواز ابھری کیونکہ وہ اس کے میسی سے جوڑے میں بندھے بال ایک جھٹکے سے کھولتا اب اپنے بالوں پہ لپیٹتا

ان میں چہرہ چھپائے ان کی مہک اندر اتار رہا تھا، سالہا سال گزر چکے تھے لیکن جہان جیدر شاہ کی اس کے بالوں سے دیوانگی ہنوز قائم ودائم تھی۔

"میری۔۔ میری تیاری خراب ہوئی یا مجھے کسی نے تنگ کیا تو میں آپ سے بات نہیں کرنی۔" وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی بمشکل انچ بھر کا فاصلہ قائم کرتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"میں کوشش کروں گا کہ آپ کی تیاری سپوئل نہ ہو۔" وہ بایاں ابرو اچکاتے ہوئے دلفریب اشارہ کرتا ہوا بولا تو وہ پسپا سی ہونے لگی کہ اس شخص کے انداز واطوار اسے ہر بار بے بس کر کے اپنے سحر میں جکڑ لیتے تھے، اسے پسپائی اختیار کرتے دیکھ کے وہ بھرپور انداز میں مسکرایا

اور نرمی سے اس کے نازک وجود کو بانہوں میں لیتا ان پلوں کو محسوس کرنے لگا۔

"ماما! میں لیزہ کو پارلر سے لینے جا رہی ہوں۔" اس نے اپنے روم سے نکلتی علیزے کو زور سے مخاطب کرتے ہوئے اطلاع دی، وہ چونکہ اب پر سکون تھی کہ یزدان سے سامنا ہونے کے باوجود اس کی جانب سے کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہ ہونے کے باعث وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرتی اب چہک رہی تھی اور پھر علیزے کی اجازت پہ وہ بھاگتی ہوئی گارڈز سے مزین گاڑی کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھ گئی تو گاڑی دیو ہیکل گیٹ سے نکلتی لمبی سڑک پہ فراٹے بھرنے لگی جبکہ وہ اس

بات سے انجان تھی کے جب اس کی گاڑی "شاہ مینشن" کے گیٹ سے لویزہ خان کو لینے نکلی تھی اسی لمحے دلہن بنی لویزہ خان کو لیے ایک گاڑی پارلر سے نکل چکی تھی۔

"معاذ! آپ نے بتایا نہیں کہ جہان اس قدر جلدی کیوں مچا رہا ہے بچوں کی شادی میں؟" فنکشن میں شمولیت کے لیے تیار ہوتے ہوئے جلدی کے باعث جھنجھلائی سی مرینہ بیگم نے معاذ سکندر سے استفسار کیا۔

"اوہو سمپلی بھابھی، جہان بھائی جس قدر رومینٹک ہیں ان کا دل ہو گا کہ بچوں کی کشتیاں پار لگائیں اور نکل پڑیں وہ اپنی سینیوریٹا کے ساتھ ہنی مون پارٹ اب پتہ نہیں کون سے والا ہے۔" اپنے کمرے سے

تیار شیار ہو کے نکلتا ولی بچوں کی موجودگی کی پرواہ کیے بغیر ہمیشہ کی طرح بلنٹ انداز میں بولا تو سب اسے گھور کے رہ گئے۔

"کیا ہوا؟اب گنتی بھول گیا ہوں ان کے ہنی مونز سیز نز کی تو اس میں میری کیا غلطی ہے؟"ان کے گھورنے کو وہ اپنے ہی پیرائے میں لیتا ہوا مصنوعی معصومیت سے بولا تو ہدیٰ اپنے بے شرم شوہر کو دیکھ کے رہ گئی۔

"ولی سکندر!اگر تم نہیں چاہتے کہ میں تمہارے بچوں کے سامنے تمہاری درگت بناوں تو اپنی یہ فضولیات بند رکھو۔"مرینہ بیگم نے بمشکل خود پہ سنجیدگی طاری کرتے ہوئے اس کے جڑواں بچوں امرحہ

اور زوالنون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی دی تو وہ شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چپ کر گیا۔

"بڑی ماما! پاپا ہماری وجہ سے چپ نہیں کیے بلکہ ہائی کورٹ کی جانب سے ایک زبردست گھوری کے باعث یہ خاموشی نصیب ہوئی ہے۔" اس کا بیٹا اسی کی طرح طوفان بنا موقع پہ چوکہ لگاتے ہوئے بولا تو سب کی بے ساختہ ہنسی کے ساتھ ہدیٰ اور ولی کی کھسیانی سی ہنسی بھی لاونج میں گونج اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ایک تو ان بچوں اور ان کے سر پھرے باپ نے سر گھما کے رکھ دیا ہے میرا، اتنے بڑے ہو گئے ہیں دونوں لیکن ابھی بھی اپنی چیزیں سمیٹنی نہیں آئیں اور والدِ محترم تو خدا کی پناہ! نجانے ڈاکٹری کی ڈگری کس نے الاٹ کر دی انہیں۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے بڑبڑا رہی تھی کیونکہ وہ ابھی اپنے دونوں سپوتوں ماہ زیب اور شاہ زیب کے کمرے (جو کہ وہ ملازموں کے ہوتے ہوئے بھی خود سنبھالتی تھی) صاف کر کے آئی تھی اور اب اپنے کمرے کی حالت دیکھ کے چکرا گئی۔

"اکیلے بڑبڑانے والوں کو ڈاکٹری نقطہ نظر سے پاگل سمجھا جاتا ہے۔" واشروم سے نکلتے اپنے گیلے بال تولیے سے رگڑتا وہ اس کی بڑبڑاہٹ سے مستفید ہوتا ہوا شرارت سے بولا تو وہ بھنا اٹھی۔

"ہاں بالکل آپ کو یہ ڈاکٹری تب ہی یاد آتی ہے جب مجھے پاگل ثابت کرنا ہو ورنہ ڈاکٹری آپ کو یہ نہیں سکھاتی کہ صفائی بھی رکھنی چاہیے۔" وہ جلے کٹے انداز میں بولتی اس کی بکھری چیزیں سمیٹنے لگی۔

"صفائی کا خیال اگر رکھنے لگ گیا تو تم تو مجھے دیکھنے کے لیے بھی نہیں ملو گی۔" وہ اس کی مصروفیت پہ طنز کرتے ہوئے بولا تو وہ شرمندہ سی ہوئی لیکن اس پہ ظاہر کیے بغیر اسی لہجے میں گویا ہوئی۔

"یہ ٹیپیکل عاشقوں والی باتیں اب آپ پہ زیب نہیں دیتیں ڈاکٹر آریان حسن شاہ! اس لیے آج کے بعد آپ نے کمرے میں ایسے گند پھیلایا تو میں کمرہ الگ کر دوں گی آپ کا۔" وہ انگلی اٹھاتی دھمکی دینے

والے انداز میں بولی تو اس نے تولیہ گلے میں لٹکاتے ہوئے اس کی وہی انگلی تھام کے اپنے قریب کیا۔

"اب اس عمر میں شوہر کو کمرہ بدر کرو گی تو لوگ کیا کہیں گے ؟" وہ اس کے خفا خفا چہرے کو نگاہوں کی گرفت میں لیتا ہوا مسکراتے لہجے میں گویا ہوا۔

"کچھ نہیں کہیں گے، اب چھوڑیں مجھے اور خود بھی تیار ہوں اور مجھے بھی تیار ہونے دیں۔" وہ اس کے بدلتے لہجے سے ہوشیار ہوتی حفظِ ماتقدم کے طور پہ اس سے فاصلہ بڑھاتی جلدی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پری جان! تمہارے شکووں نے دل کا قرار ہی لوٹ لیا ہے اب زرا اپنی پیاری سی قربت سے دل کے شگاف تو بھر یے ذرا۔" وہ عاشقانہ انداز میں دل پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا تو وہ اسے گھور کے رہ گئی۔

"جب میرے شکووں کو دور کرنے پہ عمل شروع کیا نا تب سمجھوں گی کہ واقعی دل پہ اثر کر گئے میرے شکوے، اب زرا میرا رستہ چھوڑیں، سر درد کر رہا ہے اس لیے تیار ہونے سے پہلے شاور لینا ہے کہ شاید تب ہی افاقہ ہو۔" وہ اس کی نگاہوں کے شوخ تقاضات سے گڑبڑاتی بلا تردد بولتی چلی گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پری ڈارلنگ! اتنے سال ہو گئے تمہیں درد دور کرنے کے طریقے بتاتے ہوئے لیکن تم آج تک نہ سمجھ پائی، ادھر آو پھر سے بتاوں۔" وہ بظاہر افسوس کرتا ہوا ذو معنی لہجے میں بولتا اس کی جانب بڑھا تو وہ بدکی۔

"نہیں مجھے نہیں جاننا۔" وہ انکاری ہوئی لیکن تب تک وہ اسے اپنے حصار میں لیتا نرمی سے اس کی روشن پیشانی پہ اپنے لب رکھ گیا جن کی نرم گرم تاثیر کے تحت وہ آسودہ سی ہوتی اپنی پلکیں موند گئی۔

"آئندہ کبھی درد ہوا تو ایسی ہی دوا لینے میرے پاس پہنچ جانا۔" کچھ لمحوں کے بعد وہ وقت کی قلت کا اندازہ کرتے ہوئے اس سے دور ہوتا شرارت سے بولا تو وہ ایک دھموکا اس کے بازو پہ جڑتی اپنے کپڑے لیتی واشروم کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے تیار ہونے لگا۔

"جہان! تم ہالے کے ساتھ زبردستی نہیں کر رہے؟ کیا اس دفعہ معاملہ اس قدر بڑھ چکا ہے کہ تم اسے پروٹیکٹ بھی نہیں کر پا رہے؟" معاویہ کو جب سے اس کے پلان کی خبر ہوئی تھی تب سے ہی وہ بے چین ہوا اٹھا تھا لیکن آخر کار ضبط کھوتے ہوئے زہن میں کلبلاتے سوال اس سے پوچھ ڈالے۔

"تمہیں لگتا ہے معاویہ کہ کوئی باپ اتنا کمزور ہو سکتا ہے کہ اپنے ہی بچوں کو پروٹیکٹ نہ کر سکے؟" اس کے جواباً سنجیدہ سوالیہ انداز پہ وہ گڑبڑایا۔

"میں ہالے کے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں کیونکہ یہ بات میرے اور خان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ ہالے حیدر شاہ، یزدان حسن شاہ سے محبت کرتی ہیں۔" اس نے انتہائی سکون کے ساتھ ایسا دھماکہ کیا کہ سامنے بیٹھا معاویہ چکرا کے رہ گیا۔

"لیکن جے پھر۔۔۔" وہ گڈمڈ ہوتے ذہن کے ساتھ اس کے چہرے کو دیکھنے لگا، وہ اس پل خود کو ایک چغد سا محسوس کر رہا تھا جہان کے سامنے۔

"جو خوف برسوں پہلے علیزے حیدر کو میرا ہونے سے روک رہا تھا وہی خوف آج ہالے حیدر کو یزدان شاہ کا ہونے سے روک رہا ہے،

نجانے کیسے لیکن ہالے اس بات سے کافی عرصے سے آگاہ ہے کہ وہ شخص میرے بچوں بالخصوص بیٹی کے تعاقب میں ہے اسی لیے وہ یزدان سے اس قدر تنفر ظاہر کرتی رہی ہیں۔" وہ آہستہ آہستہ اسے ہر بات سے آگاہ کرنے لگا۔

"تم یہ سب کیسے جانتے ہو؟" معاویہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہالے کی ڈائری سے جو کہ وہ میرے مشن کے دوران میرے سٹڈی روم کو استعمال کرتی ادھر رکھ کے بھول چکی تھی۔" وہ بہت تحمل کے ساتھ اس کی ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تم نے بہت غلط کیا جے جو ہالے کی ضد پہ اسے ٹریننگ دینی چھوڑ دی تھی اگر وہ پوری ٹریننگ لیتی تو شاید وہ اس خوف میں مبتلا نہ ہوتی۔" معاویہ متاسف ہوا۔

"تمہیں یاد ہو گا کہ ابھی ٹریننگ سٹارٹ کی ہی تھی کہ یزدان نے ہالے کا ہاتھ پکڑ کے کہا تھا" بابا! میں ہالے کو پروٹیکٹ کروں گا"، یہ فقرہ ہالے کے مائنڈ میں کلک کر گیا اور وہ لاشعوری طور پہ اس پہ ڈیپینڈ کرنے لگی اور چاہ کے بھی ٹریننگ پہ فوکس نہ کر پائی لیکن وہ یزدان کی پروٹیکشن کی بھی عادی نہ ہوئی کہ اسے حقیقت سے آگہی مل گئی۔" وہ کسی قدر مضطرب تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو تم اس طرح سے یہ سب کیوں کر رہے ہو؟ تم ہالے اور علیزے بھابھی کو سب سمجھا بھی تو سکتے ہو؟" معاویہ نے الجھتے ہوئے استفسار کیا۔

"تم جانتے ہو ہالے میری ایسی بیٹی ہیں جس کی کسی بات پہ میں چاہ کے بھی انکار نہیں کر سکتا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ کسی بھی جذباتی بہاو میں مجھے لے کر خود اپنے ساتھ زیادتی کر جائے اور بالفرض میں اسے منا بھی لوں تو ہمارا پلان کبھی پورا نہیں ہو گا کہ 'اسے 'ٹریپ کرنے کے لیے ہالے کی سچی کڈنیپنگ کی خبر پھیلانا ناگزیر ہے کیونکہ یہی خبر اسے منظرِ عام پہ لائے گی اور وہ اپنے بل سے باہر نکلے گا اور اس کے بدلے لویزہ کا منظرِ عام پر آنا اسے اپنی ٹریپنگ کے لیے ٹرننگ پوائنٹ لگے گا لیکن دراصل وہ ہماری ٹریپنگ ہو گی، اس لیے ہالے کا غائب ہونا بہت ضروری ہے اور جہاں تک بات ہے تمہاری بھابھی بیگم کی تو جب انہیں

ساری حقیقت کا علم ہو گا تو وہ ہالے سے زیادہ جذباتی رد عمل دیں گی اور میں دنیا کی ہر چیز سے لڑ سکتا ہوں لیکن انہیں پھر سے کسی خوف میں مبتلا نہیں دیکھ سکتا کہ وہ تو میرے کسی مشن کے دوران خوفزدہ رہتی ہیں۔" وہ بہت متفصل انداز میں باتیں کلیئر کرتا آخر میں ہارے سے انداز میں بولا۔

"اور ہالے کی غیر موجودگی میں بھابھی کا اور باقی سب کا رد عمل؟" معاویہ نے نیا نقطہ اٹھایا۔

"یہ سب ہمیں بہت تحمل کے ساتھ برداشت کرنا ہے اگرچہ کے یہ سب بہت مشکل ہے۔" وہ گہری سانس بھرتا ہوا بولا۔

"تمہیں نہیں لگتا کے ہالے اور یزدان کے درمیان لاسٹ میٹنگ سے بہت تنازعات بڑھ گئے ہیں ایسے میں یزدان کا اسے ایسے لے کر جانا اور نکاح کرنا تو ہالے کو اس سے مزید متنفکر کر دے گا۔" وہ کسی حد تک متفکر ہوا۔

"لیکن اس کے سوا کوئی چارہ نہیں اور ان دونوں کا علیحدہ ہونا شاید اس لیے بھی اچھا ہے کہ وہ دونوں خود کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو سمجھیں گے، میرے خیال میں تمہاری کافی تشفی کروا چکا ہوں، اب جو مزید تمہیں خدشات لاحق ہیں وہ ساتھ ساتھ دور کر لینا، اب ہمیں باہر نکلنا چاہیے کہ ہالے کی غیر موجودگی کی خبر ادھر پہنچنے والی ہو گی اس سے قبل لیزا اور ویر کا نکاح کروانا ضروری ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہتا اسے اٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے موبائل پہ کچھ ٹائپ کرتا باہر

کی جانب بڑھا جب کہ وہ بھی کندھے اچکاتا اس کے تعاقب میں چل پڑا۔

-،---------،--

"خان! میں بتا رہی ہوں کہ کسی دن تمہاری بیٹی نے میرے ہاتھوں قتل ہو جانا ہے۔" وہ جو آیت کے بلانے پہ مہرو کی بات سننے اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ وہ جس کمرے میں سجی سنوری لیزہ بیٹھی تھی اس کا دروازہ بند کرتی اس کے قریب پہنچتی پھٹ پڑی۔

CLASSICOREDUMATERIAL

"اب کیا کر دیا میری بیٹی نے مہر وبی بی؟" وہ فرمانبرداری اور تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا تو وہ ایسی تابعداری پہ جز بز سی ہونے لگی۔

"حقِ طلاق والا خانہ چاہیے اس محترمہ کو اپنے نکاح نامے پہ۔" وہ کڑوا سا منہ بناتی ہوئی بولی۔

"تو اس میں کیا غلط کہہ دیا اس نے؟" اس نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے پوچھا تو اس نے گھور کے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ اب وہ ویر سے شادی ہونے پہ بھی ایسا مطالبہ کرے گی؟" وہ دبے دبے انداز میں غرائی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا؟" وہ گڑبڑاتے ہوئے بولا۔

"تو پھر کیا مطلب ہے تمہارا؟" وہ اسے گھورتی ہوئی وقت کی کمی کو خاطر میں لائے بغیر بولی۔

"مہرماہ بی بی! میرے کہنے مطلب ہے کہ مجھے ویر پہ بھروسہ ہے کہ اس سے شادی کے بعد لویزہ کبھی اپنے حق کو استعمال نہیں کرے گی اور ویسے بھی یہ اس کا حق ہے اس لیے آپ اسے اس کا حق دیں اور یہ دعا کریں کہ زندگی میں کبھی ایسا موقع نہ آئے کہ اس حق کو استعمال

CLASSICURDUMATERIAL

میں لایا جا سکے۔" وہ اس کے چہرے کو دیکھتا اپنے نرم لہجے میں اس کی پوری تسلی کرواتا ہوا بولا تو وہ گہری سانس بھر کہ رہ گئی۔

"اچھا تم کہتے ہو تو مان لیتی ہوں لیکن یہ یاد رکھنا کہ اگر اس نے کوئی گڑبڑ کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" ایک دم وہ انگلی اٹھاتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں مہروبی بی۔" وہ سادہ سی مسکان ہونٹوں پہ سجائے بولا۔

"تم ایک دف۔۔۔" وہ اس کی بات میں پنہاں معنی سمجھتی اس پہ الٹنے کو تھی جب عقب سے آتی پکار پہ اسے سانپ سا سونگھ گیا۔

"مہرماہ خان!" جہان کی سنجیدہ پکار اس کی ناراضگی کا واضح اظہار تھی۔

"سوری لالے! غلطی سے زبان پھسل گئی۔" وہ گردن جھکاتی کن اکھیوں سے خان کو دیکھتی بولی۔

"بہت بری بات ہے، آپ کی بیٹیوں کی شادی ہونے کو ہے اور آپ آج بھی خان سے یونہی مخاطب ہوتی ہیں۔" وہ تادیبی لہجے میں بولتا اسے روہانسا سا کر گیا۔

"لالے! میں جان بوجھ کے نہیں کرتی اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ میں خان کی عزت نہیں کرتی لیکن میں کیا کروں، میں خان کو آپ

نہیں کہہ سکتی مجھ سے کہا نہیں جاتا کہ جب میں اسے 'آپ' بلاتی ہوں تب مجھے اس سے بات کرنے میں جھجھک محسوس ہوتی ہے لیکن اگر میں اسے تم ہی کہوں تو میں اس خان سے ہر بات کہہ سکتی ہوں جسے میں پندرہ سال سے جانتی ہوں۔" وہ آج پہلی بار جہان کے سامنے خان کو اس طرح سے مخاطب کرتی اپنی عجیب سی بے بسی اس پہ آشکار کر گئی۔

"مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے مہر ماہ! آپ مجھے جیسے چاہیں مخاطب کر سکتی ہیں، سر بھی جس نظریے سے آپ کو کہتے وہ بھی ٹھیک ہیں لیکن آپ ریلیکس رہا کریں اور جیسے مرضی مخاطب کیا کریں۔" اس کی روہانسی شکل دیکھتا خان بے اختیار اس کے قریب ہوتا نرمی سے بولا تو جہان ہولے سے مسکراتا سر نفی میں ہلاتا ادھر سے چلا گیا۔

"لالے ناراض ہو گئے کیا؟" اس کے یوں چلے جانے پہ وہ خان سے بولی۔

"نہیں وہ ہمیں رومانس کا موقع دے کے گئے ہیں۔" وہ مزید اس کے قریب ہوتا شرارت سے بولا تو وہ بدکتی اس سے دور ہوئی۔

"دبیر خان! اپنے ٹھرک پن پہ کنٹرول کرو، کچھ ہی دیر میں تمہاری بیٹی کی شادی ہے۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور غڑاپ سے واپس کمرے میں گھسی جبکہ وہ اس کی بات پہ ہلکا سا قہقہہ لگاتا واپس مڑ گیا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" وہ جو سونے کی تیاری کر رہی تھی اسے دروازہ کھول کے اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کے اس نے بے اختیار گھڑی کو دیکھتے ہوئے جو رات کے گیارہ بجا رہی تھی، اس سے پوچھا۔

"اتنی چھوٹی نہیں ہو تم کہ جسے یہ تک علم نہ ہو کہ شوہر رات کو بیوی کے پاس کیوں آتا ہے؟" اس کی سرد استہزائیہ آواز پہ اسے یوں لگا جیسے کمرے کی چھت اس پہ آن گری ہو، اس دن کی تلخ کلامی کے بعد وہ آج اس کے سامنے آیا تھا اور آتے ہی اس کا انداز اور باتیں اس پہ بم پھوڑ رہے تھے۔

"کک۔۔کیا مطلب ہے آپ کا؟" باوجود کوشش کے بھی اس کی آواز مضبوطی کھو گئی۔

"میرا مطلب یہی ہے کہ جب تم آلریڈی مجھ سے نفرت کرتی ہو تو تمہیں سپیس دینے کا فائدہ نہیں ہو گا، جب اس قدر سپیس کے باوجود تمہاری نفرت محبت میں نہیں بدل سکی تو میرے خیال میں مجھے اس نفرت کو ہی ایک ٹھوس وجہ دے دینی چاہیے مزید ابھرنے کے لیے۔" وہ بے لچک لہجے میں بولتا ہوا اپنی سلیو لیس لیدر جیکٹ اتارتا ہوا صوفے پہ اچھال گیا جبکہ وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھ کے رہ گئی۔

"آ۔۔آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔" اس کا گھٹا گھٹا لہجہ جیسے اک مان سمیٹ لایا تھا جسے دیکھ کہ وہ تمسخرانہ مسکرایا۔

"اور تمہیں ایسے کیوں لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا؟" وہ اپنی ٹی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا سکون سے بیڈ پہ اس سے کچھ فاصلے پہ جا بیٹھا تو وہ بے اختیار دور کھسکی جبکہ اس کے سوال پہ اس کی آنکھوں میں نجانے کون کون سے مناظر سے مرچیں سی بھر دیں اور دل جیسے کسی شکنجے میں جا کسا۔

"کک۔۔ کیونکہ آپ محبت کرتے ہیں مجھ سے۔" سرگوشی نما انداز میں اس کے لب سرسرائے تو اس کے لبوں سے ایک جاندار قہقہہ بلند ہوا اور پھر وہ ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا، ہنستے ہنستے چہرے کو پیچھے گرائے وہ بیڈ پہ گر سا گیا جبکہ یوں بے ہنگم انداز میں ہنسنے کے باعث آنکھیں نرم پانیوں سے بھر گئیں۔

"محبت!" ہنستے ہنستے اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی بند مٹھی ماتھے پہ مارتے ہوئے مضحکہ خیز انداز میں کہا تو اس کا نم چہرہ مارے خجالت کے تپنے لگا۔

مری جاں، ٹھیک کہتی ہو

ہماری اس محبت کا!

بھلا کیا فائدہ ہو گا

CLASSICURDUMATERIAL

ہمارے درمیاں جو دوریاں ہیں

کم نہیں ہوں گی

کبھی بارش کے موسم میں

ہمیشہ ساتھ رہنے کی!

جو خواہش دل میں جاگی تھی

جو سپنے ہم نے دیکھے تھے

CLASSICURDUMATERIAL

وہ سپنے ٹوٹ جائیں گے

مری جاں! ٹھیک کہتی ہو

مقدر کے لکھے کو ہی اگر تسلیم کرنا ہے

تو پھر ایسی محبت کا

کوئی بھی فائدہ کیسا؟

CLASSICURDUMATERIAL

مگر اس کو اگر چاہو!

تو میری بے بسی کہہ لو

"مجھے تم سے محبت ہے"

عاطف سعید

"وہی محبت ناجس کے منہ پہ تمانچہ مارتے ہوئے تم مجھ پہ کسی اور کو فوقیت دے چکی تھی؟" وہ اپنی سرخ آنکھوں کو انگوٹھے سے دباتا

CLASSICURDUMATERIAL

اچانک اس کی جانب دیکھتا چبھتے ہوئے بولا تو اس کا سر شرمندگی کے باعث جھک گیا۔

"وہی محبت جو تمہیں صرف ایک قید لگتی ہے اور محبت کرنے والا سائیکو؟" اس کی خاموشی پہ وہ مزید بولا تو اب کی بار وہ برداشت نہ کر سکی اور اس کی ہچکیاں ضبط کے باوجود کمرے میں گونجنے لگیں تو اس کے کچھ بولنے کی چاہ میں کھلتے لب اسے یوں روتے دیکھ کہ بھنچ سے گئے۔

"رونا بند کرو۔" بے تاثر انداز میں اس کا گھٹنوں میں دبا سر اور ہلتا وجود دیکھتا وہ بولا جبکہ سرخ آنکھوں میں اک تکلیف دہ تاثر واضح دکھ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے پلیز!" جب وہ کسی طور چپ نہ ہوئی تو وہ بے اختیار اس کے قریب ہوتا اس کے گرد اپنا بازو تسلی کے طور پہ حائل کرتا اسے چپ کروانے کو تھا جب وہ اس کا سہارا پاتی ایک جھٹکے سے اس کے سینے سے لگتی دونوں بازو اس کے گرد سختی سے لپیٹتی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

"کوئی مسئلہ ہے کیا؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟" اس کے پھوٹ پھوٹ کے اس طرح سے رونے پہ وہ خود پہ طاری سرد مہری کسی طور بھی برقرار نہ رکھ سکا کہ وہ جانتا تھا کہ کچھ تو ہوا ہے جو وہ اس قدر ٹوٹ کے بکھر رہی تھی جبکہ اس کے یوں اپنے لیے فکر مند ہونے پہ اسے مزید ٹوٹ کے رونا آیا۔

"شائننگ سٹار!" اس کی پشت کو سہلاتے ہوئے وہ آہستگی سے بولا تو اسے اپنی شرٹ پہ اس کی مٹھیوں کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس ہوئی۔

"مم۔۔مجھے ایسی زندگی نہیں جینی، مجھے اس خوف کے ساتھ نہیں رہنا جہاں ہر۔۔ہر پل آپ کے بچ۔۔ چھن جانے کا خوف ہو، مجھے اپنوں کے سائے۔۔۔" وہ متورم ٹوٹتے لہجے میں بولتی اس کے مضبوط بازووں میں ہوش کھوتی چلی گئی جبکہ وہ جو اس کے الفاظ پہ ششدر سا ہوا تھا اس کے یوں اچانک بے ہوش ہونے پہ مزید متفکر ہوتا اسے جلدی سے بیڈ پہ لٹاتا اپنے موبائل کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"حیدر! ہالے کدھر ہیں؟ نکاح شروع ہونے والا ہے اور وہ ابھی تک نہیں پہنچی۔" زارا حسن نے پریشانی سے جہان کے قریب جاتے آہستگی سے اس سے پوچھا جبکہ ان کے ساتھ متفکر سی علیزے بھی تھی۔

"ہالے کی گاڑی خراب ہو گئی ہے ماما، ڈرائیور جا چکا ہے انہیں لینے، بات ہو چکی ہے میری، اب قاضی صاحب پہنچ چکے ہیں اس لیے انہیں دیر کروانا مناسب نہیں اس لیے آپ نکاح شروع کروائیں، ہالے بھی پہنچنے کو ہو گی۔" آج پہلی دفعہ جہان حیدر شاہ کو اپنی فیملی سے فیملی کے لیے سر عام جھوٹ بولنے کی نوبت آئی تھی تب ہی وہ خلافِ عادت بات کو تفصیلا کرتا ہوا ان سے محو گفتگو تھا اور پھر معاویہ اور جہان کے پر زور اصرار کے باعث ہی کچھ ہی دیر بعد "شاہ ویر حیدر شاہ اور لویزہ دبیر خان" نکاح اپنی فیملی اور سکندر ولا کے افراد

کی موجودگی میں خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا جبکہ دوسری جانب ہالے حیدر شاہ کو بہت خاموشی اور ہوشیاری کے ساتھ اس کی سفید رنگ کی کرولا سے دن دیہاڑے کڈنیپ کرتے ہوئے ایک سیاہ رنگ کی مرسڈیز میں بٹھاتے ہوئے ایک نامعلوم منزل کی جانب لے جایا جانے لگا۔

"یہ ہالے کدھر ہے؟" لویزہ کی دبی دبی سوالیہ آواز اس سے چند انچ کے فاصلے پہ بیٹھے ویر کے کانوں میں پڑی تو اس نے اس کی جانب دیکھا جو لالہ رو اور حوریہ کی جانب متوجہ تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے خیال میں آج آپ کو ہالے کی بجائے ہالے کے بھائی پہ توجہ دینی چاہیے۔" وہ ہلکا سا اس کی جانب جھکتا دانستا اس کا دھیان بھٹکانے کو گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ اچھل سی پڑی لیکن اس سے قبل کے وہ کوئی جوابی کاروائی کرتی، شاہ مینشن کا ایک ڈرائیور ہانپتا کانپتا وسیع و عریض سٹنگ ہال میں داخل ہوا جس کا ہونق اور خوفزدہ چہرہ بہت سے دلوں کو انہونی کے خیال سے دھڑکا سا گیا کیونکہ مینشن کی خواتین جانتی تھیں کہ مینشن کی لڑکیوں کو اگر مینشن کے مردوں کے علاوہ اگر ہک اینڈ ڈراپ کرنا ہو تو یہی واحد ڈرائیور کرتا تھا اور اب ہالے کو پک کرنے جانے والا ڈرائیور بے حال، خوفزدہ اور ہزار کہانیاں لیے چہرے کے ساتھ جب وہاں 'اکیلا' داخل ہوا تو علیزے کا دل رک سا گیا۔

"سر! وہ۔۔۔۔"ڈرائیور نے کچھ کہنا چاہا جب علیزے لپک کے اس کی طرف گئی۔

"ہالے کدھر ہے بابا؟"اس کا بے چین لہجہ بہت سے خدشات سے پر تھا۔

"ریلیکس علیزے!"اس کی حالت دیکھ کے جہان بے ساختہ آگے بڑھا اور اسے بازوؤں کے حلقے میں لیتا پیار سے بولا اور پھر استفہامیہ نگاہوں سے ڈرائیور کو دیکھا۔

"سر! وہ ہم گھر آرہے تھے جب۔۔راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اور تب کچھ لوگ آئے اور ہہ۔۔۔ہالے بی بی کو اٹھ۔۔اٹھا کے لے

گئے۔ "ڈرائیور سہمے ہوئے انداز میں جب بولا تو وہاں موجود ہر فرد جیسے صدمے سے گنگ رہ گیا۔

"حح۔۔حیدر! یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ مم۔۔میری ہالے۔۔میری ہالے کو لے گئے؟" جب انہونی کا احساس مکمل دماغ تک رسائی حاصل کر گیا تو علیزے نے تڑپ کے اس کی شرٹ کو جھکڑتے ہوئے پوچھا تو اس نے بے بسی سے لب کچلے جبکہ ماما سمیت باقی سب کی آہ وزاری بھی اس کے دل پہ گراں گزر رہی تھی۔

"کوئی کہیں نہیں لے کے گیا ہماری ہالے کو، آپ ریلیکس رہیں، میں کچھ دیر تک لے آتا ہوں ہالے کو، آپ پلیز روئیں نہیں۔" اس کے متواتر گرتے آنسوؤں کو ہتھیلی کی مدد سے صاف کرتا ہوا وہ نرمی سے

بولا تو ایسی سیچویشن میں بھی جہان کے جذبات کا سوچتے ہوئے معاویہ کو ہنسی آنے لگی۔

"مم۔۔۔مجھے میری بیٹی چاہیے ابھی۔" وہ اس کی شرٹ بری طرح جھنجھوڑتی ہوئی چیخی۔

"ماما! روئیں مت، ہم جا رہے ہیں نا تو آپ پریشان مت ہوں، ہالے رات تک گھر آ جائے گی۔" باپ کی پریشانی اور بے بسی دیکھتا شاہ ویر دادی کے کندھے سے بازو ہٹاتا ماں کے پاس پہنچتا اسے تسلی دینے لگا تو وہ بیٹے کے مضبوط سینے پہ سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی جبکہ اس کی حالت دیکھ کے جہان نے زور سے لب دانتوں تلے بھینچے ہلکا سا رخ موڑ گیا۔

لمحوں میں ہنستا بستا ماحول سوگواری میں بدل چکا تھا، دلہن بنی لویزا کو جب ہالے کی گمشدگی کی خبر ملی تو وہ حق دق رہ گئی اور اگلے ہی لمحے اسے پھر سے اپنے اور ویر کے نکاح پہ تاو آنے لگا جیسے سارا قصور اسی نکاح کا ہو۔

اس پل ایسی صورتحال بنی تھی کہ بڑوں بچوں سمیت کسی کا دھیان بھی ہالے کے ساتھ ساتھ مینشن سے غائب یزدان شاہ کی جانب نا جا سکا۔

CLASSICURDUMATERIAL

اسے نجانے کتنی دیر ہو چکی تھی، دروازہ کھٹکھٹاتے اور چیختے ہوئے، وہ لویزا کو لینے پارلر گئی تھی لیکن لویزا تک پہنچنے سے قبل ہی ان کی گاڑی کے خراب ہونے پہ وہ گاڑی کے ٹھیک ہونے کا انتظار کر رہی تھی جب گاڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک نقاب پوش اس کا بازو کھینچتا بنا اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیے اس کے ناک پہ کلوروفارم رکھتا اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر گیا۔

ہوش آنے پہ اس نے خود کو ایک سادہ مگر پر تعیش کمرے میں لیٹا پایا، تب اسے اس ہولناک حقیقت کا ادراک ہوا کہ وہ اغوا ہو چکی ہے اور تب سے ہی وہ مسلسل چیخ چلا رہی تھی لیکن اس کی وہاں کوئی سن ہی نہیں رہا تھا، چیخ چیخ کے اس کا گلا بیٹھ گیا تو وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامتی گھٹنوں کے بل بیٹھ کے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی، اسے روتے ہوئے نجانے کتنی دیر گزر گئی جب ہولے سے دروازہ کھلنے اور

بند ہونے کی آواز پہ اس نے جلدی سے سر اٹھا کے دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے دھڑادھڑ ساتوں آسمان اسے اپنے سر پہ ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"آ۔۔آپ!"اس کے لب پھڑپھڑائے۔

"کیسی ہو شائینگ سٹار؟"وہ یوں بے پرواہی سے بولا جیسے وہ ہمیشہ اسی طرح بیٹھ کے اس کا انتظار کرتی ہو یا یہ سب ان کا روز کا معمول ہو۔

"آپ۔۔آپ نے مم۔۔مجھے۔۔"حیرت و دکھ کے غلبے نے اسے بولنے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا۔

"تم جو سمجھ رہی ہو، میں نے ویسا ہی کیا ہے اور میں نے ایسا کیوں کیا یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا اس لیے فی الحال یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی؟" اس کا انداز اس قدر لاپرواہی لیے ہوئے تھا کہ اس کی باتیں حیرت سے سنتی ہالے چیخ اٹھی۔

"نہیں کھانا مجھے کچھ بھی، گھر چھوڑ کے آئیں مجھے۔" وہ غصے کی شدت سے کانپتی ہوئی بولی۔

"ایسے ہی کیسے تمہیں گھر چھوڑ دوں جانم؟" وہ قدم اس کی جانب بڑھاتا بغور اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کک۔۔ کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ چاہ کے بھی خود کو مضبوط نہ رکھ سکی جبکہ دل خوف کی شدت سے پاگل ہو رہا تھا۔

"مطلب بہت واضح ہے میری جان! تم اچھے سے جانتی ہو میری اپنے بارے میں فیلنگز کے متعلق لیکن تمہیں مجھ سے نفرت ہے اور تمہاری نفرت کی وجہ سے تمہارے ڈیئرسٹ بابا جان کو بھی مجھ سے نفرت ہو گئی مگر یار مجھے جس سے محبت ہوتی اسے میں ضرور حاصل کر لیتا اس لیے آج تم یہاں ہو جبکہ اب میرے خیال میں تم میری لمبی سے تمہید کا مقصد سمجھ چکی ہو گی۔" وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کا روشن چہرہ دیکھتے ہوئے اس کی باتیں سمجھنے کی کوشش میں تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم۔۔مجھے گھر جانا ہے۔"اس کی باتوں کے جواب میں وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ بمشکل بولی۔

"اس کے علاوہ کوئی ڈیمانڈ کرو کیونکہ تم اب ادھر سے تب ہی جا سکتی ہو جب تم اپنے ڈیئرسٹ بابا کو نانا بنانے کی تیاری کر لو۔"وہ گہری بے باک نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے بولا تو لہجے کی ذومعنیت اور گھمبیر تاپہ اس کا وجود سنسنا اٹھا۔

"نن۔۔نہیں۔"اس نے بے ساختہ کہا۔

"ہالے حیدر شاہ! اتنا تو مجھے جان ہی چکی ہو گی کہ میں بہت برا آدمی ہوں، تمہیں اغوا کر سکتا ہوں تو مزید کچھ کرنے سے تم مجھے روک

نہیں سکتی اس لیے وحشی بننے پہ مجبور مت کرنا۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں کہتا، اسے سوچنے کا موقع دیتے ہوئے ایک آخری نگاہ اس کے بے حال وجود پہ ڈالتا باہر نکل گیا جبکہ وہ وہیں کھڑے کھڑے ڈھے سی گئی۔

"ہالے کدھر ہے؟" وہ جو ابھی بے حال اور افسردہ سی علیزے کو جھوٹی تسلیوں سے نواز کے کمرے میں آیا ہی تھا کہ غیر متوقع طور پہ اس تھانیدارنی کا سوال سن کے بھنا اٹھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میری جیب میں ہے۔" اس کے اس قدر الٹے جواب پہ وہ قدرے سٹپٹا اٹھی۔

"تو پھر مہربانی کر کے اسے جیب سے نکال دیں۔" اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتی وہ دوبدو بولی تو اس کا دل چاہا اپنا سر پھاڑ ڈالے۔

"مسز لویزا شاہ! اگرچہ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میری منکوحہ نکاح کے بعد پہلی دفعہ ہمارے کمرے میں آئی ہے لیکن آپ کی باتیں سن کے مجھے نقصانِ امن کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لیے آپ فی الحال روم میں جایئے۔" وہ بہت ٹھنڈے لہجے میں بولا تو اس کی بات سن کے اس کا دماغ بھنا اٹھا۔

"کیسے بھائی ہیں آپ؟ادھر بہن کو اغوا ہوئے دو ہفتے ہونے کو آئے ہیں اور آپ۔اس قدر ریلیکس ہو کے منکوحہ کے کمرے میں آنے کا جشن منا رہے ہیں۔"وہ بنا سوچے سمجھے بولتی چلی گئی جب اس کی آخری بات پہ اس کے ماتھے کی رگیں تن سی گئیں۔

"آپ جانتی ہیں کہ منکوحہ کے ساتھ جشن کیسے منایا جاتا ہے؟"اس کی سرد و سپاٹ پہ اس کے وجود میں سنسناہٹ سی پھیل گئی جبکہ وہ اب اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ رہی تھی۔

"کک۔۔کیا کر رہے ہیں آپ؟ادھر ہی رکیں نا۔"اسے آگے بڑھتے دیکھ کے اس نے بے ساختہ پاؤں پیچھے کو اٹھائے اور لہجے کو سخت بنانے کی ناکام کوشش کی۔

"جشن منانے لگا ہوں اپنی منکوحہ کے ساتھ۔" اس کا بھاری لہجہ اسے خوفناک سا کر گیا، اس کا دل چاہا وہ اپنا قتل کر ڈالے جس سے خود آبیل مجھے مار والا کام کیا تھا۔

"ششش۔۔ شاہویر پلیز میری بات سن لیں۔" جب وہ اس کے بے حد قریب آن پہنچا تو وہ تڑپ کے بولی لیکن اس نے قدم نہیں روکے بلکہ اس کے پیچھے کی جانب اٹھتے پیروں کو دیکھتا وہ اس کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں۔

"ہالے میری بہن ہے جس کی گمشدگی کی مجھے بہت ٹینشن ہے لیکن میں اس کا پرچار نہیں کر سکتا کیونکہ اس سے بہت سے لوگوں کی ہمت

ٹوٹے گی لیکن ایک بات میری آپ یاد رکھیے گا کہ رات کے 'اس' پہر، 'اس' حلیے میں کسی مرد کے کمرے میں نہیں جاتے، مرد بھی وہ جسے آپ اپنے تمام حقوق سونپ چکے ہوں و گرنہ وہ واقعی جشن منانے کا سوچ لیتا ہے۔" اس کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ جماتے ہوئے وہ اسے سر تا پا گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بھاری لہجے میں بولا تو اس لہجے کی گھمبیرتا پہ اس کا وجود لرز اٹھا جبکہ اپنی حالت کا سوچ کے اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

وہ بغور اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں، اٹھتی جھکتی پلکوں کا دلکش منظر دیکھتے ہوئے دھیرے سے اس کی جانب جھکا اور دھیرے سے اس کی پلکوں کو چھوا تو وہ کانپ اٹھی۔

"پپ۔پلیز،بب۔۔مم۔۔ماما"اس جیسی دبنگ لڑکی کی بولتی شاہ ویر حیدر شاہ کے پہلے استحقاق بھرے لمس پہ یوں بند ہوئی کہ بس رونے کی کسر باقی رہ گئی۔

"باقی سب کچھ بھول جایئے اور فقط اس رشتے کو یاد رکھیے جو ہمارے درمیان ایک اٹل حقیقت کی مانند کھڑا ہے۔"وہ اس کے کرتے کا اوپری بٹن بند کرتا ہوا اب کے اس کی پیشانی پہ جھکا اور اپنا سحر پھونکتا ہوا اسے محسوس کرنے لگا جبکہ وہ بے جان ہوتے بازووں کو بمشکل حرکت میں لاتی اسے پرے دھکیلتی سرعت سے نکلتی چلی گئی جبکہ وہ اس کی خوشبو کے حصار میں اسی جگہ کھڑا نجانے کیا سوچ رہا تھا۔

"علیزے! پلیز مجھے یوں کمزور مت کریں۔" وہ علیزے کے بہتے آنسوؤں کو دیکھتا ہوا بے بسی سے بولا تو اس نے ایک سسکی سی لی۔

"حیدر! میں کیا کروں؟ مجھے صبر آتا ہی نہیں ہے، وہ ہماری بیٹی ہے، ہماری محبت کی نشانی ہے جو اتنے دنوں سے نجانے کس حال میں ہو گی؟" وہ روتے ہوئے اس کے سینے پہ سر رکھتی ہوئی بولی تو اس کی آنکھیں سرخ انگارے کی مانند دہکنے لگیں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ 'آپ' کی بیٹی غائب ہو اور آپ اسے تلاش تک نہیں کر پا رہے۔" وہ اس کے کالر کو جھکڑتی ایک دم سے اس کے سینے سے سر اٹھا کے شکوہ کناں ہوئی تو اس نے بہت دھیان سے اس کا نم

چہرہ دیکھا اور پھر بہت دھیرے سے جھکا اور اس کی نم پلکوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے گویا آنسوؤں کے احساس کو اس کے وجود سے مٹانا چاہا ہو، پھر اس کے گردش کرتے ہوئے لب اس کے گیلے رخساروں پہ جا ٹھہرے۔

غم سے بے حال علیزے اس کی جسارتوں پہ اسے ٹوکے بنا اس کے کالر کو مٹھی میں زور سے بھینچے ہوئے اپنی دھڑکنیں شمار کرنے لگی، اگلے ہی لمحے اسے اپنی ٹھوڑی جلتی محسوس ہوئی کیونکہ ہمیشہ کی طرح وہ اس کے بھنور کو دیکھتا ہوا مدہوش سا دنیا بھلائے بیٹھا تھا۔

"ح۔۔حیدر پلیز!" جب لبوں کی پر زور جسارتوں کے ساتھ ہاتھ کی گستاخیاں گردن پہ گردش کرتی ہوئی حدیں کراس کرنے لگیں تو وہ

بے ساختہ پکار اٹھی تو اس نے محبت پاش نگاہوں سے اس کا خون چھلکاتا چہرہ دیکھا اور لب اس کی پیشانی پہ رکھے۔

"حیدر کی جان آپ پہ قربان! مجھ پہ بھروسہ رکھیں پلیز، ابھی آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ وہ ہماری محبت کی نشانی ہے تو میں اسے کیسے کچھ ہونے دے سکتا ہوں لیکن آپ کو صبر سے کام لینا ہو گا کیونکہ ہمارا جلد بازی میں لیا گیا کوئی بھی سٹیپ ہالے کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے اس لیے بس تھوڑا سا صبر اور بھروسہ رکھیں۔" وہ ایک ہاتھ اس کے بالوں میں دیے دوسرا اس کے رخسار پہ جمائے پیشانی سے سر ٹکرائے مدہم لہجے میں بولتا ہوا اسے امید کے چند دیے تھمانے سے خود کو باز نہ رکھ سکا کہ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا لیکن 'علیزے حیدر شاہ' کی آنکھوں میں آنسو نہیں لیکن قدرت کی ستم ظریفی تھی کہ اس بار اس کے آنسوؤں کا سبب بھی اسی نے پیدا کیا تھا۔

"مجھے خدا کے بعد آپ پہ پورا بھروسہ ہے لیکن جب اس کا سوچتی ہوں تو صبر ٹوٹنے لگتا ہے۔" وہ دونوں ہاتھ اس کے کالر پہ جمائے رندھی آواز میں بول رہی تھی۔

"ہمیں اس صبر کو ٹوٹنے بالکل نہیں دینا بلکہ آپ ہمت اور زیادہ سا صبر کریں کہ آپ کی حالت سے کشمالے اور ویر بے حد ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔" اس نے اس کا دھیان دوسری جانب لگانا چاہا۔

"اور آپ؟" اس نے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھاتے ہوئے پوچھنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی سیاہ آنکھوں میں ہوا یہ جذبات کی لپک نے اسے پلکوں کی چلمن گرانے پہ مجبور کر دیا۔

"میں ان آنسوؤں میں بہنے لگتا ہوں, جب جب یہ آنکھیں نم ہونے لگتی ہیں تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں دنیا کا ہر غم مٹا کے ان آنکھوں میں فقط خوشی کن لمحات کو بھر دوں اور انشاءاللہ میں ایسا ضرور کروں گا۔"

اس کے سبز نگینوں کو چومتے ہوئے وہ دیوانگی سے بولا تو وہ اندر تک اترتے سکون کے باعث اس کے سینے پہ سر ٹکاتی اس لمحے ہر تفکر، ہر پریشانی سے خود کو آزاد محسوس کرنے لگی جبکہ وہ اس کے وجود کو سینے سے لگائے اس کی وجود کی نرمیاں محسوس کرتا آنکھیں موند گیا۔

"وہ پاکستان آ چکا ہے اور ہمارے پلان کے مطابق اس تک ہالے کی گمشدگی کی رپورٹ پہنچ چکی ہے، ویسے وہ ہماری سوچ سے زیادہ شاطر نکلا ہے کیونکہ ہالے کی گمشدگی کی خبر ملنے کے بعد بھی اس نے فوری ری ایکشن نہیں لیا بلکہ وہ ہماری سرگرمیوں پہ نظر رکھے اس بات کی یقین دہانی کر رہا تھا کہ واقعی ہالے کڈنیپ ہوئی ہے یا نہیں اور پھر ہماری بھاگ دوڑ سے اس نے اس بات کا یقین کر لیا ہے تو اب ہمارے نیکسٹ سٹیپ کی باری ہے۔" بڑے سے آفس نما روم میں ایک بڑے سے گول میز کے اطراف میں سربراہی کرسی پہ جہان حیدر شاہ، جبکہ اس کے اطراف میں معاویہ حسن، شاہ ویر شاہ، یزدان شاہ، دبیر خان اور معاذ سکندر موجود تھے.

CLASSICBOOKMATERIAL

"اب ہمارا نیکسٹ سٹیپ لویزا کو اس کے سامنے لے کر آنا ہے۔" دبیر کے چپ کرتے ہی جہان سنجیدگی سے بولا تو ویر نے زور سے مٹھیاں بھینچیں۔

"اگرچہ ہالے کی غیر موجودگی کا ٹارگٹ بھی ہمارے لیے بہت مشکل رہا ہے لیکن ہمارے لیے سب سے زیادہ فکر مندانہ اور تفکرانہ سٹیپ لویزا کا اس کے سامنے آنا ہے کیونکہ اس میں رسک بہت زیادہ ہے اس لیے ویر آپ ہمیشہ لویزا کو گائیڈ کرتے رہیں گے کہ وہ کسی رسک میں نہ پڑے۔" وہ خلافِ معمول بہت تفصیلی گفتگو کر رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پارٹنر!اس کے علاوہ کوئی پلان نہیں ہے؟"اس کے خاموش ہوتے ہی یزدان پونی میں جھکڑے بال کستا ہوا بولا تو معاویہ نے ترچھی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"جب تک اس پلان میں تمہارا ہالے کے ساتھ نکاح ہونا تھا تب تک یہی پلان ٹھیک تھا اور اب تمہیں باتیں آرہی ہیں۔"اس نے ازلی بیر رکھتے ہوئے بیٹے کو لتاڑا تو وہ اس کی پہلی بات پہ ہلکا سا خفیف ہوا لیکن دوسرے ہی لمحے ڈھٹائی سے بولا۔

"میرا اگر نکاح ہوا ہے تو اس میں آپ کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ آپ تو میرے سب سے بڑے مخالف تھے۔"موجودہ مسئلہ فراموش کیے وہ آپسی بم باری میں مصروف تھے جب جہان نے گھور کے انہیں دیکھا۔

"کلوز دس نان سینس اینڈ فوکسڈ اون پوائنٹ۔" اس نے سمجید گی سے انہیں گھر کا۔

"خان یہ تمہارے اور ویر دونوں کے لیے بہت مشکل مرحلہ ہے لیکن مجھے امید ہے کہ ہماری بیٹی یہ سب کر لے گی۔" وہ ویر اور خان دونوں سے بیک وقت مخاطب ہوتے ہوئے بولے تو دونوں سے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"سر! بیشک یہ مشکل ہے لیکن میرے خیال میں اس لمحے سے مشکل نہیں ہو گا جب آپ بھابھی میم کی آنکھ میں آنسو دیکھ کے بھی انہیں

صاف نہیں کر سکتے۔" خان جہان کی کسی قدر بجھی سیاہ آنکھوں کو دیکھتا ہوا بولا تو اس کے چہرے پہ اک خفیف سا سایہ لہرایا۔

"لویزہ کے لیے کم از کم یہ تسلی تو ہے نا کہ وہ ہماری نگاہوں کے سامنے ہو گی اور اس کے لیے ہمیں گھر والوں کے سامنے نظریں نہیں چرانی پڑیں گی۔" وہ مزید بولا تو وہ ہولے سے سر اثبات میں ہلا گیا۔

"دیکھا میری صحبت میں رہ کے بچہ سیانا ہو گیا ہے۔" معاویہ جہان کے چہرے کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے ماحول کی گھمبیرتا کو کم کرتے ہوئے خان کی طرف اشارہ کر کے بولا تو اس کے انداز پہ سب مسکرا دیے۔

"اب ہمیں لویزہ کی ٹریننگ کرنی ہے اور اس کی باڈی لینگویج کو اس حد تک مولڈ کرنا ہے کہ غلطی کی گنجائش نہ رہے۔" معاذ سکندر جہان کو دیکھتے ہوئے بولے تو سب نے ان کی بات سے تائید کی اور مزید لائحہ عمل تیار کرنے لگے۔

وہ چپ چاپ بیٹھی گزرے لمحات کو سوچ رہی تھی جب وہ ایک بالکل الگ روپ میں اس کے سامنے آیا اور زبردستی اس سے نکاح کیا۔

وہ بہت چھوٹی تھی جب اس نے اپنے گرد "یزدان شاہ" کے وجود کی مضبوط دیوار کو پایا تھا، وہ اس سے عمر میں گیارہ مہینے چھوٹا تھا لیکن وہ

ہمیشہ اسے یوں ٹریٹ کرتا تھا جیسے وہ اس سے عمر میں سالوں چھوٹی ہو، اسے شروع شروع میں اس کی انتہا سے زیادہ محبت اور فکر بہت پسند آتی تھی لیکن پھر جب رفتہ رفتہ اس نے محسوس کیا کہ یزدان شاہ اسے صرف خود تک محدود کرنے لگا ہے تو اس چیز سے خار کھانے لگی تھی۔

وہ اس بات کو بھول چکی تھی کہ اس کے باپ اور چچا نے ہمیشہ اپنے بچوں کو یہی بات سکھائی تھی کہ "اپنی فیملی کی عورتوں کی حفاظت خود سے بڑھ کے کرو۔" اور جہان شاہ کو آئیڈیلائز کرنے والا یزدان شاہ جب جہان اور علیزے کی دیوانگی دیکھتا تو یہی سب وہ ہالے کے لیے محسوس کرتا اسے خود تک محدود کرنے لگا جو اسے ناگوار گزرنے لگا۔

انہیں ٹریننگ سکھائی گئی تھی لیکن یزدان شاہ کے سامنے وہ کچھ نہ کر پاتی تھی بلکہ اس کے سامنے اسے یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ اس پہ ڈیپنڈڈ ہے، اس کی پوزیسیونیس سے نالاں ہونے کے باوجود اس کے دل میں یزدان کے لیے کبھی منفی خیال نہیں آئے اگرچہ وہ وہ اس کی طبیعت سے خائف رہتی تھی۔

وہ سولہ سال کی تھی جب ایک دن علیزے اور جہان کے روم میں بیٹھے اسے ایک ڈائری ملی، ایک تجسس کے ہاتھوں اس نے وہ ڈائری اٹھائی اور کھول لی، ڈائری کے شروع میں جب اس پہ انکشاف ہوا کہ اس ڈائری میں علیزے اور جہان کی محبت کی داستان لکھی ہے تو اس نے نجانے کیا سوچ کے وہ ڈائری لی اور علیزے سے چھپاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

ڈائری پڑھتے ہوئے جہان اور علیزے کے جذبات اور ان کی تڑپ کے بارے میں پڑھتے ہوئے اس کا دھیان بے ساختہ یزدان کی جانب جا مڑا اور تب اس کے نوخیز دل پہ انکشاف ہوا کہ اس نے دل کے کورے صفحے پہ صرف اور صرف یزدان شاہ کا نام ہی لکھا ہے اور تب جہان کی دیوانگی کے قصے پڑھتے ہوئے اسے یزدان کی جنونیت بری محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن ڈائری کے اختتام تک اس نے لکی، بلیک کنگ اور باقی دشمنوں کی باتیں پڑھی تو اس کے دل کو دھڑکا سا لگ گیا اور اس کا نوخیز دل بے اختیار دعا گو ہوا کے ان کے درمیان وہ سب نہ آئیں جو جہان اور علیزے کے درمیان آئے تھے۔

لیکن اس کی دعا قبول نہ ہوئی اور دو اڑھائی سال کا عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن اس نے جہان کی کسی سے گفتگو سن لی اور اسی گفتگو نے اس کے دل میں پنپنے والی یزدان شاہ کی محبت کو سہما سا دیا اور پھر اسی خوف

کے باعث وہ یزدان شاہ سے دور ہونے لگی لیکن دور وہ ہو رہی تھی یزدان شاہ نہیں اور پھر یزدان شاہ کو دور کرنے کے لیے اس نے وہ سب کیا جو وہ کرنا نہیں چاہتی تھی، یرمغان کو پزدان ہہ فوقیت دینا، یزدان کو سائیکو مشہور کرنا اس سے نفرت کا اظہار کرنا، وہ یہ سب اسے خود سے متنفر کرنے کے لیے کرنے لگی لیکن اس کا الٹ ہی انجام نکلا کہ وہ اس کو کڈنیپ کر گیا تھا۔

اس کے خیال میں یزدان شاہ نے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے اس سے زبردستی شادی کی اور اسے اس کے گھر والوں سے دور کر رکھا تھا، کبھی کبھار اسے یوں لگتا کے وہ جان بوجھ کے اسے اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتا تغا اور یہ خیال اسے تب آیا جب اس نے اسے کالج جانے کی اجازت دیتے یوئے کالج میں بھی لمحہ لمحہ اس کا خیال رکھا، وہ اتنے عرصے سے اس کے ساتھ اکیلی رہ رہی تھی اور اس سے قبل کے

اس کا خود یزدان شاہ کی دیوانگی اور محبت کے ساتھ گٹھنے ٹیکتا، یزدان شاہ کے موبائل پہ آنے والے میسجز نے اس کا خوف دوبارہ سے اجاگر کر دیا تھا اور وہ اس سے بلا جھجھکے نفرت کا اظہار کرتی طلاق کا مطالبہ کرنے لگی لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا یہی سوچ کے اس کی جان لبوں پہ اٹکنے لگتی تھی۔

رات یزدان کا بپھرے انداز میں اس کے کمرے تک آنا، اپنے شرعی حقوق کا مطالبہ کرنا، یہ سب سوچ کے ہی اس کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے تھے اور تب وہ شکر کرتی تھی کہ وہ بروقت حواس کھو بیٹھی تھی وگرنہ یزدان شاہ کی دیوانگی سے وہ کبھی بھی بچ نہ پاتی۔

اس رات کے بعد سے ان کا اس طرح سے سامنا نہیں ہوا اور ابھی بھی رات کے ایک بجے اکیلی اس بڑے سے گھر میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی اور باہر قطرہ قطرہ رات پگھلتی جا رہی تھی۔

"کیا تم جانتی ہو کہ سر میریڈ، انگیجڈ یا کمیٹڈ ہیں؟" وہ پوری دلجمعی کے ساتھ لیکچر نوٹ کر رہی تھی جب اس کے کانوں میں ساتھ بیٹھی فیلو کی پر جوش سرگوشی پڑی تو وہ چونکی اور دیکھا تو اس کے ساتھ بیٹھی فیلوز سر جوڑے سرگوشیاں کرتی یزدان شاہ کو دیکھ رہی تھیں جس نے صرف اور صرف اس کے لیے کالج میں لیکچرار کی جاب کی تھی۔

ان لڑکیوں کی آنکھوں سے لپکتے جذبات کو دیکھتے ہوئے اس کے تن بدن میں آگ لگنے لگی جبکہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے وہ فراموش کر چکی تھی کہ اس کی ہتھیلی میں پین بھی موجود ہے جس کی نوک اس کی ہتھیلی میں کھبتی جا رہی تھی۔

لیکچر دیتے ہوئے اچانک اسے نگاہوں کی تپش کا احساس ہوا تو اس نے ایک طائرانہ نگاہ پوری کلاس میں گھمائی جو ہالے شاہ کی رو میں بیٹھی تین لڑکیوں کو خود کو گھورتے پا کے ٹھٹھک سی گئی لیکن اسے ان لڑکیوں کی نگاہوں سے زیادہ ہالے کا ان لڑکیوں کا دیکھنے کا انداز اور زور سے مٹھیوں کو بھینچنا چونکا گیا تھا۔

ہالے کے تاثرات چیخ چیخ کے جس بات کو ظاہر کر رہے تھے وہ یزدان کا دل چاہتے ہوئے بھی ماننے سے کترا رہا تھا۔

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

کبھی جب بات کرتی ہے

تو اُس کے لفظ خوشبو کی طرح محسوس ہوتے ہیں

وہ ہنستی ہے تو جیسے سارا عالم اُس ہنسی میں ڈوب جاتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

وہ لب اُس کے، وہ آنکھیں اور وہ چہرے کی شادابی

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ میرا نام لیتی ہے تو میری روح میں جیسے نشہ سا اِک اُترتا ہے

میرا مَن جھوم اٹھتا ہے

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

CLASSICURDUMATERIAL

جھکائے اپنی پلکوں کو کبھی مجھ سے جو کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

تو اس کا شرمگیں لہجہ، یقیں مجھ کو دلاتا ہے کہ دُنیا خوبصورت ہے

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

اُداسی کے گھنے سایوں کو جب بھی اُوڑھ لیتی ہے

مرا دل خون روتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

میں اُس کی شربتی آنکھوں کے نم سے بھیگ جاتا ہوں

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

جسے مجھ سے محبت ہے

مرا اظہار سنتی ہے تو پھر سب بھول جاتی ہے

جھکائے اپنی پلکوں کو وہ ایسے مسکراتی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

مرے لفظوں میں رہتی ہے

مجھے اکثر یہ کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

عاطف سعید

CLASSICURDUMATERIAL

"مسز ہالے شاہ!" جب اس نے اس کی ہتھیلی پہ خون کی بوند دیکھی تو وہ بے ساختہ پکارا۔

اس کی اچانک پکار پہ ارد گرد سے بیگانہ ان تین لڑکیوں کو گھورتی ہالے چونک کے متوجہ ہوئی اور خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا جو اس کے ہاتھوں کی طرف متوجہ تھا۔

"اپنا پین دیں مجھے۔" اس کے سنجیدگی سے کہنے پہ اس کا دھیان اپنے ہاتھوں کی طرف گیا اور تب اسے احساس ہوا کہ وہ مسلسل پین کی نب اپنی ہتھیلی میں کھبوئے جا رہی تھی، بے ساختہ اس نے دوبارہ سر اٹھا کے اسے دیکھا تو وہ خاصی سرد نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

وہ تھوک نگلتے ہوئے اٹھی اور اپنی زخمی ہتھیلی زور سے مٹھی میں بھینچتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے پین اس کے سامنے کیا۔

"یوول پے فار دس مسز ہالے شاہ۔" اس کے ہاتھ سے پین تھامتے ہوئے اس نے نہایت مدہم لیکن سرد لہجے میں اسے وارن کیا تو وہ خوفزدہ سی ایک نظر اسے دیکھ کے اپنی جگہ پہ واپس پلٹ آئی۔

"آج میں ضرور سر سے بات کروں گی۔" نوٹس پہ نظر دوڑاتے ہوئے اس کے کان میں پھر سے نسوانی سرگوشی کی آواز پڑی تو دانت کچکچا کے رہ گئی کہ ان ہی کی وجہ سے پہلے ہی وہ اس پہ گرم ہو چکا تھا اس لیے اب اس نے بہتری اسی میں جانی کے انہیں ان کے حال پہ چھوڑ دے اور

اپنے متوقع حال کی فکر کرے، اسی لیے وہ ان کی آوازوں کو نظر انداز کیے رٹا مارنے میں مگن ہو گئی۔

.....۔

"کدھر غائب ہوا تنے عرصے سے بے وفا لڑکی؟" وہ جیسے ہی کالج پہنچی تو سب سے پہلا سامنا اس کا حازم شیرازی سے ہوا جو اسے دیکھتے ہی شکوہ کرتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی اور اسے چلنے کا اشارہ کرتی ہوئی اپنے مطلوبہ کیمپس کی جانب بڑھنے لگی۔

"کہیں غائب نہیں ہوں بس گھر نہیں تھی۔" وہ اک چوکنا سی نگاہ ارد گرد ڈالتی ہوئی بولی جبکہ بائیں کندھے پہ بیگ ڈالے، بائیں ہاتھ میں

تھامے نوٹس پہ مسلسل دائیں ہاتھ کی انگلی سے ٹک ٹک کرتے ہوئے بھی اس کا دھیان ساتھ چلتے حازم شیرازی سے زیادہ ارد گرد تھا۔

"کیوں تم کدھر تھی؟" وہ فوراً چونک اٹھا۔

"مجھے میرے خان انکل نے "شاہ مینشن" بلایا ہوا تھا۔" وہ اب کے لہجے میں بے پرواہی سمیٹے بولی تو ساتھ چلتا حازم جی جان سے ٹھٹھکا۔

"خیریت؟ ایسی کیا ایمرجنسی آگئی کہ تمہیں ادھر جانا پڑا؟" اس نے متجسس انداز میں پوچھا جبکہ دل میں کھد بد سی ہونے لگی۔

"ہاں دراصل وہ۔۔۔" وہ اپنے کیمپس کے سامنے کھڑی بولتے ہوئے ہچکچائی تو سامنے کھڑے حازم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"کم آن ویرا! دوست ہیں ہم، تم مجھ سے ہر بات بہت آسانی کے ساتھ شیئر کر سکتی ہو لیکن اگر پھر بھی تمہارا دل نہیں مانتا تو میں تمہیں فورس بالکل بھی نہیں کروں گا۔" وہ نرم سی سنجیدگی کے ساتھ کہتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھنے لگا جو تذبذب کے عالم میں انگلیاں چٹخانے لگی تھی۔

"وہ دراصل خان انکل کی مسز کی بھتیجی کڈنیپ ہو گئی ہے تو میں اس لیے گئی تھی۔" اس نے مدہم لہجے میں بات مکمل کی تو اس نے چونکنے کی بھرپور اداکاری کی۔

"تمہارے انکل کے مسز کی بھتیجی یومین "جہان حیدر شاہ" کی بیٹی؟"
وہ حیرانی کا تاثر دیتے ہوئے اپنے الفاظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تو اس نے
اثبات میں سر ہلایا۔

"ایسے کیسے پاسیبل ہو سکتا ہے کہ ایک ایسی ہائی پروفائل پرسنالٹی کے
گھر کڈنیپنگ ہو اور اتنا سکون؟" وہ جانچتی نگاہوں سے اس کا صبیح چہرہ
دیکھتے ہوئے بولا اور اسے ایک سائیڈ پہ بنے بینچ پہ لے کر بیٹھ گیا۔

"اتنا سکون نہیں ہے، جہان انکل اور ان کی فیملی مسلسل کوششوں میں
ہے ویسے بھی یہ ابھی کی تو نہیں بلکہ کچھ مہینے قبل کی بات ہے اور وہ
سب رسورسز استعمال کر رہے ہیں لیکن شاید لڑکی ہونے کی وجہ سے
سب کھل کے سامنے نہیں آ رہا۔" وہ ایک اچٹتی نگاہ اپنے اور اس کے

درمیان بنچ میں موجود فاصلے پہ ڈالتی دوسری کچھ فاصلے پہ کھڑے بلیک ہڈی سے چہرہ چھپائے شخص کو دیکھتی اسے بتانے لگی تو اس نے ہولے سے سر ہلایا۔

"ہمم، تمہاری مدر ٹھیک ہیں؟" اپنے مطلب کی معلومات حاصل کرنے کے بعد اس نے موضوع تبدیل کرنے کو پوچھا تو وہ اسے تفصیلاً بتانے لگی اور پھر باتوں ہی باتوں میں وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ اگر کبھی مجھے سفارش وغیرہ کروانی ہو تو کیا تم 'شاہ اینڈ سنز کمپنیز' والوں سے میری سفارش کروں گی؟" وہ شوخی سے بولا تو ہنس دی۔

"بالکل،اب دوستی کا کچھ تو بھرم نبھانا پڑے گا۔" وہ کھنکتے لہجے میں بولی تو ہڈی والے شخص کا دل کڑھنے لگا۔

"چلو پھر آؤ،اسی خوشی میں کنٹین چلتے ہیں تب تک تمہاری بھی کلاس سٹارٹ ہو جائے گی۔" وہ اسے ساتھ لیے کینٹین کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ اپنی پشت پہ گڑھی پر تپش نگاہیں محسوس کرتی اس کے ہمراہ چلنے لگی۔

"ایک بات تو کنفرم ہو چکی ہے کہ جہان حیدر شاہ کی بیٹی کڈنیپ ہو چکی ہے لیکن بات یہ سوچنے کی ہے کہ مجھ سے بڑا اس کا کون سا 'دشمن'

کھڑا ہو گیا جس نے یہ جی داری والا کام کیا ہے؟" سامنے پڑے لیپ ٹاپ کے بٹن پریس کرتے ہوئے وہ پاس کھڑے مستعد سے میکس سے بولا جبکہ نیلی آنکھیں لیپ ٹاپ کی سکرین پہ جمی ہوئی تھیں۔

"ایسے لوگوں کے دشمنوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے سر لیکن اس سے بھی زیادہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اب ہمیں نیکسٹ کیا کرنا ہے؟" اس نے اس کے ارادے جاننے چاہے۔

"اب مجھے اپنی معصوم و نادان دوست کی مدد سے 'شاہ مینشن' تک رسائی حاصل کرنی ہے اور اب ہمارا دوسرا ٹارگٹ جہان حیدر کی دوسری بیٹی ہو گی اور اگر ایسا کچھ نہ بھی ہو سکا تو پلان بی کے طور پہ ہم 'ویرا' کو استعمال کر سکتے ہیں آخر کو جہان شاہ کے بہنوئی کی بھتیجی

ہے۔" وہ خباثت سے آنکھ دباتا ہوا بولا تو میکس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سر ویسے یہ ویرا کے بارے میں سب کلیئر ہے نا؟ یہ ہمارے لیے پرابلم تو نہیں بنے گی؟" میکس نے اپنے خدشات کا اظہار کیا۔

"بالکل بھی نہیں کیونکہ اس کی معصومیت اس کا بڑا ہتھیار ہے جسے ہمیں استعمال میں لانا ہے۔" وہ اپنے خطرناک عزائم کا اظہار کرتے ہوئے بولا اور پھر لیپ ٹاپ کی سکرین میکس کی جانب کی جس پہ نگاہ ڈالتے ہی دونوں کی نگاہیں شاطرانہ انداز میں چمکنے لگیں۔

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

کبھی جب بات کرتی ہے

تو اُس کے لفظ خوشبو کی طرح محسوس ہوتے ہیں

وہ ہنستی ہے تو جیسے سارا عالم اُس ہنسی میں ڈوب جاتا ہے

وہ لب اُس کے، وہ آنکھیں اور وہ چہرے کی شادابی

CLASSICURDUMATERIAL

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ میرا نام لیتی ہے تو میری روح میں جیسے نشہ سا اِک اُترتا ہے

میرا مَن جھوم اٹھتا ہے

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

جھکائے اپنی پلکوں کو کبھی مجھ سے جو کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

CLASSICURDUMATERIAL

تو اس کا شرمگیں لہجہ، یقیں مجھ کو دلاتا ہے کہ دُنیا خوبصورت ہے

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

اُداسی کے گھنے سایوں کو جب بھی اُوڑھ لیتی ہے

مرا دل خون روتا ہے

میں اُس کی شربتی آنکھوں کے نم سے بھیگ جاتا ہوں

CLASSICURDUMATERIAL

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

جسے مجھ سے محبت ہے

مرا اظہار سنتی ہے تو پھر سب بھول جاتی ہے

جھکائے اپنی پلکوں کو وہ ایسے مسکراتی ہے

کہ جیسے اپسرا کوئی

وہ رنگوں میں ڈھلی لڑکی

CLASSICURDUMATERIAL

مرے لفظوں میں رہتی ہے

مجھے اکثر یہ کہتی ہے

مجھے تم سے محبت ہے

عاطف سعید

CLASSICURDUMATERIAL

سر واصف کے کہنے پہ وہ نوٹس رکھنے کے لیے سٹاف روم میں آئی تو سٹاف روم میں کوئی بھی نہیں تھا اس نے تشکر کا سانس خارج کرتے ہوئے جلدی سے نوٹس سر واصف کی ٹیبل پہ رکھے اور وہاں سے بھاگنے کو پر تولنے لگی جب اپنے دھیان میں مگن 'وہ' سٹاف روم میں داخل ہوتا اسے وہاں دیکھ کے چونک اٹھا۔

لیکن پھر جلدی سے موبائل بند کر کے پاکٹ میں ڈالا اور غیر محسوس انداز میں دروازہ بند کیا، اسے وہاں غیر متوقع طور پہ نازل ہوتے پا کے وہ جز بز سی ہوتی اس کی سائیڈ سے نکلنے لگی جب اس نے کمال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی کلائی تھام لی۔

"چچچچ! بیڈ مینرز ہالے شاہ، ٹیچر کے سامنے سے یوں بنا سوال و جواب چلے جانا بہت بڑی بے ادبی کہلائی جاتی ہے۔" وہ اس کی کلائی پہ گرفت مضبوط کرتے ہوئے اسے 'چھیڑ' رہا تھا۔

"جی لیکن وہ ٹیچر آپ جیسے نہیں ہوتے، آپ کو پتہ نہیں ٹیچر بنایا کس نے ہے؟ ابھی خود پڑھ رہے ہیں اور یہاں آ کے مجھ پہ رعب جھاڑنا شروع کر دیا ہے، بازو چھوڑیں میرا۔" اس کی 'چھیڑ' سے وہ واقعی 'چھڑ' گئی تب ہی بولتی چلی گئی۔

"شوہر کو خود سے کم عمر اور کم پڑھا ہونے کا طعنہ دیتے ہوئے شرم نہیں آئی شائینگ سٹار؟" وہ بات کو اپنے ہی معنوں میں لیتے ہوئے بولا تو وہ خجل سی ہو گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا۔" وہ بے ساختہ بول اٹھی اور پھر اس کے دیکھنے پہ مزید بولی۔

"میں نے ایسی کوئی بات کی ہی نہیں میں صرف یہ کہا ہے کہ میرا بازو چھوڑیں۔" وہ بازو آزاد کروانے کی تگ ودو میں تھی جب اس نے بھنویں اچکا کے اسے دیکھا۔

"لیکن مجھے ایسا کچھ بھی سنائی نہیں دیا۔" وہ اسے زچ کرنے کی کوشش میں تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سر پلیز!" وہ بے ساختہ ملتجی ہوئی کہ کسی بھی وقت کوئی بھی سٹاف روم میں آسکتا تھا۔

"ایک دفعہ میرا نام پکارو۔" سوال گندم جواب چنا کے مصداق اس نے الٹ بات کی تو وہ زچ ہوا تھی۔

"نہیں پکاروں گی، کھڑے رہیں ایسے ہی جب مزید لوگ آئے تب انہیں جواب دے لیجیے گا۔" وہ شاکی انداز میں بولی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ موضوع زخمی ہاتھ کے پوچھنے تک جائے اس لیے بہت نارمل انداز میں ری ایکٹ کر رہی تھی۔

CLASSICPDUMATERIAL

"جواب دینے کی کیا ضرورت ہے؟ پہلے تو مجھ سے کوئی کچھ پوچھے گا نہیں اور اگر پوچھ بھی لے تو کہوں گا بیگم زرا ناراض ہے تو منانے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ گھر میں داخلہ مل سکے۔" وہ شرارت سے بولا تو وہ حیا اور خفت کے باعث اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی۔

"میری کلاس ہے۔" وہ آہستہ سے بولی لیکن اس نے اب کے اس کا دوسرا ہاتھ بھی اس کے ہاتھ میں پکڑا تو اس کا دل سکڑ کے پھیلا۔

"ایسے کیوں کیا تھا؟" اس کے لہجے میں اب کچھ لمحے قبل کی شرارت ناپید جبکہ بلا کی سنجیدگی موجود تھی۔

"وہ۔۔وہ میرا دھیان نہیں تھا تو غلطی سے شاید لگ گئی۔"اس نے صفائی دینے کی کوشش کی کیونکہ وہ مر کہ بھی صحیح بات اس سے شیئر نہیں کر سکتی تھی۔

"میں صرف تم کو حاصل نہیں کرچاہتا تھا نہ ہی میں کسی کھوج کی دریافت میں تھا بلکہ مجھے تمہارے ساتھ ہر آنے والا لمحہ جینا ہے اس لیے باقی تمام آنے والا خدشات پہ غور و فکر کرنا عبث ہے،اک زمانے سے لڑ کے تمہیں پایا ہے تو آنے والے ہر زمانے تک تمہاری قدر کرتے رہنا چاہتا ہوں۔"وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگاتا ہوا مسحور کن لہجے میں بولتا اس کے ارد گرد وشنیاں سی بکھیر گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

لیکن دردناک حقیقت نے جب شعور پہ دستک دی تو وہ کسمساتے ہوئے اس کے ہاتھوں سے ہاتھ کھینچتی ہوئی بولی۔

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، میری ایسی کوئی انٹینشن نہیں تھی۔" اس نے اس کے سحر کو توڑنے کی کوشش کی جو شاید کامیاب رہی تھی کیونکہ جس چہرے پہ چند پل قبل محبت کی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں وہ اسی لمحے ایک کرخت سی سرد مہری میں تبدیل ہو گیا۔

"بہت اچھی بات ہے جو ایسا کچھ نہیں ہے، اب جلدی سے فری ہو جاو کہ مجھے تمہیں گھر ڈراپ کرنے کے بعد ان تینوں کے ساتھ چائے پینے جانا ہے اور انہیں بتانا ہے کہ میں کمیٹڈ یا میریڈ تو نہیں ہوں؟" اس کے ہاتھ اطمینان سے چھوڑتے ہوئے وہ سکون سے بولتا ہوا کرسی پہ جا

بیٹھا جبکہ وہ شاکڈ سی آنکھیں پھاڑے چند لمحے اسے گھورتی رہی اور پھر تیز تیز چلتی باہر نکل گئی اور کرسی پہ بیٹھے شخص کے چہرے کی سرد مہری مزید بڑھتی چلی گئی۔

"اچھا تو اس کا مطلب ہے کہ میرا ایمپلائی اب میری بہو کا دوست بن کے مینشن میں آئے گا؟" ایسی بات اس قدر سٹریسڈ سچویشن میں وہ بھی جہان حیدر شاہ اور معاز سکندر کی موجودگی میں صرف معاویہ حسن ہی کر سکتا تھا۔

"میں ہر دفعہ یہ بھول جاتا ہوں کہ تمہیں میں نے اپنی کسی میٹنگ میں نہیں بٹھانا ہوتا۔" جہان بے مروتی سے اسے بولا تو وہ اچھل پڑا اس پہ مستزاد یزدان اور شاہ ویر کی دبی دبی ہنسی۔

"جے تم ان کل کے بچوں کے سامنے میری اپنے جگری دوست، اپنے عزیز از جان بہنوئی اور سالے کی بے عزتی کر رہے ہو؟" اس کا صدمہ عروج پہ تھا۔

"سر آپ ان کل کے بچوں کے سامنے تھوڑا اپنی بڑھتی عمر کا لحاظ کر لیا کریں تو مسئلہ زیادہ اچھے سے حل ہو سکتا ہے۔" خان نے بھی جلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تو بلند و بانگ قہقہوں کی گونج پہ وہ بلبلاتا ہوا اٹھا۔

"میں کرتا ہوں مہرو کو کال اور کہتا ہوں کہ آج کل تم کسی حسین دوشیزہ کے ساتھ مشن پہ مصروف ہو۔" اس نے جوابی کاروائی پھپھا کٹنے کے طور پہ کرنی چاہی۔

"معاویہ حسن!" اس سے قبل کہ یہ نوک جھونک بڑھتی چلی جاتی جہان کی سنجیدہ پکار پہ فوراً انہیں روکا۔

"حازم شیرازی عرف عام مائیکل کالویزا پہ اعتبار کرنا ہماری بہت بڑی اچیومینٹ ہے جس کے لیے لویزا نے جی توڑ محنت کی ہے، اب وہ اپنی فطرت کے لحاظ سے اپنے تین چار پلانز بنائے گا، جن میں زیادہ چانسز میرا لیپ ٹاپ اور اہم سیکریٹس اڑانا، فیملی کی کسی دوسری لڑکی کو

کڈنیپ کرنا، معاویہ کے آفس معاملات کا استعمال یا پھر لویزا کا ہی استعمال کر سکتا ہے وہ اس لیے ہمیں اس کے تمام ممکنہ پلانز کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنا ہوم ورک مکمل کرنا ہے۔" وہ تفصیل کے ساتھ ہر چیز بیان کرتے ہوئے بولا۔

"لیکن اس کے ساتھ ہی ایک مسئلہ ہے جو زیادہ تشویش ناک ہے۔" اس کی سنجیدہ لیکن پر سوچ آواز پہ سب نے اس جے چہرے کی جانب دیکھا۔

"چونکہ گھر کی خواتین میں سے سوائے لویزا کے کوئی بھی ہمارے پلان میں شامل نہیں ہے تو جب مائیکل لویزا کے ساتھ خان کی بھتیجی اور اپنی

دوست کی حثییت سے داخل ہو گا تو لو یزا کا رشتہ اس کے لیے مسئلہ بن سکتا ہے۔"اس نے مسئلہ سب کے سامنے رکھا۔

"یہ بات تو واضح ہے کہ وہ گھر کی خواتین تک نہیں جائے گا لیکن ہمیں اپنا ورک مکمل کرنا ہو گا۔"اس نے سب کے چہروں پہ طائرانہ سی نگاہ ڈالی۔

"میرے خیال میں ایسا کچھ پاسیبل نہیں ہو گا کہ کوئی خاتون اس کے سامنے آئے۔"معاویہ نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے کیسی ہیں؟" معاذ سکندر نے بات ختم ہونے کے بعد یزدان سے استفسار کیا۔

"ٹھیک ہیں۔" وہ مختصراً بولا۔

"خاک ٹھیک ہو گی، ایک جلاد کے زیرِ سایہ رہ رہی ہے مجھے تو بچی کی ہی ٹینشن ہوتی رہتی اگر ایسا مسئلہ نہ ہوتا تو اس سڑیل کو اس کے نزدیک بھٹکنے بھی نہ دیتا۔" معاویہ کی رگ بیٹے کو دیکھ کے ہمیشہ کی طرح پھر پھڑ پھڑائی تو اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے باپ کو دیکھا جبکہ سب تاسف سے سر ہلاتے انہیں دیکھنے لگے۔

CLASSIC PDF MATERIAL

"یہی میرا آپ کے اور ماما کے بارے میں خیال ہے۔" وہ بھی بنا کسی لحاظ و مروت کے بولا۔

"خبردار جو ایسا کچھ کہا تو، محبت کرتا ہوں میں تمہاری ماما سے۔" وہ تڑپ اٹھا۔

"تو میں بھی ہالے سے۔۔۔۔۔" وہ دوبدو بولنے لگا لیکن پھر جہان اور معاز کی موجودگی کا لحاظ کرتے ہوئے لب بھینچ کے شاہ ویر کی جانب متوجہ ہو گیا جبکہ سب اس کی حالت پہ مسکرا دیے۔

"یزدان! کدھر ہوتے ہیں آپ؟ دکھائی دیتے ہی نہیں ہیں؟" وہ جو رات کو مینشن آیا تھا اب صبح صبح نکلنے کی تیاری میں تھا جب علیزے نے اسے لاونج میں جالیا۔

"ڈارلنگ! میں نے ایک خوبصورت لڑکی سے چوری شادی کر رکھی ہے اور اسے ملنے کے لیے میں گھر سے اکثر غائب رہتا ہوں۔" وہ اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے بولا تو علیزے نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"شادی؟" وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی جبکہ اس کی پھیلی آنکھوں سے جھلکتی حیرت کو دیکھتا وہ ہنس دیا۔

"جسٹ کڈنگ یار، اب آپ جیسی سویٹ مدران لاء کے علاوہ میں کیسے کسی کو مدران لاء بنا سکتا ہوں؟" وہ اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتا اس کی کنپٹی ہونٹوں سے چھو کے بولا تو علیزے پر سکون ہوئی۔

"آپ جانتے ہیں نا کہ آپ کی لٹل راپنزل صرف 'آپ' کی ہے؟" اس نے الفاظ پہ زور دیتے ہوئے اسے نجانے کیا باور کروانا چاہا۔

لیکن اس کی بات سن کے اس کی نگاہوں میں اک خوشنما سا منظر لہرایا تو وہ بمشکل مسکراہٹ دبا سکا۔

"ڈارلنگ مدران لاء! مجھے سب کچھ یاد ہے، آپ پریشان مت ہوں بلکہ خوش خوش رہا کریں ابھی تو آپ نے ہمارے پیارے پیارے بچے کھلانے ہیں، ویسے آپ ان کی نانی بننا پسند کریں گی کہ دادی؟" اسے اگرچہ ہالے کے پاس جانے کی بے حد جلدی تھی لیکن وہ علیزے کی حساسیت سے بھی آگاہ تھا اس لیے اسے بہلاتے ہوئے بولا۔

"ویسے تم بہت ایڈوانس نہیں بلکہ فاسٹ نہیں ہو رہے برخوردار؟" لاونج میں آتے ہوئے معاویہ نے جب اس کی آخری بات سنی تو وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"آپ کے زیرِ سایہ رہا ہوں کچھ تو اثر ہو گا نا؟" وہ بھی جواباً اسی انداز میں بولا تو علیزے دبے دبے انداز میں مسکرائی۔

"ویسے تمہیں نہیں لگتا کہ معاویہ تمہیں اب بچوں سے پنگے لینے بند کر دینے چاہیے اور تھوڑا بہت اپنی عمر کا خیال رکھنا چاہیے ؟" زاویار اور موحد جو کہ اس کی درگت بنتے دیکھ چکے تھے اس کے قریب آتے ہوئے شرارت سے بولے تو وہ بھنا اٹھا۔

"کون سے بچے ؟ یہ ؟" اس نے سلگتے ہوئے یزدان کی طرف اشارہ کیا جو مزے سے علیزے کے گرد بازو پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ بچہ نہیں مطلب آفتی پر کالہ ہے, یہ بچہ تو تب بھی نہیں تھی جب اسے بچہ ہونا چاہیے اور اب تو اس کی عمر بچے پالنے والی ہے، ویسے بھی یہ نہ میری مسز نے بہت بڑی غلطی کر دی میں نے اسے کہا تھا مجھے

ہالے جیسی کیوٹ پرنسس چاہیے لیکن۔۔۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ زور زور سے ہلا کے بولتا ہوا کہیں سے بھی دو جوان بیٹوں کا باپ نہیں لگ رہا تھا۔

"لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہالے پرنسس کے لیے ایک پرنس بھیج دیا، ہیں نا؟" اس کی بات اچکتے ہوئے یزدان کے اسے چڑانے کے سے انداز میں تائید چاہی تو علیزے کھلکھلا اٹھی جبکہ موحد، زاویار اور ہال میں آتی مسز زارا حسن بھی مسکرا دیں۔

"یہ جو آپ یہاں بیٹھیں یہ پھول پہ پھول برسا رہی ہیں نا، میں جے کو بتاتا ہوں کہ کیسے آپ اس کا حق یوں لٹا رہی ہیں۔" وہ یزدان کو ایک خونخوار گھوری سے نوازتا ہوا علیزے کی جانب متوجہ ہوا کہ اسے کچھ

کہہ نہیں سکتا تھا اب کہ وہ اس پر نسس کا پرنس بن چکا تھا اسی لیے اس نے اب کے علیزے کی ہنسی کو نشانہ بناتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ اٹھی۔

"زینی ٹھیک ہی کہتی ہے، آپ واقعی بہت بے شرم انسان ہیں۔" وہ خجالت سے بولی کیونکہ یزدان، موحد اور زاویار کے سامنے اسے اس کی بات شرمندہ کر گئی۔

"کیاااااا؟" اس کی بات کے جواب میں معاویہ کے اس قدر ہولناک 'کیا' بولا کہ سب بوکھلا اٹھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ میری بیگم کے الفاظ ہیں؟"اس کا لہجہ اس قدر بے یقین تھا کہ علیزے جلدی سے سر ہاں میں ہلا گئی،اگلے ہی لمحے وہ زور زور سے زینی کو بلانے لگا۔

"بیگم!او میری بچوں کی اماں جان!میرے پوتوں کی دادی!"اس کے یوں پکارنے پہ ہونق بنے سب افراد کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ یزدان نے سر جھٹکتے ہوئے موبائل پاکٹ سے نکالا۔

"کیا ہوا؟ایسے کیوں پکار رہے ہیں؟"کچھ ہی لمحوں بعد حواس باختہ سی زینی نفیس سے گرے کلر کے سوٹ میں ملبوس اور ہم رنگ ڈوپٹہ اوڑھے ادھر پہنچی اور وہاں بھائیوں بیٹے کو دیکھ کے اس کے طرزِ

تخاطب پہ شرمندگی سے اسے ٹوکنے لگی جبکہ اس کے پیچھے پیچھے آیت اور لاریب بھی آ گئیں۔

"تم نے کہا کہ میں بہت بے شرم انسان ہوں؟" اس کی بات اگنور کرتے ہوئے اس نے اس قدر دلگیر انداز میں پوچھا کہ وہ سٹپٹا اٹھی۔

"ہاں۔۔نن۔۔نہیں میرا مطلب کے آپ کو کس نے ایسا بولا؟" سب کے سامنے ایسی پیشی نے اسے فطری طور پہ بوکھلا سا دیا۔

"بولا جس نے بھی ہو لیکن اتنا بڑا الزام مجھ غریب پہ لگاتے ہوئے تمہارا دل نہیں کانپا، انصاف کرو بیگم! پچھلے دو ہفتوں سے تم بھابھی

بیگم اور کشمالے کو وقت دے رہی ہوں پھر بھی بے شرمی کے طعنے ؟"
اس کی خندق زدہ زبان کے چونچلوں نے اسے پھر سے شرمندہ کر دیا۔

"افففففف!" شرم سے سرخ پڑتے ہوئے اس نے کن اکھیوں سے سب کو دیکھا جوان سنی کا تاثر دیتے ہوئے سر جھکائے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش میں تھے جبکہ زینی کی اتنے عرصے بعد ایسی حالت دیکھ کے معاویہ گدگداتے احساس کے ساتھ آنکھوں میں شرارتی چمک لیے کھڑے تھا۔

"میں نے جو کہا تھا ٹھیک کہا، آپ بہت ہی بے شرم انسان ہیں، جوان بیٹے ہیں آپ کے اور آپ کی مستیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔" وہ دبے دبے خفگی زدہ انداز میں بولتی واپس مڑی تو وہ چھلاوے کی مانند اس کے

پیچھے لپکا جبکہ باقی سب اب کھل کے ہنستے ہوئے دونوں کی حالت انجوائے کر رہے تھے۔

"کہاں تھے آپ رات بھر؟" لگژری فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے جیسے ہی وہ اینٹر ہوا تو اس کا بیویوں والا سوال ولب ولہجہ اسے چونکا گیا۔

"ڈیٹ مارنے گیا تھا۔" اگلے ہی لمحے بے نیازی سے بولتا وہ اسے سلگا گیا۔

"اپنی ڈیٹس منانے سے قبل مجھے اسے ڈربے سے نکال کے جایا کریں، دم گھٹتا ہے میرا۔" اس کی بات نے اندر ایسی آگ لگائی تھی کہ وہ اسے مدہم کرنے کو اونچی لیکن نم آواز میں بولی۔

"شائینگ سٹار! تم یہاں اپنی مرضی سے نہیں ہو جو تمہاری اک فرمائش سے تمہیں اس ڈربے سے نکال دیا جائے گا۔" وہ اسے پل میں ہی کربناک حقیقت سے دوچار کرتا اپنے شولیسز کھولنے لگا۔

"تیار ہو جائیں، ابھی کالج کے لیے نکلنا ہے ہم نے۔" بنا اس کی جانب دیکھے اس کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے وہ بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کہیں نہیں جانا مجھے، یہیں مر جاوں گی میں۔" بلند آواز میں دھاڑتی وہ بھاگتی وہ اپنے روم کی جانب گئی تو وہ ٹھٹھکا اور اگلے ہی لمحے ننگے پاوں بھاگتے ہوئے وہ اس کے پیچھے لپکا۔

"ہالے! سٹاپ اٹ، ڈونٹ ڈو اٹ ہالے۔" اس کے پہنچنے سے قبل اسے کمرے کا دروازہ بند کرتے دیکھ کے وہ چلایا لیکن اپنے اندر اٹھتی تکلیف کے باعث اس کی بات ان سنی کرتی وہ دروازہ بند کر گئی جبکہ وہ متفکر سا دروازہ پہ مکا مار کے رہ گیا۔

"ہالے میری جان دروازہ کھولو۔" وہ اپنی عادت کے برخلاف غصہ کرنے کی بجائے اسے پیار سے اکسانے لگا لیکن اندر چھائی خاموشی پہ اس کا دل اس بری طرح سے ڈولا کہ وہ اگلے ہی پل دروازے پہ

زوردار انداز میں ٹھوکریں مارنے لگا، وہ مسلسل اپنے کندھے کے زور سے دروازے کو ٹھوکر مار رہا تھا، چار پانچ زوردار ٹھوکروں کے بعد اس کے کھولتے ذہن میں ڈپلیکیٹ چابی گھومی تو وہ سرعت سے اپنے کمرے کی طرف بھاگا اور پھرتی سے چابی لیتا ہوا اس کے دروازے کی طرف لپکا۔

اس کے دروازے کا لاک کھولتے ہوئے اس پہ انکشاف ہوا کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے جبکہ دل کسی انہونی کے خدشے سے سکڑا جا رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"راپنزل!" سامنے کا منظر دیکھ کے اس کا دل جیسے مٹھی میں جکڑا گیا ہو، وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کا سلیپنگ پلز کو منہ کی طرف لے جاتا ہاتھ ایک جھٹکے سے پرے کیا.

اس کے یوں ہاتھ جھٹکنے کی وجہ سے ہالے نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا جو خاصے رف حلیے میں بکھری سانسوں کے ساتھ آنکھوں میں بے یقینی لیے اسے دیکھ رہا تھا، اس کی براون آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ اس قدر تکلیف تھی کہ ہالے اگلے ہی لمحے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی، اسے یوں روتے دیکھ کے وہ اس کے نزدیک ہوا اور اس کے بلکتے وجود کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

"ممم۔مجھے میری غلطی کی اتنی بڑی سزا مم۔۔مت دیں، مم۔۔مجھ سے وہ۔۔وہ یزدان مت چھینیں جو ہر حال میں میرے س۔۔ساتھ کھڑے مجھے پیار کرتے آئے ہیں، مم۔۔میں مر جاوں گی یزدان! میں بابا اور مم۔۔ماما کے بغیر رہ لوں گی لل۔۔لیکن مجھے یہ سب مار دے گا، مجھے 'اس' کے خوف سے بھی زیادہ آ۔۔آپ کے اس روپ سے خوف آتا ہے، مجھے نہیں رہنا ایسے، مم۔۔مجھے ہر خوف سے آزاد رہنا ہے مجھے 'یزدان' کے ساتھ رہنا ہے۔"اس کے سینے سے لگی اس کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچے بلکتی ہوئی وہ ہوش و حواس سے بیگانہ اپنے اندر پنپتے ہر احساس سے اسے آگاہ کرتی اندر تک جھنجھوڑ گئی۔

اسے اندازہ ہوا کہ 'خوف' کے حصار میں مقید اس لڑکی کو انہوں نے 'مشن' میں 'اسے' ہی بچاتے ہوئے کن احساسات سے دوچار کر دیا ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جو حالات تھے ان میں اگر وہ اس کے سامنے

اپنے اسی 'محبت کرنے والے' روپ میں آتا تو وہ کبھی بھی اس بات کو نہ سمجھتی اور ان کا مقصد پورا نہ ہوتا۔

لیکن سینے سے لگی بلکتی ہوئی ہالے کے انکشافات بھی ایک ایک حقیقت تھے جنہوں نے اسے ہلا کے رکھ دیا تھا، وہ جانتا تھا کہ وہ 'اس' سے محبت کرتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی 'ظاہری نفرت' کی وجہ کیا تھی اور اب جب اسے وجہ معلوم ہو چکی تھی تو وہ اس وجہ کو ایک دن اپنی 'راپنزل' کے سامنے ختم کرے گا، دل میں مصمم ارادہ باندھتے ہوئے اس نے آہستگی سے اس کے ریشمی بالوں پہ لب رکھے۔

"راپنزل!" بہت کچھ کہنے کی چاہ لیے اس کے لب محض پھڑ پھڑا سکے، اس کے یوں پکارنے پہ اس نے اس کی شرٹ پہ گرفت اور مضبوط کی۔

"آئم سوری۔" اس کی دو لفظی معذرت پہ اس کا رونا مزید بڑھا تو یزدان کی آنکھیں ضبط سے نم ہونے لگیں۔

"میں جانتا ہوں کہ میں بہت برا ہوں، مجھے یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن میں تمہیں کھونے سے ڈر چکا تھا کیونکہ مجھے لگا کہ کوئی بھی میرا ساتھ نہیں دے گا اور اس سب میں میں وہ کرتا چلا گیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا، آئم سوری۔" وہ چونکہ اسے ساری بات بتا نہیں سکتا تھا اس لیے سارا الزام اپنے سر پہ لے گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

ان کے پلان میں یہ سب شامل نہیں تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ اس کا موم ہونا ان کے لیے خطرناک ہے لیکن یہ بات بھی حقیقت تھی کہ وہ ہالے کو یوں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ کچھ عرصے تک تمہیں مینشن لے جاوں گا لیکن تم وعدہ کرو کہ آج کے بعد ایسا کچھ نہیں کرو گی۔" وہ جو کسی بھی قسم کے مسئلے سے خوفزدہ نہ ہوتا تھا اسے ہالے کے اس فعل نے اس قدر خوفزدہ کر دیا کہ وہ اس سے وہ وعدہ کر بیٹھا جس کے پورا ہونے کا ابھی اسے خود اندازہ نہیں تھا۔

"مم۔۔ میں مرنا نہیں چاہتی یزدان!" وہ سسکتے ہوئے سرگوشی نما آواز میں بولی تو اس کا دل بے ساختہ سکڑ کے سمٹا اس نے آہستگی سے

اسے سینے سے ہٹایا اور دونوں ہاتھوں سے اس کے بکھرے بال اس کے کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے اس کی نم مگر سوجی آنکھوں کو بغور دیکھا اور پھر ہولے سے اس کی جانب جھکا۔

اس نے بے ساختہ اپنی پلکیں موندیں اور اگلے ہی لمحے اپنی سلگتی آنکھوں پہ نرم گرم سا لمس محسوس کرتے ہوئے اس کا دل بے تحاشا دھڑک اٹھا۔

"لیٹ جاو کچھ دیر، کالج کی چھٹی کر لیتے ہیں آج، اپنی پروفیسری کا کچھ تو فائدہ اٹھایا جائے۔" ماحول میں ناچتی وحشت کو ختم کرنے کے لیے وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولتا اسے لٹا کے ساتھ ہی نیم دراز ہو گیا۔

"میں کل رات کو گھر گیا تھا ایک کام کی وجہ سے اور صبح نکلتے ہوئے دیر ہو گئی کہ علیزے ممانی کے پاس رک گیا۔" وہ بنا کوئی مزاحمت کیے کچھ دیر قبل طاری ہوئے فسوں میں مقید اس کے قریب لیٹی اس کی مضبوط انگلیوں کا لمس بالوں میں محسوس کرتی اسے سن رہی تھی۔

"ماما کیسی ہیں؟" وہ بے ساختہ بولی۔

"بہت پیاری ہیں اور انتظار میں ہیں کہ کب میں انہیں نانی بناوں گا لیکن میں نے کہا کہ آپ مجھے فیصلہ کر کے بتائیں کہ آپ نانی بنیں گی یا دادی پھر اس کے بعد ہم کوشش شروع کرتے ہیں۔" وہ ایک ہاتھ سے اس کے بال سہلاتے دوسرے ہاتھ میں اس کا بایاں ہاتھ تھامے آنکھوں میں شرارت لیے اسے اس فیز سے نکالنے کے لیے بولا تو اس

کی بات انتہائی غور سے سنتی ہالے کے شعور تک اس کی بات پہنچی تو وہ کانوں کی لووں تک سرخ پڑی اور بے ساختہ رخ بدلنا چاہا لیکن اس نے اس کی کوشش ناکام بنادی۔

"میں نے ٹھیک کہا نا ان سے ؟" ہلکا سا اس کی جانب جھکا وہ اس سے بولا تو اس کے روئے روئے بے رونق سے چہرے پہ حیا چھانے لگی۔

"مم۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔" وہ اس کی بات ان سنی کرتی ہوئی جلدی سے بولی تو وہ پیچھے ہونے کی بجائے مزید اس پہ جھکا۔

"مجھے بھی بہت زیادہ بھوک لگی ہے اور بھوکا انسان بہت کچھ کھا سکتا ہے اس لیے مجھے مزید بھوکا مت رکھو شائننگ سٹار کیونکہ میری مدران

لاء نے بھی کہا ہے کہ وہ نانی بننا چاہتی ہیں اور ان کی خواہش پوری کرنا تو مجھ پہ فرض ہے۔" وہ اس پہ جھکا بے باکی سے بولتا اسے چہرہ چھپانے پہ مجبور کر رہا تھا۔

"ماما ایسی بات نہیں کر سکتیں۔" وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی دانستہ فاصلہ بنانے کی کوشش میں منمنائی۔

"وہ بالکل کر سکتی ہیں کیونکہ وہ جانتی ہیں کہ ان کی پرنسس کے لیے صرف اور صرف میں ہی ہوں۔" وہ اطمینان سے بولا تو وہ بے ساختہ اس کی جانب دیکھنے لگی جو بغور اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

ایک فسوں خیز لمحے نے ان کی نظر کو یوں جھکڑا کہ وہ بے خودی سے اس کے چہرے پہ جھکا لیکن اس سے قبل کے اس کے لب کسی گستاخی کے مرتکب ہوتے اس کی سلگتی سانسوں سے گھبراتے ہوئے وہ جھٹکے سے چہرے کا رخ بدل گئی، اس کے یوں رخ بدلنے پہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اس فسوں کو توڑ گئے۔

"پپ۔۔ پیچھے ہوں مجھے کچن میں جانا ہے۔" دونوں ہاتھوں سے اسے پرے دھکیلتے ہوئے وہ سٹپٹاتی ہوئی بنا اس کی جانب دیکھے کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اس کے بیڈ پہ چت لیٹا یزدان تشکر بھرا سانس لیتے ہوئے اس کے نارمل ہونے کا سوچتے ہوئے اگلے لائحہ عمل کی تیاری کرنے لگا۔

"یہ تم باپ بیٹی اتنے دن گھر سے غائب کس خوشی میں رہتے ہو رات بھر؟" مہرو نے دہی بھلوں سے بھرے باول کو چٹاچٹ کھاتی لویزا سے کڑے انداز میں استفسار کیا تو اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"اپنے لاڈلے سے پوچھ لیں۔" وہ منہ بنا کے بولی۔

"کیوں تم میرے لاڈلے کے ساتھ ہوتی ہو؟" مہرو کے سادگی سے استفسار کرنے پہ وہ جھنجھنا اٹھی۔

CLASSICODUMATERIAL

"افففففف!" اس کا چہرہ نجانے کس احساس سے تپ اٹھا۔

"اب میں نے کیا کر دیا؟ خود ہی تو کہا اس سے پوچھ لیں۔" وہ جواباً اسی سادگی کا مظاہرہ کرتی ہوئی بولی تو اسے اپنے معصوم باپ پہ ترس آنے لگا جو ٹھیک ہی اس ہٹلر سے ڈرتا تھا۔

"میرا مطلب یہ تھا کہ ہر وقت وہ انویسٹیگیشن میں رہتے ہیں اس لیے ان سے ہی پوچھ لیا کریں ویسے بھی میں اپنے ننھیال ہوتی ہوں۔" چونکہ یہ بات مہرو بھی جانتی تھی کہ کام کی وجہ سے وہ اکثر دبیر کے ساتھ گھر سے غائب رہتی تھی اسی لیے وہ سکون سے بولی۔

"تم ننھیال کی بجائے سسرال بھی کہتی تو میں کچھ نہیں کہنا تھا، اب اتنی کنزرویٹو بھی نہیں ہوں۔" اس کا چڑانے والا لب ولہجہ سن کے اسے محسوس ہوا کہ اس کی ماں اسے زچ کرنے کی پوری کوشش میں ہے سو اس نے بمشکل ان کی بات کو ہضم کیا اور اطمینان سے بولی۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے میں ایویں آپ کے لاڈلے داماد کو ڈیٹ کے لیے منع کیا۔" اس نے ایک مسکراتی نگاہ مہرو پہ ڈالی۔

"اچھا تو مطلب تم ویرو کے ساتھ ڈیٹ مارنے جاو گی؟" مہرو کی استعجابیہ آواز پہ اسے مزہ آنے لگا۔

"بالکل آج رات جانا ہے مجھے،. ویسے تو کل بھی ماری ڈیٹ لیکن مزہ نہیں آیا کہ مجھے لگا آپ کو اچھا نہیں لگے گا لیکن ابھی آپ کی بات سن کے سوچا کے آج زرا مزید ارڈیٹ منائی جائے آخر کو میری پہلی آفیشلی ڈیٹ ہے میرے ہز بینڈ کے ساتھ۔" وہ بے پر کی اڑاتے ہوئے خاصی لمبی چھوڑتی ہوئی مہرو کے تاثرات انجوائے کر رہی تھی۔

"ویرو آپ نے مجھے تو نہیں بتایا کہ آپ لوگ ایک ان آفیشل ڈیٹ منانے کے بعد آج ایک آفیشل ڈیٹ منانے جا رہے ہو؟" مہرو کی پر سکون آواز سن کے وہ ابھی سمجھنے کی کوشش میں تھی جب بھاری مردانہ مگر مانوس سی آواز گونجی۔

"اپھو جاناں! مجھے بھی ابھی ہی پتہ چلا ہے ورنہ میں ضرور آفیشل ڈیٹ کی تیاری کے لیے سیلون میں ہوتا۔" قطعی غیر متوقع آواز اور بات سن کے بوکھلاہٹ میں باول اس کے ہاتھوں سے چھوٹتا ہوا اس کے پیروں میں سلامی دینے لگا جبکہ وہ ہونق سی بنی ایک نظر اسے چڑاتی مہرو کو دیکھتی تو ایک نظر سنجیدگی سے اپنے عقب میں اطمینان سے کھڑے شاہ ویر اور اس کے ہمراہ بمشکل اپنے قہقہوں کا گلا گھونٹتی لالہ رو اور کشمالہ کو دیکھ رہی تھی، ان دونوں سے ہوتی نگاہ پھر سے اس پہ گئی جو دونوں ہاتھ جیکٹ کی پاکٹس میں ڈالے اسے دیکھ نہیں بلکہ اسے گھور رہا تھا۔

"آپ لوگ کب آئے؟" ان کے قریب آنے پہ وہ ہڑبڑاتی ہوئی بولی لیکن اس کی نگاہوں کے تعاقب میں جب اپنے پیروں کو دیکھا کوکراہ اٹھی۔

"مام! میں اپنے پاوں دھو آوں۔" بنا ان کی سنے وہ جلدی سے اندر کی طرف دوڑی جبکہ مہر وملازمہ کو آواز دیتی جگہ صاف کروانے لگی۔

"کون سا ڈریس پہن رہی ہیں آپ لویزا آپی رات کو؟" پاوں دھونے کے بعد جب وہ واپس آئی تو کشمالہ کے اشتیاق سے پوچھا۔

"کیوں رات کو کیا ہے؟" وہ اس کی بات نہیں سمجھی تھی۔

"تمہاری آفیشل ڈیٹ۔" مہر و نے برجستگی سے کہا تو وہ خجالت سے سرخ پڑ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں بس ویسے ہی بول دیا تھا، مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ بے موقع آجائیں گے۔" جب سب نے اس کا ناک میں دم کر دیا تو وہ چیخ اٹھی۔

"آج کے بعد آنے سے پہلے کال کر لیا کروں گا کہ اچھی اچھی باتیں شروع کر دیں، میں آرہا ہوں۔" اس کے طنزیہ انداز نے اسے مزید شرمندہ کیا تو اس نے چپ رہنے میں ہی عافیت سمجھی۔

اور پھر تب تک چپ ہی رہی جب تک وہ دونوں بہن بھائی ایک گھنٹے کے بعد جانے کے لیے اٹھ کھڑے کہ ہوئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"رات کو تیار رہیے گا میں آٹھ بجے پک کرنے آوں گا۔" نکلتے ہوئے جب وہ بوکھلا تو وہ سٹپٹا اٹھی۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔" وہ جلدی سے بولی۔

"ٹھیک آٹھ بجے آپ گیٹ پہ ہوں۔" اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے وہ اپنی بات پہ زور دے کے کہتا ہوا مہرو سے پیار لیتا چلا گیا جبکہ وہ بے بسی کے مارے مہرو اور لالہ کو دیکھنے لگی جو اس کی حالت کو انجوائے کر رہی تھیں۔

"اسی لیے کہتی ہوں کہ آگے پیچھے ٹھیک کہ اس بنا کور کے ہول کو کھولا کرو اور ایسی شکل کیوں بنائی ہے؟ شوہر ہیں وہ تمہارے، سارا سارا دن

کام کے لیے ساتھ فضول گھوم لیتی ہو اور اگر وہ ایسے ڈنر کے لیے کہہ رہا ہے تو منہ بنا کے بیٹھ گئی۔" مہرو نے پھر سے اس کی طبیعت صاف کی تو وہ منہ بناتی پیر پٹختے ہوئے ادھر سے چل دی۔

"میں پھر سے کہہ رہی ہوں کہ ایسے زبردستی نہ کریں میرے ساتھ، آپ کا لاڈلہ میرے ساتھ جا کے بہت بور ہوں گے۔" بلیو اور گرے کلر کے جدید تراش خراش کے شارٹ شرٹ ٹراوزر میں ملبوس نفیس سا گرے کلر کا دوپٹہ کندھوں پہ پھیلائے وہ بے بسی سے مہرو کو روکنے کی اک اور ناکام کوشش کرنے لگی۔

"میرے لاڈلے کی فکر میں گھلنے کی بجائے یہ ہونٹوں پہ تھوڑی سی لپ اسٹک لگاو۔" مہرو کی قابلِ دید بے نیازی پہ جلتے بھنتے اس نے بنا دیکھے ڈارک ریڈ لپ اسٹک کے ہونٹوں پہ تین چار رگڑے دیے تو مہرو سر پیٹ کے رہ گئی۔

"اللہ پوچھے تمہیں لویزا! وہ لالے کا بیٹا ہے اور ایسی لپ اسٹک دیکھ کے سوچو کیا کرے گا؟ مہرو نے اسے پیشگی طوفان سے آگاہ کرنا چاہا لیکن چڑچڑے پن کی وجہ سے وہ اس کی باتیں ان سنی کرتی چلی گئی۔

اسے شاہ ویر کے ساتھ ڈنر پہ جانے سے کوئی اختلاف نہیں تھا لیکن اس کی نظریں، باتیں اور جذبات اس پہ اس بری طرح سے اثر انداز ہوتے کہ وہ پگھلنے لگتی تھی لیکن وہ اپنا سارا دھیان اپنے کام پہ رکھنا چاہتی تھی

کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ یہ محبت و شادی لوگوں کو کمزور کر دیتے ہیں اسی لیے اس جذبے سے انکاری ہونے کی وجہ سے وہ شاہ ویر کے وجود سے بھی انکاری ہونے کی کوشش میں تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔" لالہ اسے دیکھتے ہی پیار سے بولی تو اس نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا اور بنا انہیں اللہ حافظ کہے باہر کی جانب بڑھ گئی جہاں شاہ ویر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"السلام علیکم!" گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ویر کو لٹھ مار انداز میں سلام کیا تو جواباً سلامتی بھیجتے ہوئے اس نے گہری نگاہوں سے اس کا سرتاپا جائزہ لیا۔

"اچھی لگ رہی ہیں۔" اس کے سنجیدہ لیکن بھاری لہجے پہ اس کی دھڑکنیں لمحہ بھر کو متزلزل ہوئیں لیکن اگلے ہی لمحے وہ نارمل ہوتی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

"اچھا بھلا آج سونے کا ٹائم مل رہا تھا لیکن آپ کو نجانے کیا سوجی جو یہ پلان کر بیٹھے۔" نچلا بیٹھنا تو لویزا خان نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا اسی لیے کچھ دیر ہی وہ گاڑی میں چھائی خاموشی برداشت کر سکی اور تیکھے لہجے میں بول اٹھی۔

"میرا بھی بالکل ارادہ نہیں ہے آپ کے ساتھ رت جگا منانے کا اس لیے آپ کچھ دیر بعد گھر جا کے سو سکتی ہیں۔" وہ ایک نظر اس کے خفا

خفا چہرے پہ ڈالتا مخصوص انداز میں بولا تو وہ ہلکی سی محسوس ہونے والی خجالت اسے محسوس نہ کروانے کے لیے دوبارہ بول اٹھی۔

"لیکن جو نیند آپ میری خراب کر دیں گے اس کا کیا؟" اس کا نروٹھا لہجہ گونجا۔

"نیند خراب کرنے کا اگرچہ حق تو محفوظ رکھتا ہوں لیکن بے فکر رہیے ابھی استعمال نہیں کروں گا اس لیے بے فکر رہیے آپ کی نیند کے ٹائم پہ آپ گھر ہوں گی۔" اس کی ذو معنی پہ وہ گڑبڑا سی اٹھی۔

"ایسی باتیں اگر میرے ساتھ کیں تو میں جہان ماموں کو کال کر دوں گی؟" اس نے حفاظتی حد بندی لگانی چاہی۔

"آپ کے جہان ماموں کے توسط سے ہی یہ پرمٹ ملا ہے مجھے کہ میں ایسی باتیں ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں۔" گاڑی ایک پر تعیش سے ریسٹورنٹ کے سامنے روکتے ہوئے اس نے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹا اٹھی جبکہ گال سرخی کی لپیٹ میں آنے لگے۔

"لپ اسٹک صاف کریں اپنی۔" گاڑی بند کرتے سکون سے اس کی جانب رخ موڑتے ہوئے وہ بولا تو اس نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ کیوں؟آپ کی لاڈلی پھپھو نے ہی اصرار کیا ہے کہ آپ کے لیے لپ اسٹک لگاوں؟" وہ ناک چڑھاتی ہوئی بولی تو اس کی سیاہ آنکھیں چمکنے لگیں۔

"مجھے یہ اہتمام اس قدر پسند آیا ہے کہ مجھے خدشہ ہے کہ میں آپ کی نیند نہ تباہ کر دوں اس لیے اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی نیندیں میری جنوں خیزیوں سے محفوظ رہیں تو ایسے سنگھار سے گریز کیجیے گا نیکسٹ ٹائم کیونکہ اپھو نے آپ کو اس اہتمام کے ساتھ وارن بھی کیا ہو گا؟" وہ قدرے اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کے ہونٹوں پہ بکھرے بلڈ ریڈ کلر کو انگوٹھے میں سمیٹنے لگا تو وہ بے اختیار پیچھے کھسکی۔

"ویر پلیز!" اس نے دونوں ہاتھ ہونٹوں پہ جمائے جبکہ مہرو کی باتیں یاد آتے ہی دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا تھا۔

"بے فکر رہیں ابھی فی الحال ڈنر کے لیے آیا ہوں آپ کے ساتھ۔" وہ ڈنر پہ زور دیتے ہوئے اس کے سرخ چہرے پہ اڑتی ہوائیوں کو دیکھتا ہلکی سی شرارت سے گویا ہوا تو اس نے خفگی سے اس کے وجود کو دیکھا۔

"ٹھرکی۔" زیرِ لب بڑبڑاتی ہوئی وہ گاڑی سے باہر نکلی جبکہ گاڑی لاک کرتے ویر کے سنجیدہ چہرے پہ اک دبی دبی سی مسکان مچل رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوہ شٹ!" ابھی دونوں اپنی چیئرز پہ ٹھیک سے بیٹھے بھی نہیں تھے جب اچانک لویزا نے پریشانی سے کہا تو ویر چونک اٹھا۔

"ویر! پیچھے مڑ کے مت دیکھیے گا کیونکہ حازم شیرازی ریسٹورنٹ میں داخل ہو رہا ہے۔" وہ ہلکی سی پریشانی سے بولی تو شاہ ویر نے لویزا کے چہرے کو دیکھا جو ہلکی سی گھبراہٹ لیے ہوئے تھا اور پھر اس کے منع کرنے کے باوجود ایک اچٹتی نگاہ دروازے کی جانب ڈالی جہاں سے حازم داخل ہو رہا تھا چونکہ وہ قدرے سائیڈ پہ بیٹھے تھے تب ہی فوراً نظروں میں آنا مشکل تھا۔

"ڈونٹ بی سو نروس لویزا! سکون سے بیٹھی رہیں اور اپنے اسی انداز کے ساتھ اسے ڈیل کریں جو آپ کا خاصہ ہے، میں آپ کے سامنے

والی ٹیبل پہ ہی بیٹھتا ہوں۔" وہ اس کے ہاتھ کو ہلکا سا دباتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں بولا تو اس کے چہرے پہ سکون و جھنجھلاہٹ ایک ساتھ اتری۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میں اپنے اس سولہ سنگھار کا کیا جواز پیش کروں کہ کس کے لیے ایسے سج سنور کے بیٹھی ہوں؟" وہ جو کہ اپنی تیاری پہ پہلے ہی نالاں تھی اس پرویز کی نگاہیں اور باتیں اور اب مستزاد حازم کی اینٹری نے اسے چڑا سا دیا تھا۔

"اسے کہنا کہ اپنے ہز بینڈ کے لیے سولہ سنگھار کیے لیکن اسے ابھی میری نیند اور پڑھائی کی فکر ہے تو۔۔۔۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے

شرارتی انداز میں بول رہا تھا جب نگاہ اس کی شکایتی نگاہوں سے ٹکرائی تو فوراً سنجیدہ ہوا۔

"کہنا دوست نے زبردستی پارٹی کے لیے پرمیشن لے کہ یہاں بلایا ہے لیکن اب وہ آ ہی نہیں رہی۔" وہ ادھر سے چلتے چلتے اسے حازم کے سامنا کرنے کی وجہ بتا دیا جسے اسے خود سے اب ہینڈل کر کے تسلی بخش پیرائے میں حازم کے سامنے پیش کرنا تھا۔

شاہ ویر کے اس ٹیبل سے ہٹتے ہی اس نے لاشعوری طور پہ ڈوپٹہ اپنے گرد اچھی طرح لپیٹا، بالوں کو بیگ سے چھوٹا سا کیچر نکال کے اس میں جھکڑا اور پھر چہرے پہ پریشانی طاری کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتی انگلیاں چٹخانے لگی۔

اپنے فرینڈز کے ساتھ ڈنر کے لیے آئے حازم شیرازی کو کھانا آرڈر کرتے ہوئے قدرے سائیڈ پہ لگے ٹیبل پہ بیٹھی پریشان سی لڑکی پہ ویرا کا گمان ہوا تو وہ خاصا حیران ہوا کیونکہ اس کی اطلاعات کے مطابق وہ ایک بوڑھی بوا کے ساتھ فلیٹ میں ایک سادہ سی زندگی گزار رہی تھی اور اب اس معروف ریسٹورنٹ میں ایسے تیار ہو کے بیٹھنا اسے خاصے اچنبھے میں ڈال گیا اور اپنی اس حیرت پہ قابو پانے کے لیے وہ دوستوں سے معذرت کرتے ہوئے اٹھا اور اس کی میز کی طرف چل دیا۔

بظاہر پریشان اور مضطرب بنی لویزا نے جب کن اکھیوں سے حازم کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگی۔

"ہیلو پریٹی گرل!" اس کی ٹیبل بجاتے ہوئے حازم نے گرمجوشی سے کہا تو پریشانی میں گم بیٹھی ویرا نے چونک کے اسے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں تیرتے آنسو دیکھ کے وہ ٹھٹھک گیا۔

"ہے ویرا کیا ہوا؟" کرسی گھسیٹ کے اس کے نزدیک کرتے ہوئے اس نے فکرمندی سے پوچھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"مم۔۔میری دوست کی برتھڈے تھی، اس نے زبردستی بوا سے اجازت لی کہ سس۔۔سب مل کے ڈنر ساتھ کریں گی لیکن اب۔۔۔اب وہ آہی نہیں رہیں سب۔" روتے ہوئے وہ معصومیت

سے بولتی چلی گئی تو دوسری ٹیبل پہ بیٹھے ویر نے بے ساختہ منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی مسکراہٹ روکی۔

جبکہ نک سک سی تیار ویرا کی آنکھوں کے اس منظر نے حازم شیرازی کے وجود میں جذبات کو بہکا سا دیا، اسے اس لمحے اندازہ ہوا کہ اس نے اپنے مقصد کے لیے جس لڑکی کا انتخاب کیا تھا وہ کس قدر حسین اور خوبصورت فگر کی مالک تھی، اس نے وہی کھڑے کھڑے اپنے انتقام سے ہٹ کے بہت کچھ سوچا اور پھر خباثت سے مسکرا دیا۔

"اوور ایکٹنگ کوئین!" جبکہ اس کی سوچوں سے انجان ویر زیرِ لب بڑبڑایا اور اپنے لیے بلیک کافی آرڈر کرنے لگا۔

"اوہو لیکن تم فرینڈز کو کال کر لو۔" حازم نے اسے مشورہ دیا۔

"میرا موبائل گھر رہ گیا اور مجھے کسی کا نمبر نہیں آتا زبانی۔" اس کے آنسوؤں میں مزید تیزی آئی تو ویر پہلو بدلنے لگا۔

"او کے تم رو تو مت پلیز، میں ہوں نا ہم دونوں مل کے ڈنر کرتے ہیں۔" حازم اسے چیئر اپ کرنے کو بولا تو اس کی آخری بات پہ اس نے بے ساختہ سامنے جہاں وہ اسی پہ نگاہیں جمائے بیٹھا تھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔" بھرائی آواز میں کہتے ہوئے اس نے اس آفت سے جان چھڑانی چاہی۔

CLASSIC CONDUMATERIAL

"ریلیکس یار! ڈنر کے بعد چلتے ہیں ناگھر، اب یوں رو کے اتنی پیاری شکل اور حالت کو خراب تو مت کرو نا۔" اس کے میز پہ دھرے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے وہ عجیب بہکے بہکے انداز میں بولا تو اس کے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا، اس کی نگاہ بے ساختہ شعلے اگلتی سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تو اس نے بے ساختہ اپنے ہاتھ کھینچے۔

"پھر جلدی سے کچھ آرڈر کرو نا۔" اسے کچھ محسوس کروائے بغیر وہ اب کے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تو وہ ویٹر کو بلانے لگا۔

اور پھر کھانا زہر مار کرنے کے پندرہ سے بیس منٹس کے دورانیے میں اسے حازم شیرازی کی بہکی نگاہیں اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں جبکہ آج ٹریک سے اترے حازم نے بہت بار اس کے

ہاتھوں کی چھونے کی جسارت بھی کی تھی جو کہ کسی کی نظروں کو اس بری طرح سے کھٹک رہی تھیں کہ دور بیٹھی لویزا خان کو حازم شیرازی کے انجام کا سوچ کے ہی ترس آنے لگا۔

"میں اب گھر جانا چاہتی ہوں۔" جب ڈنر کے ختم ہونے تک حازم کی دست درازیاں بڑھنے لگیں تو وہ دوبارہ بولی لیکن اس سے پہلے کے وہ کوئی اعتراض اٹھاتا اس کے موبائل کی میسج ٹیون نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر میسج دیکھتے ہی اس نے اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہوتی محسوس کی۔

"ویرا! مجھے ایمرجنسی جانا ہے میں تم سے کل ملوں گا۔" وہ جلدی سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیاہواحازم؟"اس کے لہجے میں پریشانی مترشح تھی۔

"کچھ نہیں ایک ضروری کام ہے تم ٹیکسی لے کے گھر چلی جانا۔"وہ جلدی سے بولتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتاہواوہاں سے چلا گیاتووہ واپس کرسی پہ گرتی پرسکون سانس لینے لگی۔

---،----------،----------

"حازم کے موبائل پہ میسج آپ نے کروایاہے؟"واپسی کے سفر کے دوران اس نے ڈرائیونگ کرتے ویر کا سنجیدہ چہرہ دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس بات سے آپ کا کوئی لنک نہیں ہے آپ پریشان مت ہوں۔"
وہ سنجیدگی سے گیئر بدلتے ہوئے بولا۔

"میرا لنک ہے، آپ کی جذباتی۔۔۔۔" وہ زور سے بولنے لگی جب اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا۔

"جذباتیت نہیں ہے یہ لویزا خان! بیوی ہیں آپ میری، عزت ہیں آپ، اگر یہ سب کرنا ناگزیر نہ ہوتا تو میں کبھی بھی بے غیرت مردوں کی طرح بیٹھ کے آپ کے ہاتھوں کو کسی غیر محرم کے ہاتھوں میں قید نہ دیکھتا، میں کنزرویٹو نہیں ہوں لیکن میں آپ کا محافظ ہوں اور آپ کی عزت و آبرو کے لیے مجھے جو کرنا پڑا میں کروں گا اسے آپ

جذباتیت سمجھیے یا کچھ بھی کیونکہ ہمارے بچپن سے ہی فیملی کی خواتین کے ساتھ ساتھ باقی تمام خواتین کی حفاظت کا سبق ہماری رگوں میں دوڑایا گیا تھا۔" وہ سرد آواز میں کہتا ہوا اس کی پریشان چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"سوری۔" اس کی پریشان صورت دیکھ کے اس نے خود کو کمپوز کیا اور اس کے اڑے ہوئے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستا ہوا اس کی کچھ دیر قبل روئی آنکھوں پہ جھکا اور دھیرے سے انہیں چھونے لگا تو اس کے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں قید لویزا کانپ سی اٹھی۔

"آج کے بعد میرے سامنے اور میری غیر موجودگی میں ان آنکھوں میں آنسو نہ آئیں، اسے محبت سمجھیں، دیوانگی، جنون یا پاگل پن لیکن

میں ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔" گہرے پر تپش لہجے میں کہے الفاظ نے محبت کی نفی کرتی لویزا خان کے دل پہ یوں اثر کیا کہ وہ ایک دم سے اس کی گرفت سے نکلی اور دروازے کی جانب سمٹ کے بیٹھ گئی۔

"گھر جانا ہے مجھے۔" اس کی گرم سانسوں کی تپش اور گہرے الفاظ کا سحر وہ ابھی تک اپنے وجود پہ محسوس کر رہی تھی جسے جھٹلانے کے لیے اس نے جلدی سے کہا تو ایک نظر اس کے حیا سے سمٹے وجود پہ ڈالتے ہوئے وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

وہ کشمالے کو دودھ کا گلاس تھما کے ہالے کے کمرے کے بند دروازے کو ایک دکھ بھری نگاہ سے دیکھتی ہوئی تھکے تھکے انداز میں کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک کسی نے اسے عقب سے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔

"حیدر!" مانوس سی خوشبو اور لمس کے احساس نے اس کے خوشنما ہونٹوں پہ اک نام سا ابھارا۔

"حیدر کی جان!" زور سے اسے بازوؤں میں بھینچتے ہوئے اس نے سرگوشی کی تو اس کی رگ رگ میں طمانیت اترنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جان ہوں تب ہی اتنے اتنے دن دور رہتے ہیں؟" اسے ایک مہینے کی دوری یاد آئی تو بے ساختہ اس کی جانب مڑتی شکوہ کرتی ہوئی بولی تو وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

"جان سے بھلا کوئی دور رہ سکتا ہے؟ جان تو میرے ادھر بستی ہیں، یہاں اور پھر یہاں۔" وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولتا اپنے دل، دماغ اور آنکھوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ایک طمانیت بھری مسکان اس کے چہرے پہ بکھر گئی لیکن بظاہر خفگی دکھانے کو جلدی سے بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں اس بار خالی خور باتوں سے بالکل نہیں بہلنے والی بلکہ۔۔۔۔۔" وہ جو ٹھنکتے ہوئے اس کے کوٹ کو ہلکا سا کھینچتے ہوئے زیادہ دن رکنے کی بات منوانے لگی تھی جہان کے اچانک بول اٹھنے پہ رک گئی۔

"باخدا خالی خور باتوں سے میرا بھی گزارا نہیں ہونے والا اس لیے میرا خیال ہے کہ ہمیں فارم ہاوس جا کے پرانے دنوں کی یادیں تازہ کرنی چاہیے۔" اس کے متبسم زو معنی لہجے پہ شرم وحیا نے اچانک غلبہ سا پایا۔

"حیدر! آپ۔۔۔" وہ اس قدر جھینپ اٹھی کہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی جبکہ اس کی دہکتی رنگت کو انجوائے کرتے ہوئے وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اسے سینے سے لگا گیا۔

"کیوں ہیں آپ ایسی؟لوگ کہتے ہیں کہ جو چیز پالی جائے اس کی طلب،اس کی ضرورت ختم ہونے لگتی ہے لیکن میں آپ کی سنگت میں گزرتے ہر پل کے ساتھ آپ کا ایڈکٹ ہوتا جارہا ہوں۔"وہ شدت سے کہتے ہوئے اس کے وجود کی نرمیاں محسوس کرنے لگا۔

"حیدر!"کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے آہستگی سے پکارا۔

"ہمم!"اس کی قربت کے نشے میں گم اس نے ہنکارہ بھرا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دھیان سے سنیں نامیری بات۔" وہ اس کے فقط ہنکارہ بھرنے پہ اس کے سینے سے الگ ہوتی ہوئی بولی تو جہان نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا۔

"میں دھیان سے بات تب زیادہ اچھے طریقے سے سنتا ہوں جب آپ میرے نزدیک ہوں گی۔" اسے دوبارہ بازو کے حلقے میں لیتے ہوئے بیڈ کی طرف جاتے وہ نرمی سے بولا تو وہ خفیف سی ہو گئی۔

"اب بولیں کیا بات ہے؟" اس کے مقابل پیر بیڈ سے نیچے لٹکائے وہ کہنی کے بل نیم دراز ہوتے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جب ہالے گھر آئے گی تو ہم یزدان سے اس کی شادی کریں گے نا؟"
علیزے تک یزدان کے پرپوزل اور ہالے کے انکار کی کوئی خبر نہ پہنچی تھی، اسے بس فی الحال یہی خوف تھا کہ ہالے کی طویل گمشدگی کہیں یزدان کا دل نہ بدل دے اور کل یزدان کی مذاق میں شادی کے بارے میں کہی ہوئی بات نے اسے متفکر سا کر دیا۔

"یہ اچانک بیٹھے بٹھائے آپ کو ہالے اور یزدان کی شادی کہاں سے یاد آ گئی۔" اس کے بائیں ہاتھ کو سہلاتے ہوئے وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"مجھے یہ بھولتی ہی نہیں ہے، میں نے آپ سے کہا تھا کہ ویرواور لویزا کے ساتھ ان کا بھی نکاح کر دیں لیکن آپ نے میری بات مانی ہی نہیں۔" وہ اسے دیکھتی ہوئی متاسفانہ لہجے میں بولی۔

"پریشان مت ہوا کریں علیزے! ہالے گھر ضرور آئے گی اور یزدان سے ہی اس کی شادی ہو گی۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"حیدر! ہالے کی گمشدگی کو اتنا عرصہ ہو چکا ہے تو اگر یزدان نے۔۔۔۔؟" اس کی سبز آنکھوں میں اندیشے سے لہرانے لگے جبکہ اس کی بات پہ وہ لب بھینچ کے رہ گیا۔

"وہ ایڈیٹ آل ریڈی آپ کی ہالے سے شادی کر چکا ہے میری جان!" وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا۔

"آپ پریشان مت ہوں، یزدان اپنی کمٹمینٹ پوری کرنے والا انسان ہے ویسے بھی وہ ہالے کے لیے سپیشل فیلنگز رکھتا ہے۔" وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"ویسی فیلنگز جیسی آپ میرے لیے رکھتے تھے؟" اس کی جانب رخ موڑتے ہوئے اس نے ابرو اچکاتے ہوئے اسے پوچھا تو وہ بے اختیار اسے ساتھ لگاتے ہوئے اس کی پیشانی ہولے سے چھوتے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں رکھتا' تھا' نہیں بلکہ میں فیلنگز رکھتا ہوں یہ شاید آپ بھول چکی ہیں اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ ایک چکر لگا آتے ہیں فارم ہاوس کا۔" وہ متبسم چمکتی نگاہوں سے اس کو دیکھتے ہوئے بولا تو اس کا وجود حیا کی لپیٹ میں آنے لگا جبکہ دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔

"آپ کو یاد ہو تو ہم اپنے بچوں کی شادیوں کی بات کر رہے تھے۔" وہ اپنی جھینپ مٹانے کو جتاتے ہوئے بولی۔

"ڈزنٹ میٹر جانم! اب بچوں کی شادیوں کے بعد ہم اکیلے ہوں گے تو ہمیں اپنے بارے میں سوچنا چاہیے نا۔" وہ جو ہر طرح کی ٹینشن کو کمرے سے باہر چھوڑ کے بس اس کے سنگ گزرتے ہر پل کو خوشدلی سے جینا چاہتا تھا، اسی لیے اسے مزید تنگ کرنے کو بولا تو اس کی باتوں

اور جذبات کی شدت سے ہار مانتی اسی کے سینے میں منہ چھپائے چھپنے لگی۔

"ہالے! جلدی کریں، لیٹ ہو رہا ہوں میں۔" خالی کپ ڈائننگ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے اس نے زور سے آواز لگائی تو وہ بھاگتی ہوئی اپنی چیزیں بیگ میں رکھتی باہر نکلی۔

"آپ کا لیکچر تو لیٹ سٹارٹ ہوتا لیکن نجانے جلدی کس بات کی ہوتی ہے جو مجھے بھاگم بھاگ لے کے نکل پڑتے۔" وہ اس کے اس قدر جلدی مچانے پہ جھنجھلاتی بول اٹھی جبکہ اس کی بات پہ گاڑی کرتے

ہوئے اس نے نظر بھر کے اسے دیکھا جو مسٹرڈ شرٹ، آف وہائٹ ٹراوز کے ساتھ حجاب لپیٹے پھولے سے چہرے کے ساتھ براجمان تھی۔

"اب میں کالج صرف پڑھانے تو نہیں جاتا۔" وہ اطمینان سے بولا تو 'اونہہ' کر کے رہ گئی۔

"ویسے ایک بات تو بتائیں؟" وہ اس کی طرف ہلکا سا رخ کرتی ہوئی بولی تو اس نے سر ہلاتے ہوئے گویا اجازت دی۔

"آپ۔۔ میرا مطلب کہ میں آپ سے بڑی ہوں تو مطلب کہ میں ہمیشہ آپ سے ایک گریڈ آگے رہی ہوں تو اب آپ یوں اچانک کالج

میں لیکچرار بن کے کیسے آ گئے ؟" بات کے سٹارٹ میں ہی جب اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اسے دیکھا تو وہ گڑ بڑا گئی۔

"بہت سی چیزیں ویسی ہو رہی ہیں جیسے تم نے کبھی گمان بھی نہیں کیں جیسے کہ تمہاری کڈنیپنگ، مجھ سے نکاح، اسی طرح لیکچرار بننا بھی ان ہی کاموں کی طرح ہے جسے تم کبھی نہیں سمجھ سکتی۔" وہ سکون سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ وہ اس کے پونی میں بندھے بالوں کو دیکھ رہی تھی، اسے ہمیشہ لڑکوں کے ایسے بال سخت ناپسند رہے تھے لیکن اب اسے کافی عرصے سے اسی گیٹ اپ میں دیکھتے ہوئے وہ اس چیز کی اس حد تک عادی ہو گئی کہ اسے اس کا یہ ہیئر سٹائل بھی پسند آنے لگا۔

"زیادہ مت سوچو شائینگ سٹار! جب میں تمہارے لیے کڈنیپر بن سکتا ہوں تو لیکچرار بننا میرے لیے مشکل نہیں ہے۔" کالج کے سامنے گاڑی روک کے اس کی جانب کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ ہلکا سا اس کی جانب جھکا بولا تو وہ اسے دیکھ کے رہ گئی۔

اسے ڈراپ کرتے ہی جب اس نے گاڑی ریورس کرنی چاہی تو وہ حیرت سے اس کی طرف مڑی۔

"آپ کالج نہیں آرہے آج؟" وہ اسے دیکھ رہی تھی جس کا فی الوقت سارا دھیان اپنے موبائل پہ تھا۔

"آجاتاہوں کچھ دیر تک۔" موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھتے ہوئے وہ اب گاڑی ریورس کرنے لگا تھا۔

"تو ابھی کدھر جارہے ہیں؟" اسے صدمہ سا لگ گیا تھا کہ وہ وقت سے پہلے اسے کالج ڈراپ کرتے اب خود اڑنچھو ہونے کے چکروں میں تھا۔

"ڈیٹ پہ۔" اس کے شرارت سے بلند آواز میں کہنے پہ وہ چکرا سی گئی لیکن تب تک وہ اپنی گاڑی سے کچھ فاصلے پہ کھڑے دو گارڈز کو ایک غیر محسوس سا اشارہ کرتا ہوا نکل چکا تھا جبکہ وہ سلگتی ہوئی وہیں گرد و غبار کے اٹھتے مرغولوں کو گھورتی رہ گئی۔

"اتنی اچانک کیوں بلایا ہے مجھے یہاں پر پارٹنر؟" جہان نے اپنے سامنے بیٹھے یزدان کو دیکھتے ہوئے کہا جو بے پرواہی سے چیونگم چبا رہا تھا۔

"میری بیوی ناراض ہے مجھ سے۔" اس نے سادہ سے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" اس نے الجھ کے اسے دیکھا جبکہ خان نے بمشکل جمائی روکی کیونکہ وہ دو گھنٹے قبل ہی سویا تھا لیکن اس افراتفری کے بلاوے نے اس کی نیند خراب کر دی تھی۔

"مطلب یہ کہ میری بیوی گزشتہ رات خودکشی کی کوشش کرنے لگی تھی اور اس کی وجہ میرا اس سب کے لیے اپنایا گیا رویہ اور میری حرکت ہے۔" وہ لفظ لفظ پہ زور دیتا ہوا بولا تو جہان کا دماغ اس کے پہلے ہی فقرے پہ بھک سے اڑا۔

"ہالے نے خودکشی کی کوشش کی؟" وہ خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑایا جبکہ تصور میں علیزے کی پرامید نگاہیں ابھریں جن کے ساتھ وہ ہمیشہ اسے دیکھتی تھی کہ وہ ہالے کو باحفاظت اس تک لائے گا لیکن لاشعوری طور پہ ہی وہ ہی اپنی بیٹی کی تکالیف کا باعث بن گیا تھا۔

"آپ لویزا کو بولیں کہ اب ہمارے پاس وقت نہیں ہے اس لیے کسی بڑے نقصان سے قبل ہی ہمیں اس سارے سیٹ اپ کو کلیئر کرنا ہے،

اسے کہیے کہ حازم کو مینشن لے آئے۔" وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا کیونکہ وہ ہالے کی حرکت سے واقعی ڈر چکا تھا۔

"اس وقت میں حازم کو مینشن نہیں بلوا سکتا کیونکہ میری کچھ میٹنگز ہیں جو ہمیں انڈر گراونڈ ہو کے کرنی ہیں اور اس سب میں حازم کا مینشن آنا بالکل بھی سوٹ ایبل نہیں ہے۔" وہ پیشانی مسلتے ہوئے بولا، اس کا اس پل شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ وہ میکس کے سینے میں جا کے اپنے پسٹل کی ساری گولیاں اتار دے اور اپنی فیملی کو اس سارے جھنجھٹ سے آزاد کر دے لیکن وہ جانتا تھا کہ میکس کے تعلقات کن لوگوں کے ساتھ تھے اور اس بار وہ بلیک کنگ جیسی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ پاکستان خفیہ طریقے سے آئے میکس کو اسی کے جال میں پھنسا کے یوں مارنا چاہتا تھا کہ بعد میں کوئی اس کی پشت پناہی کے کے لیے نہ اٹھ کھڑا ہو سکے کیونکہ وہ اس انتقام کی زنجیر کو یہیں توڑنا چاہتا تھا

کہ جس خوف اور ڈر کے ساتھ اس کی بیوی اور بیٹی زندگی گزار رہی تھیں وہ اسی خوف کے زیرِ سایہ کسی اور کو نہیں رکھنا چاہتا تھا اسی لیے اپنے تمام تعلقات کو وہ اس وقت سائیڈ پہ رکھے جذبات سے کام نہیں لے رہا تھا۔

"آپ میٹنگز اٹینڈ کریں اور حازم کے ایک دفعہ مینشن میں آنے کے بعد اس سے ملیں اور اسی کے سامنے چلے جائیں تب وہ زیادہ ریلیکس ہو کے اپنا کام کرے گا۔" یزدان نے پونی کستے ہوئے کہا تو وہ پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

"سر! یزدان ٹھیک کہہ رہا ہے، آپ کی غیر موجودگی اس کے لیے باعثِ اطمینان ہو گی کیونکہ وہ یزدان یا شاہ ویر کو اس حد تک نہیں جانتا

اس لیے وہ جلد بازی میں ہمارے لیے بہت سے کلیوز چھوڑ جائے گا۔"
خان نے بھی یزدان کی تائید کی تو وہ ہولے سے سر اثبات میں ہلا گیا۔

"ویر کدھر ہے؟" جہان نے خان سے پوچھا۔

"وہ اس وقت فلیٹ میں ہے کیونکہ کل رات ان کے ڈنر کے دوران لویزا کا سامنا میکس سے ہو گیا اور ایسی سچویشن میں لویزا گھر نہیں آئی بلکہ فلیٹ ہی گئی تھی کہ شاید وہ پیچھا کروا رہا ہو۔" خان نے تفصیل سے آگاہ کیا تو جہان نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور ویر کو ویڈیو کال کرتے ہوئے اب وہ ان تینوں کو اپنا پروگرام سمجھا رہا تھا۔

"بھائی! آپ نے بلایا تھا ہمیں؟" ولی سکندر نے ایک نظر ہال میں بیٹھے سب بھائیوں اور بھابھیوں کو دیکھتے کے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے معاز سکندر سے پوچھا۔

"ہاں بیٹھو ولی، مجھے ایک بات کرنی تھی آپ سب سے اسی لیے تم سب کو اس ٹائم بلایا ہے یہاں۔" وہ ایک نظر والی کلاک پہ ڈالتے ہوئے بولے جہاں رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔

"جی کہیے بھائی۔" حمین سکندر نے مودب انداز میں کہا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

"جہان کی کال آئی تھی مجھے کل۔"انہوں نے بات کا آغاز کیا تو ولی سکندر کی رگ ظرافت پھڑکی۔

"لیزے کی شکایت تو نہیں لگائی؟"اس کی شرارت پہ ہدیٰ نے گھور کے اسے دیکھا۔

"ایسی ناممکنات باتوں پہ کوئی کمنٹ نہیں دیتا۔"معاذ سکندر اطمینان سے بولے تو ولی منہ بناتا ٹیک لگا کے بیٹھ گیا گویا اب خاموشی سے معاذ سکندر کو بولنے کا اشارہ دیا ہو۔

"ایکچوئلی یہ بات دراصل ولی اور ہدیٰ آپ دونوں سے بالخصوص کرنے والی ہے لیکن باقی سب کی موجودگی بھی بہت ضروری ہے

کیونکہ جہان نے معاویہ کے کہنے پہ یرمغان کے لیے زونائش (ولی اور ہدیٰ) کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے۔" بالآخر انہوں نے پوری بات ان کے گوش گزاری تو سب خاموشی سے اسے دیکھنے لگے۔

"تم سب میں سے کسی کو اعتراض ہو تو کھل کے بتا سکتے ہو کیونکہ کسی پہ کوئی زبردستی نہیں ہے۔" ان کی خاموشی پہ معاز سکندر سنجیدگی سے بولے۔

"بھائی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہماری دو بیٹیاں آلریڈی اس گھر میں الحمداللہ خوش و خرم اور مطمئن زندگی گزار رہی ہیں لیکن زونائش ولی اور ہدیٰ کی بیٹی ہے آخری فیصلہ تو ان کا ہی ہوگا اس لیے جیسے انہیں مناسب لگے۔" حمین نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

توژالے نے تائیدی انداز میں گردن اثبات میں ہلاتے ہوئے ولی کی جانب دیکھا جو خلافِ توقع چپ کر کے بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کی ایسی چپ ہدیٰ کے لیے بھی غیر متوقع تھی۔

"ولی تم نے کوئی جواب نہیں دیا؟" مرینہ بیگم نے ولی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی! ماما بابا کی وفات کے بعد آپ نے اور بھائی نے زندگی کے ہر موڑ پہ ہماری رہنمائی کی ہے، ہمارا ساتھ دیا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اب زندگی کے اس مقام پہ ہم آپ کو ایک طرف کر کے خود فیصلے لیں گے؟" ولی کے اچانک سنجیدگی سے بول اٹھنے پہ مرینہ بیگم کی آنکھیں

نم ہوئیں وہ بے اختیار اٹھیں اور ولی کے برابر بیٹھتیں اسے ساتھ لگا گئیں۔

"تمہاری بات بجا ہے لیکن تم لوگ اس کے والدین ہو پہلا حق تم لوگوں کا ہے۔" معاز سکندر نرمی سے بولے۔

"بھائی ہماری طرح ہمارے بچوں پہ بھی آپ کا حق ہے۔" ہدیٰ مسکراتے ہوئے بولی۔

"مجھے اس رشتے میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی کیونکہ حمین کے بقول ماشاءاللہ سے علیزے اور پریہان ادھر بہت خوش و مطمئن ہیں ویسے بھی یرمغان دیکھا بھالا ہے اور جہان کے بات کرنے سے قبل میرا

ارادہ تھا کہ میں آریز (زجاح اور علینہ کا بیٹا) کے لیے کشمالہ کا رشتہ مانگوں لیکن ہالے کی اچانک گمشدگی کی وجہ سے میں چپ کر گیا لیکن کل جب جہان نے مجھ سے یہ بات کی تو میں نے سوچا کہ آپ سب سے مشورہ کر لوں اگر ارادہ ہو تو زونائش کے ساتھ ساتھ کشمالہ اور آریز کے رشتے کی بھی بات کر لی جائے کیونکہ باقاعدہ ایک کاروائی تو ہالے کی موجودگی میں ہی ہو گی نا۔" معاز سکندر اپنے پروقار انداز میں بولے تو زجاح اور علینہ مسکرا دیے کہ وہ اپنے بیٹے کی کشمالے کے متعلق پسندیدگی سے واقف تھے۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں بھائی۔" وہ سب یک زبان ہو کے بولے تو معاز اور مرینہ اطمینان سے مسکرا دیے۔

"کدھر غائب تھی اتنے دن بے وفا لڑکی؟" جیسے ہی وہ کلاس لے کہ نکلی تو حازم شیرازی اسے راستے میں ہی مل گیا۔

"اوہ! کیسے ہیں آپ؟" وہ اسے دیکھ کہ چونکنے کی اداکاری کرتی ہوئی بولی۔

"میں تو ٹھیک ہوں تم بتاو کدھر تھی؟" وہ دوبارہ سوال دہراتے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں خان ماموں کے گھر تھی ان کی مسز کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی نا۔" وہ اس کے ہمراہ لان کی طرف جاتی ہوئی بولی۔

"اوہ کیا ہوا انہیں؟ سب ٹھیک ہے نا؟" وہ فوراً متفکر دکھائی دیا۔

"ٹھیک ہیں بس موسمی بخار تھا، ویسے بھی کل سے وہ جہان م۔۔ا چھھی!" روانی سے بولتے ہوئے اس کے منہ سے ماموں نکلنے لگا تو وہ بروقت سنبھلتے ہوئے چھینک مارنے کی اداکاری کرنے لگی۔

"سوری! مہرو مامی جہان انکل کے گھر گئی اور آج میں بھی ادھر جاوں گی۔" وہ ناک سہلاتی ہوئی اپنے دھیان میں بولی تو وہ چونکا۔

"اگر جا ہی رہی ہو تو آج ایک دوستی کا حق تو ادا کرو۔" وہ نپے تلے انداز میں بولا۔

"ہاں ضرور کیسا حق؟" وہ نرمی سے بولی جبکہ دل بلیوں اچھلنے لگا۔

"اپنے جہان انکل سے میری سفارش کرنا نا کہ وہ معاویہ سر سے کہہ کے میری پوسٹ ہائی کر دیں، دیکھو میری بات کا غلط مطلب نہیں لینا لیکن مجھ پہ بہت سی ذمہ داریاں ہیں جنہیں پورا کر کے میں اپنا بھی گھر بسانا چاہتا ہوں۔" وہ معاویہ کے پرسنل سیکرٹری کی جاب چاہتا تھا کیونکہ اس کے خیال میں تب ہی وہ کلیوز حاصل کر سکتا تھا، اسی لیے وہ لہجے میں ہلکی سی پریشانی سموتا ہوا بولا تو آخری جملے پہ ویرا اپنے پلان کے تحت گڑبڑاتی خوامخواہ ڈوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

"بس اتنی سی بات، یہ تو میں انہیں فورا کہہ لوں گی لیکن ایک منٹ۔۔" وہ اگلے لمحے خود کو کمپوز کرتی پر جوش سے انداز میں کہتی کہتی رکی تو وہ اسے دیکھنے لگا۔

"آپ بھی آج میرے ساتھ مینشن چلے جانا, ادھر معاویہ اور جہان انکل سے جب ملو گے تو انہیں پتہ چل جائے گا کہ تم میرے دوست ہو تو پھر تمہاری پروموشن آسانی سے ہو جائے گی۔" وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولی اور دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے کچھ بولنے کا انتظار کرنے لگی جبکہ اس کا مشورہ اس کے دل کو لگا تو وہ کچھ سوچنے لگا۔

CLASSIC NOVEL MATERIAL

"ٹھیک ہے لیکن تمہارے انکل کچھ کہیں گے تو نہیں؟" اس نے دوبارہ کنفرم کرنا چاہا۔

"ارے نہیں، وہ کنزرویٹو نہیں ہیں ویسے بھی اماں تو آپ کو بہت اچھے سے جانتی ہیں نا۔" وہ لاپرواہی سے بولی تو وہ اپنے ذہن میں جوڑ توڑ کرنے لگا۔

"جیمز! میں آج جہان حیدر کے مینشن جاوں گا جہاں میری سب سے پہلے یہی کوشش ہو گی میری رسائی اس کے لیپ ٹاپ تک ہو سکے

CLASSICURDUMATERIAL

جہاں میری اطلاعات کے مطابق اس کے تمام مشنز کا ڈیٹا ہے۔" وہ تیاری کرتے ہوئے جیمز کو اپنے منصوبوں سے آگاہ کرنے لگا۔

"معاویہ حسن کے آفس سے کوئی قابل گرفت چیز نہیں ملی باس؟" وہ معاویہ حسن میں صرف کی گئی اتنے مہینوں کی محنت ضائع جانے پہ افسردہ تھا۔

"ابھی تک نہیں ملی لیکن آج اسی لیے جا رہا ہوں کہ مجھے معاویہ حسن کے قریب رہتے ہوئے اس کے ڈیٹا تک بھی رسائی حاصل ہو سکے۔" وہ آنے والے وقت کے لیے منصوبے بناتے ہوئے بہت خوش تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تمہاری بربادی کا وقت بہت نزدیک ہے جہان حیدر شاہ، جس بیوی کے لیے تم نے یہ سب کیا اس بیوی کو تمہاری اور تمہارے بچوں کی آنکھوں کے سامنے زندہ جلاوں گا اور تمہاری اس جنگ میں مجھے اس بیچاری لڑکی (ویرا) کو بھی برباد کرنا ہوگا کہ تمہاری بیٹی کی گمشدگی اس کو اس جنگ میں شامل کر گئی ہے۔" دل ہی دل میں سفاکیت سے سوچتے ہوئے وہ آنکھوں میں لینز لگاتے ہوئے جہان حیدر شاہ سے ملنے کے لیے مکمل تیار کھڑا تھا۔

پر اعتماد اور پر سکون ہوتے کے باوجود جب اس نے ویرا کی ہمراہی میں 'شاہ مینشن' کے لیونگ ایریا میں قدم رکھے تو ایک پل کو گھبرا سا گیا

لیکن اگلے ہی لمحے گھبراہٹ پہ قابو پاتے ہوئے وہ ویرا کی طرف متوجہ ہوا جو شاید ملازم سے جہان کے متعلق استفسار کر رہی تھی۔

اور پھر کچھ ہی لمحوں کے بعد اس نے سیاہ ٹو پیس کے ساتھ سیاہ جیکٹ پہنے ایک بارعب اور پر کشش سی شخصیت لیے شخص کو لیونگ ایریا میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔

"السلام علیکم انکل!" ویرا جلدی سے کھڑی ہوتی مودب لہجے میں بولی تو وہ بھی چار و ناچار اٹھ کھڑا ہوا جبکہ وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ویرا کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اب سوالیہ نگاہوں سے حازم کو تک رہا تھا۔

"انکل میں نے آپ کو بتایا تھانا، یہ میرے فیلو ہیں حازم شیرازی، اور حازم یہ ہیں جہان انکل۔" ویرا نے مسکراتے ہوئے تعارف کروایا۔

اٹس حازم شیرازی سر!" اس کے تعارف کروانے پہ حازم مصافحہ کرنے کو آگے بڑھا۔

"جہان حیدر شاہ!" جہان نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو حازم شیرازی ایک پل کو ٹھٹھر اسا گیا۔

CLASSIC PDF MATERIAL

"نائس ٹو میٹ یو مسٹر شاہ۔" وہ اپنے منتشر ہوتے حواس کو فوری کمپوز کرتے ہوئے ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تو جہان نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"انکل! آپ کہیں جا رہے ہیں؟" جہان کو گھڑی کی جانب تکتے پا کے ویرا نے شائستگی سے پوچھا۔

"میری آج ایک میٹنگ ہے اس لیے آدھے گھنٹے تک نکلنا ہے مجھے۔" وہ صوفے پہ بیٹھے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اپنے مخصوص انداز میں بولا جبکہ نگاہیں بہت باریک بینی سے حازم شیرازی کا جائزہ لے رہی تھیں جو بہت چوکس انداز میں ارد گرد کا جائزہ لے رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیا مصروفیات ہیں مسٹر شیرازی آپ کی؟" وہ اچانک اس سے مخاطب ہوا۔

"میں آپ ہی کی کمپنی میں سر معاویہ حسن شاہ کے انڈر کام کرتا ہوں اس کے علاوہ ویک اینڈ کلاسز۔" وہ نپے تلے انداز میں بولا۔

"معاویہ کے ساتھ ہوتے ہیں آپ؟" جہان نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی سر!" وہ جلدی سے بولا کیونکہ بات مطلب کی طرف آرہی تھی۔

CLASSICPDUMATERIAL

"انکل! میں آج اسی لیے حازم کو ساتھ لائی تھی، ایکچوئلی اپنی رسپانسبیلیٹیز کی وجہ سے حازم چاہتا ہے کہ اسے آفس میں اچھی سی پوسٹ ملے تاکہ وہ اچھے سے اس سب سے فارغ ہو سکے۔" حازم کے کہتے ہی ویرا جلدی سے بولنے لگی اور اپنی آمد کا مقصد بتانے لگی۔

"آپ کے گھر میں کون کون ہوتا ہے؟" جہان نے مائیکل (میکس) عرف حازم سے پوچھا۔

"میں اکیلا ہوتا ہوں، میرے فادر کو کینسر تھا جن کے علاج کے لیے میری ماں نے بہت سا قرضہ لیا تھا لیکن اس سب میں دونوں کی ڈیتھ ہو گئی اور اب مجھے وہ سارا قرضہ اتارنا ہے اور اپنا گھر واپس لینا ہے۔" وہ

پلان کے تحت بنا کسی لگی لپٹی کے اپنی کو راسٹوری اسے سنانے لگا تو وہ پر سوچ انداز میں سر ہلانے لگا۔

"او کے ویرا بیٹا! آپ حازم کو سٹڈی روم میں لے جاو، معاویہ شاید ادھر ہی ہے ویسے بھی میں اسے کال کر دیتا ہوں، مجھے ابھی نکلنا ہے خان کی کال آرہی ہے۔" ویرا کو ایک مخصوص اشارہ کرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تو اسی لمحے یزدان اور ویر لیونگ ایریے میں داخل ہوئے جنہیں دیکھ کہ وہ مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا کیونکہ اس نے انہیں اس کے سامنے آنے سے منع کیا تھا۔

"یزدان! یہ حازم ہے ویرا کا فیلو انہیں اسٹڈی روم تک چھوڑ کے آئیں۔" ویرا اور حازم کو گھورتے ویر پہ تنبیہی نگاہ ڈالتے ہوئے وہ

یزدان سے بولے اور اس کے اثبات میں سر ہلانے پہ باہر نکل گئے جبکہ وہ دونوں ان کے نزدیک آئے تو حازم سوالیہ نگاہوں سے ویرا کو دیکھنے لگا تو وہ جلدی سے بول اٹھی۔

"حازم! یہ معاویہ انکل کے بیٹے ہیں یزدان حسن شاہ اور یہ۔۔۔۔۔"
اس کی زبان بے ساختہ اٹکی۔

"یہ شاہ ویر ہیں، جہان انکل کے بیٹے اور یہ حازم ہیں۔"اس نے جلدی سے اس مشکل مرحلے کو نپٹایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اوکے !آجاو آپ دونوں۔" یزدان انہیں کہتا ہوا سٹڈی روم کی طرف لے جانے لگا کیونکہ اس وقت ساری خواتین کو کسی نہ کسی کام میں مگن کر کے آئے تھے وہ دونوں۔

"تم لوگ بیٹھو میں پاپا کو بھیجتا ہوں۔" انہیں بٹھا کہ یزدان چلا گیا، اسے گئے پانچ منٹ گزرے ہوں گے جب حازم اچانک اس سے مخاطب ہوا۔

"ویرا! ایک گلاس پانی تو پلوا و یار۔" اس کے کہنے پہ وہ جلدی سے اٹھی تو حازم نے لیپ کے دروازہ بند کیا اور چاروں طرف عقابی نگاہ سے دیکھتے ہوئے وہ شیشے کی بنی میز کی جانب لپکا اور اس کے ڈراسے لیپ ٹاپ نکالا اور جیمز سے کنٹیکٹ کرنے لگا اور اپنے پلان کے مطابق اگلے

پانچ منٹ میں میکس جہان حیدر شاہ کے لیپ ٹاپ میں موجود تمام ڈیٹا اپنی یو ایس بی میں ٹرانسفر کر چکا تھا، جونہی وہ اپنی جگہ پہ واپس بیٹھا اسی لمحے معاویہ حسن اور ویر اد ونوں روم میں داخل ہوئے۔

"نمونہ! نجانے اتنے سال باہر کیا کرتا رہا ہے جو اسے اتنے کیمروں میں سے ایک بھی کیمرہ نظر نہیں آیا۔" فوٹیج دیکھتے ہوئے یزدان منہ بناتے ہوئے بولا تو معاویہ نے تیکھے چتونوں سے اسے گھورا۔

"یہ نمونہ ہمیں تگنی کا ناچ نچا چکا ہے۔" وہ باور کرواتے ہوئے بولا تو اس کے چہرے پہ ناگواری سی پھیلنے لگی۔

"تواب یہی باری ہماری بھی ہے۔" وہ سلگتے ہوئے بولا۔

"جیسا کہ ہمارا آخری مین ٹارگٹ مکمل ہو چکا ہے اور ہمیں اس کے وار کا انتظار ہے جو وہ ویرا کی موجودگی میں کرے گا اسی کو نشانہ بنا کے اس لیے اب ہمیں زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔" معاز سکندر انہیں ٹوکتے ہوئے سنجیدگی سے بولے تو سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یزدان! آپ پرسوں ہالے کو مینشن واپس چھوڑ دینا جیسے میں نے پہلے کہا تھا۔" اچانک ہی جہان نے سنجیدگی سے بولتے ہوئے اس کے سر پہ دھماکہ سا کیا۔

"ہائیں! وہ کیوں؟ ابھی تو میری بیوی میرے ساتھ ٹھیک ہوئی تھی۔"
وہ اچانک جس طرح تڑپ کے بولا سب مسکرا دیے۔

"جس طرح کا تمہارا حلیہ ہے کوئی پاگل ہی تمہارے ساتھ ٹھیک ہو سکتی اس لیے اس سب سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہالے تمہاری کمپنی میں رہ رہ کے پاگل ہو چکی ہے۔" معاویہ اس کے بڑھے بالوں اور بے ترتیب داڑھی مونچھوں پہ چوٹ کرتا ہوا بولا تو اس نے ابرو اچکاتے ہوئے باپ کو دیکھا۔

"تم دونوں کو پورا ٹائم دیا جائے گا اپنا طبل بجانے کے لیے لیکن فی الحال اسے بند رکھو۔" جہان معاویہ کو گھورتے ہوئے بولا تو خان اور ویر مسکرا دیے۔

"ویر! لویزا کو ہر طرح سے تیار کرنا آپ کی زمہ داری ہے اور ہاں اس کو ریلیکس کرنا ہے اوکے۔" وہ ویر کو حکم دیتا ہوا بولا تو اس ہولے سے اثبات میں جھکایا۔

"میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔" یزدان جہان سے مخاطب ہوا تو اس نے سر ہلا کے اسے بولنے کی اجازت دی۔

"میں ایک ہفتے بعد ہالے کو مینشن چھوڑ جاوں گا۔" وہ جہان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تین دن بعد اینڈ نور مور آرگیومینٹس۔" جہان سرد انداز میں کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور میٹنگ روم سے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ مارے خفگی کے اپنے ہی ہاتھ پہ مکا مار کے رہ گیا۔

"یرمغان اور زونائش کے ساتھ کشما لے اور آریز کی انگیجمنٹ؟" علیزے نے حیرانگی سے زارا شاہ کو دیکھا۔

"جی بیٹا! آپ کو جہان نے نہیں بتایا؟" وہ الٹا حیرانگی سے بولیں۔

CLASSICODUMATERIAL

"نہیں ماما! میری تین دن سے بات نہیں ہوئی ان سے۔" وہ نروٹھے لہجے میں بولی کہ واقعی اس نے اس سے اس معاملے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔

"جلدی میں تھا شاید لیکن آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟" زار اشاہ ملائمت سے بولیں۔

"نہیں ماما! مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن ماما یوں ہالے کے بغیر۔۔؟" اس کی پلکیں بے ساختہ بھیگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ پریشان مت ہو میرا بیٹا، جہان سے بات ہوئی تھی کہہ رہا تھا کہ وہ ہالے کی وجہ سے گھر نہیں آ سکا، انشاءاللہ جلد ہی ہالے گھر ہو گی۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولیں تو اس نے صدقِ دل سے آمین کہا۔

"آپ کو ایک گڈ نیوز دوں؟" جیسے ہی اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا، سٹنگ ایریے میں بیٹھی ہالے پر جوش انداز میں بنا سلام دعا کے بول اٹھی۔

"یہ سائنس اتنی ایڈوانس کب سے ہونے لگی کہ فقط خواہش کے اظہار کرنے پہ گڈ نیوز تیار کر دی۔" اس کی بات کو اپنے ہی مطلب کا رنگ

دیتے ہوئے وہ زو معنی انداز میں بولا تو ہالے نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور پھر جب بات سمجھ میں آئی تو اسی لحاظ سے چہرہ سرخ پڑ گیا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا، آپ بات تو سن لیں پوری۔" وہ خفگی سے بولی۔

"جی فرمایئے، بندہ ہمہ تن گوش ہے۔" وہ صوفے پہ ڈھیر ہوتے ہوئے بولا۔

"میرا کوئزز رزلٹ آیا ہے اور میرے گریڈز سب سے ہائی ہیں۔" وہ چہکتے ہوئے بولی کیونکہ اس کی چھٹیوں کی وجہ سے اس کا سلیبس بہت پیچھے رہ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھی۔

"کانگریجولیشنز! پھر کیا دے رہی ہو آج ٹریٹ میں؟" اس کے دلکش چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ بولا۔

"جو آپ کہیں۔" وہ جلدی سے بولی لیکن اس کی پرتپش بولتی نگاہیں محسوس کرتے ہی دوبارہ بول اٹھی۔

"میں صرف کھانے کی بارے میں کہا ہے۔" وہ باور کرواتی ہوئی بولی تو اس کا بلند قہقہہ بے ساختہ ابھرا۔

"میں نے کچھ کہا؟" وہ متبسم لہجے میں بولا تو وہ جھینپ اٹھی۔

"یرمغان اور کشمالے کی منگنی ہو رہی ہے۔" اچانک ہی وہ بولا تو وہ بری طرح سے چونکی، دل میں اپنوں کی کسک سی جاگی۔

"دونوں کی آپس میں؟" وہ حیرانگی سے بولی۔

"نہیں، یرمغان کی زونائش سے اور مالا کی آریز سے۔" وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا۔

"کب ہو رہی ہے انگینجمنٹ؟" وہ افسردگی سے بولی، وہ سب کے لیے خوش تھی لیکن ان سے دوری اسے یہ خوشی بھی محسوس نہیں ہونے دے رہی تھی۔

"جب تم وہاں جاو گی۔" اس کے سکون سے کہنے پہ اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟" وہ الجھی۔

"مطلب یہ کہ میں باہر سے آیا ہوں، مجھے کوئی روٹی پانی کا پوچھ لو۔" وہ اچانک پینترا بدلتے ہوئے بولا تو وہ چکرا سی گئی۔

"یزدان! میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔" وہ ہلکے سے غصے میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان کی جان! مجھے بھوک میں کچھ سنائی نہیں دیتا اس لیے اب پوچھنا بتانا کھانے کے بعد ہو گا۔" وہ مزے سے کہتا ہوا کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ سلگتی ہوئی اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔

"کل جاتے ہوئے مجھے بھی مینشن لیتے جانا۔" مہرو نے سونے کے لیے پر تولتے خان سے کہا۔

"وہ کس خوشی میں؟" وہ اچنبھے سے بولا۔

CLASSICODUMATERIAL

"وہ اس لیے کہ دبیر خان! میرے بھتیجے بھتیجی کی منگنی ہے۔" وہ سکون سے بولی۔

"مہروبی بی! وہ منگنی شاید آپ بھول رہی ہیں کہ ڈیڑھ ہفتے بعد ہونی ہے۔" وہ بھی اسی انداز میں بولا۔

"تو اب میں کیا مہمانوں کی طرح عین ٹائم پہ جاوں گی ویسے بھی تمہاری لاڈلیاں تو کل سے تیاری کر کے بیٹھی ہیں اب رہے ہم دونوں ماں بیٹا بیچارے تو کل مجھے اور عرشمان کو بھی ادھر چھوڑ دینا کیونکہ تم تو ہوتے ہی آلریڈی ادھر ہو۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"یار تم ادھر جا کے مجھے بالکل ٹائم نہیں دیتی۔" وہ اپنا مسئلہ لے کے بیٹھ گیا۔

"اور تم مجھے 'ادھر' بالکل ٹائم نہیں دیتے۔" اس نے جوابی کاروائی میں بالکل دیر نہیں کی۔

"یہ سراسر الزام ہے مہروبی بی۔" وہ تڑپ کے اٹھا۔

"الزام سمجھو یا کچھ بھی لیکن میں تمہارے بہلاووں میں آنے والی نہیں۔" وہ آنکھیں دکھا کے کہتی سکون سے واشروم میں چلی گئی جبکہ وہ اب مسکراتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ چکا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہمیں یہ سب انگینجمنٹ پارٹی سے پہلے ختم کرنا ہو گا یا بعد؟" لویزا نے خود کی سپیشل ٹریننگ کرواتے ویر سے پوچھا۔

"آپ کا کیا خیال ہے؟" وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

"میرے خیال میں پہلے ہونا چاہیے کیونکہ اب میکس زیادہ بے لگام ہو رہا ہے۔" وہ جلدی میں بول گئی لیکن پھر اندازہ ہونے پہ زبان دانتوں تلے دبا گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

اس کے چہرے پہ پھیلتی سرخی دیکھ کے سب سمیت آریز بھی حیران ہوا کیونکہ اس کی بے نیازی کے بعد اس کا یوں بلش کرنا سب کو متعجب کر گیا۔

"جی پتہ ہے مجھے ماما نے بتایا تھا۔" وہ آہستگی سے بولی تو آریز کے ہونٹوں پہ بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی۔

"پھر ماما نے یہ بھی بتایا ہو گا نا کہ کس کے ساتھ ہو رہی ہے شادی؟" محرم شرارت سے بولی تو سب دلچسپی سے اسے دیکھنے لگے۔

"آپ سب مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟" وہ آریز کی نگاہوں سے بے اختیار جھنجھلاتی بولی تو سب کا قہقہہ ابل پڑا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اصل میں ہم لڑکی کی رضامندی جاننا چاہتے ہیں۔" ہادی نے شرارت سے کہا۔

"لڑکی تو مکمل انکاری ہے اسی لیے تو بچہ ابھی 'آریز بھائی' ہے۔" ماہ زیب جس کا کشمالے سے ایج گیپ بہت کم تھا اور اکثر ان کی ٹھنکتی رہتی تھی وہ آریز اور مالا پہ پوائنٹ مارتا ہوا بولا تو آریز نے بے اختیار اسے ایک کشن کھینچ کے مارا۔

"ماما کہتی ہیں ابھی تو سب بھائی ہیں۔" وہ زیب کو دیکھتی خفگی سے بولی تو آریز اسے دیکھ کے رہ گیا۔

"بس بچے پھر تم صبر کرو یا پھر منگنی کی بجائے نکاح کروالو و گرنہ یہ نہ ہو کہ 'بھائی' ہی سنتے رہے ساری زندگی۔" یرمغان اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا مشورہ دیتے ہوئے بولا تو ان کی طویل ہوتی شرارتوں کے باعث آریز کی بے باک نگاہوں سے گھبراتی کشمالے بھوک کا بہانہ کرتی کچن کی جانب بھاگ اٹھی۔

"شائینگ سٹار! جلدی سے کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں؟" کمبل میں پورا وجود چھپائے لیٹی ہالے کو دیکھتے ہوئے آواز لگائی تو کمبل میں دبکی بظاہر سوئی ہالے نے زور سے آنکھیں میچیں۔

"میری طبیعت بہت خراب ہے، مجھ سے اٹھا ہی نہیں جا رہا۔" وہ یونہی کمبل میں منہ چھپائے آواز میں نقاہت بھرے بولی تو بالوں کو سیٹ کرتے یزدان نے پلٹ کے اس کے چھپے وجود کو سنجیدگی سے دیکھا۔

"آج تمہارا کوئز ہے جو کہ تمہارے کہے کے مطابق بہت اہم ہے لیکن اگر تم نہیں جا سکتی تو ڈزنٹ میٹر میں نکلتا ہوں۔" لاپرواہی سے کہتے ہوئے وہ بے دریغ خود پہ پرفیوم کا چھڑکاو کرنے لگا جبکہ اس کی بات سن کے ہالے حواس چوکنا ہوئے۔

"کالج؟" وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو۔۔تورات کو کیوں کہہ رہے تھے؟"اس نے لب دباتے پریشانی سے سوچااور یہ پریشانی اسے رات سے ہی اس کے کہے الفاظ کے باعث لاحق ہو چکی تھی جس نے رات بھر اس کی نیند اڑائے رکھی تھی۔

ابھی بھی فقط وہ 'ہنی مون' کے خوف سے خود پہ بیماری طاری کیے لیٹی تھی لیکن اب اس کی قطعی غیر متوقع بات سن کے چونک اٹھی اور پھر جلدی سے کمبل چہرے سے ہٹاتی اٹھ بیٹھی۔

"نہیں، میں چلتی ہوں کالج۔"اس نے جلدی سے کہا تو یزدان نے پلٹ کے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ سٹپٹائی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرا مطلب ہے کہ پین کلر لے لیتی ہوں تو ٹھیک ہو جاوں گی۔"
اب کے وہ آہستگی سے بولی تو یزدان کی آنکھیں لحظہ بھر کو چمکیں۔

"اوکے، جلدی سے ریڈی ہو۔" وہ بنا کوئی دوسری بات کیے بولا تو وہ پھرتی سے اٹھی اور اسے دیکھے بغیر واشروم گھس گئی جبکہ وہ کھل کے مسکراتا ہوا اب موبائل پہ میسج کرتا آنے والے وقت کو سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔

"کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میں نے کتنی جلدی اپنی زندگی کا ایک اہم فیصلہ کیا تھا۔" رات کے کھانے کے بعد جب سب معمول کی

طرح اکٹھے بیٹھے چائے پی رہے تھے تو ولی نے چائے کے کپ کو گھورتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"کیسا فیصلہ؟" معاذ سکندر نے الجھ کے اس کی جانب دیکھا تو اس نے نگاہ اٹھا کہ سب کے الجھے تاثرات دیکھے اور پھر نگاہ ہدیٰ کے چہرے پہ ڈالی۔

"اپنی شادی کا فیصلہ۔" اس نے اسی انداز میں جواب دیا جسے سن کے بہت سوں کہ چہرے پہ ناگواری جبکہ باقی سب کے چہرے پہ دبی دبی سی مسکان بکھر گئی۔

"تو اس غلط فیصلے کا احساس آج اتنے عرصے بعد کیونکر ہوا؟" مرینہ سکندر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا تو وہ وحید مراد بننے کی ناکام اداکاری کرتا ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے صوفے سے ٹیک لگاتا چھت کو گھورنے لگا۔

"اس فیصلے کا احساس تو مجھے شادی سے قبل ہو گیا جب وہ ڈاکٹر (آریان) ڈرامائی طریقے سے ہماری لڑکی چھین کے لے گیا اس سے قبل اس کا کزن (جہان) ہیرو کی طرح ہماری کڑی لے گیا وہ تو ہم نے برداشت کر لیا لیکن یار اب پھر سے دو شادیاں ادھر ہی تو میرے ساتھ ہی یہ زیادتی کیوں؟ میرے لیے ادھر لڑکیاں 'مک' گئیں تھیں جو۔۔۔" وہ دلگیر لہجے میں اپنا درد بیان کر رہا تھا جب حمین نے بھاری ہاتھ اس کی گدی پہ دے مارا۔

"تم شکر کرو کہ تمہیں ایک بہت ہی پیاری لڑکی مل گئی ہے و گرنہ تم لائق تھے کسی چماڑن کے جو تمہاری یہ عاشقی کی رگ دو دنوں میں کاٹ کے پھینک دیتی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"تو کیا تمہیں یہ اس وقت نازو (کام والی) سے کم لگ رہی ہے؟" ولی نے گدی سہلاتے ہوئے خود کو گھورتی ہدیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا تو ہدیٰ نے زور سے مٹھیاں بھینچیں۔

"ولی سکندر! چھوٹے نہیں رہے تم۔" معاز نے اسے سنجیدگی سے گھرکا کیونکہ اتنے سال بیتنے کے باوجود وہ ہدیٰ کو زچ کرنے سے باز نہیں آیا تھا بلکہ بچوں کے سامنے بھی وہ اسے یونہی تنگ کرتے رہتا تھا۔

"معاز بھائی! آپ ایک دفعہ ان کا ارمان پورا کر دیں اور انہیں موقع دیں کہ یہ ڈرامائی طریقے سے ایک شادی کر ہی لیں اور پھر آگے کی صورتحال یہ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمالیں۔" ہدیٰ نے تپتے ہوئے کہا تو اس کا لال بھبھو کا چہرہ دیکھ کہ ولی کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔

"کتنا خیال ہے نا تمہیں میرا چلو اسی خوشی میں ڈرامائی شادی کا ارادہ کچھ عرصے کے لیے کینسل۔" ہدیٰ کو دیکھتے ہوئے وہ جس انداز میں بولا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ ہدیٰ اسے گھور کے رہ گئی جبکہ مرینہ بیگم اب اٹھ کے بچوں کو چیک کرنے لگیں کیونکہ یہ وقت ان کی پڑھائی کا تھا جبکہ باقی سب وہیں گپ شپ میں مشغول تھے۔

"ارے واہ! آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔" یزدان شاہ نے جب 'شاہ مینشن' کے ڈائننگ ہال میں قدم رکھا تو معاویہ اسے دیکھتے ہی بولا جبکہ زینی بے تابی سے اٹھتی اس کے گلے جا لگی۔

"کہاں ہوتے ہو اتنے اتنے دن؟ ماما کی بھی یاد نہیں آتی؟" اس کے ماتھے پہ بوسہ دیتی وہ نم آواز میں بولی تو وہ اس کے ہاتھوں کو چومنے لگا۔

"بیگم! کسی دوسرے کے لیے آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے، میرا دل جیلس ہو رہا ہے۔" اس کی نم آنکھیں دیکھتا معاویہ پہلو بدلتے

ہوئے بولا تو زینی نے گھور کے اسے دیکھا تو وہ زینی کے گھورنے پہ تو نہیں ہاں جہان کی زبردست گھوری پہ چپ کر گیا۔

آئم سوری ماما! بس ایک چھوٹا سا کام ہے جس کی وجہ سے بزی رہتا ہوں۔" وہ اس سے نظریں ملائے بغیر بولا اور پھر علیزے کی جانب بڑھا جو اسے والہانہ انداز میں ملنے لگی۔

"ساس کو امپریس کرنے کے چکروں میں ہے۔" معاویہ کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی تو وہ جہان کے کان میں گھسا۔

"یزدان واقعی تمہارا ہی بیٹا ہے نا؟" اس کی فضول گوئی کے جواب میں جہان نے جس سنجیدگی سے سوال کیا تو معاویہ شرمندہ سا ہو گیا۔

"میرا ہی بیٹا ہے لیکن یہ بیوی کو مجھ سے دور رکھتا تھا تو مجھے اپنی سوتن لگتا ہے۔" چونکہ بچپن میں یزدان نے زینی نے غیر معمولی توجہ اور پیار سمیٹا تھا جس کے باعث زینی اکثر معاویہ کو بھی اگنور کر جاتی تھی تو تب سے ہی ان باپ بیٹے میں یہی میٹھی سی نوک جھونک چلتی رہتی تھی۔

"یہی خیال علیزے کا ہوتا ہے تمہارے متعلق۔" جہان سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس کا پورا منہ کھل گیا، وہ ایک نظر اسے اور ایک نظر یزدان کے لاڈ اٹھاتی علیزے کو دیکھنے لگا جبکہ جہان اب اطمینان نے یزدان کی جانب متوجہ ہوا۔

"پارٹنر! کام کیسا جا رہا ہے آپ کا؟" وہ اپنے مخصوص انداز میں بولا تو یزدان نے محتاط نگاہ سب پہ ڈالی۔

"سب ٹھیک ہے۔" اس نے مختصر جواب دیا کیونکہ اس لمحے جہان ایک ظالم سماج دکھ رہا تھا۔

"اوکے تو اپنا کام ایک دو دن میں مکمل کریں اور گھر کو پراپر طریقے سے وقت دیں کیونکہ کشمالے اور یرمغان کی انگیجمنٹ سیریمنی بھی جلد ہی متوقع ہے۔" اس نے اسے ڈھکے چھپے الفاظ میں حکم دیا تو وہ دل مسوس کے رہ گیا جبکہ زینی کے اصرار پہ ناشتہ زہر مار کرتے ہوئے اس کا دل ناشتے سے بھی اچاٹ ہونے لگا۔

"جے !ایک بات کہوں؟" معاویہ نے جوس کے سپ لیتے ہوئے جہان کو مخاطب کیا جو علیزے کی پلیٹ میں آملیٹ رکھتا اسے بولنے کا اشارہ کرنے لگا۔

"جیسا کہ تم کہہ رہے ہو کہ تم نے فورسز (اپنے اکھڑ داماد) سے بات کر لی ہے ہالے کی جلد از جلد تلاش اور گھر واپسی کی تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہالے کے آنے پہ ہم یرمغان، کشمالے اور ہالے کا نکاح کر دیں اور ویرو کی شادی کر دیں۔" معاویہ نے یزدان کو آنکھ مارتے ہوئے جہان کو مشورہ دیا جو کہ مسز حسن شاہ اور احمد شاہ کو بہت بھایا۔

"معاویہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹا، فضول میں دیر نہیں کرنی چاہیے اس لیے آپ کے پاپا (حسن شاہ، احمد شاہ) جیسے ہی گھر آتے ہیں

تو آپ ان سے مشورہ کریں اور نیک کام نمٹائیے، اللہ ہماری بیٹی کو خیر و عافیت سے ہم تک پہنچائے اور ہم سب اس کی بھی خوشی دیکھیں۔" مسز احمد شاہ پر وقار انداز میں بولیں تو سب نے صدقِ دل سے آمین کہا۔

"ہالے کے لیے لڑکا میں چنوں گا۔" معاویہ نے مسز احمد کے بات ختم کرتے ہی چہکتے ہوئے کہا تو یزدان نے سلگ کے اسے دیکھا۔

"معاویہ بھائی! ہم نے ہالے کے لیے لڑکا دیکھ رکھا ہے۔" یزدان کو پیار سے دیکھتی علیزے نے مسکراتے ہوئے کہا تو یزدان کے سنجیدہ چہرے پہ کھلی کھلی سی مسکان بکھر گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"راپنزل! ویرو نظر نہیں آرہا؟"اس نے علیزے کو مخاطب کیا۔

"وہ آج صبح صبح ہی مہرو کی جانب نکل گیا کہہ رہا تھا کوئی ضروری کام ہے۔"علیزے نے جواب دیا تو وہ سر ہلاتے ہوئے جہان کے اشارے پہ اسٹڈی روم کی جانب چل دیا جبکہ باقی سب بھی ناشتہ ختم کرتے اپنے اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہونے لگے۔

"اس قدر باولی کیوں ہو رہی ہو؟ پہلی دفعہ جا رہی ہو کیا ویرو کے ساتھ؟"مہرو نے لویزا کے حواس باختہ چہرے کو دیکھ کے اچنبھے سے

پوچھا کیونکہ ایسی حالت تو آفیشل ڈیٹ پہ بھی نہیں تھی اس کی جو اس وقت ہو رہی تھی۔

"نہیں تو، بس سر میں درد ہے۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے بولی۔

"پھر کچھ دیر ریسٹ کر لو۔" مہرو نے فکر مندی سے کہا جبکہ لویزا نے کچھ فاصلے پہ کال سنتے ویر کو ایک نظر دیکھا۔

"نہیں مم! بہت ضروری کام ہے آج۔" وہ نفی میں سر ہلاتی قریب آتے شاہ ویر کو دیکھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"او کے اپھو جان! ہم نکلتے ہیں، پریشان مت ہویئے گا آپ کی لاڈلی کو کام ختم ہونے پہ مینشن ہی لے کے جاوں گا سیدھا اس لیے انتظار مت کیجیے گا۔" مہرو کی پیشانی چومتے ہوئے وہ مخصوص انداز میں بولا تو مہرو نے دعاوں کے حصار میں انہیں رخصت کیا۔

"پریشان ہیں؟" گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے نسبتاً بے چین دکھتی لویزا سے پوچھا تو وہ چونکی۔

"بس تھوڑی تھوڑی کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی گڑبڑ نہ ہو جائے۔" اس دفعہ چونکہ سارا معاملہ اسی کے سر پہ تھا اور تھا بھی بہت کریٹیکل معاملہ کیونکہ اسی مسئلے کی وجہ سے ہالے کی گمشدگی طویل ہوتی جا رہی تھی اسی لیے وہ تھوڑا پریشان تھی۔

"سب سے پہلے تو اس پریشانی کو اپنے دل سے مکمل طور پہ ختم کریں اور پوری طرح سے ریلیکس ہوں۔" گاڑی ایک سائیڈ پہ روکتے ہوئے اس کی جانب پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے شاہ ویر نے نرمی سے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگی۔

"یہ خیال اپنے دل سے مٹا دیں کہ آپ اکیلی مائیکل کے گھر جا رہی ہیں بلکہ آپ کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ میں وہیں موجود ہوں گا، مائیکل کبھی بھی آپ پہ حاوی نہیں ہو سکے گا اگر آپ اس کا خوف خود سے ہٹا کے اس کے سامنے جائیں گی۔" اس کے ہاتھوں کو مضبوط ہاتھوں میں لیے وہ اسے نرمی و پیار سے حوصلہ دے رہا تھا۔

CLASSICUMATERIAL

"اگر کسی بھی لمحے آپ کو لگے کہ سچویشن آپ کے لیے خطرے کا باعث بن رہی ہے تو آپ دفاعی پوزیشن سنبھال سکتی ہیں بنا کسی اور کا سوچے کیونکہ آپ سب کی عزت سے بڑھ کے کچھ نہیں ہے، سب کو لگتا ہے کہ بابا (جہان حیدر شاہ) بہت طاقتور ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ کسی بھی طاقتور شخص کی کوئی نہ کوئی کمزوری ضروری ہوتی ہے اور جہان حیدر شاہ کی کمزوری ان کی فیملی ہے جس کو ہر دفعہ ٹارگٹ کیا جاتا ہے کبھی علیزے حیدر شاہ کے روپ میں تو کبھی ہالے حیدر شاہ کے روپ میں اس لیے اس دفعہ اپنے اصولوں کے بر خلاف انہوں نے اپنی ہی فیملی کو اپنے کام میں استعمال کیا ہے اس یقین کے ساتھ کے سب ٹھیک ہو گا تو ہمیں اسی یقین کو قائم رکھنا ہے۔" وہ اس کے ہاتھوں کو سہلاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولتا نجانے کیا کچھ یاد کرنے لگا جبکہ لویزا اس کی بات پہ ساری پریشانی جھٹکتی مسکرا دی۔

"آپ فکر مت کریں، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا اور مائیکل اپنے انجام تک ضرور پہنچے گا۔" وہ پر عزم لہجے میں بولی تو شاہ ویر نے مسکرا کے اسے دیکھا اور پھر اسے اس کے فلیٹ سے کچھ دور ڈراپ کرتا وہ خود بھی گاڑی سے اترتا وہیں اسی فلیٹ کے سامنے پہنچ گیا اور حسبِ معمول خود کو بلیک ہڈی میں چھپا لیا۔

"میں آپ کو نوٹس دے دوں گی آپ کاپی کروا لے۔۔۔" کوئز ختم ہونے کے بعد وہ کلاس فیلوز کے متوجہ کرنے پہ ان کی جانب مڑی تو اس کی کلاس کے تین لڑکے اور دو لڑکیاں اس سے نوٹس کا مطالبہ کرنے لگیں تو وہ انہیں جواب دے ہی رہی تھی کہ اپنی کلائی مضبوط

گرفت میں محسوس کرتے ہی اس سے جھٹکے سے مڑ کے دیکھا تو وہ سلگتی آنکھوں سے ان پانچوں کو گھورتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

"کک۔۔ کیا کر رہے ہیں؟" وہ حواس باختہ سی بولی جبکہ ان پانچوں سمیت کاریڈور سے گزرتا ہر سٹوڈنٹ آنکھیں پھاڑے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"یزدان!" سب کی نظریں خود پہ مرکوز پا کے وہ روہانسی ہوا ٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

یزدان کے پلٹ کے اسے ایک گہری سنجیدہ نگاہ سے خود کو دیکھتے پا کے وہ ایک پل کو سہم سی گئی لیکن پھر ارد گرد کھڑے لوگوں کی نگاہوں اور سرگوشیوں سے سبکی کے احساس میں ڈوبتی وہ دوبارہ بول اٹھی۔

"یزدان! سب دیکھ رہے ہیں ہمیں۔"

"یزدان کی جان! اگر اب تمہاری آواز آئی تو میں ایسے طریقے سے چپ کرواوں گا کہ پھر تم کم از کم اس سمسٹر میں تو ان سب سے نظریں نہیں ملا سکو گی۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ اس کی بولتی بند کرواتا اسے یونہی تھامے سب کی نگاہوں سے بے نیاز اپنی گاڑی میں اسے بٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟اب سب مجھے کیا کہیں گے ؟"گاڑی کے چلتے ہی اس کی زبان بھی چل پڑی۔

"شائینگ سٹار !اب اس کا مطلب ہے کہ اب تم خود چاہتی ہو کہ میں ڈرائیونگ چھوڑ کے تمہاری طرف متوجہ ہو جاوں۔"وہ اطمینان نے بولا تو وہ جھلا اٹھی۔

"حد کرتے ہیں آپ بھی اور کوئی بات آتی ہے کیا آپ کو ان فضول باتوں کے علاوہ؟"وہ جھلا کے بولی تو اس نے متبسم نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میرے ساتھ تعلقات بہتر کرلو، میرے بہت سے نئے گسٹس سے بھی متعارف ہو گی۔" وہ ذو معنی لہجے میں بولا تو وہ جلدی سے رخ موڑ گئی۔

"مجھے نہیں جاننے نئے گسٹس۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتی گزرتے مناظر کو دیکھنے لگی۔

"میں آفس میں ڈکلیئر کر چکا ہوں کہ آپ سے میرا کیا رشتہ ہے اس لیے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ رخ موڑتی اسے دیکھنے لگی جو سنجیدگی سے ڈرائیونگ کرتا ہوا نجانے بیک ویو مرر پہ بار بار نگاہ کیوں ڈال رہا تھا جبکہ وہ گاڑی بھگاتے یزدان کے دماغ میں اس وقت صرف

اور صرف کچھ دیر قبل ہالے کے نزدیک کھڑے تینوں لڑکوں میں سے ایک لڑکے کا ہالے کو بغور اوپر سے لے کے نیچے تک جانچنا اور پھر جیب سے موبائل نکال کے اس پہ کچھ دیکھنا اس بری طرح سے کھٹک رہا تھا کہ اس وقت وہ بنا کسی چیز کی پروا کیے بنا سوچے سمجھے اسے ساتھ لیتا وہاں سے نکلتا بنا اور اب اس کی توقعات کے مطابق ایک گاڑی ان کی گاڑی سے کچھ فاصلے پہ ان کا تعاقب کرتی چلی آ رہی تھی۔

اس نے ہالے کی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کیں تو جلدی سے خود کو کمپوز کرتا ہوا جیب سے موبائل نکالتا ایک محتاط نگاہ عقب میں ڈالتا کسی کو میسج کرنے لگا۔

"کوئی مسئلہ ہے کیا؟"اس کی خوفناک سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے وہ ساری باتیں فراموش کیے پریشانی سے بولی تو میسج کرتے یزدان نے موبائل سے نگاہ ہٹا کے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرایا تو ہالے کا دل دھڑک اٹھا۔

"ہنی مون کی ٹکٹس فائنل نہیں ہو رہیں تو اس لیے مجھے غصہ آرہا ہے۔"وہ اطمینان کے ساتھ بولتا اسے بے اطمینان کر گیا تو وہ گڑبڑاتی ہوئی سیدھی ہو کے بیٹھ گئی جبکہ وہ پھر سے کام میں مگن ہو گیا۔

"کدھر جا رہے ہیں ہم؟ یہ راستہ تو گھر کی طرف نہیں جاتا۔"کچھ دیر گزرنے کے بعد احساس ہونے پہ وہ دوبارہ پریشانی سے بولی تو موبائل ڈیش بورڈ پہ ڈالتے ہوئے وہ سکون سے بولا۔

"ہنی مون نہ سہی ایک آفیشل ڈیٹ ہی سہی اپنی ذاتی بیوی کے ساتھ۔" وہ جان بوجھ کے اس کا دھیان بھٹکانے کو ایسی باتیں کر رہا تھا جو ہالے کو کسی دوسری جانب متوجہ کیے بغیر گڑبڑا رہی تھیں۔

"اسی لیے آپ مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے تھے۔" وہ ایک دم منہ بناتی ہوئی بولی اور پھر احساس ہونے پہ لب دانتوں تلے دباتی ڈرتے ڈرتے اسے دیکھنے لگی جس کا متبسم چہرہ اس وقت سپاٹ تھا اور وہ اس کے سرد تاثرات سے کچھ بھی اخذ نہ کر سکی۔

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ کہہ نہ سکی جبکہ یزدان کی نگاہ اپنی گاڑی اور تعاقب کرتی اڑی کے بیچ نامحسوس انداز میں نمودار ہوتیں مختلف رنگ

کی گاڑیوں پہ تھی جو کچھ اس کی گاڑی سے آگے نکل گئیں اور کچھ نے اس گاڑی اور ان کی گاڑی کے درمیان بلاک سا بنا دیا اور یہی مہلت اسے چاہیے تھے جس کے انتظار میں وہ فضول گاڑی بھگا رہا تھا۔

مہلت ملتے ہی اس نے گیئر بدلا اور ہالے کو سیٹ بیلٹ لگانے کا اشارہ کرتے ہوئے گاڑی کو تیز سپیڈ سے یوں بھگانا شروع کیا کہ اس کی گاڑی گاڑیوں کے ریلے سے یوں نکلتی چلی گئی کہ تعاقب کرتی گاڑی میں بیٹھے نفوس یہ جان ہی نہ سکے کہ انہیں کس طریقے سے ٹریپ کیا گیا تھا۔

"اوہ شٹ! سارا کام گڑ بڑ ہو گیا؟" یزدان کے نمبر سے آنے والے میسج کو پڑھتے ہوئے شاہ ویر میز پہ مکہ مارتے ہوئے بڑ بڑایا تو معاویہ اور معاذ چونکے۔

"کیا ہوا؟" دونوں نے جلدی سے پوچھا لیکن اس سے قبل کے وہ دونوں کو کوئی بھی جواب دیتا خان اور جہان تیزی سے آفس میں داخل ہوئے۔

"ہالے کے کالج میں مائیکل (حازم عرف عام میکس) کے لوگوں نے اسے پہچان لیا ہے جس کی وجہ سے پارٹنز اور ہالے کا تعاقب شروع ہو چکا تھا، وہ سب تو ختم کروا چکا ہوں لیکن لویز امائیکل کے ساتھ اس کے گھر جانے کے لیے نکل چکی ہے۔" جہان اپنے پرسنل موبائل سے

CLASSICURDUMATERIAL

مختلف نمبرز ملاتا تیزی سے بولتا جارہا تھا جب کے اس کی باتیں سن کے سب کے چہروں کے رنگ تیزی سے بدلے۔

"آپ لویزا کو میسج چھوڑ دیں کہ وہ ہالے کے بارے میں جان چکا ہے یا جاننے والا سوبی کیئر فل۔" خان نے دل میں پنپتی نے انتہا پریشانی کو تحمل کے پردے میں چھپاتے ہوئے جہان سے کہا تو جہان نے اسے دیکھا۔

"خان! لویزا میری بیٹی ہے، میرے گھر کی عزت ہے اور مجھے ہالے اور کشمالے کی طرح ہی عزیز ہے اور میں اپنی بیٹی پہ کبھی آنچ نہیں آنے دوں گا، اگر ہالے کی جگہ لویزا ہوتیں تو میں ہالے سے بھی وہی سب کرنے کو کہتا جو آپ لویزا کر رہی ہے اور اگر خدانخواستہ کسی نے بھی

میری بیٹیوں کی طرف بری نگاہ ڈالی تو جہان حیدر شاہ ہر مصلحت کو ہٹا کے، بنا انتقام کی جنگ سے ڈرے ان سب کے سینوں میں گولیاں اتار دے گا۔" خان کو سینے سے لگاتا وہ مضبوط لہجے میں بولتا خان کو اپنے خوبصورت انداز میں تسلی سے نوازنے لگا تو اس کے وعدے پہ خان نے ایک سکون سا دل میں اترتا محسوس کیا۔

"لویزا میری بہت بہادر اور معاملہ فہم بیٹی ہے، اس تک میسج پہنچ چکا ہے مجھے امید ہے وہ ہماری اینٹری سے قبل صورتحال کو قابو میں ہی رکھے گی۔" جہان ایک نظر ان پہ ڈالتے ہوئے بولا تو شاہ ویر چونکا۔

"لیکن بابا! مائیکل اور لویزا کے پیچھے میں اور یزدان جانے والے تھے۔" شاہ ویر نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"اب مائیکل المعروف میکس کا سامنا جہان حیدر شاہ سے ہونا بہت ضروری ہے، اس لیے میں اور خان بھی آپ لوگوں کے ساتھ وہاں جائیں گے کیونکہ ہالے کی موجودگی کا علم ہونے کے بعد آپ کو لگتا ہے کہ وہ اکیلا ایکشن پلان کرے فایا اس کی بیک پہ کوئی موجود نہیں ہوگا؟" جہان نے سخت لہجے میں کہا تو شاہ ویر اثبات میں سر ہلا گیا۔

"معاویہ! تم معاز کے ساتھ مل کے میکس کے پاکستان میں موجود تمام کالے دھندوں کے فوری ثبوت و شواہد تیاری کرو، وہ پاکستان میں جس جعلی پاسپورٹ سے گھسا اسے فوراً اس کے آفس میں جمع کروائے سامان سے نکالنے کی کوشش کرو مطلب کے میکس تک جانے سے قبل اس کے یہاں سے بھاگنے کے تمام ذرائع پہ تم لوگوں کی لیگل حد بندیاں لگی ہونی چاہیے۔" وہ پروفیشنل انداز میں آچکا تھا۔

"ویر! آپ نکلیں فوراً اور میکس کے فلیٹ کے نزدیک لوکیشن پہ اپنی پوزیشن کو سیٹ کر کے انہیں ٹارگٹ کریں جبکہ ہالے کو اپارٹمنٹ چھوڑنے کے بعد یزدان آپ کو جوائن کر لے گا۔" اس نے حکم جاری کیا۔

"جہان! اب ہالے گھر نہیں جا سکتی؟ اور کیا ہم آفیشلی مدد نہیں لے سکتے؟" معاز سکندر شاہ ویر کے نکلنے سے قبل بولے تو ویر رک سا گیا۔

"ہالے ایک دم سے مینشن میں جائے گی تو ہالے اور باقی سب کے ذہنوں میں جو سوال اٹھیں گے وہ سارا کام خراب کریں گے اس کے علاوہ ہالے ابھی انڈر آبزرویشن ہے اس لیے اسے باہر نکالنا سراسر

بیوقوفی اور اتنے عرصے کے پلان پہ لات مارنا ہو گی اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم ڈائریکٹ ٹیم کو انوالو نہیں کر سکتے لیکن سول میں کچھ آفیسرز اس کے فلیٹ کے ارد گرد ایکٹو پوزیشن میں کھڑے ہیں۔" جہان انہیں تفصیل سے فراہم کرتا ہوا اپنا موبائل نکال کے چیک کرنے لگا تو ایک دم سے اس کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگیں۔

"میں اس جنگ کو بہت پرامن طریقے سے ختم کرنا چاہتا تھا لیکن اب ناگزیر ہو چکا ہے کیونکہ وہ شخص تمام حدیں کراس کر چکا ہے۔" موبائل فون زور سے دیوار پہ مارتے ہوئے وہ ویر کے نکلنے سے قبل خان کو اشارہ کرتا ہوا باہر کی سمت بھاگا تو عرصے بعد اس کے اس ڈیول روپ کو دیکھ کے معاویہ ایک دم سے بوکھلا گیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے لیپ ٹاپ اپنی طرف گھسیٹتا معاز کی مدد سے اپنے حصے کا کام کرنے لگا جبکہ شاہ ویر بھی ان کے پیچھے نکل چکا تھا۔

..----------

"آپ آج کر کیا رہے ہیں؟" انتہائی ریش ڈرائیونگ کے بعد وہ بنا کہیں رکے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں پہنچے تو حواس بحال ہوتے ہی ہالے نے پانی پیتے یزدان سے پوچھا۔

"آج صبح سے تو کچھ بھی نہیں کیا بلکہ میں تو تمہارے قریب ہی نہیں گیا تو کچھ کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" وہ بات سے الٹ مطلب نکالتا ہوا ذو معنی لہجے میں بولا تو وہ سلگ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کسی وقت اس ٹھر کی پن کو بند بھی کر دیا اور کوئی سی۔۔۔" وہ بلند آواز میں نجانے کیا بولنا چاہ رہی تھی کہ اس نے درشتگی سے اس کا بازو کھینچتے ہوئے اپنے قریب کیا تو اس کو ایک دم سے بریک لگی، اس کے مضبوط سینے سے ٹکراتے ہی اس نے نگاہیں اٹھا کہ اسے دیکھا جو سلگتی نگاہوں سے اسے تک رہا تھا۔

"کتنا عرصہ گزر چکا ہے تمہیں یہاں میرے ساتھ رہتے ہوئے؟" ٹھنڈے لہجے کی تاثیر نے اس کے وجود میں خون کی گردش ایک دم سے روک دی تھی۔

"ا۔۔۔۔ سال ہونے کو ہے۔" اس کی گرفت، اس کی قربت، اس کا لمس اور سب سے بڑھ کے اس کا انداز اسے سہار رہے تھے۔

"کب دکھایا میں نے تمہیں ٹھرک پن؟ بلکہ یہ بتاوں کہ ٹھرک پن ہوتا ہے؟" اس کے شانوں کے گرد گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ اسی انداز میں بولا تو اس کا چہرہ سبکی اور شرم کے احساس سے سرخ پڑنے لگا۔

"بیوی ہو تم میری، تم سے محبت کرنا، فرینک ہونا، مذاق کرنا بلکہ تمہاری زبان میں ٹھرک جھاڑنا حق ہے میرا اور میں نے حق ابھی استعمال ہی نہیں کیا۔" اس کی شرمندگی، خاموشی اور رونے کو پر تولتے چہرے کو دیکھ کے اس نے اپنا لہجہ نسبتاً دھیما کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں جانتا ہوں پسند ہونے کے باوجود میں تمہاری چوائس کبھی بھی نہیں رہا ہوں لیکن یہ جاننے کے باوجود میرے لیے تم سے دستبردار ہونا ممکن نہیں تھا اور اس کے لیے میں نے وہی کیا جو مجھے بہتر لگا اس کے بعد میں نے کوشش کی ہے تمہیں ہرٹ نہ کر سکوں پھر بھی ایسا الزام جبکہ یہ جانتے ہوئے کہ جیسے الزام مجھ پہ لگائے گئے ہیں ان کے باوجود میرا تم سے اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرنا کس قدر جان جوکھوں کا کام ہے لیکن میں نے ایسا کیا اور اس کی وجہ صرف تم ہو۔" اس کی دوٹوک کھلم کھلا باتوں سے اس کے چہرے کی رنگت تپنے لگی تھی جبکہ ہاتھ پسینے سے بھیگنے لگے تھے۔

"آ۔۔آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں، آپ میری بات نہیں سن رہے تھے تو میں نے بنا سوچے سمجھے بول دیا۔" اس کی بولتی گرفت سے بری

طرح گھبراتی وہ گلا کھنگارتی خود میں بہت سی ہمت جمع کرتی آہستہ آواز میں بولی کیونکہ وہ اس وقت جس روپ میں تھا اس سے کچھ بعید نہ تھا۔

"مسز ہالے شاہ! مرد بہت عجیب ہوتا ہے اور بالخصوص شوہر آپ کا کہا چھوٹا سا لفظ اس کی ایسی رگ کو دبا دیتا ہے کہ پھر اس کی شدتوں سے بچ پانا بے حد مشکل ہوتا ہے اس لیے کوشش کرنا کہ جب تک خود کو آمادہ نہ کر سکو میری اس رگ کو مت دبانا ورنہ جذبات کو طوفان تمہارے وجود کو بہا کے لے جائے گا۔" اس کے چہرے کے گرد دونوں ہاتھ رکھے وہ بھاری لہجے میں بولتا ہالے کو چہرہ جھکانے پہ مجبور کر گیا جبکہ سینے میں اودھم مچاتی دھڑکنیں پاگل ہونے کو تھیں۔

"مم۔۔میں جاوں؟"اس کی پر تپش نگاہوں سے پگھلتی وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی تب ہی جلدی سے بولی لیکن وہ اس کی بات کے جواب میں اس کے چہرے پہ جھکا تو ہالے کی پاگل دھڑکنیں اس پل سست پڑنے لگیں۔

اس کی گرفت میں موجود شدت اور محبت نے اس پل ہالے شاہ کو اس کے پیروں سے لڑکھڑانے پہ مجبور کرتے ہوئے یزدان کے گرد گرفت جمانے پہ آمادہ کیا تو بے بسی کے احساس سے اس کی پلکیں نم پڑیں تو وہ ہولے سے پیچھے ہٹا۔

"اب ایسی کاروائی کے بعد جوابی حملہ کے لیے تو تیار رہنا چاہیے۔"اس کے بری طرح سے سرخ ہوتے چہرے اور کپکپاتے وجود کو گہری نگاہ

سے دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تو اس نے سلگ کے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا لیکن اس پل اس کی نگاہوں سے جھلکتی چمک نے دوبارہ پلکوں کو لرز کے جھکنے پہ مجبور کر دیا۔

"میں باہر جا رہا ہوں، آج شاید لیٹ واپسی ہو اس لیے میرا انتظار مت کرنا اور کھانا کھا کے سو جانا۔" کچھ پل اس کے ملائمت سے بھرپور چہرے کو نہارتے ہوئے وہ نارمل انداز میں بولتا اس کی ہیشانی چومتے ہوئے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا خارجی دروازے کی طرف بڑھا جبکہ وہ وہیں کھڑی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی اور پھر اس کے نکلنے پہ دروازہ لاک کرتی ڈھیلے قدموں سے چلتی وہیں لاونج کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

اسے گئے آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا جب ڈور بیل کی آواز پہ وہ بری طرح چونکی اور گھڑی پہ نگاہ ڈالتی دروازے کی سمت بڑھی۔

اور دروازہ کھولتے ہوئے وہ یہ بات بھول گئی کہ یزدان حیدر شاہ ہمیشہ دروازہ اپنے پاس موجود چابی سے کھول کے آتا تھا لیکن وہ کچھ دیر قبل کے لمحات کے زیرِ اثر بنا سوچے سمجھے دروازہ کھول گئی لیکن جب نگاہ توقع کے برخلاف چہرے سے ٹکرائی تو اسے انہونی کا احساس ہوا لیکن اس کے کسی بھی سوال سے قبل سامنے کھڑے دو نفوس میں سے ایک آگے بڑھا اور ہاتھ میں تھاما کلوروفام سے بھیگا رومال متوحش کھڑی ہالے شاہ کی ناک پہ رکھ گیا اور وہ اپنے بچاؤ کے لیے کچھ بھی نہ کر سکی اور وہیں فرش پہ ڈھیر ہونے لگی جبکہ ڈوبتے ذہن میں اس وقت جہان حیدر شاہ، علیزے حیدر شاہ اور یزدان حسن شاہ کی تصویر بہت واضح تھی۔

"ماما! میں ماموں کے گھر چلی جاوں؟" کشمالے نے علیزے کی گود میں سر رکھے رکھے اس سے استفسار کیا تو علیزے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

"اب یہ کیا بات ہوئی ماما؟ زونائش آپو کی بھی شادی ہے تو میں نے ان کی طرف بھی تو جانا ہے نا۔" وہ جھنجھلا کے بولی کہ جب سے رشتے کی بات چلی تھی وہ زچ ہوا ٹھی تھی۔

"اور آریز بھائی کی بھی تو شادی ہے تو جانا اور بھی بہت ضروری ہے، ہے نا مالے؟" پری چائے کا ٹرے لیے ہال میں داخل ہوئی تو مالا کی بات سن کے اسے چھیڑنے لگی۔

"پری چچی! آپ تو کم از کم تنگ کرنا بند کریں نا۔" وہ روہانسی ہوا ٹھی۔

"بچے تم مجھے پری آپی بھی بلا سکتی تھی یہ اپنے چچا حضور کی طرح مجھے بڑے ہونے کا احساس دلانا ضروری تھا۔" اس کی دوسری بات کو سرے سے نظر انداز کرتے ہوئے پری کو اس کے طرزِ تخاطب سے اختلاف ہوا جبکہ علیزے دھیمے سے انداز میں ہنس دی۔

"جی میں آپ کو احساس دلانے کی کوشش میں ہوں کہ آپ ایسی عمر میں نہیں ہیں کہ مجھے یوں چھیڑیں۔" وہ نروٹھے لہجے میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بھئی میں کیوں نہیں چھیڑ سکتی؟ بھابھی ہو تم میری ہونے والی، ٹھیک کہہ رہی نا پھپھو؟" پری جوش سے بولتی علیزے سے بھی تصدیق بیان لینے لگی۔

"بھابھیاں ابھی تلاش کی جا رہی ہیں اور خود دیکھیں شادی کی اتنی جلدی تھی کہ بھابھی سے بڑے بچے ہیں خود کے۔" آریان جو نائٹ ڈیوٹی کے بعد ابھی سو کے اٹھا اس کی بات اچکتے ہوئے بولا تو علیزے اور کشمالے کھل کے ہنس دیں۔

"اپنے زہن کوری کال کریں ہاں زرا کے شادی کی جلدی کس کو تھی؟ میرے کمرے میں زبردستی آ کے مجھے شادی کے لیے فورس کرنے والا کون تھا؟" وہ خفگی سے اسے دیکھتی ہوئی بلند آواز میں بولی تو

آریان کے بلند قہقہہ اور آنکھوں کی شرارتی چمک نے اسے احساس دلایا کے وہ کیا بول گئی تھی۔

"پری واقعی! یہ گھنا میسنا ڈاکٹر تمہارے کمرے میں گھس کے تمہیں شادی کے لیے فورس کرتا رہا تھا؟" آیت اور لاریب جو ابھی ہال میں آ کے بیٹھی تھیں انہوں نے شریر انداز میں اسے چھیڑا تو دونوں میاں بیوی بیک وقت جھینپ گئے۔

"آپ لوگوں نے اپنی بحث شروع کر دی ہے، ماما آریز بھائی ابھی گھر نہیں ہوں گے تو میں سب سے مل آتی ہوں اور زونائش آپو کی شاپنگ بھی دیکھ لوں گی۔" وہ جلدی سے علیزے کے کندھے کو ہلاتی دوبارہ اپنی التجا سامنے لائی تو علیزے اسے دیکھ کے رہ گئی۔

"باقی ساری باتیں ٹھیک ہیں، چلی جاو آپ لیکن خدارا بچے کو بھائی کہنا بند کر دو۔" لاریب اسے ساتھ لگاتی ہوئی متبسم لہجے میں بولی تو وہ خجل سی ہوتی ان کے سینے میں چہرہ چھپانے لگی۔

"عادت ہے چچی۔" وہ منمنائی۔

"اپنی ماما سے پوچھیں عادتیں کیسے بدلی جاتی ہیں؟ کیوں مسز حیدر شاہ؟" آیت نے علیزے کو ایک لطیف سا اشارہ دیا تو اس کا چہرہ گل و گلنار ہونے لگا جبکہ کشمالے سمیت سب علیزے کے چہرے کو دیکھ کے ہنس دیے۔

"تم پریشان لگ رہی ہو، خیریت؟" حازم (مائیکل) نے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے ویرا سے پوچھا جس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔

"اونہوں! نہیں تو۔" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی جبکہ دماغ میں دھکڑ سے چل رہے تھے جب سے کان میں لگی چنے کے دانے برابر منی چپ سے اسے جہان کا میسج ملا تھا جبکہ وہ دعا کر رہی تھی کہ اس کے ساتھ موجود ہوتے ہوئے حازم ہالے کے بارے میں کچھ بھی نہ جان سکے۔

"کیسا لگا تمہیں میرا غریب خانہ ؟" فلیٹ میں داخل ہوتے ہوئے اس نے چاروں طرف نگاہ دوڑاتی سیاہ شلوار قمیض کے ساتھ اورنج ڈوپٹہ لیے کھڑی ویرا سے پوچھا۔

"بہت اچھا ہے۔" وہ اس مناسب سے فلیٹ کو دیکھتی نارمل انداز میں بولی اور اس کے اشارہ کرنے پہ صوفے پر براجمان ہو گئی تو وہ بھی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھا تو ویرا نے بمشکل خود پہ قابو رکھا۔

"مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں یوں آج اپنے فلیٹ پہ دیکھ کے۔" اسے سر تا پا گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ والہانہ پن سے بولا تو اس کی نظروں سے جھلکتی غلاظت سے گھبراتی وہ متبسم لہجے میں بولی۔

"آپ کے ہاں مہمان کو چائے پانی پوچھنے کا رواج نہیں ہے کیا؟" وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی کہ بائیں جانب بنے جدید طرز کے کچن میں سے جیمز ہاتھ میں مختلف لوازمات سے سجی ٹرے لیے ان کی طرف بڑھنے لگا تو ویرا نے بظاہر الجھ کے میکس کی جانب دیکھا۔

"ڈونٹ وری، میرا دوست ہے اور میرے ساتھ فلیٹ شیئر کرتا ہے۔" وہ نارمل انداز میں بولا تو اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے مروتاً اسے ہیلو کہا جو ایکسرے کرتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ویرا! کھانے کی کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔" اس کے کان میں ویر کی سنجیدہ آواز گونجی تو وہ چوکنا ہوئی۔

"لو ناکچھ۔" میکس نے اسے اشارہ کیا تو وہ مسکرائی۔

"ضرور لوں گی لیکن تھوڑی دیر تک، آپ کیا مجھے بھگانے کی کوشش میں ہیں جو یوں جلدی جلدی مہمان نوازی کر رہے۔" وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ اپنے کارڈز کھیل رہی تھی۔

"ارے نہیں جناب! میں تو تمہیں ہمیشہ کے لیے یہیں رکھ کہ تمہاری خاص الخاص طریقے سے مہمان نوازی کرنا چاہتا ہوں اگر تم اجازت دو تو۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے عجیب سے لہجے میں کہتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ جمانے ہی لگا تھا کہ جیمز تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"میکس! موبائل چیک کرو جلدی سے اپنا۔" اس کی خشونت بھری آواز پہ ایک پل کو ویرا کا دل سکڑا جبکہ اس کی نگاہیں خود پہ مرکوز پا کے وہ جلدی سے حلق تر کرتی کمپوز ڈ کرنے لگی جبکہ میکس اپنا موبائل دیکھنے لگا اور جیسے جیسے نگاہ میسج پہ جا رہی تھی ویسے ویسے اس کی آنکھوں میں سرخی چھانے لگی تھی۔

"جھوٹ کیوں بولا تم نے مجھ؟" اچانک موبائل سے نگاہیں ہٹا کے اس نے چبھتی نگاہ ویرا پہ ڈالی تو اس نے الجھ کے اس سے پوچھا۔

"کیسا جھوٹ؟"

"تم نے آج تک مجھ سے کون کون سا جھوٹ بولا ہے؟" وہ کاٹ دار لہجے میں بولا جبکہ جیمز کی چبھتی نگاہیں بھی اسی پہ مرکوز تھیں۔

"کیسی الجھی الجھی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ کیسے جھوٹ کی بات کر رہے ہیں آپ؟" اس نے الجھے لہجے میں پوچھا تو اس نے موبائل اس کے سامنے کیا جس میں ہالے اور یزدان کی تصویر تھی۔

"ہالے؟" وہ بے یقینی سے تصویر دیکھتی منہ پہ ہاتھ رکھ گئی۔

"یہ ہالے کی تصویر آپ کو کہاں سے ملی اور یہ یزدان بھائی بھی ساتھ ہیں، یہ کب کی تصویر ہے؟" وہ صدمے سے گنگ پے در پے اس سے سوال پوچھنے لگی تو میکس کی آنکھوں میں ہلکی سی الجھن تیرنے لگی۔

"یہ کچھ گھنٹے پہلے کی تصویر ہے اور تمہارے جہان انکل کی گمشدہ بیٹی اپنے کزن کے ساتھ کالج میں مزے کر رہی ہے اور تم مجھ سے جھوٹ بولتی رہی۔" اس کا لہجہ دھیرے دھیرے تہذیب کا چولہ اتار رہا تھا جو فلیٹ سے کچھ فاصلے پہ ٹارگٹس سنبھالے نفوس پہ گراں گزر رہا تھا۔

"میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی؟ اس جھوٹ سے فائدہ کیا ہوگا مجھے اور سب سے بڑی بات یہ خبر بالکل سچ ہے کیونکہ جہان انکل اپنی مسز سے بہت پیار کرتے ہیں تو وہ ان سے تو جھوٹ نہیں بولیں گے نا کہ ہالے کی گمشدگی کے بارے میں۔" وہ یقین دلانے والے لہجے میں بولتی میکس اور جیمز کو ڈانواڈول کر دیا تھا۔

"پھر تمہاری باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں جان بوجھ کے بھاگے ہوئے ہیں۔" تصویر کو کینہ توز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے میکس بولا تو یزدان نے زور سے مٹھیاں بھینچیں۔

"اس بات کا مجھے نہیں پتہ کیونکہ میں مینشن کے کسی بھی فرد سے بہت فرینک نہیں ہوں۔" وہ لاپرواہ انداز میں بولی تو وہ چند پل اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر ہولے سے مسکرایا۔

"پھر مجھ سے تو فرینک ہونا؟" وہ دلکشی سے بولا تو وہ بمشکل مسکرائی۔

"کوئی شک ہے آپ کو۔" اس کو ایک دم سے ویر کی سیاہ تنبیہی نگاہیں یاد آئیں تو دل نے ایک دم سے لے بدلی۔

"اوکے تم ادھر بیٹھو میں چینج کر کے آتا ہوں، پھر کھل کے بات کرتے ہیں۔" جیمز کو اشارہ کرتے ہوئے وہ اسے بولتا منظر سے ہٹا تو ویرا نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پہ انگلی ماری تو اسے میکس کے کمرے کا منظر دکھائی دینے لگا جہاں وہ کال ملاتا ہوا کسی سے رابطہ میں مصروف ہو چکا تھا۔

"بابا! کدھر ہیں یزدان؟" جہان اور خان ویر سے بھی پہلے نکلے تھے لیکن وہ میکس کے فلیٹ تک نہیں پہنچے تھے اسی لیے عرصے کے انتظار کے بعد ویر یزدان سے مخاطب ہوا تو یزدان چونکا۔

"پارٹنر کا تو ادھر آنا پلان میں شامل ہی نہیں تھا۔" اس نے پرسوچ نگاہ ویر کے چہرے پہ ڈالی۔

"ہاں لیکن جب ہالے کے منظر پہ آنے کی خبر ان تک پہنچی تو وہ نجانے کیا پڑھ کے بہت غصے سے نکلے تھے آفس سے۔" ویر مدہم لہجے میں بولا تو یزدان کے دماغ کی بتی فوراً جل اٹھی۔

اس نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور ہالے کا نمبر ملانے لگا جو کہ ناٹ رسپانڈ تھا، اس کے چہرے کی رنگت ہولے ہولے متغیر پڑنے لگی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیا ہوا؟" ویرا کے ٹریسر سے شو ہوتے مناظر کو دیکھتا ویر یزدان کے فق چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی ٹھٹھکا۔

"ہالے!" اس کے لب سرسرائے۔

"کیا ہوا ہالے کو؟" ویر نے متوحش لہجے میں پوچھا کیونکہ اس لمحے سب ہالے کی طرف سے پر سکون کو چکے تھے اور کسی کا بھی دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔

"ہالے ڈیپارٹمنٹ سے غائب ہے۔" یزدان کی سرد آواز پہ ویر، میکس کے ہال میں بیٹھی ویرا اور ان کے ساتھ ان کی پرسنل ٹیم کے دونوں میمبرز اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔

"زونی آپو! میں صرف اور صرف آپ سے ملنے کے لیے آئی ہوں، ماما تو آنے ہی نہیں دے رہی تھیں۔" کشمالے زونائش کی شاپنگ دیکھتے ہوئے جوش سے بولتی ساتھ ساتھ فریش جوس کے سپ لے رہی تھی۔

"ہماری ماماوں کے دماغ ہل گئے ہوئے، ابھی کچھ فائنل بھی نہیں ہوا لیکن یہ ہمیں چھپا کے بٹھا بھی چکی ہیں۔" زونائش بھی مکمل تپی ہوئی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو کیا خیال ہے یہ پردہ ختم کر کے تم لوگوں کے ہونے والے شوہروں سے تم لوگوں کی ملاقاتیں کروائیں؟" حوریہ اپنے چار ماہ کے بیٹے ضیغم کو جھلاتی شرارت سے بولی۔

"جی نہیں۔" دونوں بیک وقت جھینپتے ہوئے بولیں۔

"مرینہ ممانی! میں کھانا کھا کے جاوں گی اس لیے مزے مزے کی ڈشز بنوائیں۔" وہ فلور کشن پہ سر رکھتی وہیں ڈھیر ہوتی زور سے بولی۔

"یہ فرمائشیں اب دریہ چچی سے کیا کرو تو ساس بہو میں انڈر سٹینڈنگ ہو گی۔" حوریہ نے پھر سے چھیڑا۔

"ہماری پہلے سے ہی بہت اچھی انڈر اسٹینڈ نگ ہے۔" دریہ محبت سے بولی تو کشمالے حوریہ کو زبان چڑانے لگی۔

"مالا! علیزے کیسی ہے؟ وہ بھی آپ کے ساتھ آجاتی۔" ژالے وہیں ان کے قریب بیٹھتی اس سے مخاطب ہوئیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی، ہال کا دروازہ کھولتے ہوئے آریز، عارب کے ساتھ یرمغان داخل ہوا تو کشمالے اور زونائش کے علاوہ سب کی زوردار ہنسی چھوٹ پڑی جس پہ تینوں لڑکے حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگے لیکن جیسے ہی نگاہ لاپرواہی سے لیٹی کشمالے اور زونائش کے لٹکے ہوئے روہانسے چہروں سے ٹکرائی تو ان کی ہنسی کی بابت سمجھ آنے پہ ان کے لب بھی مسکرا دیے جبکہ انہیں مسکراتے ہوئے دیکھ کہ وہ سیدھی ہو بیٹھیں۔

"لیں جی آپ کی ملاقاتوں کا تواریخ اوپر سے ہی ہوا ہے جو یہ بن بلائے مہمان بنے بے موقع ووقت تشریف لے آئے ہیں۔" حوریہ پھر شریر ہوئی تو وہ اسے آنکھیں دکھانے لگیں جبکہ وہ اطمینان سے صوفے پہ بیٹھ گئے۔

"کیسی ہو زونا؟" یرمغان سکون سے بولا تو سب دلچسپی سے زونا کو دیکھنے لگے۔

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" وہ آہستہ آواز میں بولی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں بہت پیارا ہوں، دیکھ کہ بتاوہاں زرا ہوں کہ نہیں؟" اس کا انداز ہمیشہ کی طرح دوستانہ اور نرم تھا جسے سن کے سب مسکرا دیے جبکہ زونا خجل سی ہونے لگی۔

"علیزے پھپھو کیسی ہیں؟" اسے اور کچھ نہ سوجھا تو یہی پوچھ بیٹھی جبکہ آریزماں کے گھورنے کی پرواہ کیے بغیر کشمالے کو تارنے میں مصروف تھا۔

"علیزے پھپھو کا یہ مالے نہیں بتایا کیا اتنی دیر سے؟ ابھی جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاوہاں مجھے۔" وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولا تو زونا نے ادھر آتی ہدیٰ اور مرینہ کو شکایتی نگاہوں سے دیکھا اور پھر مرے مرے انداز میں بولی۔

"پیارے ہیں۔" اس کے الفاظ سن کے سب مسکرا دیے۔

"حدِ ادب لڑکی! دو بھائیوں کے سامنے اپنے ہونے والے شوہر کی تعریف کر رہی ہو۔" عارب نے اسے چھیڑا تو وہ واقعی چھڑ گئی۔

"تو جب وہ تعریف کروا رہے تھے تب یہ دو بھائی کیوں چپ تھے؟" وہ چٹخی۔

"بھئی ہم تو چپ تھے کہ تم تعریف نہ کر کے اس کی ستھری کر دو گی لیکن تم نے تو فوراً تعریف کر دی۔" آریز نے بھی شرارت کو طول دیا تو اس نے شاکی انداز میں انہیں دیکھا۔

"بس کرو سب، بچیوں کو یوں تنگ مت کیا کریں، ابھی تو منگنی بھی نہیں ہوئی تو سب پہلے جیسے ہی بات چیت کیا کریں، باہمی اعتماد بڑھتا ہے اور بہت سی الجھنیں بھی سلجھ جاتی ہیں۔" مرینہ بیک وقت سب سے مخاطب ہوئیں تو سب نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"یہ نمبر میکس کا نہیں ہے سر۔" فرنٹ سیٹ پہ بیٹھے خان نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے جہان کو بتایا تو اس کے ماتھے کی رگیں مزید پھولنے لگیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"چیک کرو کہ میکس کے کسی بندے کا نمبر ہے یا اس نے کسی کو ان ڈائریکٹ طریقے سے ہائر کیا ہے۔" جہان سرد انداز میں بولتا برق رفتاری سے گاڑی چلانے لگا اسی لمحے اس کا موبائل گنگنایا تو اس نے جلدی سے آن کرتے ہوئے اسپیکر پہ ڈالا تو ایک بے ہنگم قہقہہ گونجا جو اس کے اعصاب پہ انتہائی گراں گزرا۔

"جہان حیدر شاہ! بہت بڑے گیم میکر سمجھتے ہو نا خود کو لیکن اس بار تمہارا پالا مائیکل سے پڑا ہے جس کی رگوں میں شروع سے ہی انتقام دوڑ رہا ہے، تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی بیٹی کو مجھ سے بچا لو گے؟ لیکن یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے کیونکہ تمہارے رائیٹ ہینڈ اور تمہارے دلعزیز بہنوئی کی بھانجی اپنے دوست 'حازم' سے ملنے کے لیے غلطی سے مائیکل کے فلیٹ پہ آگئی ہے اس لیے اگر اس کی عزت اور جان صحیح سلامت چاہتے تو آدھے گھنٹے میں اپنی بیٹی کو لے بنا کسی ہوشیاری کے مائیکل کے

فلیٹ پہ پہنچ آو۔" دوسری جانب سے گونجتی اس کی شیطانی آواز میں کہے الفاظ پہ جہان اور خان نے چکراتے ذہن کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھا۔

اس وقت ان دونوں کے دماغ میں ایک ہی سوال اودھم مچا رہا تھا کہ

"اگر ہالے حیدر شاہ میکس کے قبضے میں نہیں تھی تو اسے ڈیپارٹمنٹ سے کڈنیپ کرنے کے بعد جہان کو میسج کرنے والا کون تھا؟"

"خان! ہالے کا نمبر ٹریس کرو فوراً۔" وہ اپنے کانپتے ہاتھوں پہ قابو پاتے ہوئے اسٹیرنگ لٹو کی طرح گھماتا گاڑی بھگا رہا تھا جبکہ گود پہ لیپ

ٹاپ رکھے خان کی انگلیاں تیزی سے متحرک تھیں جبکہ جہان کے ذہن کے پردے پہ کچھ دن پہلے کا منظر لہرا رہا تھا جب ہالے کی خودکشی کا سن کر وہ بری طرح بے تاب ہوتا ہر مصلحت کو نظر انداز کرتا اپنے دل کے ٹکڑے کو ملنے کے لیے رات کے ساڑھے بارہ بجے ان کے اپارٹمنٹ میں جا پہنچا۔

"پارٹنر! آپ یہاں وہ بھی اس وقت اور ایسے بنا بتائے؟" جہان کی طرف سے سگنل ملنے پہ جیسے ہی وہ لاونج کے کونے میں اس کے قریب پہنچا تو وہ تابڑ توڑ سوال کرنے لگا۔

"ہالے کدھر ہیں؟" وہ اس کے سوالوں کو نظر انداز کیے سنجیدگی سے بولا تو یزدان لمحہ بھر کو چپ سارہ گیا لیکن اگلے ہی لمحے خود کو کمپوزڈ کرتے ہوئے سامنے کمرے کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

"سو رہی ہیں۔" وہ آہستگی سے بولا تو جہان نے قدم آگے بڑھائے۔

"ہالے نے میسج پڑھے تھے۔" عقب سے آتی یزدان کی ٹھہری آواز سن کے جہان جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا۔

"جو خوف مدران لاء کے دل میں تھا وہی خوف اس کے دل میں بیٹھ چکا ہے، جس کی وجہ سے وہ مجھ سے ایسا برتاو کرتی ہے کہ میں ہارش ہو کے ان سے علیحدگی اختیار کر سکوں جبکہ کل کی خودکشی کے پیچھے کی مین

وجہ وہی میسجز تھے جو مجھے فارورڈ کیے گئے ہالے کو لے کر۔" اس کا لہجہ ہنوز مدہم اور سنجیدہ تھا۔

"میری بیٹی کے ہر آنسو، ہر عمل کا بدلہ چکائے گا وہ شخص لیکن اس کے لیے مجھے کڑے صبر سے گزرنا ہے، میں منٹ سے پہلے اس تلک پہنچ جاوں لیکن مجھے اس تک نہیں بلکہ اس کی جڑوں تک پہنچنا ہے اور اس کے لیے مجھے مصلحت پسندی کا مظاہرہ کرنا ہے۔" وہ برفیلے لہجے میں بولا کیونکہ اس پل اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کی بیٹی کی ازیت کے ہر لمحے کے بدلے وہ اس شخص کو گولیوں سے بھون کے رکھ دے لیکن نہیں اس کے ہاتھ اسی کی بیٹی کی وجہ سے بندھے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں ملنا چاہتا ہوں ہالے سے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا ہوا اس کے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ کمبل گردن تک لپیٹے کروٹ کے بل لیٹی اس کا دل دھڑکا گئی۔

"میری ہالے! میری محبت کی نشانی!" وہ محبت سے آگے بڑھا اور اس کے چہرے سے بال ہٹاتا اس کی پیشانی پہ محبت بھرے مشفقانہ بوسے دینے لگا۔

"بابا کو معاف کر دینا میری جان! بابا بہت مجبور ہیں، بابا آپ کو گھر میں یا کہیں بھی خود بھی چھپا سکتے تھے لیکن میں جانتا تھا کہ آپ کے اندر پنپتا خوف ہمارے کام میں دراڑ ڈالے گا۔" اس کے ہاتھ کو ہولے ہولے سہلاتے ہوئے وہ بھاری آواز میں بول رہا تھا، اس کا دل چاہا وہ

اس پل اسے جگائے اور سارے حقائق اس کے سامنے رکھ کہ اسے اپنے سینے سے بھینچ لے اور کہیں نہ جانے دے لیکن وہ یہ جذباتیت نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بھاری دل کے ساتھ ادھر سے اٹھا اور باہر نکل گیا جہاں دروازے سے قریب یزدان دیوار سے ٹیک لگائے پاوں سے زمین کھرچ رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں یہ آپ کے لیے بھی مشکل ہے اس کے سامنے خود کو غلط پیش کرنا لیکن۔۔۔۔" جہان بھاری لہجے میں بولا تو یزدان اس کی بات مکمل ہونے سے قبل اس کے سینے سے لگتا زور سے اسے خود میں سمونے کی کوشش کرنے لگا جبکہ اس کے اس عمل پہ وہ چپ سا ہو کہ رہ گیا۔

"سر! ہالے کا نمبر ٹریس ہو چکا ہے۔" خان کی پر جوش آواز پہ جہان بری طرح سے چونکا تو خان اسے دیکھ کے رہ گیا لیکن تسلی کا لفظ تک نہ بول سکا۔

"سر! یہ نمبر ہائی وے کے درمیان شو ہو رہا ہے مطلب کہ شاید ہالے کا موبائل وہیں پھینک دیا گیا ہے۔" خان پر سوچ انداز میں بولا جبکہ جہان تیزی سے نمبر ملاتے ہوئے کسی کو کال لگانے لگا۔

"جہان شاہ اسپیکنگ! ایک نمبر بتا رہا ہوں مجھے دس منٹ کے اندر اندر اس کی کرنٹ لوکیشن چاہیے فوری۔" اس کی آواز کی سرد مہری دوسری جانب وجود کے ساتھ ساتھ خان نے بھی فوری محسوس کی لیکن وہ تب تک دوسرا نمبر ملا رہا تھا۔

"جہان اسپیکنگ! ہائی وے کی طرف سے جانے والی تمام مشکوک گاڑیوں کی فوری چیکنگ کروائی جائے لیکن یہ کام لیگلی ہونا چاہیے اور اس پہ فوری ایکشن لو۔" اس کا سپاٹ لہجہ سنتے ہوئے خان کو یوں لگا کہ وقت پچیس سال پیچھے چلا گیا ہے۔

"خان! تم مسلسل لوکیشنز کو فالو کرتے رہو اور کوشش کرو کہ گاڑی کا نمبر مل جائے۔" وہ خان کو حکم دیتا ہوا بولا تو خان نے جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"انتہائی چغد انسان ہے یہ پارٹنر! ایک عدد رٹریسنگ چپ تک نہیں لگائی ہالے کو۔" وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں یزدان پہ غصہ نکالنا لگا جبکہ خان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

"یزدان کو میسج کرو کہ ابھی پہلے کام پہ کانسنٹریٹ کرے کیونکہ جو اس نے کرنا تھا وہ سب میں کر چکا ہوں تو اب سب سے پہلے اس کام کو ختم کرے۔" جہان کی سرد مہری عروج پہ تھی۔

"سر! ابھی ہم کدھر جا رہے ہیں؟" راستہ دیکھتے ہوئے خان نے الجھ کے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میکس کو اس کے انجام تک پہنچانے۔" وہ پر تپش لہجے میں بولا تو خان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جس کی پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

"تم بور تو نہیں ہوئی؟" وہ بیٹھی اس کی کی گئی باتیں سماعت کر رہی تھی جب وہ اس کے قریب پہنچا تو وہ چونکی۔

"نہیں! لیکن مجھے واشروم جانا ہے۔" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔

CLASSICODUMATERIAL

"اوکے آجاو۔" وہ اسے لیے اپنے روم کی طرف بڑھا تو ویر انے کھانس کے ویر کو سگنل دیا۔

"آپ ادھر رک جائیں پلیز، میں ایزی فیل نہیں کر سکوں گی۔"
کمرے کے دروازے پہ پہنچتے ہی اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تو وہ بنا کچھ کہے وہیں رک گیا تو وہ کمرے میں داخل ہوتی دروازہ جلدی سے لاک کرتی ہوئی کمرے کے چاروں اور نگاہ دوڑانے لگی کہ کہیں کوئی کیمرہ تو نہیں لگا تھا اور پھر تسلی ہونے کے بعد وہ اس کی الماری کی طرف بڑھی اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"بھابھی! لالے کدھر ہیں؟" مہرو نے علیزے کو مخاطب کیا۔

"پتہ نہیں، وہ تین دن سے گھر نہیں آرہے۔" علیزے ہلکی سی افسردگی کے ساتھ بولی کہ وہ اس کی اس روٹین سے ابھی تک سیٹ نہیں ہو پا رہی تھی۔

"پریشان نہ ہوا کریں، شوہروں کے معاملے میں ہم دونوں ہی ایسی ہیں۔" مہرو نے اس کی افسردگی دور کرنے کو کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

"خان بھائی بھی نہیں ہیں گھر؟" وہ اس سے پوچھنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جب لالے گھر نہیں ہیں تو ان کا کیا کام ہے گھر میں۔" وہ جل کے بولی تو پری زور سے ہنس دی۔

"ویسے تم دونوں کو دیکھ کہ واقعی ترس آتا ہے۔" آیت شرارت سے بولی تو دونوں نے اسے دیکھا۔

"وہ کس خوشی میں؟" مہرو نے تنک کے پوچھا۔

"دونوں کے شوہر دل و جان سے تم دونوں پہ فدا ہیں جبکہ پھر بھی اتنے اتنے کا ہجر۔" آیت نے ذو معنی لہجے میں کہا تو دونوں جھینپ گئیں۔

CLASSICODUMATERIAL

"اور قدرت کی ستم ظریفی دیکھیں کہ بچے بھی انہیں کے نقش وقدم پہ نکل پڑے ہیں۔" مہرو کے تپ کے کہنے پہ علیزے کو بے اختیار ہالے کی یاد آئی لیکن خود کو سنبھال گئی کیونکہ وہ اب صرف اللہ تعالیٰ پہ یقین رکھتے ہوئے جہان کے وعدے پہ اس کی واپسی کا خاموشی سے انتظار کرتی رہتی تھی۔

"بس تم لوگوں کی قسمت۔" آیت نے پھر چھیڑا تو سب ہنس دیے یہ جانے بغیر کہ گھر سے باہر ان کے بچوں پہ کیسی مصیبتیں ٹوٹ پڑی ہیں؟

"کیاڈھونڈ رہی ہو؟" وہ کمرے میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب عقب سے آتی پکار پہ خوف سے اچھل پڑی، پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہ دروازہ کھولے اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

"ٹاول دیکھ رہی تھی، واشروم میں دکھا ہی نہیں۔" اس نے بروقت گیلے ہاتھ اس کے سامنے کی تو الماری کا پٹ کھولتے ہوئے اس نے تولیہ اس کے سامنے کیا تو اس نے مسکراتے ہوئے تھاما اور ہاتھ پونچھنے لگی۔

"چلیں۔" دلکشی سے مسکراتی وہ اس کو بولی تو اس نے اچانک اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیا تو اسے کرنٹ سا لگا۔

"کک۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟" اس کے منہ پہ گھونسا مارنے کی خواہش دباتی وہ گھبرائے انداز میں بولی تو ویر چوکنا ہوا۔

"دوست ہو میری تم، شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے تو یہ سب تو چلتا رہتا ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولا تو وہ تڑپ کے اس کے حصار سے نکلی۔

"لیکن مجھے شادی سے پہلے یہ سب نہیں پسند۔" وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی تو میکس نے طیش سے اس کے بال اپنی مٹھی میں جھکڑے۔

"شادی سے پہلے گھومنا پسند ہے، باتیں کرنا پسند ہے، یوں اکیلے ملنا پسند ہے لیکن ایک زرا سا چھونا پسند نہیں تمہیں، یو بلڈی۔۔۔۔" وہ غلیظ سے الفاظ منہ سے نکالتا ایک زوردار تھپڑ اس کے بائیں گال پہ رسید

کرتا پھر سے دھاڑا تو تھپڑ کی گونج اور ایسے الفاظ سن کے سب تیزی سے لپکے۔

"تو سمجھتی ہے کہ میں تیرا جھوٹ نہیں پکڑ سکوں گا؟ بتا مجھے کہاں ہے جہان شاہ کی بیٹی؟" اس کے بال مٹھی میں جھکڑے وہ بھوکے شیر کی مانند غرا رہا تھا جبکہ پھٹے ہونٹ، سرخ چہرے اور سرخ آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتی لویزا خان کے ہونٹ باہم پیوست تھے جیسے نا بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔

"جہان شاہ کی بیٹی کے بارے میں جاننا ہو تو جہان شاہ سے بہتر کوئی جواب نہیں دے سکے گا اس لیے میری طرف مڑو۔" عقب سے آتی قطعی غیر متوقع بھاری مردانہ آواز پہ جب لویزا کو یونہی گرفت میں

جھکڑے وہ مڑا تو بلیک جینز کے ساتھ بلیک شرٹس اور جیکٹس میں ملبوس ان چھ نفوس کو دیکھ کے ایک پل کو ہل سا گیا کیونکہ وہ کبھی بھی ان کی موجودگی اپنے فلیٹ پہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"اوہ تو بلآخر نکل آئے تم بھی اپنے بل سے اپنی بیٹی کا نام سن کے۔" خود کو سنبھالتا وہ تمسخرانہ انداز میں بولا جبکہ ویر کی شعلے اگلتی نگاہیں اس کے ہاتھوں پہ تھیں جن سے اس نے لویزا کو قبضے میں کر رکھا تھا۔

"نہیں تمہیں تمہارے انجام تک پہنچانے کے لیے۔" یزدان سے اس کا لہجہ برداشت نہ ہوا تو وہ درشتگی سے کہتا آگے بڑھا۔

"نانا یہ غلطی مت کرنا،اس کی بیٹی تو جائے گی جائے گی ساتھ میں کیوں اس غریب کی جان و عزت کے دشمن بن گئے ہو؟"اس نے جیمز کو اشارہ کرتے ہوئے یزدان پہ پستول تاننے کو کہااور خود لویزا کے بالوں پہ گرفت مضبوط کی تو دانت زور سے پیستے ہوئے ویر نے لویزا کی آنکھوں میں دیکھااور اک نامحسوس سا اشارہ کیااور پھر میکس کے پلک جھپکنے تک وہ اپنی ٹانگیں اوپر کو اٹھاتی اس کے سر کو بری طرح سے ہٹ کرتی گول گھومتی اس کی گرفت سے آزاد ہوتی جیمز اور میکس کو ششدر کر گئی۔

"تم نے ٹھیک پہچانا مجھے مائیکل اینڈرسن ! مجھ سے بڑا کوئی گیم میکر نہیں ہے کیونکہ میں مقابل کو کھیلنے کے مکمل مواقع فراہم کرنے کے بعد آخر میں صرف ایک ہی داو آزماتا ہوں، کیونکہ میں جہان حیدر شاہ ہوں۔" ہلکا سا جھکے اپنے ناک سے بہتے خون کو روکنے کی کوشش

کرتے ششدر مائیکل کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر جہان ایک جست میں اسے نیچے گراتے ہوئے اس کی گردن میں اپنا گھٹنہ دیتے ہوئے برفیلے انداز میں بولا تو ویرا کے غیر متوقع عمل سے ششدر کھڑے جیمز کو اس کی آواز پہ ہوش آیا لیکن تب تک دونوں آفیسر اسے قبضے میں لے چکے تھے۔

"اور اسی گیم کا مہرہ میں تھی جو کبھی بھی گیم پلٹ سکتی تھی کیونکہ میں لویزا دبیر خان ہوں، شاہ ویر حیدر شاہ کی بیوی اور ہالے حیدر شاہ کی کزن۔" اس کے قریب جھکتے ہوئے لویزا تمسخرانہ انداز میں بولی اور پھر اس کی پھٹی پھٹی نگاہوں کے سامنے اپنی شرٹ کے نیچے پہنی فل سلیوز ٹی شرٹ میں گھسائے پیپرز، یو ایس بی اور ایک بلیو فائل نکال کے اس کے سامنے لہرائی تو اس کی آنکھیں مارے بے بسی اور غصے سے دہکنے لگیں۔

"تم غلط سمجھے کہ تم نے مجھے سامنے آنے پہ مجبور کیا، نہیں بلکہ میں نے تمہیں تمہارے بل سے باہر نکالا ہے، ہالے کی گمشدگی کا لالچ دے کر۔" اسے گریبان سے بری طرح جھکڑتے ہوئے جہان نے اسے کھڑا کیا اور زوردار پنچ اس کے چہرے پہ مارا تو وہ لڑکھڑاتا ہوا لویزا کے قریب ہوا۔

"یہ مجھے چھونے کی کوشش کرنے کے جرم میں۔" لویزا نے پوری قوت سے یکے بعد دیگرے چار تھپڑ اس کے چہرے پہ مارے تو شرمندگی و اہانت کے احساس سے وہ غرا کے اس کی جانب لپکا ہی تھا کہ جب ویر نے اسے راستے میں ہی جکڑتے ہوئے اپنے ٹھڈوں اور گھونسوں پہ رکھ لیا۔

"تمہارے جیسا چغد انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا جو اپنے پے در پے ہوتے نقصان سے بھی جانچ سکا کہ وہ کس کی نگاہوں کی حراست میں ہے؟"اس کے منہ پہ گھونسے مارتے ہوئے ویر تمسخر سے بولا تو اس نے جوابی کاروائی کے لیے ہاتھ چلانے کی کوشش کی جو ویر نے فوراً ناکام بنائی۔

"مجھے تمہیں کچھ عرصہ قبل ہی تمہارے انجام تک پہنچا دینا چاہیے تھا جب تم نے میری بیوی کو چھونے کی کوشش کی تھی۔"زور سے اس کا بازو مڑورتے ہوئے وہ اس کی دلخراش چیخیں نکلوا گیا جبکہ کب سے خود پہ قابو رکھے یزدان نے ضبط کھوتے ہوئے اسے ویر سے کھینچتے ہوئے اپنے سامنے کیا تو پھر وہاں موجود سبھی لوگوں نے یزدان حسن شاہ میں

بھی وہی جنون دیکھا جو برسوں پہلے جہان حیدر شاہ نے علیزے حیدر شاہ کی گمشدگی پہ دکھایا تھا۔

جیمز کو لے کہ دونوں آفیسر باہر نکل چکے تھے جبکہ ویر نے اپنا رخ لویزا کی جانب کیا اور اس کے بال اچھی طرح سمیٹتے ہوئے اپنی جیکٹ اسے تھمائی کیونکہ اس کا دوپٹہ میکس پھاڑ چکا تھا۔

"تم اتنی آسانی سے کیسے مر سکتے ہو مائیکل اینڈرسن؟ جبکہ تمہیں میری بیوی کو دی گئی ہر ذہنی اذیت کا حساب چکانا ہے۔" بے دم ہو کے گرتے میکس کو بے دردی سے جھکڑتے ہوئے وہ پھنکارا تو اس نے مندی مندی نگاہوں سے اس کا کڑوے تاثرات سے سجا چہرہ دیکھا۔

"تم سب۔۔۔۔۔ مل کے بیشک مجھے مار ڈالو لیکن تمہاری بیوی کبھی بھی محفوظ۔۔۔۔۔۔ نہیں رہ سکے گی کہ میں اس کا سودا کر چکا ہوں اور کچ۔۔۔ کچھ ہی دنوں میں وہ۔۔۔" اتنی مار کے بعد بھی جب اس نے کمینگی سے کہنا چاہا تو یزدان نے ایک زوردار پنچ اس کی ٹھوڑی کے نیچے لگایا تو خون کا فوارا سا اس کے منہ سے نکل پڑا۔

"میری بیوی کو چھونے والے ہاتھ، دیکھنے والی آنکھ اور پریشان کرنے والے وجود کو یزدان حسن شاہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔" سرد مہری سے کہتے ہوئے یزدان شاہ نے ایک زوردار کک اس کے سینے پہ ماری تو وہ جھٹکا کھاتا پیچھے کی جانب گرتا بے دم ہو گیا۔

"پارٹنر! سٹاپ اٹ، اس کا زندہ رہنا ابھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔" اسے پھر سے میکس پہ جمپ کرتے دیکھ کے جہان نے حکمیہ لہجے میں یزدان کو ٹوکا تو اس نے ہوا میں اچھالے ہاتھ کا مکا زور سے زمین پہ میکس کے چہرے کے بالکل ساتھ دے مارا تو ویر نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"خان! اسے گاڑی میں ڈالو۔" جہان نے یزدان کو نظر انداز کرتے ہوئے خان کو حکم دیا تو ویر اور خان نے مل کے میکس کے بے دم وجود کو اس کے فلیٹ سے فاصلے پہ کھڑی گاڑی میں ڈالا جبکہ اس کے فلیٹ سے تمام ضروری لوازمات لیتے ہوئے وہ ایک بازی جیتتے ہوئے مضبوط قدموں کے ساتھ ادھر سے نکلے۔

"چھوڑو مجھے، کیوں لے کر آئے ہو تم لوگ یہاں مجھے؟" زور زور سے لکڑی کا چھوٹا سا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے وہ چلا رہی تھی لیکن ندارد۔

"خدا کے لیے جواب دو مجھے اور یہاں سے جانے دو مجھے۔" وہ روتی ہوئی بول رہی تھی لیکن دوسری جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا جبکہ وہ پاگلوں کی طرح پہاڑوں کے درمیان سجے اس خوبصورت کاٹیج کے پر تعیش نفیس سے کمرے میں بنا پانی کے مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی۔

اس کی نگاہوں میں بار بار جہان، علیزے اور یزدان کے ساتھ ساتھ سب کے چہرے گھوم رہے تھے۔

اسے یوں لگ رہا تھا کہ وہ اب کبھی بھی ان سب کو نہیں دیکھ سکے گی، اس کے لاشعور نے یہ بات سمجھ لی کہ ہمیشہ سے اس کی جان کے دشمن بنے لوگوں نے موقع دیکھ کے اسے اپنی حراست میں لے لیا تھا اور ایسے سچویشن میں اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ایک بار صرف ایک بار وہ اپنی آنکھوں کے سامنے یزدان حسن شاہ کو دیکھ سکے۔

اور وہ اس کے سینے سے لگتی آنسوؤں کے ذریعے اپنا حالِ دل یوں بیاں کر دے کہ دونوں کے اندر کوئی کسک نہ رہے۔

لیکن بے بسی کے احساس نے یوں غلبہ پایا تھا کہ وہ سوائے رونے اور خدا سے التجا کرنے کے کچھ بھی نہ کر پا رہی تھی۔

"یہ شخص دھمکیاں دیتا رہا ہے ہمیں؟" معاویہ شیشے کی دیوار کے پار سے مائیکل کے ادھ موئے وجود کو دیکھتے ہوئے جس متعجب انداز میں بولا تو سب اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہو گئے۔

"بندہ اپنی شکل کا ہی لحاظ کر لیتا ہے، شکل ہیرو جیسی اور کام کسی تھرڈ کلاس ولن جیسے۔" اس نے منہ بنا کے جب اپنی حیرانگی کی وجہ بتائی تو

سب سے پہلے یزدان اور جہان نے گھور کے اسے دیکھا جبکہ ویر اور خان تاسف سے سر ہلا کے رہ گئے۔

"شکل کی بات مت کرو کیونکہ بات اگر شکل کی ہو تو تمہیں پھر ولن کا رول ادا کرنا چاہیے تھا۔" جہان نے اس قدر سٹریسڈ ماحول میں اس کی بے سروپا بات سن کے سرد مہری سے کہا تو وہ فوراً سیدھا ہو گیا۔

"میری ڈیرنگ بیٹی نے سب سے اچھا کام کیا ہے، ویسے یہ لڑکے خوامخواہ ہیرو پنتی دکھاتے رہتے ہیں جبکہ اصل کام تو کیا ہی میری بیٹی ہے، رائٹ؟" کرسی پہ بیٹھی لویزا کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے معاویہ محبت سے بولا تو لویزا کھل کے مسکرا دی۔

"ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ ڈیئرسٹ ماموں!" وہ شگفتگی سے بولی تو سب ہلکا سا مسکرا دیے۔

"تمہارا شوہر تمہیں تاڑ رہا ہے۔" ویر کی گہری نگاہیں لویزا پہ مرکوز پا کے جب معاویہ نے لویزا کے کان میں سرگوشی کی تو وہ بری طرح سے سٹپٹائی اور بنا کچھ کہے سر جھکا گئی جبکہ اس کی سرگوشی سے مستفید ہوتا ویر جلدی سے سیدھا ہوتا رخ بدل گیا۔

اسے آج اندازہ ہوا تھا کہ اس کی ماں مہرماہ اور ماموں معاویہ کے متعلق سب کی باتیں بالکل درست تھیں کہ دونوں بے موقع بول دیتے تھے۔

"کہاں جارہے آپ پارٹنر؟" یزدان کو بیزاری سے ادھر سے نکلتے پا کے جہان سے سنجیدگی سے استفسار کیا تو وہ رکا اور جلتی نگاہوں سے ان سب کو دیکھا۔

"آپ سب شاید بھول رہے ہیں کہ میری بیوی پچھلے کچھ گھنٹوں سے غائب سے اور مجھے اسے ڈھونڈنا ہے۔" اس کے تلخ لہجے پہ جہان نے کڑے ضبط کے ساتھ اسے گھورا اور بنا کچھ کہے اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"میری بیٹی کہاں ہے یزدان حسن شاہ؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سپاٹ لہجے میں بولا تو معاویہ نے اپنا حلق تر کیا کیونکہ وہ

اسے اس کے نام سے تب ہی بلاتا تھا جب وہ بہت زیادہ غصے میں ضبط کا مظاہرہ کر رہا ہو۔

"آپ نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں کہ میری بیوی پچھلے چند گھنٹوں سے غائب ہے۔" وہ بھی جواباً سنجیدگی سے بولا تو جہان کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگیں۔

"آپ بھی میرا سوال نہیں سمجھے، میں نے پوچھا کہ میری بیٹی کہاں ہے؟" جہان کی بلند آواز دروازہ کھول کے آتے معاذ سکندر کے کانوں میں پڑی تو وہ جلدی سے آگے بڑھے لیکن اس کے مقابل کھڑے یزدان کو دیکھ کہ متعجب ہو گئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ۔۔۔" یزدان نے لب کھولنے چاہے۔

"مجھے آپ سے بہت پیار ہے لیکن میرے سوال کے بر عکس مجھے جواب دے کہ میرے سوئے ہوئے غضب کو بیدار کرنے کی کوشش مت کریں۔" اس کی بات درشتگی سے کاٹتے ہوئے وہ اپنے مخصوص دوٹوک انداز میں بولا تو معاویہ نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے دونوں ہاتھوں میں تھاما۔

"کمال کرتے ہیں آپ بھی پارٹنر! بیٹی غائب ہے آپ کی اور آپ بجائے مجرم ڈھونڈنے کے اس کے شوہر سے سوال وجواب کیے جا رہے ہیں۔" اندر جاری کشمکش کی جنگ سے قطع نظر وہ لہجے میں غصہ بھرے بولا تو جہان نے زور سے اپنی مٹھی بھینچی۔

"میں اسی کے مجرم سے مخاطب ہوں۔"اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جہان کی سرد آواز پہ پورے آفس میں سناٹا چھا گیا۔

"مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔"وہ آفس میں بیٹھے جہان کی ہدایات کے مطابق کام نپٹا رہا تھا جب اس کے موبائل پہ میسج آیا تو وہ میسج سے زیادہ کرنے والے کے نام کو پڑھ کے حیران ہوئے اور اسی حیرانگی کے باعث جوابی میسج کرنے کی بجائے اسے کال ملائی۔

"کیسی فیور چاہیے تمہیں؟"سلام دعا کے بعد وہ سیدھا مدعے پہ آیا۔

"پہلے وعدہ کریں کہ آپ اس کام کو پورا کریں گے، کیونکہ میں پہلی دفعہ آپ سے کچھ مانگ رہا ہوں۔" اس کے سنجیدہ انداز پہ اس کے دل میں کھد بد سی ہونی لگی کیونکہ اس سے پہلے ہمیشہ ان کی بات ایک مزیدار نوک جھونک کی صورت میں ہوتی تھی، یہ پہلی سنجیدہ گفتگو تھی ان کی اس لیے اس کی حیرانگی بجا تھی۔

"کیسا کام؟" وہ بھی سنجیدہ ہوا تو وہ آہستہ آہستہ بولنا شروع ہو گیا اور جیسے جیسے اس کی بات مکمل ہوئی ویسے ویسے اس کا منہ اور آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔

"تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟ جے کو بھنک بھی پڑ گئی نا تو الٹا لٹکا دے گا۔" وہ ہلکے سے مضطرب لہجے میں بولا۔

"انہیں پتہ نہیں چلے گا اگر آپ ہمت کر کے میرا ساتھ دیں تو۔" اس کے جھنجھلا کے کہنے پہ اس نے حامی بھر لی کہ اس نے واقعی پہلی دفعہ کوئی کام کہا تھا۔

"لیکن اگر جے کو پتہ چلا تو تم میرا نام نہیں لو گے۔" جہان کے ڈیول روپ سے آشنائی کی وجہ سے اس نے حفاظتی اقدام طے کرنے چاہے۔

"آپ پریشان نہیں ہوں، ایسا کچھ نہیں ہو گا۔" نرم لہجے میں کہتے ہوئے اس نے کال بند کی تو وہ جلدی سے اپنے موبائل سے نمبر ڈائل

کرتا اپنے ذہن میں منصوبے تیار کرنے لگا تو آہستہ آہستہ اس کی ایکسائٹمنٹ بڑھتی چلی گئی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" اس نے الجھ کے اسی انداز میں اس سے پوچھا تو جہان دو قدم اور اس کے نزدیک ہوا۔

"مجھ سے گیم کھیلنے کی کوشش مت کریں یزدان حسن شاہ! کیونکہ وہ کوئی راہ چلتی لڑکی نہیں تھی بلکہ جہان حیدر شاہ کے وجود کا حصہ ہے جسے کوئی کبھی اس سے چرا نہیں سکتا۔" اس کی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھے جہان اسی انداز میں بولا تو یزدان نے بے اختیار حلق تر

CLASSICURDUMATERIAL

کیا جبکہ معاویہ نے گھور کے خان کو دیکھا جو اس کی گھوریوں سے ایک دم پریشان ہوا اٹھا۔

"آپ سمجھتے ہو کہ میری بیٹی کو زبردستی غائب کرنے کے بعد، مجھے اس کی اطلاع دینے کے باوجود آپ کی حرکت مجھ سے پوشیدہ رہ سکے گی؟" جہان کی طنزیہ آواز پہ یزدان نے جھٹکے سے معاویہ کی جانب دیکھا۔

"آپ کو غائب کروانے کو کہا تھا یہ فوری بی بی سی بن کے اطلاع دینے کا مشورہ کس نے دیا آپ کو؟" وہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں جب معاویہ سے مخاطب ہوا تو معاز، ویر اور خان کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"تجھے اللہ پوچھے یزدان کے بچے!" جہان کی خشمگیں نگاہیں خود پہ مرکوز پا کے معاویہ نے دانت پیستے ہوئے یزدان کو دل ہی دل میں کوسا کہ اپنی تسلی کو بھلائے وہ اس وقت سب کے سامنے باپ کا بھانڈا پھوڑ چکا تھا۔

"وہ۔۔۔دراصل پہلی دفعہ اس نے بیٹا بن کے مجھ سے کچھ کہا تو میں بلیک میل ہو گیا۔" سب کی نگاہیں خود پہ جمی دیکھ کے وہ تھوک نگلتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگا اور پھر جلدی سے خان کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں جانتا ہوں، یہی ہے ایک میرا اس دنیا میں سب سے بڑا دشمن، تم نے ہی یقیناً ساری انفارمیشن نکال کے دی ہے جے کو؟"

اس نے جان بوجھ کے اپنی طرف سے دھیان ہٹانے کو خان کی جانب توپوں کا رخ کیا جبکہ معاز، ویرا اور لویزا خاموش تماشائی بنے ان کی باتیں سمجھنے کی کوشش میں تھے۔

"آپ نے شاید غور نہیں کیا لیکن شہر کے چاروں طرف ناکے لگ چکے ہیں اور وہیں سے اطلاع ملی کے ایک گاڑی اس۔۔۔۔ نمبر کی شہر کی حدود سے نکل چکی ہے تو کوئی پاگل ہی ہوگا جو گاڑی کی ریئل نمبر پلیٹ لگا کہ اس کے ذریعے کڈنیپنگ کرے گا، اس لیے اپنی بیوقوفی مجھ پہ نہ ڈالیں۔" خان نے پرسکون انداز میں اس کی نااہلی کا زکر کیا تو یزدان کا دل چاہا اپنے بال نوچ لے جبکہ معاز، ویرا اور لویزا کی ہنسی نکل گئی۔

"میں جانتا ہوں سب، وقتی اس خبر نے اگرچہ مجھے ہلا کے رکھ دیا تھا لیکن تمہارے اطلاع ملنے کے بعد کے ری ایکشن نے مجھے کلک کیا تھا، تم لوگ یہ غلطی کرتے ہوئے سمجھ نہیں سکے کہ جو شخص بیوی کے غائب ہونے پہ پورے شہر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے تو وہ شخص بیٹی کے غائب ہونے پہ چپ بیٹھے گا؟" وہ تمسخرانہ انداز میں انہیں دیکھتے ہوئے بولا تو یزدان نے جلدی سے سر جھکاتے ہوئے کان کی لو کو مسلنا شروع کر دیا۔

"میں پہلی دفعہ ایسا کوئی ولن نما کام کر، کر وا رہا تھا اس لیے میں پر جوش ہو گیا اور پورا ولن بننے کے لیے تمہیں دھمکی بھرے میسج کر دیے کہ تم کچھ کہو گے تو میں تمہیں کہوں گا مجھے پلیز کہو لیکن تم نے میرا پلان خراب کر دیا۔" معاویہ کے اپنے ہی دکھڑے تھے اور یہ کمال صرف معاویہ حسن کو ہی حاصل تھا کہ وہ بہت سٹریسڈ سچویشن میں بھی جہاں

حیدر شاہ کو سٹریسڈ آوٹ کر دیا کرتا تھا جبکہ یزدان معاویہ کی باتیں سن کے بھنا سا اٹھا۔

"مجھے ان رام کہانیوں سے غرض نہیں ہے بلکہ صرف یہ جاننا ہے کہ ابھی میری بیٹی کہاں ہے؟" جہان نے معاویہ پہ گھوری ڈالتے ہوئے یزدان سے اسی انداز میں پوچھا تو اس نے اس کے چہرے کی جانب سنجیدگی سے دیکھا۔

"آئم سوری لیکن یہ میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔" وہ ایک تنقیدی نگاہ سب پہ ڈالتے ہوئے اس سے نگاہیں چراتا آہستہ آواز میں بولا تو سب نے اسے یوں دیکھا گویا دماغ خراب ہو گیا ہو۔

"اسے کہتے ہیں آ بیل مجھے مار۔" معاویہ نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا تو لویزا بے اختیار مسکرا دی جبکہ باقی سب ٹکٹکی باندھے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"آپ کو لگتا ہے کہ ساری حقیقت جاننے کے بعد میرے لیے اپنی بیٹی کی کرنٹ لوکیشن کو جاننا مشکل ہے؟" جہان کا طنزیہ لہجہ وہ بمشکل برداشت کر سکا اور کٹیلی نگاہ اپنے باپ پہ ڈالی جن کے ولن بننے کے چکر نے اس کا سارا پلان فلاپ کر دیا تھا۔

"مری میں ہیں وہ۔" گہری سانس بھرتے ہوئے وہ شاکی لہجے میں بولا تو سب نے ایک پر سکون سی سانس خارج کی۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کی اس فضول حرکت پہ میں آپ کو برے طریقے سے سزا بھی دے سکتا ہوں؟" جہان کے سرد لہجے نے ایک بار پھر سے سب کی سانسیں روکیں۔

"وہ میری بیوی ہیں۔" اس کا احتجاجی لہجہ مستحکم تھا۔

"اس سے پہلے وہ میری بیٹی ہیں جن کی ذمہ داری میں نے آپ کو سونپی تھی۔" وہ اسی انداز میں بولا تو یزدان نے نظریں اس کے خوبرو چہرے پہ موجود گھنی مگر ہلکی سی گرے ہوتیں مونچھوں پہ ٹکائیں اور سنجیدگی سے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں اسی ذمہ داری کو پورا کر رہا ہوں۔" اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"آپ کی اس حرکت پہ وہ آپ سے کس قدر بد ظن ہوں گی اور کیسے خود کو اذیت پہنچائیں گی، آپ کو اندازہ ہے اس بات کا؟" جہان کا سرد انداز ہنوز قائم تھا۔

"میں نے یہ سب کیا کیونکہ وہ خود چاہتی تھی ایسا۔" اس کی قدرے بلند آواز پہ سب کو جھٹکا لگا جبکہ جہان عجیب سی نگاہوں کے ساتھ اسے چند لمحے دیکھتا اور پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھا اور اسے زور سے سینے کے ساتھ لگا لیا۔

CLASSICOUDUMATERIAL

یزدان کی غیر متوقع بات اور جہان کے غیر متوقع رد عمل پہ سبھی ششدر تھے ماسوائے ویر کے کیونکہ وہ یزدان کی حرکت کے پیچھے چھپی وجہ کو جان چکا تھا۔

"جے! دیکھو اس کا ساتھ میں نے بھی دیا ہے تو تم مجھ سے تو یوں نہیں ملے۔" انہیں یوں دیکھ کے معاویہ نروٹھے لہجے میں بولا تو ویر اور لویزا کھل کے ہنس دیے۔

"اور ابھی اسے کہتے ہیں، آ بیل مجھے مار۔" ویر کے دبے دبے لہجے میں کہنے پر معاویہ نے بھنا کے سب کو دیکھا اور پھر زبردستی یزدان کو پرے کرتا ہوا جہان کے سینے میں گھسا۔

"علیزے بھابھی ہی کافی ہیں بس، ان کے علاوہ میں کسی کو تمہارے قریب برداشت نہیں کر سکتا۔" اس کے ٹھنکتے لہجے پہ جہان نے بچوں اور بالخصوص معاز سکندر کی موجودگی کے باعث خجل ہوتے ہوئے اسے پرے دھکیلنا چاہا لیکن وہ ڈھیٹ بنا جان بوجھ کے اس کے موڈ کو بہتر کرنے کے لیے اسی سے لگا کھڑا رہا۔

"ہٹو اب پرے۔" جہان نے ناگواری سے کہا۔

"مجھے شوق نہیں ہے تمہارے گلے پڑنے کا، تمہاری بیوی کی کال آئی تھی کہہ رہی تھیں، میں اپنے شوہر کو بہت یاد کر رہی ہوں انہیں بہت سارا پیار میری طرف سے۔" جہان کے پرے کرنے پہ وہ منہ بناتا ہوا

در حقیقت آنکھوں میں اک شریر سی چمک لیے جہان سے بولا تو اسے جھٹکا لگا۔

اس نے ایک شاکڈ نگاہ معاویہ پہ ڈالتے ہوئے اپنے میز کی جانب دیکھا جہاں اس کا موبائل پڑا اس کا منہ چڑا رہا تھا کیونکہ وہ جلدی میں اپنے آفیشل موبائل کو لے کر اس موبائل کو وہیں چھوڑے نکل گیا تھا۔

اور موبائل کو دیکھ کہ ہی محسوس ہو رہا تھا کہ اس سے چھیڑ چھاڑ ہو چکی ہے۔

اس نے لپک کے موبائل اٹھاتے ہوئے معاویہ کو جن کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تو سب معاملہ سمجھتے ہوئے بے اختیار مسکرا دیے۔

جبکہ جہان کی بے تابانہ نگاہیں موبائل پہ ٹکیں ایک نمبر کو کھوجنے لگیں جو سب سے اوپر ہی اسے دکھ گیا 'جانِ حیدر' کے نام سے سیو کیے نمبر کو دیکھ کو اس کی سیاہ آنکھیں پل میں چمکیں اور ہر چیز سے بے نیاز اس نے انگلی سے اس نام پہ کلک کیا۔

محرمِ زیست! کوئی بات ہے یہ

دور ہوتے نہیں خیالوں سے

ہر گھڑی آس پاس رہتے ہو

CLASSICURDUMATERIAL

آنکھ لگتی ہے سوچتے تم کو

آنکھ کُھلتے ہی یاد آتے ہو

خواب بھی تم سجائے رکھتے ہو

ساری دنیا بُھلائے رکھتے ہو

یاد کر کے تمہاری باتوں کو

CLASSICURDUMATERIAL

بات بے بات مسکراتا ہوں

خود سے لگتے نہیں جُدا مجھ کو

اپنے اندر ہی تم کو پاتا ہوں

تم مری سوچ میں خیالوں میں

میرے جینے کے سب حوالوں میں

میری تاریکیوں، اُجالوں میں

CLASSICURDUMATERIAL

میری مستی بھری دھمالوں میں

میری ہر اک دُعا میں رہتے ہو

ابتدا انتہا میں رہتے ہو

خامشی مین صدا میں رہتے ہو

تم مری ہر ادا مین رہتے ہو

CLASSICURDUMATERIAL

محرمِ زیست کوئی بات ہے یہ

جانے کیسے ہے یہ کیا تم نے

مجھ کو میرا پتا دیا تم نے

تھک گیا تھا تلاش میں اپنی

مجھ سے مجھ کو ملا دیا تم نے

کچھ بھی اپنا نہیں رہا باقی

CLASSICURDUMATERIAL

تم ہی تم بھر گئے ہو اب مجھ میں

محرمِ زیست کوئی بات ہے یہ

عاطف سعید

ان خوبصورت لفظوں کے حصار میں کھویا وہ اس وقت ہر چیز کو محو کیے اس وقت صرف اور صرف علیزے کو سوچ رہا تھا جسے وہ تین چار دن سے دیکھ بھی نہیں سکا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بھابھی کا پوئٹری سینس ویسے کمال کا ہے نا جے؟" اسے موبائل کو پکڑے یوں ہر چیز سے لاپرواہ کھڑے دیکھ کے معاویہ کی زبان میں پھر سے خارش ہوئی تو وہ کسی گہرے خواب سے چونکا اور سب کی نگاہیں خود پہ محسوس کر کے اس نے نامحسوس انداز میں موبائل کیا اور خان کی جانب رخ کیا۔

"خان! ایک منٹ سے پہلے پہلے یہ شخص میرے آفس کے باہر ہونا چاہیے۔" معاز سکندر کی موجودگی میں علیزے کی وجہ سے ہوتی مسلسل چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے وہ ضبط کھوتے ہوئے خان سے مخاطب ہوا تو معاویہ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جے !نوووووووو۔" وہ بے اختیار چلایا لیکن تک تب اس کا دیرینہ دشمن 'خان' اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

تم.....!!

میرے ہونٹوں کی بانسری تم ہو

میرے گیتوں کی شاعری تم ہو

CLASSICURDUMATERIAL

میری ہر سانس میں مہکتی ہو

میری ہر سانس میں بسی تم ہو

میرے جیون کی ہر خوشی تم سے

میرے جیون کی ہر خوشی تم ہو

کس لئے کھول دوں میں یہ آنکھیں

میری نیندوں میں جاگتی تم ہو

CLASSICURDUMATERIAL

کس طرح تم سے دور ہو جاوں

تم حقیقت ہو خواب بھی تم ہو

مجھے بس تم سے اتنا کہنا ہے

میری جان، میری زندگی تم ہو

میرے ہونٹوں کی ہر دعا میں تم

CLASSICURDUMATERIAL

میرے ہاتھوں میں بھی لکھی تم ہو

کوئی پوچھے تو اتنا کہہ دینا

میں تمہارا ہوں اور میری تم ہو....!!

عاطف سعید

"آپ ٹھیک ہیں؟" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سیاہ جینز، سیاہ ہاف سلیوز ٹی شرٹ پہنے، بکھرے بال ماتھے پہ سجائے شاہ ویر نے ساتھ بیٹھی

قدرے الجھے و بکھرے حلیے میں اس کی جیکٹ سے خود کو چھپائے بیٹھی لویزا کو مخاطب کیا تو اس کی آنکھیں یکایک آنسوؤں سے بھیگنے لگیں۔

"لیزا! کیا ہوا؟ ٹھیک ہیں نا آپ؟" اسے یوں روتے دیکھ کے وہ فکر مندی سے بولا اور رخ مکمل اس کی جانب موڑا اور شکر کیا کہ گاڑی بلڈنگ کے اندر ہی تھی اور چلانا شروع نہیں کی تھی۔

"لیزا! بتائیں نا پلیز، کچھ ہوا ہے کیا؟" پریشانی و بے بسی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تو وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی تو ویر حیرت سے منجمد رہ گیا۔

"میں۔۔۔۔۔میں ڈر گئی تھی، مجھے لگا کہ۔۔میں سب کچھ غلط کر دوں گی۔" وہ روتے ہوئے کچھ دیر قبل ہوئے حادثے کو یاد کرتے ہوئے بولی تو ویر نے لب زور سے بھینچتے ہوئے اس کے گرد بازو لپیٹتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کا احساس دلانے لگا۔

"کچھ غلط نہیں ہوا اور نہ ہی آپ ایسا کچھ کر سکتیں تھیں آپ بہت بہادر ہیں کیونکہ آپ لویزا شاہ ویر ہیں۔" بہت خوبصورت انداز میں کہتے ہوئے وہ اسے کے بال سہلانے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ سب واقعی اس کے لیے بہت مشکل تھا، ایک لڑکی کے لیے خواہ وہ کوئی بھی ہو، اس کی جاب ہو یا مجبوری لیکن جس کام میں عزت سے متعلق خوف ہو تو ہر کوئی متزلزل ہو جاتا ہے۔

"رونا بند کریں پلیز، مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" اسے یونہی سون سوں کرتے دیکھ کے وہ بھاری لہجے میں بولا تو اس کی ساری حسیات ایک دم سے بیدار ہوئیں اور وہ ایک جھٹکے سے دور ہوتی فاصلہ بڑھانے لگی۔

"سوری! پتہ نہیں کیسے ہو گیا۔" سرخ چہرے کو اس کی جیکٹ کے بازو سے رگڑتے ہوئے وہ شرمندگی و حیا سے بولی۔

"آپ بیوی ہیں میری اور مکمل حق رکھتی ہیں مجھ پہ اس لیے آج کے بعد کبھی بھی آپ کو ضرورت محسوس ہو تو شاہ ویر کا شانہ و سینہ آپ کے لیے حاضر رہے گا۔" اس کی شرمندگی ختم کرنے وہ مضبوط لہجے میں بولا تو نا چاہتے ہوئے بھی اس کا چہرہ تپنے لگا لیکن وہ بمشکل خود پہ قابو رکھے کان بالوں کے پیچھے اڑسنے لگی۔

"آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ یزدان نے ہالے سے نکاح کر لیا ہے؟" یہ بات تو کچھ دن پہلے اس کے علم میں آ چکی تھی کہ ہالے یزدان کے پاس ہے لیکن نکاح کا اسے آج ہی معلوم ہوا تھا۔

"مجھے آپ سے ہوئے نکاح کے علاوہ کچھ یاد ہی نہیں رہتا۔" اس نے بہت طریقے کے ساتھ بات کو یوں موڑا کہ وہ بے اختیار گڑ بڑا گئی۔

"آپ سب کتنے بڑے چیٹر ہیں، کیسے سب یزدان کو ڈانٹتے رہتے تھے کہ ہالے کو ڈھونڈو جبکہ سب نے بخوشی ہالے اس کے قبضے میں دے رکھی تھی۔" وہ بات بدلنے کے لیے چمک کے بولی تو وہ لب دانتوں تلے دباتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔

"معاویہ چاچو کے علاوہ کوئی نہیں ڈانٹتا تھا اور وہ بھی صرف اپنی دیرینہ خواہش پورے کرتے رہے ہیں۔" وہ سکون سے بولا تو ساری پریشانی جھٹکتی وہ بھی کھل کے مسکرا دی تو شاہ ویر کو اس پل پوری دنیا مسکراتی محسوس ہونے لگی۔

"اس کے ہوش میں آنے کے بعد بنا اسے کوئی رعایت دیے آپ کو اس سے ساری انفارمیشن نکلوانی ہوں گی۔" جہان بہت سنجیدگی کے ساتھ معاز اور خان سے مخاطب تھا جبکہ خلافِ معمول معاویہ بھی مکمل سنجیدگی کی لپیٹ میں تھا۔

"جو انفو اس کے پاس سے ملی ہے وہ ہمارے لیے بہت کار گر ثابت ہو گی لیکن اس کے علاوہ ہمیں اس کی بیک پہ موجود تمام افراد کے بارے میں مکمل ڈیٹیلز چاہیے کیونکہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ مجھ سے ٹکر لینے کے لیے یہ اکیلا یوں منہ اٹھا کہ پاکستان چلا آئے اس لیے ہمیں ہر ممکن طریقے سے اس سے سچ اگلوانا ہے۔" وہ تفصیل سے انہیں آگاہ کرتا ہوا بارعب انداز میں بولا کیونکہ معاذ کے انڈر ہی آفیسر اس سے کچھ اگلوا سکتے تھے۔

"ہو جائے گا یو ڈونٹ وری۔" معاز سکندر کی تسلی پہ وہ مسکراتے ہوئے اٹھا اور اپنا موبائل ہاتھ میں لیے ادھر سے نکلتا ساتھ والے کمرے میں چلا گیا۔

"پھپھو! آپ کا موبائل بج بج کے فوت ہونے والا ہے۔" پریہان کی بلند آواز پہ لاونج میں سب کے بیچ بیٹھے اس کے سارے حواس الرٹ ہوئے اور وہ ایک دم اپنی جگہ سے کھڑی۔

"انکل کی کال ہے۔" پری نے دانت نکالتے ہوئے چھیڑا تو وہ اسے ہولے سے گھورتی ہوئی سب کی متبسم نگاہوں سے خود کو بچاتی تیزی سے پری کے ہاتھوں سے اپنا موبائل لیتی کمرے کی جانب چل دی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"السلام علیکم، جہان حیدر اسپیکنگ!" کال اٹھاتے ہی اس کی بھاری گھمبیر آواز پہ اس نے ایک سکون سا خود میں اترتا محسوس کیا۔

"وعلیکم السلام اینڈ مسز جہان حیدر شاہ از ہیئر۔" وہ ایک تفاخر کے ساتھ بولی تو اس کی گھنی مونچھوں تلے سجے لب بے اختیار مسکرا دیے۔

"کیسی ہیں؟" اس نے مدہم لہجے میں استفسار کیا۔

"ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" اس کا لہجہ بھی مدہم ہوا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کے بن کیسا ہو سکتا ہوں؟" جہان کی بھاری گھمبیر آواز نے اس کے دل پہ ایک عجیب سا احساس بھر دیا جو بے اختیار اس کی پلکیں نم کر گیا۔

"حیدر!" اس کے لب ایک سرگوشی میں ڈھلے۔

"حیدر کی جان!" جواباً وہی روح تک میں اترتا لہجہ اس کے روح و قلب کو سکون بھرے احساس سے بھر گیا۔

"جلدی گھر آئیں، میں یاد کر رہی ہوں آپ کو۔" وہ بے بسی سے بولی تو جہان اپنی جگہ پہ ساکت رہ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

کہ اتنے برس بیتنے کے باوجود، اس کی یاد میں تڑپنے کے باوجود اس نے یوں موبائل پہ کھل کے اسے خود کے پاس آنے کو نہیں کہا تھا۔

"علیزے! آپ خود سے بلا رہی ہیں مجھے۔" اس کے پر تپش لہجے پہ یکایک اس کے بھیگے چہرے پہ بہت سے رنگ بکھرے اور بیتے دنوں کی یاد ہونٹوں پہ اک میٹھی سی مسکان بکھیر گئی۔

اسے یکلخت ہی وہ حسین شام یاد آئی جب اس نے معاویہ کی باتوں میں آ کے حیدر کو گھر آنے کا بولا تھا اور آج پھر سے وہی بے اختیاری اس سے سرزد ہوئی تھی۔

"علیزے!" اس کی مخمور سی سرگوشی پہ اس کے حواس الرٹ ہوئے۔

"جی!" اس نے آہستگی سے کہا۔

"کیا آج بھی وہی کنڈیشنز ہیں جو برسوں پہلے اس حکم کے ساتھ دی گئ تھیں؟" اس کا ذو معنی لہجہ علیزے کی ہتھیلیاں ہمیشہ کی طرح پسینے سے تر کرنے لگا، اس نے بے اختیار گلا کھنکارا۔

"اب۔۔اب ہم بڑے ہو گئے ہیں تو اب کنڈیشنز بھی بدل گئی ہیں۔" اس نے گڑبڑاتے ہوئے کہا کہ دل کی بدلتی لے اسے بوکھلا رہی تھی۔

"حالانکہ آپ کو کہنا چاہیے تھا کہ ہم بڑے ہو گئے ہیں تو اس کے بدلے اب ہمیں بھی بڑا انعام ملے گا۔" اس کے لہجے کی ذو معنویت اور بے باکی نے علیزے کو خاموش سا کر دیا۔

وہ جو سوچ رہی تھی کہ اس بار فون آنے پہ وہ اس سے اپنی بے تابیوں کا ذکر کرے گی، اس سے ڈھیر ساری باتیں کرے گی لیکن ہمیشہ کی طرح جہان کی شدتوں کے آگے وہ لاجواب ہونے لگی تھی۔

"تین دن بعد میں آپ کے سامنے ایک سرپرائز کے ساتھ موجود ہوں گا، اس لیے اب کی بار کا انعام ذرا تگڑا سا سوچ کے رکھیے گا۔" اچانک وقت کی کمی کا اندازہ کرتے ہوئے وہ بھاری لہجے میں بولا تو وہ تڑپی۔

"حیدر! تین دن؟" وہ روہانسی ہوئی تو جہان کے دل پہ بن آئی۔

"اونہوں! تین صدیاں لیکن ہمیں یہ بھی پار کرنی ہیں۔" اس کے لہجے کی گھمبیر تا پہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کی پلکیں نم ہوئیں۔

"علیزے! رویئے گا مت۔" اس کی حالت محسوس کرتے ہی اس نے تنبیہی انداز میں پکارا تو اس کی آنسو روکنے کے باوجود چھلکتے چلے گئے۔

"علیزے! میں نے ہمیشہ آپ سے کہا ہے کہ میری طاقت بننا ہے آپ کو اس لیے مجھے کمزور نہ کیا کریں کہ آپ کی آنکھ سے نکلا ہر آنسو

میری سب سے بڑی کمزوری ہے۔" وہ شدت سے بولا تو علیزے کے ہونٹوں سے ایک سسکی سی نکلی۔

"آپ۔۔۔آپ جلدی گھر آئیں۔" بہت کچھ بولنے کی چاہ میں پھڑ پھڑاتے اس کے لب محض اتنا ہی بول سکے تو جہان نے شدت سے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔

"آنسو صاف کریں اپنے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو علیزے کے بدن میں پھریری سی دوڑ گئی، اس نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے۔

"میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا ماسوائے اس کے کہ آپ ان آنکھوں کو آنسوؤں سے دور رکھا کریں، علیزے!" وہ بوجھل لہجے میں بولا تو اس

کے لہجے کی شدت سے علیزے کا دل گداز ہونے لگا لیکن اس نے سختی سے آنسوؤں کا گلا گھونٹا۔

"میں نہیں رو رہی لیکن آپ کو بھی تین دن کے بعد گھر ضرور آنا ہے ورنہ میں آجاؤں گی۔" بمشکل لہجے کو مستحکم کرتے ہوئے وہ بولی اور کھٹاک سے فون بند کر دیا کیونکہ وہ اپنی اس بہادری کے انجام سے بخوبی واقف تھی جبکہ دوسری جانب موبائل کی سکرین کو دیکھتے جہان کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ اب تم کدھر بھاگ رہے ہو؟" یزدان کو جیکٹ پہنتے دیکھ کے معاویہ نے تنک کے پوچھا تو یزدان نے اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"اپنی بیوی سے ملنے جا رہا ہوں۔" وہ چڑانے والے انداز میں بولا تو معاویہ نے بھنویں سکیڑ کے اسے دیکھا۔

"اتنا پھیل کس خوشی میں رہے ہو، جانتے ہو نا یہ موقع تمہیں میری وجہ سے ہی ملا ہے۔" وہ سینہ پھیلا کے شیخی بگھاڑنے لگا تو یزدان نے بغور باپ کو دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اور اگر میں یہ کام خود کرتا تو اس سے زیادہ اچھا موقع مجھے مل سکتا تھا بنا کسی کی ڈکٹیشن شپ کے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا کیونکہ کچھ دیر پہلے جہان اسے بہت سے حکمیہ جملے سنا چکا تھا۔

"تو تم نے کیا مجھے اپنی طرح کا سمجھا ہوا ہے جو میں لڑکیاں کڈنیپ کرتا پھروں، میری بیوی مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور مجھ سے بخوشی برضا شادی کے لیے تیار ہو گئی تھی۔" وہ ناک چڑھاتا ہوا اسے طعنہ دیتے ہوئے بولا تو یزدان نے سکون سے اسے دیکھا۔

"اب ہر کوئی ماما کی طرح بے وقوف تو نہیں ہوتا نا۔" سکون سے کہتے ہوئے وہ باپ کو بے سکون کرتا مضبوط قدموں کے ساتھ باہر نکل گیا جبکہ معاویہ پیچھے پیچ وتاب کھا کے رہ گیا۔

دن ڈھلتے ڈھلتے ایک پر فسوں شام میں تبدیل ہوتا اسے بہت سے وہمات میں مبتلا کر رہا تھا لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا وہ بے حسی کی حدوں کو چھوتی گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھی آنے والے لمحات کے بارے میں سوچ رہی تھی جب ہولے سے دروازہ کھلا اور کوئی کمرے میں داخل ہوا۔

لیکن اپنی ہی سوچوں میں مگن ہالے شاہ اس آہٹ پہ بھی نہ سر اٹھا سکی جبکہ آنے والے نے بغور اس کے گھٹنوں میں چھپے سر کو دیکھا اور اس

کے قریب بیٹھ گیا مگر وہ پھر بھی نہ سیدھی ہوئی، شاید وہ اس وقت ہر قسم کے محسوسات سے آزاد ہو چکی تھی۔

"راپنزل!" مانوس سی گھمبیر پکار پہ ہر چیز سے بے نیاز بنی بیٹھی ہالے نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور بے یقینی سے اسے دیکھا جو اسے قریب بیٹھا اسے تک رہا تھا۔

"کیسی ہو؟" اس کی بے یقین نگاہوں کو دیکھتے ہوئے اس نے ہولے سے اس کے سوجے پپوٹوں کو انگلی سے چھوا تو اس کے ہونٹوں سے اک سسکی سی نکلی اور اس کے لمس کی تمازت سے اس کی تمام حسیں بیدار ہو گئیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اس کی انگلی چہرے سے ہٹاتے ہوئے اس نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا تو وہ پیچھے کی سمت جھکتا کہنی پہ وزن ڈالتا اسے دیکھنے لگا۔

"اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔" وہ سکون سے بولا تو ہالے کی بے یقین نگاہیں اب صدمے کی شدت سے مزید پھیل گئیں۔

"آپ۔۔۔آپ نے مجھے کڈ۔۔۔" شدتِ غم و غصے کے باعث اس کی آواز کانپنے لگی جبکہ وہ یونہی سکون سے نیم دراز اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیتا رہا۔

"میں نے تو بہت عرصہ پہلے یہ کارنامہ سرانجام دے لیا تھا، ابھی یہ بے یقینی و غصہ کیوں؟" اس کے گال پہ الٹا ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے سکون سے کہا تو اس کے پورے وجود میں اشتعال کی اک لہر سی دوڑ گئی، اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ کو شرم نہیں آئی اپنی ہی بیوی کو کڈنیپ کرتے ہوئے، جانتے ہیں کہ پچھلے گزرے کچھ گھنٹوں سے مجھ پہ کیا بیتی ہے؟ کیسے کیسے خیالات ستاتے رہے ہیں مجھے؟ آپ کو یہ سب کرتے ہوئے میرا ذرا بھی خیال نہیں آیا؟" وہ بپھرے انداز میں بولتی بہتے آنسوؤں کو زور زور سے صاف کرنے لگی جبکہ وہ یونہی کچھ لمحے بغور اسے دیکھتا رہا اور پھر سیدھا ہوا۔

"نہیں! کیونکہ یہ سب کرتے ہوئے مجھے آپ کا نہیں بلکہ آپ کی خواہش کو پورا کرنے کا خیال تھا۔" اس کے پر سکون انداز میں کہے الفاظ پہ ہالے کا غصے میں بھڑکتا وجود ایک دم ساکت ہوا جبکہ یزدان کو دیکھتیں اس کی آنکھوں کی پتلیاں بھی ساکت ہو گئیں۔

"ماما! بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں؟" فارم ہاوس میں موجود جہان اور علیزے کے بیڈ روم میں موجود ہالے کمرے میں آویزاں ان کی خوبصورت اور مسحور کن تصاویر دیکھتے ہوئے ماں سے مخاطب ہوئی تو علیزے کے چہرے پہ گلال سا پھیلنے لگا۔

"ارے بچے! کوئی ایسا ویسا پیار، آپ کے بابا تو آپ کی ماما کے دیوانے ہیں۔" آریان جو کہ کشمالے کو اٹھائے علیزے کی طرف آرہا تھا، ہالے

کا سوال سنتے ہوئے جواباً بولا تو علیزے نے بلش کرتے ہوئے بے اختیار اپنا چہرہ کشمالے کے چہرے پہ جھکایا جبکہ ہالے اشتیاق سے علیزے کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ اس وقت جہان کی محبت ایک تابناکی سی بکھیر رہی تھی۔

"بابا نے شادی ماما سے خود کی تھی؟" ہالے کا تجسس اور پر جوش انداز علیزے کو خجل کر رہا تھا اسی لمحے جہان جے ساتھ ویر اور یزدان بھی ان کے قریب آئے تو اس نے اس کے مزید کسی سوال و جواب کے ڈر سے اسے آہستگی سے ڈپٹا۔

"ہالے! بچے ایسے سوال نہیں پوچھتے بیٹا۔" اس کا انداز فہمائشی تھا لیکن ہالے روہانسے انداز میں اسے دیکھنے لگے تبھی ان دونوں کو دیکھتے جہان

نے بیٹی کا روہانسا انداز دیکھا تو اسے لپک کے اپنے حصار میں لیتے ہوئے پاس کیا۔

"کیا پوچھا ہے آپ نے ماما سے جو ماما ظالم ماما بنی ہوئی ہیں؟" نرمی سے ہالے کے بال سمیٹتے ہوئے جہان نے ایک گہری نگاہ سرخ سی کھڑی علیزے پہ ڈالی۔

"میں نے ماما سے یہی پوچھا کہ بابا نے آپ سے شادی خود کی تھی؟" اس نے پھر سے سوال کو اپنی سمجھ کے مطابق پیش کیا تو جہان بے اختیار کھانسا جبکہ علیزے نے دانستہ خود کو الماری کھول کے مصروف ظاہر کر لیا۔

"ارے بچے خود سے نہیں بلکہ زبردستی شادی کی ہے آپ کے ڈیول بابا نے آپ کی سویٹ سی ماما سے۔" معاویہ آریان کا موبائل اسے تھماتا ہالے کا سوال سن کے اپنی ٹانگ اڑاتے ہوئے بولا تو جہان نے تادیبی نگاہوں سے اسے گھورا لیکن وہ جو اپنی اور زینی کی داستانیں خود مزے لے لے سناتا تھا اسے تو ایسا موقع چاہیے تھا۔

"واقعی بابا؟" ویر نے جس انداز میں پوچھا، جہان جیسا شخص بھی ایک پل کو جز بز سا گیا۔

"بالکل بیٹا! اور پھر شادی کے بعد آپ کی ماما کو بتائے بغیر اکثر سب سے چھپا کے ادھر بلوا لیتے تھے زبردستی۔" شرارت سے جہان کو آنکھ مارتے ہوئے وہ بے شرمی سے بولا تو علیزے کے ہاتھ سے بے اختیار

شرٹس پھسلتی ہوئی نیچے آ گریں جبکہ ہالے کے چہرے پہ چمک سی پھیل گئی۔

"بابا یہ کتنا اچھا ہے نا، مجھے بھی ایسا سرپرائز چاہیے جیسا آپ ماما کو دیتے تھے۔" اس کے پر شوق لہجے میں کہنے پہ نو عمر یزدان نے غور سے اس کا سرخ و سفید چہرہ دیکھا اور اس کے لفظ لفظ کو اپنے نو عمر ذہن میں فیڈ کر گیا۔

اور اب اچانک ایسے مقام پہ بنا احساس دلائے اس کے یوں اس کی بچگانہ خواہش کے پیشِ نظر دیے گئے سرپرائز کے انداز نے کچھ وقت کے لیے اسے گنگ سا کر دیا جبکہ بے یقین کھلی نگاہوں میں آہستہ آہستہ

آنسوؤں کی چادر تننے لگی جسے دیکھتے ہوئے یزدان شاہ کا دل جز بز ہونے لگا۔

"ہالے! مانا کہ بہت برا شخص ہوں میں لیکن پلیز یار یہ رویا تو مت کرو میرے سامنے۔" اس کے ہلکے سے جھنجھلائے انداز پہ وہ اور زور زور سے رونے لگی تو وہ جلدی سے اٹھا اور اس کی جانب بڑھا۔

"راپنزل! پلیز میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا، میں تو بس تمہیں سرپرائز دینا چاہتا تھا کیونکہ تین دن کے بعد تم نے واپس گھر چلے جانا ہے اور میں اس سے پہلے تمہاری خواہش پوری کرنا چاہتا تھا۔" وہ بے بسی سے اس کے بلکتے وجود کو بائیں بازو کے حلقے میں لیتے ہوئے بولا تو اس نے زور زور سے سر اس کے سینے پہ مارا۔

"آپ واقعی بہت۔۔۔بہت زیادہ برے ہیں، بالکل بھی پیار نہیں کرتی میں آپ سے، نہیں۔۔۔ نہیں اچھے لگتے مجھے آپ کے یہ لمبے بال، آپ لڑکیوں سے بات بھی کریں تو مجھے فرق نہیں پڑتا، دیکھتی بھی نہیں ہوں میں آپ کی طرف اس قدر برے لگتے ہیں آپ مجھے۔"اس کی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں زور سے بھینچے، اس کے سینے پہ سر دھرے وہ روتے ہوئے اس کے وجود کی نفی کرتی بے اختیار اپنے ہر جذبے کا یوں اظہار کر گئی کہ اسے خود میں سمیٹے یزدان کا دل ایک پل کو سکڑ کے پھیلا۔

"ہالے!"اس نے بے یقینی سے اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے خود سے الگ کرنا چاہا لیکن وہ اس پہ آمادہ دکھائی نہ دی تو اس نے ہولے سے

اس کے بالوں کا بوسہ لیتے ہوئے اسے مزید شدت سے خود میں بھینچ لیا۔

سنو اے محترم ہستی!

سنو اے زیست کے حاصل!

مجھے کچھ دن ہوئے شدت سے یہ محسوس ہوتا ہے

کہ میں دنیا میں خود کو جس قدر بھی گم کروں

مجھ کو تمہارا دھیان رہتا ہے

CLASSICURDUMATERIAL

میرے معمول کے سب راستے اب بھی

تمہاری سوچ سے ہو کر گزرتے ہیں

تمہاری مسکراہٹ آج بھی

اس زندگی میں روشنی کا استعارہ ہے

تمہارے ہجر سے اب تک

میرے دل کے در و دیوار پر وحشت برستی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

میرے اندر کی ویرانی مجھے ہر آن ڈستی ہے

بہت سے ان کہے جذبے جو ہم محسوس کرتے تھے

وہ مجھ سے بات کرتے ہیں

میری تنہائیاں اب بھی تمہارے عکس کی

پرچھائیوں کو ڈھونڈلیتی ہیں

سنو اے محترم ہستی!

CLASSICURDUMATERIAL

میں اپنے آپ سے کب تک لڑوں

کب تک میں خود سے جھوٹ بولوں

میں تمہارے بعد زندہ ہوں، مکمل ہوں، میں اپنے

کھوکھلے پن کو چھپاوں کس طرح خود سے

اٹھائے کب تلک رکھوں انا کا ماتمی پرچم

میں کب تک یہ کہوں سب سے

CLASSICURDUMATERIAL

کہ میں اس ہجر میں خوش ہوں

سنو اے زیست کے حاصل!

مجھے اقرار کرنا ہے،

میں اب اپنے آپ سے لڑتے ہوئے اب تھک چکی ہوں

کہ میں تو اس لڑائی میں

کئی راتوں کی نیندیں

CLASSICURDUMATERIAL

اور کئی خوشیوں بھرے موسم

فقط اک جھوٹ میں جینے کی خاطر ہار آئی ہوں

سنو اے محترم ہستی!

تمہاری خواب سی آنکھوں نے مجھ کو باندھ رکھا ہے

میں ان دیکھی یہ ڈوریں توڑنے کا سوچتی ہوں جب

تو میری سانس رکتی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

میں بزدل ہوں،

تمہیں کھونے سے مجھ کو خوف آتا ہے

تمہارے ہجر میں جینا تمہیں کھونے سے بہتر ہے

سنو اے محترم ہستی!

مجھے تسلیم کرنے دو!

میری اس زندگانی کا تمہی روشن حوالہ ہو

CLASSICURDUMATERIAL

میری تکمیل تم سے ہے

تمہارے ہجر میں جینا بہت دشوار ہے لیکن

تمہیں کھونے سے بہتر ہے

تمہیں کھونے کا سوچوں بھی تو میری سانس رکتی ہے

سنو اے محترم ہستی!

CLASSICURDUMATERIAL

سنوائے زیست کے حاصل

"میں تم سے آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں کہ تمہاری بیک پہ کون کون سا شخص موجود ہے؟" مائیکل کے زخموں سے چور چہرے پہ پانی پھینکتے ہوئے آفیسر نے سختی سے پوچھا لیکن پچھلے دو دن کی طرح اس دفعہ بھی اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا بلکہ وہ یونہی چپ چاپ آفیسر کو دیکھتا۔

CLASSIC PDF MATERIAL

اس کی خاموشی پہ آفیسر نے ڈنڈا اٹھایا ہی تھا کہ سیل کا دروازہ کھلا اور خان نے آفیسر کو باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے باہر نکلتا چلا گیا۔

آفیسر کے باہر نکلنے کے چند لمحے بعد، سیاہ شلوار سوٹ پہ سکن شال کندھوں پہ سجائے جہان حیدر شاہ پروقار سی چال چلتے ہوئے سیل میں داخل ہوا اور میکس کے سامنے پڑے میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"تو بالآخر جہان حیدر شاہ کو ایک بار پھر سے میرے سامنے آنا پڑا۔" جہان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے میکس استہزائیہ انداز میں بولا مگر جہان کے سپاٹ تاثرات میں رتی برابر فرق نہ آیا۔

"لیکن یہ بات تم نہیں جانتے کہ تمہارا ٹارچر کبھی بھی میرے منہ سے میری مرضی کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں اگلوا سکتا۔" وہ نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تو کرسی کی ٹیک چھوڑتے ہوئے جہان آگے ہوا اور اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے ہوئے بولا۔

"میرے جاننے پہ غور و فکر مت کرو میکس اینڈرسن کیونکہ یہ بات تو شاید تم بھی نہیں جانتے ہو گے کہ تمہاری ماں 'ایلی اینڈرسن' اس وقت 'فریدرک جاسن' کے قبضے میں ہے۔" جہان نے بہت سی پرسکون انداز میں سامنے بیٹھے وجود کے سر پہ بم پھوڑے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" وہ غصے کی شدت سے پھنکارا تو خان نے زور سے مکا اس کے منہ پہ مارا اور اس کی طرف جھکتا ہوا سخت لہجے میں بولا۔

"اب جب تک بات ہو، تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کرنا و گرنہ تمہارے منہ کو بریک لگانا کم از کم دبیر خان کے لیے نا ممکن نہیں ہے۔" اس کے غصے سے کہنے پہ میکس نے خود کو جلدی سے کمپوز کیا اور جہان کی طرف متوجہ ہوا۔

"اس سارے جھوٹ کا مقصد؟" اب کی بار اس کا لہجہ نارمل تھا جسے سن کے جہان نے آنکھ سے خان کو اشارہ کیا جس نے خاموشی سے موبائل پہ ایک ویڈیو پلے کرتے ہوئے موبائل میکس کے سامنے میز

پہ رکھ دیااور ویڈیو پہ نظر پڑتے ہی میکس کا وجود زلزلوں کی زد میں آنے لگا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ جہان حیدر شاہ تمہارے دیے گئے بیانات کے انتظار میں بیٹھا رہے گا؟ یہ چھوٹ صرف اور صرف تمہاری سزا کم کرنے کے لیے دی گئی تھی کہ اگر تم اپنا منہ کھول دو تو شاید تمہاری سزا کی نوعیت بدل جائے لیکن تمہارا ضائع کیا گیا ایک ایک سیکنڈ تمہیں تمہاری دردناک موت کے قریب گھسیٹتا چلا گیا۔" اپنے مخصوص انداز میں بولتے ہوئے جہان کے الفاظ مسلسل میکس کے وجود کو اونچی بلندیوں سے نیچے پٹخ رہے تھے۔

"تمہاری بیک پہ موجود ہر کارندے کی ڈیٹیل اس وقت میری ٹیبل پہ موجود ہے اور جس شخص کی پشت پناہی کی وجہ سے تم نے جہان حیدر شاہ پہ ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے ناوہی شخص آج تمہاری ماں کو اپنی زندگی کے بچاو کے لیے ایک مہرہ بنائے جیت کی تلاش میں ہے اور تم یہاں بے بس بیٹھے سوائے تماشہ دیکھنے کے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔"

جہان نے ایک نفرت انگیز نگاہ اس کے ساکت چہرے پہ ڈالی اور اسی باوقار طریقے سے چلتا سیل کے مختصر سے احاطے میں تباہی مچاتا وہاں سے نکل گیا۔

جبکہ میکس کے جھکڑ دھکڑ کرتے دماغ میں صرف ایک ہی غدار نام کی صدا گونج رہی تھی۔

جیمز!

"مجھے ایک دفعہ جیمز سے ملنا ہے۔" ایک دفعہ جب پھر میکس سے اس کا بیان لینا چاہا تو اس نے فقط ایک ہی جملہ بولا جسے سن کے آفیسر نے اچنبھے سے اسے دیکھا جو چہرے پہ تنفر لیے اسی کے چہرے کو تک رہا تھا۔

"تم اپنے گھر نہیں بیٹھے ہوئے جہاں تمہاری مرضیاں پوچھی جائیں گی اور تمہاری مرضیاں چلیں گی، اس لیے اب مزید کسی فضول بکواس کے بغیر اپنا بیان ریکارڈ کروانا شروع کر دو۔" آفیسر غصیلے لہجے میں بولا جبکہ ساتھ کھڑے سپاہی نے ایک وائس ریکارڈر میز پہ رکھا اور اسے بولنے کا اشارہ کیا۔

"جہان شاہ کو میرا پیغام دو کہ وہ بیشک پورے امریکہ کے تمام انڈر ورلڈ کی ڈیٹیلز نکلوالے لیکن اگر اسے مجھ سے کنفیس کروانا ہے تو میری ایک ملاقات جیمز سے اسے ضرور کروانا ہو گی۔" اس کے تضحیک آمیز لہجے پہ آفیسر نے ایک زوردار گھونسا اس کے منہ پہ مارا تو سیل کے باہر کھڑے معاذ سکندر جو تمام صورتحال ملاحظہ کر رہے تھے، وہ اندر آئے اور آفیسر کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"یہ جاننے کے باوجود کہ جہان پہ تمہاری کسی بھی دھمکی کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہو گا، ایسی ڈیمانڈ کیوں کر رہے ہو؟" معاذ سکندر سنجیدگی سے بولے تو میکس ایک پل کو چپ سا رہ گیا۔

"سارے ثبوت تمہارے خلاف جاتے ہیں اس لیے اپنے کنفیس کا لالچ اب سے دینا بالکل بند کر دو اور دوسری بات یہ سب تمہیں کلیئر کروایا جا چکا ہے کہ تمہیں یہ چھوٹ تمہیں ایک پراپر لیگل کاروائی کی وجہ سے دی جا رہی ہے ورنہ جہان شاہ کی بیٹی، یزدان حسن شاہ کی بیوی اور شاہ ویر شاہ کی بہن اور اس کی بیوی پہ نگاہِ غلط ڈالنے کے جرم میں تمہیں تمہاری موت سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا اور یہ کام آج سے بہت عرصہ پہلے پایۂ تکمیل تک پہنچ جانا تھا اگر جہان کے ہاتھ قانونی کاروائی کے باعث بندھے نہ ہوتے، اس لیے اپنی یہ فضول کی ڈیمانڈز کو بند کرو اور اگر اپنی موت میں آسانی چاہتے ہو تو اپنا بیان خاموشی سے ریکارڈ کروانا شروع کر دو۔" معاذ سکندر تفصیلاً ہر بات سے اسے آگاہ کرتے ہوئے آفیسر کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی باہر نکل گئے جبکہ وائس ریکارڈر کو گھورتا میکس وہاں اکیلا بیٹھا نجانے کیا سوچتا جا رہا تھا۔

"کیا بات ہے بیٹا؟اتنا چپ چپ کیوں ہیں آپ؟"علیزے نے اپنی گود میں سر رکھ کے لیٹی لویزا کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے محبت سے پوچھا جبکہ باقی سب خواتین بھی وہیں لاونج میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

"ممانی! بہت بور ہو رہی ہوں میں۔"وہ منہ بنا کے بولی۔

"شاہ ویر مجھے ماما کہتے ہیں۔"اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے بہت میٹھے انداز میں اسے سرزنش کی تو وہ شرمندہ سی ہو گئی کیونکہ نکاح

کے بعد ہی علیزے نے اسے ممانی کہنے سے منع کر دیا تھا لیکن وہ عادتاً کبھی کبھار پھر بھی بول دیا کرتی تھی۔

"سوری ماما!" وہ ہولے سے منمنائی تو مہرو نے بے اختیار سکون کی سانس بھری کیونکہ اس کی سرکش بیٹی صرف اور صرف ان سب کے سامنے ہی ایسا پر سکون بیہیو کرتی تھی، اسی لمحے نوجوان پارٹی بھی ان کے قریب آتی اپنی جگہ سنبھالنے لگی۔

"اٹس اوکے! مجھے یہ بتائیں کہ آپ بور کیوں ہو رہی ہیں؟" علیزے نے مشفقانہ انداز میں کہا تو وہ اس کا ہاتھ ہاتھوں میں لیتی چومنے لگی۔

"نہ تو بابا گھر ہیں، نہ جہان ماموں، یزدان، ہالے، معاویہ ماموں کوئی بھی گھر نہیں ہے مزہ ہی نہیں آرہا۔" وہ منہ بسورتی ہوئی بولی تو علیزے کے دل سے اک ہوک سی نکلی کہ بیٹی کی یاد نے بہت شدت کے ساتھ حملہ کیا تھا۔

"معاویہ کو اتنا یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ آرہے ہیں گھر۔" زینی نے چائے اور اسنیکس کی ٹرے سینٹرل ٹیبل پہ رکھتی ہوئی بولی تو وہ مسکرا دی کیونکہ اسے ایک دم سے یزدان اور معاویہ کی ملی جلی بھگت یاد آگئی تھی۔

"کال کی تھی؟" مہرو نے زینی سے پوچھا۔

"میں نے کیوں کال کر کے انہیں باتیں بنانے کا موقع دینا تھا انہوں نے ہی کال کی تھی 'میرے' بیٹے کی شکایت لگانے کے لیے۔" زینی میرے پہ زور دیتی ہوئی بولی تو سب کھل کے ہنس دیں کہ معاویہ اور یزدان کی نوک جھونک سے سبھی واقف تھے۔

"ابھی کیا کر دیا تمہارے بیٹے نے؟" مسز حسن شاہ نے شگفتہ انداز میں پوچھا۔

"یہی کہ لڑکیوں سے ملنے جاتا ہے چوری چوری، اپنے باپ کی بات نہیں مانتا۔" وہ گہری سانس بھرتے ہوئے بولی تو سب مسکرا دیں۔

"ساری بات بتاو کہ کیسے تمہارے اس ٹڈے نے میرے دل پہ وار کیا ہے؟"اسی وقت معاویہ کی جذباتی اینٹری پہ سب نے اس کی جانب دیکھا لیکن یزدان جیسے خوبرو مرد کے لیے ٹڈے جیسا لفظ کسی سے بھی برداشت نہ ہوا۔

"کیسا وار کر دیا تم جیسے بندے پہ؟"مہر وطنزیہ انداز میں بولی تو معاویہ اسی سے جڑ کے بیٹھ گیا اور اس جے ہاتھ میں تھاما کپ خود سے پکڑا۔

"وہ مجھے کہتا ہے کہ ہر لڑکی میری ماما جیسی بیوقوف نہیں ہوتی جو یوں بنا سوچے سمجھے شادی کر لے۔"اس کے چبا چبا کے کہنے پہ ایک فرمائشی قہقہہ ابل پڑا کیونکہ لاونج اس وقت خواتین و لڑکیوں سے بھرا ہوا تھا جبکہ زینی معاویہ کی بات پہ ماتھا پیٹ کے رہ گئی۔

"معاویہ چاچو! محسوس کریں یار، آپ اپنی بے عزتی کی داستان بہت فخر سے بھری محفل میں سنا رہے ہیں۔" ہادی معاویہ کے کندھے پہ تھپکی دیتے ہوئے بولا تو معاویہ نے بھنویں سکیڑ کے سب کی جانب دیکھا جو اس کی طرف بہت مزے سے دیکھ رہے تھے۔

"تم بیوقوف ہو بیگم؟" اس نے باقی سب کو چھوڑتے ہوئے اپنی توپوں کا رخ زینی کی جانب کیا تو وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

"یہاں زینی نہیں بلکہ لالے سے بیوقوفی ہو گئی جو زینی کے ساتھ زیادتی کر بیٹھے۔" مہرو نے جلتی پہ تیل کا کام کیا تو معاویہ بری طرح سے اسے گھورنے لگا۔

"معاویہ چاچو پریشان نہیں ہوں کیونکہ ایسی ہی زیادتی جہان چاچو نے دبیر انکل سے بھی کر دی تھی۔" ماہ زیب نے مہرو پہ پوائنٹ مارا تو سب سے بلند قہقہہ لویزا اور معاویہ کا تھا جبکہ مہرو نے کشن زور سے زیب کی جانب پھینکا۔

"اتنے بھی شریف نہیں ہیں آپ کے خان انکل۔" وہ ناک چڑھا کے بولی۔

"خدا کو مانو مہرو! جو بندہ تمہاری سنگت میں رہ کے بھی شریف رہے یا تو وہ بندہ ٹھیک نہیں یا پھر تمہاری قابلیت مشکوک ہے۔" موحد نے بہت

برجستہ انداز میں مہرو کو لاجواب کیا تو لویزا کے پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑنے لگے۔

"ویسے ہمیں کچھ شادیاں فیملی سے باہر نہیں کرنی چاہیے؟ اپنے ہی نمونے دیکھ دیکھ کے دل بیزار ہونے لگا ہے اور عزت تو بالکل کی ہی نہیں جاتی۔" روحان جس طریقے سے بولا سب نے گھور کے اسے دیکھا۔

"اب یہ پری چچی کو ہی دیکھ لیں یار، جس طرح ہمارے ساتھ لگی رہتی ہیں ڈاکٹر چاچو کی طرف سے کرا نہیں چچی جس حال سے کہا جاتا ہے ہم ہی جانتے ہیں۔" اس کے اپنے ہی دکھ تھے جو کبھی شاہ فیملی کو علیزے کے متعلق تھے۔

"ناچھیڑ بچے پرانے زخموں کو کیونکہ ہم بھی اسی غم کے ستائے ہوئے ہیں۔" اچانک معاویہ دلگیر لہجے میں بولا تو علیزے نے نگاہوں کے زریعے اسے ٹوکنا چاہا لیکن اسے تو موقع چاہیے تھا۔

"اب یہ بھابھی بیگم کو ہی دیکھ لیں، حویلی کے سب سے بڑے سپوت کی مسز ہیں اور ساری بہوؤں سے کم عمر، دیکھ کے صدمہ ہی لگ گیا تھا۔" معاویہ کی اداکاری عروج پہ تھی جبکہ علیزے جھینپ سی گئی۔

"تمہارے الفاظ ریکارڈ ہو چکے ہیں جو یقیناً لالے تک بھی جا چکے ہوں گے۔" مہرو کے مزے سے کہنے پہ اس نے کرنٹ کھا کے اسے دیکھا جو موبائل اس کے سامنے لہراتی اس کا منہ چڑا رہی تھی جبکہ وہ کینہ توز

نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا اور پھر اسی لمحے وہی ہوا جس کی سب کو توقع تھی۔

معاویہ کی جیب میں رکھا موبائل زور سے گنگنایا تو اس نے فوراً منہ بنایا۔

"لیں جی بج گیا عزرائیل کا بزر۔" وہ جس بیچارگی سے بولا علیزے کی ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی چھوٹ گئی۔

"ہیلو جے! کتنا یاد کرتے ہو تم مجھے؟ ابھی دن کو ہی تو ملے ہیں لوگ۔" کال اٹھاتے ہی وہ یکلخت چہکتے ہوئے بولا تو سب نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

"زینی کدھر ہے؟" جہان نے اس کی بات نظرانداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تو معاویہ کے لیے خطرے کا گھنٹہ سا بجنے لگا۔

"میری بیوی میرے ساتھ بیٹھی ہے اور ہم دونوں پیاری سی موووی دیکھ رہے ہیں۔" وہ گڑبڑاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا اور زبردستی ون سٹر صوفے پہ زینی کے ساتھ جڑ جے بیٹھتا مبالغہ آرائی کی حدوں کو چھونے لگا جبکہ باقی سب بہت مزے سے سچویشن انجوائے کر رہے تھے۔

"اوکے! اپنی بیوی کے پاس سے اٹھو اور فوراً جو میں نے کام کہا ہے اسے آدھے گھنٹے تک مکمل کر کے مجھے رپورٹ سینڈ کرو اور اب

میرے آنے تک میری بیوی سے بارہ فٹ کے فاصلے پہ بھی نظر نہیں آناو گرنہ تمہاری شکل دیکھ کے باقی سب کو صدمہ پہنچے گا۔"اس کے بے لچک لب و لہجے پہ معاویہ کو حقیقتاً صدمہ لگا جبکہ نوجوان پارٹی دانت نکوسنے لگی۔

"وہ میری بھابھی بیگم ہیں۔"اس کا لہجہ احتجاجی تھا۔

"آدھا گھنٹہ ہے صرف تمہارے پاس۔"جہان نے ان سنی کرتے ہوئے کہااور یہ ہمیشہ ہی ہوتا تھا کہ جہان اس کے کسی کو بھی تنگ کرنے کی فوراً سزا دیتا تھا بالخصوص زینی اور علیزے کو ہلکا سا بھی چھیڑنے پہ وہ اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ دھرتا تھا۔

"تم ایک نمبر کی فسادن ہو۔" دانت نکالتی مہرو کو دیکھ کے وہ بھنا اٹھا اور پھر ہنستی ہوئی زینی کو زبردستی ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے جانے لگا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ بوکھلائی۔

"جے کی بیوی سے بارہ فٹ دور رہنا ہے، اپنی بیوی سے نہیں اس لیے اب میرے کام میں تم مجھے کمپنی دیتی رہتی۔" مزے سے کہتے ہوئے وہ اسے لیے سٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا جبکہ لاونج میں ایک دفعہ پھر قہقہوں کا طوفان ابل پڑا۔

بھاری پردے سمیٹتے ہوئے اس نے کھڑکیوں کے پار برف سے ڈھکے پہاڑوں کو دیکھا تو دل میں ٹھنڈک احساس جاگنے لگا، اس نے پلٹ کے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ ہر چیز سے بے نیاز ایک اچھی نیند کے مزے لوٹ رہا تھا۔

اس نے ایک نگاہ دوبارہ سے کھڑکی کے پار ڈالی اور پھر بے چینی سے اس کے قریب چلی آئی۔

"یزدان!" اس نے آہستہ سے آواز لگائی لیکن سرہانہ دبوچے محوِ استراحت یزدان پہ اس کی مدہم پکار پہ چنداں اثر نہ ہوا۔

"یزدان!"اس نے اب کے تھوڑا بلند آواز میں پکارا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

"یزدان!"اس پہ ہلکا سا جھکتے ہوئے اس نے جھجھکتے ہوئے دھک دھکے کرتے دل کے ساتھ ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ماتھے پہ بکھرے بال سمیٹتے ہوئے اسے پکارا تو وہ ہلکا سا کسمسایا لیکن آنکھیں نہیں کھولیں تو اس نے وہی عمل دوبارہ دہرایا اور ہلکا سا اس کے بالوں کو سہلایا تو اس کے وجود میں ہلچل سی مچی۔

"جانِ یزدان! شوہر کو ایسے جگانے کے طریقے مکمل فیل ہیں کیونکہ یہ مزید مدہوش کرتے ہیں بجائے ہوش میں لانے کے۔"اس کے ہاتھ پیچھے کرنے سے قبل وہ اس کے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرتا خمار آلود

نگاہیں اس کے نکھرے سراپے پہ مرکوز کیے وہ مخمور لہجے میں بولتا اس کی دھڑکنیں پاگل کر گیا۔

"مم۔۔مجھے باہر جانا تھا۔" وہ اس کا دھیان ہٹانے کو بولتی اپنا ہاتھ چھڑانے لگی لیکن گرفت مضبوط تھی۔

"حالانکہ آپ کی ساری دنیا تو اندر موجود ہے۔" بوجھل لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ اس کے بالکل قریب وہیں گر سی گئی لیکن اسی کے بازو کا سہارا لیتے ہوئے خود کو اس کے سینے پہ گرنے سے بمشکل بچایا کیونکہ اس کے الفاظ اس کے پورے وجود کو ان دیکھے احساس سے بھر رہے تھے کجا کے اس کی قربت برداشت کرنا۔

"یزدان!"اس کے سر پہ ہاتھ رکھے خود پہ بے خودی سے جھکانے پہ وہ بے اختیار بولی لیکن وہ بنا اس کی بات پہ دھیان دیے دوسرے ہاتھ سے اس کی نم بالوں کی کچھ لٹیں ہاتھوں میں لیتا ناک کے پاس لے کے جاتا گہری سانس لینے لگا تو ہالے کا چہرہ حیا کے احساس سے تمتمانے لگا۔

"بال چھوڑیں میرے۔"اس نے اس کے ہاتھ سے اپنے بال چھیننے چاہے لیکن اس نے اسی ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھاما اور بغور اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔

"کون سا شیمپو یوز کرتی ہو؟" قطعی غیر متوقع سوال سن کے ہالے نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن اس کی نگاہوں کی چمک اور بے باک لپک نے لمحوں میں اسے نظریں جھکانے پہ مجبور کر دیا۔

"مجھے لگتا ہے عنقریب میں تمہاری ہر استعمال کردہ شے کا بھی بری طرح ایڈکٹ ہونے والا ہوں۔" اس کے گھنے بالوں کو چہرے پہ بکھیرتے ہوئے وہ خمار آلود لہجے میں بولا تو اس کے پورے وجود میں پھریری سی دوڑ گئی۔

"یزدان میں۔۔۔" وہ اس کی گرفت سے آزادی چاہتی تھی لیکن اس وقت وہ اس پہ آمادہ دکھائی نہ دیا کیونکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کرتا عالمِ مدہوشی میں تھا۔

"آپ۔۔آپ مجھے یہاں لے کے آئے ہیں لیکن ایک دفعہ بھی باہر نہیں لے کر گئے۔" وہ بمشکل دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے اس کا دھیان بھٹانے کی کوشش میں تھی جب اس نے اپنی ہلکی سی سرخی لیے آنکھیں کھول کے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ جز بز سی ہونے لگی۔

"میں تو ہنی مون کے لیے یہاں آیا ہوں تو ہنی مون منانے میں میرا ساتھ دے دو، میں گھمانے پھرانے میں ساتھ دے دوں گا۔" اس کے بے باکی سے کہنے پہ اس نے خون چھلکاتے چہرے کے ساتھ سرعت سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے بمشکل دو سے تین انچ کا فاصلہ قائم کیا جو اگلے ہی پل انتہائی قربت میں بدل چکا تھا۔

"کہو! دو گی میرا ساتھ۔" اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں کو انتہائی نزدیک سے بغور جانچتے ہوئے وہ بولا تو اس کی سانسوں کی لپک سے بوکھلاتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے اور دور ہونے کی سعی کرنے لگی لیکن اس کی گزشتہ کوششوں کو ناکام بناتے ہوئے اس نے اس کا چہرہ خود پہ جھکایا اور استحقاق کے پھول اس کے صبیح چہرے پہ کھلاتا وہ ہالے کو سانس روکنے پہ مجبور کر گیا۔

"پلیز!" اس کی پر شدت جسارتوں سے گھبراتے ہوئے اس نے زبردست سعی کے عوض خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتی گہرے سانس لیتی رخ موڑ گئی۔

"تمہارا عشق میرے لیے اس رزق کی مانند ہے جس کے چھن جانے کا خوف مجھے کبھی ناقدری کرنے ہی نہیں دیتا ہے۔" اس کے کومل وجود کو عقب سے اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے یزدان نے جذبات سے گندھے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پہ ٹکائی تو سٹپٹاتی ہالے نے بے ساختہ اپنے ہاتھ اس کے بندھے ہاتھوں پہ رکھے جن پہ اس نے فوری گرفت مضبوط کی تو ہالے کی سانسیں تھمنے لگیں۔

اسے خود پہ غصہ آنے لگا کہ کیوں اس نے صبح صبح اسے جگا کے خود کو ایسی مصیبت میں ڈالا تھا جس میں اس کا وجود نہیں بلکہ دل جکڑے جا رہا تھا کہ وہ ساحر اپنی باتوں کے زیرِ اثر اسے اپنے سحر میں جکڑنے کی مکمل کوشش میں تھا۔

"مم۔۔میں میرا مطلب یزدان! آپ فریش ہو جائیں پھر۔۔پھر ہم۔۔۔۔۔"ایسی غیر متوقع قربت پہ اس کی زبان ناچاہتے ہوئے بھی لرز رہی تھی کہ ایک ہی کمرہ اور بیڈ ہونے کے باوجود وہ بہکتے بہکتے سنبھل جایا کرتا تھا لیکن آج خمار میں ڈوبا یزدان مسلسل اس کے دل کو دھڑکائے جا رہا تھا۔

"پھر ہم ہنی مون منائیں گے، رائیٹ؟"وہ اس کی بات اچکتے ہوئے پر سکون لہجے میں کہتا آگے کو جھکتا اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا تو وہ روہانسی ہو گئی۔

"اعتماد کرنا سیکھ لو رابنزل! ہماری آگے کی زندگی آسان گزرے گی۔" اس کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اس نے اس کے وجود پہ اپنی گرفت

نرم کی اور سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کی نم آنکھوں پہ جھکا اور محبت سے انہیں اپنے لمس سے مہکاتا وارڈروب کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بے حس و حرکت وہیں کھڑی اس کی پشت تکتی اس کے لفظوں اور لمس کے حصار میں قید تھی۔

"بھابھی! لالے کب آرہے ہیں؟ کب تک متوقع ہے منگنی کا فنکشن؟" آریان نے صوفے پہ جگہ سنبھالتے ہوئے علیزے سے استفسار کیا تو وہ روہانسی ہوگئی کیونکہ بار بار اس کا ذکر اسے اسی کی یاد دلاتا تھا۔

"ماموں نے ممانی کو کہا ہے کہ ایک ہفتے بعد منگنی کا فنکشن ہو گا اور وہ دو تین دن تک واپس آ جائیں گے ،اب یہ خبر شاہ میشن میں چلا دیں۔" لویزا مسلسل چیونگم چباتی ہوئی علیزے کی شکل دیکھ کے آرام سے بولی تو آریان نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ببل گمز لیتے ہوئے ایک اپنے منہ میں ڈالی۔

"مدران لاء نے اپنا کمنٹیٹر رکھ لیا کیا؟" اس نے انتہائی سکون سے پوچھا لیکن جب سب نے گھور کے دیکھا تو کھسیانے انداز میں چیونگم چبانے لگا۔

"یہ مدران لاء کو امپریس کرنے کے چکروں میں ہے چاچو۔" عرشمان نے آریان کے پاد بیٹھتے ہوئے بہن کو چھیڑا تو اسے تپ چڑھنے لگی۔

"میں اپنی بیٹی سے پہلے ہی بہت محبت کرتی ہوں۔"علیزے نے لویزا کو ساتھ لگایا۔

"اپنی بیٹی سے بھی پوچھ لیں کہ یہ آپ سے محبت کرتی ہے یا آپ کے بیٹے سے ؟"لالہ رونے شرارت سے کہا تو لویزا کا دل دھڑک اٹھا لیکن اس نے دل کی بدلتی لے پہ دھیان دیے بغیر کشن زور سے اس کی جانب اچھالا۔

"ہم سب ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں اس لیے آپ سب کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"اس کے بال سہلاتے ہوئے علیزے نے نرم لہجے میں کہا تو سب مسکرا دیے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جہان کی کل کال آئی تھی، کہہ رہے تھے کہ آپ سب اپنی اپنی تیاری رکھیں کہ ان کا ارادہ ہے کشمالے اور یر مغان کی منگنی کے ساتھ ساتھ لویزا اور ویر کی شادی کرنے کا۔" مسز احمد شاہ اچانک یاد آنے پہ بولیں تو لویزا جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

"کیا؟ ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے نہیں کرنی شادی، مم۔۔ میرا مطلب ہے کہ ویر نے شادی نہیں کرنی۔" دھماکہ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ وہ بے ربط سے انداز میں بولتی نوجوان پارٹی کو ہنسنے جبکہ بڑوں کو حیران ہونے پہ مجبور کر گئی۔

"ویر نے شادی کیوں نہیں کرنی؟"علیزے نے سنجیدگی سے پوچھا تو لویزا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی اور پھر سب کی سوالیہ نگاہیں خود پہ مرکوز پاتے ہوئے گلا کھنکارتے ہوئے بولی۔

"وہ۔۔میرا مطلب ہے کہ انہوں نے کہا تھا ابھی شادی نہیں کرتے بلکہ پہلے ایک دوسرے کو اچھی طرح سے سمجھ لیتے ہیں۔"وہ انگلیاں مسلتی بات بناتے ہوئے بولی جب عقب سے آتی گھمبیر آواز پہ اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔

"اور اب چونکہ ہم نے ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے،،بہت سے کام بھی اکٹھے کیے ہیں تو اب دیر نہیں کرنی چاہیے۔" شاہ ویر کی سنجیدہ آواز پہ اس نے زور سے آنکھیں موندتے ہوئے

دوبارہ خود کو گود میں چھپایا جبکہ شاہ ویر کی بات سن کے سب خوشی سے جھومتے ہوئے قہقہے لگاتے ویر کو چھیڑنے لگے۔

"ہمیشہ غلط وقت پہ اینٹری مارتے ہیں۔" بڑبڑانے کے سے انداز میں اس نے یوں ویر کی آمد سے لاتعلقی برتی جیسے اس کی آمد سے لاعلم ہو جبکہ ویر نے ایک بھرپور نگاہ اس کے بے پرواہ وجود پہ ڈالی جبکہ اس کی بڑبڑاہٹ سنتی علیزے مسکرادی۔

"ویسے ایک دوسرے کو سمجھ کے تم دونوں کس نتیجے پہ پہنچے ہو؟" ہادی نے شوخی سے پوچھا تو سب دلچسپی سے ان کی جانب دیکھنے لگے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"زیادہ کچھ نہیں بس لویزا یہ جان چکی ہیں کہ مجھے سرخ کلر پسند نہیں ہے۔"اس کے سنجیدہ لہجے میں جھلکتی ذو معنی سی لپک سے لویزا کو ایک مہکتی سی شام یاد آئی تو اسے اپنا چہرہ تمتماتا محسوس ہوا لیکن وہ کوئی بھی رد عمل دیے بغیر چپ چاپ علیزے کی گود میں دبکی رہی کیونکہ سب کی معنی خیز کھانسی اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔

"اور لویزا کو کیا ناپسند ہے، یہ تم نہیں جانتے؟"ہادی نے شرارت کو طوالت بخشی۔

"پورے کا پورا'شاہ ویر حیدر شاہ'۔"ویر کے انتہائی سکون سے کہنے پہ لویزا کا بے اختیار دل چاہا وہ اس کا گلا دبا ے جو کتنے سکون سے اس کو

سوالات کی نذر کر چکا تھا کیونکہ اب ہر کسی کی زبان پہ 'کیوں، کیوں' ہی تھا۔

"اب کیوں کو چھوڑیں بلکہ اس بات پہ خوش ہوں کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ چکے ہیں بلکہ اس رشتے کو بڑھانا بھی چاہتے ہیں۔" اس کی گھمبیر آواز پہ لویزا جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔

"ایک تو ہمیشہ غلط وقت پہ آتے ہیں اور پھر غلط بیانی پہ غلط بیانی کیے جا رہے ہیں، میں نے کب کہا کہ مجھے آپ ناپسند ہیں؟" اس کی باتوں سے غصہ ہوتی وہ بنا سوچے سمجھے جب بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی یہ دیکھے بغیر کے اسے دیکھتی ویر کی سیاہ آنکھوں کی چمک بڑھتی جا رہی تھی۔

"یہ بھی نہیں کہا ہو گا کہ بچہ پسند ہے تمہیں اس لیے دل پہ لے گیا ہے شاید۔" روحان ویر کے کندھے تھپکاتے ہوئے بولا تو ویر نے گھور کے اسے دیکھا جبکہ روحان کی بات پہ لویزا کو جھٹکا لگا تو اسے ہوش آئی کیونکہ اس کی بات پہ مہرو بھی آنکھیں نکالتے ہوئے اسے گھور رہی تھی اسی لیے اس نے باقی کا حساب آئندہ پہ ڈالتے ہوئے دوبارہ علیزے کی گود میں پناہ لی۔

"مطلب میاں بیوی راضی ہیں اس لیے قاضی کو مزید دیر کہے بغیر اس نیا کو پار لگانا چاہیے۔" ہادی نے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو ویر مدہم سا مسکرا دیا جبکہ بیٹے کے خوبرو چہرے کو دیکھتے ہوئے علیزے اس میں جہان کا عکس ڈھونڈنے لگی کیونکہ وہ ہو بہو اسی کی کاپی تھا، وہی انداز، وہی قد کاٹھ، وہی لب ولہجہ اور ویسی ہی شدت جو جہان کا خاصہ تھی۔

"ویسے ویر تم کافی عقل مند لگتے تھے مجھے۔"مہرو کے پاس بیٹھے ویر کو دیکھتے ہوئے زینی کے ہمراہ آتا معاویہ منہ بناتے ہوئے بولا تو اس نے بنا کچھ بولے اس کی جانب استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا تو اس نے ایک شرارتی نگاہ مہرو پہ ڈالی اور اس سے زرا ہٹ کے بیٹھ گیا۔

"خان کا حال دیکھنے کے باوجود بھی تم وہی فیصلہ کر رہے جو بیچارے خان نے ایک معصوم صورت کے بدلے کر لیا اور آج تک پچھتا رہا ہے۔"چمکتی آنکھوں سے مہرو کو چھیڑتے ہوئے اس نے آگ بھڑکانی چاہی جو حسبِ توقع بھڑک اٹھی نا صرف مہرو کی طرف سے بلکہ علیزے کی گود سے

"تمہیں زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے، نہ خان کے بارے میں نہ ویر کے بارے میں کیونکہ بہت خوش قسمت بندے ہیں۔" مہرو گردن اکڑا کے بولی تو لاونج میں ہنسی کا نہ تھمنے والا طوفان مچل اٹھا کیونکہ خان اور مہرو کی نت نئی نک جھونک سے پوری فیملی واقف تھی تبھی مہرو ہلکا سا جھینپ گئی تھی۔

"ماما! بابا آ گئے ہیں۔" کشما لے بھاگتی ہوئی لاونج میں آئی تو اس کی اطلاع پہ سب نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ اس کی قطعی غیر متوقع آمد پہ علیزے کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا۔

CLASSIC URDU MATERIAL

وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی دروازے کی جانب بے چینی سے دیکھنے لگی کیونکہ اس نے تو اسے تین دن بعد آنے کا کہا تھا اور اب اس کا یوں اچانک آنا اس کا دل دھڑکا رہا تھا۔

"ہالے! ہالے!" اچانک کشمالے کی پرجوش بلند آواز پہ ہال میں موجود ہر فرد کا دل ایک دم سے رک سا گیا جبکہ علیزے اپنی جگہ لڑکھڑا سی گئی تو زینی نے لپک کے اسے سنبھالا۔

"بھابھی! سنبھل کے۔" اس نے اسے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"وہ۔۔۔۔میری ہالے!"اس کی آواز شدتِ جذبات سے لرز رہی تھی تو مرد سب بھاگتے ہوئے باہر کی جانب لپکے جبکہ شاہ ویر اور معاویہ پر سوچ انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھتے وہیں کھڑے رہ گئے۔

اسی لمحے لاونج کا داخلی دروازہ کھلا تو جہان حیدر شاہ کے دونوں بازووں کے حلقے میں کشمالے اور ہالے روتی، ہنستیں اندر آئیں جبکہ ان کے پیچھے رف ٹف سے حلیے میں موجود یزدان سنجیدہ تاثرات لیے داخل ہوا تو مہرو اور زینی نے اچنبھے سے اسے دیکھا جبکہ علیزے سارے بندھن توڑتی بھاگنے کے سے انداز میں آگے بڑھی اور جہان کے ساتھ لگی ہالے کو زور سے اپنے گلے لگایا اور اونچی آواز میں روتی اس کے نقوش کو چومنے لگی۔

"میرا بچہ! میری جان!" وہ محبت سے اس کے چہرے کے بوسے لیتی نم آنکھوں کے مسکرا رہی تھی۔

"علیزے! آنکھیں صاف کریں اپنی، ہالے ہمارے سامنے موجود ہے آپ یوں رونا بند کریں پلیز۔" اس کی متورم آنکھیں دیکھتے ہوئے بالآخر وہ بول اٹھا تو علیزے ہلکا سا جھینپتے ہوئے اپنی نم پلکیں صاف کرتی ہالے سے دور ہٹی اور اسے سب سے ملنے کا موقع دیا۔

"تھینک یو۔" اس نے ہولے سے جہان کی جانب دیکھتے ہوئے پوری شدت سے کہا تو جہان نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا جو نم چہرے پہ الوہی سی چمک لیے کھڑی آج بھی اس کا دل دھڑکانے کا ہنر رکھتی تھی۔

"میں یہ 'شکریہ' کمرے میں جا کر وصول کروں گا، اپنی مرضی سے۔"
اس کی جانب جھکتے ہوئے اس نے لطیف سی سرگوشی کی تو علیزے بری
طرح سے جھینپتی فاصلہ بڑھا گئی۔

"بھابھی بیگم! یہ آج بھی اتنا ہی بے شرم انسان ہے نا جتنا پچیس سال
پہلے تھا، ہے نا؟" کب سے ان کو تاڑتے معاویہ نے سب کو ہالے کے
گرد اکٹھے دیکھ کے موقع پہ چوکا لگانے کی کوشش کی تو جہان نے
زبردست گھوری سے اسے نوازا۔

"اور تمہیں پچیس سال پہلے جو سب کی پرائیویسی میں گھسنے کی عادت تھی، وہ ہنوز قائم ودائم ہے۔" غصے سے اس کو لتاڑتے ہوئے جہان نے کسی خیال سے مڑ کے دیکھا تو وہ وہاں موجود نہیں تھا۔

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے قدم مسز احمد اور مسز حسن شاہ کی جانب بڑھائے اور ان سے ملنے لگا جبکہ علیزے دوبارہ ہالے کے قریب بیٹھتی اسے اپنی ممتا سے نوازنے لگی۔

کبھی جب میں نہیں ہوں گا

تمہیں سب یاد آئے گا

وہ میری بے کراں چاہت

تمہارے نام کی عادت

وہ میرے عشق کی شدت

وصال و ہجر کی لذت

تمہاری ہر ادا کو شاعری کا رنگ دے دینا

CLASSICURDUMATERIAL

خود اپنی خواہشوں کو بے بسی کا رنگ دے دینا

تمہیں سب یاد آئے گا

وہ میری آنکھ کا نم بھی

وفاؤں کا وہ موسم بھی

جنوں خیزی کا عالم بھی

CLASSICURDUMATERIAL

مری ہر اِک خوشی، غم بھی

مرا وہ مسکرا کر درد کو دل سے لگا لینا

تمہاری خواب سی آنکھوں کا ہر آنسو چرا لینا

تمہیں سب یاد آئے گا

تمہاری سوچ میں رہنا

تمہاری بے رُخی سہنا

CLASSICURDUMATERIAL

بُھلا کر رنجشیں ساری

فقط ''اپنا'' تمہیں کہنا

تمہارے نام کو تسبیح کی صورت بنا لینا

تمہارے ذِکر سے دل کا ہر اِک گوشہ سجا لینا

ابھی تو مسکرا کر تم مری باتوں کو سنتی ہو

CLASSICURDUMATERIAL

مگر یہ جان لو جاناں!

تمہیں سب یاد آئے گا

کبھی جو میں نہیں ہوں گا

عاطف سعید

اس کی بے تاثر نگاہیں اس وقت موبائل سکرین کو بری طرح سے گھور رہی تھیں جبکہ دل و دماغ میں جاری کشمکش کے بارے میں اس وقت

CLASSICURDUMATERIAL

اس کے چہرے سے جانچنا خاصا مشکل امر محسوس ہو رہا تھا کیونکہ جو سرد تاثر اس کے آنکھوں میں ہلکورے لے رہا تھا وہی تاثر اس کے پورے وجود پہ اپنے اثرات چھوڑ رہا تھا۔

وہ جو تلخ سوچوں کے بھنور میں الجھتا بہت دور جا پہنچا تھا, اچانک دروازے کھلنے کی آواز پہ اس نے 'سینڈ' کے آپشن پہ کلک کیا اور موبائل بند کرتے ہوئے بیڈ پہ رکھا اور اطمینان سے دروازہ کھولنے والے کا سامنے آنے کے لیے انتظار کرنے لگا۔

"کیسے ہو؟" ویر کی سنجیدہ آواز پہ اس نے سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور کھل کے مسکرایا۔

"ہمیشہ کی طرح بہت ہینڈسم۔" اس کے پر سکون لہجے پہ نجانے کیوں ویر کا شدت سے دل چاہا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے لیکن اس نے ہمیشہ کی طرح ضبط کا مظاہرہ کیا اور اس کے سامنے بیڈ روم چیئر پہ بیٹھ گیا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ ان بے ترتیب لمبے بالوں کے ساتھ تم ہینڈسم لگتے ہو تو میں اسے خوش فہمی کا اعلیٰ ترین مقام سمجھوں گا۔" ویر نے شائستہ انداز میں اس کے بڑھے ہوئے بالوں پہ چوٹ کی تو یزدان کے ہونٹوں پہ محظوظ کن سی مسکان پھیل گئی۔

"میری بیوی کو میرے لمبے بال بہت کول لگتے ہیں۔" اس نے جان بوجھ کے 'اپنی بیوی' کا ذکر کرتے ہوئے ویر کو چڑانے کی کوشش کی۔

"اور کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس قدر پسندیدگی کے باوجود تمہاری بیوی، تمہاری موجودگی میں، تمہاری تحویل سے آزاد ہو چکی ہے اور تم یہاں بیٹھے اپنی خوبصورتی کے گن گا رہے ہو۔" ویر نے سلگتے ہوئے استفسار کیا کیونکہ اس وقت اسے ان دونوں پہ غصہ آ رہا تھا کیونکہ اسی نے جہان سے کہا تھا کہ ان دونوں کے معاملات بہتر نہج پہ پہنچ چکے تھے تو انہیں اس سارے ماحول سے پرے کچھ دن ایک دوسرے کو سمجھنے کا وقت دینا چاہیے کہ اسے وہ دونوں ہی بے حد عزیز تھے مگر اب یوں غیر متوقع طور پہ ہالے کی واپسی اور یزدان کی خاموشی نے اسے سلگا سا دیا تھا۔

"میری بیوی میری اتنی تعریف کرتی ہے تو یہ میرا فرض ہے کہ بدلے میں اس کی بھی بات مان لیا کروں۔" ویر کی بات پہ بمشکل چہرے کو

بے تاثر رکھتے ہوئے اس نے سکون سے جواب دیا تو ویر نے غصے سے ادھر دیکھا۔

"یہ فرض پہلے کیوں نہیں یاد تھا جب وہ تمہارے سامنے روتی سسکتی رہی تھی؟" ویر کی آواز خلافِ معمول سختی لیے ہوئے تھی۔

"پہلے کبھی اس نے یوں تعریف ہی نہیں کی۔" دل کی تہہ و بالا ہوتی حالت سے قطع نظر وہ سکون سے بولا تو ویر اسے دیکھ کے رہ گیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" اب کے اس نے کمپوزڈ لہجے میں پوچھا تو یزدان نے ترچھی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"غصہ اتر گیا؟"اس کے طنزیہ انداز پہ ویر خجل سا ہوتا اسے گھورے بنا نہ رہ سکا۔

"غصہ نہیں تھا یار لیکن تم دونوں کی فکر ہو رہی ہے مجھے، یہ رشتے مذاق نہیں ہوتے جب تم دونوں کے دل ایک دوسرے کو قبول کر چکے ہیں تو پھر یہ سب کیوں؟"ویر سنجیدگی سے بولا۔

"ہمارے دل ایک دوسرے کو قبول کر چکے ہیں لیکن اعتماد کی سیڑھی پہ پاوں رکھے بغیر اور یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ پہلی سیڑھی چھوڑ کے اوپر جانے کے چکر میں نتیجتاً فقط منہ کی کھانی پڑتی ہے۔"اس نے نپے تلے انداز میں بات اس تک پہنچائی کہ بات وہ کھل کے کر نہیں سکتا تھا کہ بہر حال وہ اس کی بہن تھی۔

"کیاوہ جانتی ہے کہ اسے کڈنیپ کرنے والے تم تھے؟" ویر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل اور یہ بات بھی جانتی ہے کہ میرا ساتھ دینے والوں میں تمہارا ہاتھ پہلے نمبر پر ہے۔" اس نے سکون سے کہا تو ویر نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا لیکن اس کی آنکھوں سے جھلکتی شرارت پہ پر سکون سا ہو گیا کہ وہ ہالے کو بالکل ناراض نہیں دیکھ سکتا تھا کہ اسے اپنی بہن بے حد عزیز تھی۔

"اس سے پہلے کے وہ واقعی یہ سب جانے تم اس وقت اس کے پاس پہنچو کیونکہ اس وقت اسے اپنی فیملی کی ہی سخت ضرورت ہے۔" اسے

سنجیدگی سے مشورہ دیتے ہوئے نجانے کیوں اس کے لہجے میں تلخی سمٹ آئی جسے محسوس کرتے ہوئے ویر نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا لیکن کچھ بھی پوچھنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے جبکہ بیڈ پہ بیٹھے یزدان کی بے تاثر نگاہوں میں ایک سرد سی شام کا منظر لہرانے لگا۔

"شائننگ سٹار! ایک بات پوچھوں؟" مال روڈ پہ گھومتے ہوئے اس نے بلیک جینز پہ لانگ بلیو شرٹ پہ لانگ کوٹ پہنے، سر پہ اونی ٹوپی سجائے، گلے کو گرم مفلر سے لپیٹے، ہاتھوں پہ گلوز چڑھائے اور پیروں میں لانگ شوز پہنے اس جے ہمراہ چلتی ہالے کو دیکھتے ہوئے پوچھا جس کا سارا دھیان مال روڈ کی روشنیوں کی جانب تھا۔

"جی۔"اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"اگر کبھی تمہیں ساری زندگی، سب سے کٹ کے ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ یہاں ان وادیوں میں رہنا پڑے تو کیا تم رہ لو گی؟"بیچ روڈ پہ رکتے ہوئے اس نے اچانک ایسا سوال کیا کہ مگن سی چلتی ہالے لڑکھڑا سی گئی مگر دو مضبوط ہاتھوں نے فوراً سہارا دیا جن کے لمس کی حدت نے اس کی روح تک کو پذیرائی بخشی تھی۔

"میں نے آپ کے ساتھ ساری دنیا سے کٹ کے ایک سال گزارا ہے اور میں ایسے بہت سارے سال گزار دوں گی اگر میرے پاس یہ یقین ہو کہ ہمارے اس رشتے کی بنیاد ہمارے بڑوں کی موجودگی میں رکھی گئی۔"اس کے اپنے ہاتھوں پہ گرفت جمائے مضبوط مگر سرد سی کی

شدت سے سرخ ہوتے ہاتھوں پہ نظریں ٹکائے وہ اس سے اپنی سوچ کے بادلوں پہ محوِ کلام تھی جبکہ لب مہر بستہ تھے۔

"تم نے جواب نہیں دیا؟" اس کی خاموشی محسوس کرتے ہوئے یزدان نے ہولے سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تو بھوری نگاہیں، سبز قاتل نینوں سے ٹکرا تیں ان کا سارا بھید جان گئیں اور تب یزدان شاہ کو اپنے کسی بھی سوال کے جواب کی مزید ضرورت نہ رہی کہ 'آنکھوں نے دل کا بھید کھول دیا تھا۔'

"شاپنگ کرو گی؟" بنا اپنا سوال دہرائے اس نے موضوع بدلا تو ہالے نے بے یقینی سے اسے دیکھا تو وہ اس کی کیفیت سمجھتا زیرِ لب مسکرا دیا۔

"کیاہوا؟"اس کی سرخ ہوتی ناک کو ہلکے سے دباتے ہوئے اس نے استفسار کیاتووہ چونکی۔

"آپ شاپنگ کروائیں گے؟" بے یقینی اس کے لہجے سے مترشح تھی۔

"کیوں؟میں نہیں کرواسکتا کیا؟"اس نے بغوراس کی آنکھوں میں جھانکاتووہ گڑبڑاتی ہوئی پلکیں جھکاگئی۔

"نہیں مگرآپ نے کبھی شاپنگ نہیں کی اورنہ ہی کبھی کروائی ہے تو اس لیے کہا۔"اس نے جلدی سے وضاحت دی کیونکہ یہ سچ تھا کہ

یزدان شاہ کو 'شاپنگ' سے انتہائی چڑ تھی، اس کی اپنی شاپنگ بھی یرمغان یاویر کیا کرتے تھے۔

"کبھی کی یا کسی کو کروائی نہیں لیکن 'تمہیں' کروا سکتا ہوں۔" گہرے لہجے میں بولتے ہوئے اس نے بہت کچھ اسے باور کروایا اور اس کا ہاتھ تھامتا شاپس میں گھس گیا۔

"کیسی لگی تمہیں تمہاری شاپنگ؟" کمرے میں آتے ہی اس نے اپنی جیکٹ اتارتے ہوئے اس نے استفسار کیا تو وہ اس پہ الٹ پڑی۔

"ایسے کرتے ہیں شاپنگ اور میرے کپڑوں کے بارے میں آپ کو اس قدر علم کیسے ہونے لگا؟" وہ جھنجھلاتی ہوئی بول اٹھی کیونکہ اسے ایک بے حد خوبصورت فراک پسند آیا لیکن اس کے بقول وہ اس کے سائز کا نہیں اور سیلز گرل کے کہے کے مطابق وہ صرف ایک پیس تھا، اسی وجہ سے وہ فراک اس کی پہنچ میں نہ آسکا۔

"بیوی ہو میری تم، اگر تمہارے خدوخال، تمہاری چیزوں کے بارے میں مجھے علم نہیں ہو گا تو کسے ہو گا؟" اس کے بھاری لہجے پہ بلا ارادہ اس نے اتارا ہوا کوٹ دوبارہ سے اپنے گرد پھیلایا تو یزدان بے ساختہ مسکرا دیا۔

"فضول ہے۔" اس نے زیرِ لب کہا تو ہالے نے چونک کے اس کی جانب دیکھا جو گہری بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا اس کے قریب آتا جا رہا تھا۔

اس کے ہر بڑھتے قدم پہ ہالے کی دھڑکنیں بڑھتیں کمرے کی فضا کو معطر کرنے لگیں جبکہ دھڑکنوں کا تال میل اس سے کچھ انچ کے فاصلے پہ کھڑے یزدان کے دل کو بھی دھڑکا رہا تھا۔

"میں نے اپنی ماں اور مدران لاء کے بعد اگر کسی عورت کو شدت سے چاہا ہے تو وہ 'ہالے یزدان شاہ' یعنی کہ 'تم' ہو، تم میری محبت نہیں بلکہ کچی عمر کا ایسا جنون ہو کہ جسے پانے اور سب سے محفوظ رکھنے کی کوشش میں، میں تمہیں کھوتا چلا گیا لیکن اس سب کے باوجود میں کبھی

بھی تمہیں یا تم سے وابستہ کسی بھی چیز کو فراموش نہ کر سکا۔" پر شدت لہجے میں کہتے ہوئے اس نے ہالے پہ اپنی دیوانگی واضح کی تو وہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھنے لگی جو اس کی محبت کی تابناکی سے چمک رہا تھا۔

اس کی کھلی آنکھوں میں جھانکتا وہ دھیرے سے مسکرایا اور اس کی آنکھوں پہ ہولے سے جھکا تو ہالے کا ارتکاز ٹوٹا، اس نے بے ساختہ یزدان کے دونوں بازو تھامے اور اس سے پرے ہونے کی لاشعوری کوشش کی لیکن یہ کوشش جذبات کی رو میں بہکتے یزدان نے فوری ناکام بنادی اور دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھاما اور اس کے نقوش کی نرمی محسوس کرنے لگا جبکہ اس کے نرم گرم لمس کی شدت سے اس کے اٹل ارادوں کا پتہ لگاتی ہالے لرز اٹھی اور اس سے پہلے کے وہ اسے اس کے ارادوں سے باز رکھتی وہ اس کے چہرے پہ جھکتا شدید ترین گستاخی کا مرتکب ہوتا اس کی ہر کوشش ناکام بنا گیا جبکہ اس کی بانہوں

میں لرزتی ہالے کے کندھوں پہ پھیلا لانگ کوٹ کب کا نیچے گر چکا تھا۔

"یزدان!" اس کی گرفت میں ہلکی سی نرمی پاتے ہی اس کے لب سرسرائے لیکن گردن پہ محسوس ہوتی سانسوں کی بھاری تپش اور مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گرفت نے اس کی آواز حلق سے نکلنے سے قبل دبالی اور اس سے پہلے کے یزدان کی شدت بھری محبت اور اس کے مضبوط ارادے ان کے اندھیرے میں بنے اس کاغذی رشتے کو ان مٹے سے رنگ سونپتے وہ تڑپ کے اس کے حصار سے نکلی۔

"نہیں پلیز۔" لرزتے وجود اور بکھری سانسوں کے ساتھ اس کا احتجاج بے ساختہ تھا۔

"ہالے!" یزدان نے ہاتھ دوبارہ سے اس کی جانب بڑھایا لیکن وہ سرعت سے پیچھے ہٹتی دیوار کے ساتھ جا لگی۔

"نہیں! مم۔۔مجھے اندھیرے میں بنے رشتے کو بنا کسی اپنے کے ساتھ کے کوئی بھی ان مٹ رنگ نہیں دینا۔" وہ کانپتی آواز میں بولی تو یزدان کا دماغ بھک سے اڑا جبکہ دل و دماغ پہ طاری مدہوش کیفیت بھی پانی کے بلبلے کی مانند بھک سے ختم ہوئی۔

"جائز رشتہ ہے ہمارے بیچ، بیوی ہو تم میری۔" وہ بھنچے بھنچے لہجے میں بولا۔

"کسی ولی کی غیر موجودگی میں بنا رشتہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اس کی تلخ آواز نے شدت سے اس کے منہ پہ اک چانٹا سا رسید کیا۔

اس نے بے یقین نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھا جو یکایک اسے اجنبی اور نامانوس سا لگنے لگا تھا جبکہ اس کا خوبصورت و چاندنی میں دھلا وجود اپنی پہنچ سے دور بہت دور محسوس ہونے لگا۔

"مجھے ساری عمر یہ افسوس رہے گا کہ میں نے ساری زندگی کی جمع پونجی کے عوض تمہارا اعتماد تک نہ جیت سکا۔" چبھتے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے سرخ نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو

ہالے کا دل اک پل کو تڑپ اٹھا لیکن اس کے کچھ بھی کہنے یا کرنے سے قبل وہ اپنا موبائل جیب سے نکالتا اس پہ ایک نمبر ملاتا کان سے لگا گیا۔

"السلام علیکم! یزدان شاہ اسپیکنگ۔" اس نے سرد لہجے میں کہا اور دوسری جانب سے جواب موصول ہونے پہ ایک سرد نگاہ بکھرے سے وجود کے ساتھ کھڑی ہالے پہ ڈالی اور بولا۔

"آپ کی بیٹی اس وقت مری میں موجود ہے، آ کے لے جایئے اسے۔" اس کے سرد مگر دوٹوک انداز میں کہے الفاظ پہ ہالے چکرا سی گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا!" اس کے لب سرسرائے جبکہ بے یقین نگاہیں اس بے مہر کی پشت پہ جمی ہوئی تھیں جو اس سے یکسر بے نیاز بنا کھڑکی کے پار دیکھتا جانے کون سی بھڑکتی آگ پہ قابو پانے کی کوشش میں تھا جبکہ ہالے کے ذہن پہ اس وقت فقط 'جہان حیدر شاہ' کی آمد اور اس کے 'متوقع ردعمل' کا خوف سوار تھا۔

"ویر!" وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوتے ویر کے پیچھے لپکی تو اس نے سکون سے پلٹ کے اسے دیکھا جو ہمیشہ کی طرح بہت جلدی میں نظر آ رہی تھی۔

"آپ تو مجھے 'ویر' مت بلایا کریں، دل خراب سا ہو جاتا ہے۔" اس کے جھلائے انداز پہ وہ بے ساختہ سٹپٹائی لیکن نجانے کیوں ہنسی سی آ گئی۔

"کیوں؟ میں کیوں نا ویر بلاوں؟ اتنا پیارا تو نام ہے۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی تو ویر نے بغور اسے دیکھا جو بہت دنوں بعد یوں پر سکون دکھ رہی تھی، اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے اس نے نرمی سے اسے اپنے نزدیک کیا اور کمرے کے اندر کرتے ہوئے دروازہ بند کیا۔

"میرا بہت پیارا نام 'شاہ ویر' ہے اور اگر آپ اور زیادہ پیارا کر کے بلانا چاہتی ہیں تو آپ ساتھ 'جان، جانو، ڈارلنگ' جیسے الفاظ کا اضافہ کر سکتی ہیں۔" اپنے لمس اور اچانک قربت کے باعث اس کی پھیلی دلکش

آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ بھاری لہجے میں بولا تو اس کے تن من میں پھریری سی دوڑ گئی۔

"نہیں! شاہ ویر بہت پیارا ہے۔" وہ جلدی سے بولی تو بے ساختہ مسکرا اٹھا۔

"واقعی! شاہ وہر بہت پیارا ہے کیونکہ وہ لویزا شاہ کا ہے۔" خوبصورت انداز میں کہتے ہوئے وہ اس کے ماتھے پہ استحقاق کی مہر ثبت کرتا اس کے دل کو اچانک اک نامعلوم سے تفاخر سے بھر گیا لیکن اچانک ہی اپنی زیر ہوتی حالت اور ویر کے یوں خود پہ چھا جانے پر وہ حقیقتاً گویزا کے ہاتھ پاؤں پھلا گیا اور وہ اس کے پاس آنے کے ہر مقصد کو بھولنے لگی۔

"میں آج کے بعد آپ کو ویر نہیں بولوں گی پکا، شاہ ویر بہت پیارا نام ہے۔" دانستہ اِس کے بازووں پہ ہاتھ رکھتی وہ فاصلہ بنانے کی کوشش میں تیز تیز بولی تو ویر نے ابرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا جو صرف اس کے پاس ہونے پہ بھیگی بلی بن جایا کرتی اور اس کا یہی 'فطری شرم وحیا' کا پیکر شاہ ویر وہ مزید اس کی جانب مائل کرتا تھا۔

"سب لوگ ویسے غلط کہتے ہیں کہ آپ اپھو (مہرو) جیسی ہیں۔" اس نے اپنے اور اس کے درمیان بنائے گئے چند انچ کو فاصلے کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو لویزا نے بے ساختہ ہی اس کی جانب دیکھا۔

"اپھو تو محبت کا اظہار ڈنکے کی چوٹ پہ کرتی ہے لیکن آپ۔۔۔۔"
اس کی سوالیہ نگاہوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھتے ہوئے وہ شریر لہجے میں بولتا دانستہ بات ادھوری چھوڑ کے رکا تو لویزا کا دل دھک سے رہ گیا جبکہ اس کی چھیڑ پہ اس کا چہرہ تپ سا اٹھا، تبھی اس نے لال بھبھوکا چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔

"آپ سے کس نے کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے؟" وہ دھڑکتے دل پہ قابو پاتے ہوئے بظاہر ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"اس نے۔" پر سکون انداز میں کہتے ہوئے شاہ ویر نے اپنے ہاتھ اس کے دل پہ ہاتھ تو لویزا تھرا اٹھی جبکہ اپنے ہاتھ کے نیچے پاگل ہوتی دھڑکنوں کے ردھم کو محسوس کرتا وہ جی جان سے مسکرایا۔

"یہ بے ترتیب دھڑکنیں چیخ چیخ کے پکار رہی ہیں کہ لویزا شاہ ویر شاہ کا دل ہمہ وقت شاہ ویر شاہ کو پکارتا ہے۔"اس کے لودیتے لہجے پہ اس کا سارا خون سمٹ کے اس کے چہرے پہ آ گیا۔

"دیکھیں شاہ۔۔۔۔"اس کے سینے پہ رکھے ہاتھ پہ اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھتی وہ بولنے کی سعی میں تھی۔

"میں دل میں بسا رہا ہوں۔"اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ شدت بھرے لہجے میں بولتا اس کے سرخ چہرے پہ جھکا تو لویزا کی آنکھوں کی پتلیاں سائز میں دوگنا ہو گئیں جبکہ وجود ایک دم سے لڑکھڑا سا گیا لیکن

مقابل کی مضبوط گرفت، سانسوں کی گرمائش نے اسے اپنی جگہ سے ہلنے نہ دیا۔

"ایڈکشن بہت ظالم چیز ہے لیکن جس ایڈکشن میں آپ کی سانسیں بستی ہوں، وہ آپ کی زندگی کی ضمانت ہوتا ہے۔" سیدھا ہوتے ہوئے اس کے سرخ ہونٹوں پہ ہولے ہولے انگوٹھا رگڑتا وہ بھاری لیکن مدہم لہجے میں بولا تو لویزا کا دل چاہا وہ کہیں غائب ہو جائے۔

اسے اس پل خود پہ غصہ آ رہا تھا جب اس نے خود سے اس کے پاس آ کر اسے منمانیاں کرنے پہ اکسایا تھا اور اب وہ اس پہ یوں چھایا ہوا کھڑا کہ اس کے ذہن سے باقی سب کچھ محو ہو چکا تھا۔

"رخصتی سے انکار کیوں کر رہی ہیں؟" اس کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے اس نے توقف سے سوال کیا۔

"اسی لیے۔" بلاارادہ اس کے اندازِ قربت پہ اس کے ہونٹوں سے پھسلا تو متحیر سے شاہ ویر کی آنکھیں پل میں چمکیں جبکہ اس کی بات سے لطف اندوز ہوتے اس کے بلند و بانگ قہقہے پہ لویزا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"چچچچ! یہ سب تو لویزا شاہ ویر پہ سوٹ نہیں کرتا۔" وہ اس پہ چوٹ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اوپر اٹھاتا اس کے سرخ نقوش کو نگاہوں سے چومنے لگا تو اس کو کرنٹ سا لگا۔

"میں آپ سے ڈرتی نہیں ہوں۔" بات جب اس کی بہادری پہ آئی تو وہ ہمت جتاتی بولی تو شاہ ویر کے ہونٹوں پہ مسکان مچلنے لگی۔

"گڈ! اگر آپ واقعی نہیں ڈرتی ہیں تو شاباش جلدی سے بتایئے کہ کیا بات ہے؟" موضوع بدلتے ہوئے اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بغیر وجہ کے تو اس کے پاس آنے سے رہی جبکہ اس کے پوچھنے پہ وہ چند پل خالی ذہن کے ساتھ اسے دیکھتی رہی اور پھر اچانک یاد آنے پہ بولی۔

"اوہ ہاں! ہالے اور یزدان واپس کیوں آئے ہیں اچانک؟" وہ بھی متعجب تھی جبکہ اس کے سوال پہ وہ کچھ پل خاموش سا ہو گیا کیونکہ اصل بات تو وہ بھی نہ جانتا تھا۔

"لویزا شاہ! میں ہالے کا بھائی ہوں اور میں اس کے شوہر سے پوچھتا اچھا لگوں گا کہ کیوں تم نے اپنا ٹرپ مختصر کر دیا اور گھر چلے آئے؟" اس کے لطیف سے طنز پہ وہ خجل سی ہو گئی لیکن عادتاً زبان پھسل پڑی۔

"یہ نہیں پوچھ سکتے لیکن اس کا خفیہ نکاح اور اغوا کروا سکتے ہیں؟" ویر نے غلط کہا تھا کہ وہ مہرو کی بیٹی نہیں لگتی تھی بلکہ وہ اسی کا پرتو تھی، بے دھڑک اور بلا خوف بات کرنے والی۔

"نکاح کروانا غلط بات ہے؟" اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ چپ سی ہو گئی لیکن پھر گویا ہوئی۔

"مجھے اچھی وائبز نہیں آ رہی ہیں، یزدان اور ہالے کا رویہ بہت غیر متوقع سا ہے اور جہان ماموں بھی سب کو سچائی بتانے کی بجائے یہی بتا رہے ہیں کہ ہالے کا پتہ یزدان نے بتایا ہے۔" وہ الجھے انداز میں بولی تو شاہ ویر کے چہرے پہ ناقابلِ فہم سے تاثرات چھانے لگے۔

"آپ پریشان مت ہوں، بابا سب ٹھیک کر لیں گے۔" اس نے پر تیقن لہجے میں کہا تو ہالے نے ہولے سے سر ہلایا اور پھر خاموشی کے ساتھ اس کے پہلو سے نکلنے کی سعی میں تھی جب کلائی پہ مضبوط گرفت محسوس کرتے ہی اس کی جان ہتھیلی میں سمٹ آئی۔

"میری بننے کی تیاری کیجیے مسز شاہ ویر حیدر شاہ! یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کہ جس چیز کا نشہ لگ جائے، اس سے دوری کس قدر مہلک

ثابت ہوتی ہے؟"اس کے سرخ ہونٹوں پہ نظریں جمائے اس نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے آگے بڑھ کے اس کا گال چوما اور پھر اس کے ہاتھ پہ گرفت نرم کرتا ہوا وارڈروب کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ جھنجھاتے احساس کے ساتھ اس کی بات اور خوشبو کے حصار میں گھری جہاں کی تہاں رہ گئی۔

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کچھ کہنے کو لب کھولتی لیکن مارے ہونٹ کے پھر انہیں بھینچ لیتی کہ کھڑکی کے سامنے کھڑا وجود اس پل ایسی سرد مہری میں لپٹا ہوا تھا کہ اسے عجیب سا خوف لگا تھا اور یہ خوف آنے والی ساعتوں کی وجہ سے تھا اور پھر اچانک گاڑی کے بلند ہارن پہ بری طرح

چونکتی ہراساں نگاہوں سے اس کی پشت دیکھنے لگی جو یونہی بے تاثر انداز میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔

گاڑی کے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز پہ اس کا وجود باقاعدہ کانپنے لگا تھا کہ وہ 'جہان شاہ' کے غصے سے واقف تھی۔

"آپ نے کیوں بلایا ہے بابا کو؟" اچانک وہ گھٹی گھٹی آواز میں چلائی تو یزدان نے مڑ کے متعجب نگاہوں سے اسے دیکھا تو اس پل نجانے کیوں متوحش دکھائی دے رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"عجیب ہو تم بھی شائینگ سٹار! ولی سے دور رکھوں تو ناجائز کا الزام اور ولی تک پہنچاوں تو یہ اندازِ خوف؟" وہ عجیب کاٹ دار لہجے میں گویا ہوا تو صحیح ہونے کے باوجود اس کا دل چاہا وہ دھاڑیں مار مار کے روئے۔

"لیکن بابا آپ کو۔۔۔۔۔" اس نے سرسراتے لہجے میں کچھ کہنا چاہا جب دروازہ کھولتے ہوئے اپنی شاندار شخصیت کے ساتھ جہان نے اندر قدم رکھا تو ہزار وسوسوں اور خدشات کے باوجود باپ کو دیکھتے ہی وہ بھاگ کے اس کے سینے سے جا لگی تو یزدان کی آنکھیں جلنے لگیں۔

"بس روئیں مت میری جان!" محبت سے اپنے دل کے ٹکڑے کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے بھیگی آنسو سمیت مشفقانہ لہجے میں کہا تو وہ مزید چھکوں پھکوں رونے لگی جبکہ وہ پہلو بدلتا دوبارہ کھڑکی کے پار

دیکھنے لگا تو جہان کے ساتھ آئے خان کے چہرے پہ حیرانگی مترشح ہونے لگی۔

"بابا!" وہ بلک رہی تھی اور یہ رونا صرف باپ سے دوری کا نہ تھا بلکہ یہ رونا تو نجانے کس کس نقصان کے بدلے تھا۔

"بابا کی جان بس کریں، اب میں آ گیا ہوں نا۔" اس کی پیشانی چومتے ہوئے اس نے تادیبی انداز میں اس کے آنسو صاف کیے اور اس کا رخ خان کی جانب موڑا تو اس کے کندھے سے لگتی نئے سرے سے رونے لگی جبکہ جہان بغور یزدان کے تاثرات جانچنے لگا کہ اس نے ابھی تک اسے اس ایمرجنسی کال کی وجہ نہیں بتائی تھی اور وہی وجہ جاننے کے لیے جب اس نے اس کی جانب قدم بڑھائے تو خان کے ساتھ لگی

ہالے سرعت سے متوجہ ہوئی اور اس سے پہلے کہ وہ یزدان تک پہنچتا، وہ جہان کے سامنے آتی نامحسوس انداز میں یزدان کے آگے کھڑی ہو گئی۔

"بابا!" اس کے یوں کھڑے ہونے پہ جہان اور یزدان نے بیک وقت اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"بابا! یہ۔۔یہ مجھے یزدان نے۔۔بچایا ہے۔" اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتے الفاظ پہ جہان نے اس کے عقب میں دیکھا جہاں اس کے تاثرات بھی جہان جیسے ہی تھے جبکہ خان بھی ششدر کھڑا صورتحال سمجھنے کی کوشش میں تھا۔

"کدھر سے بچایا ہے آپ کو یزدان نے؟"اس کے لہجے میں یکایک سرد مہری سی سمٹ آئی۔

"مجھے۔۔مجھے کڈنیپ کرنے والوں سے۔" نظریں چراتے ہوئے اس نے جھوٹ بولا یہ جانے بغیر کے اس سارے جھوٹ کے لیے اسٹیج سجانے والے سچ سے واقف تھے۔

جبکہ اس کے یوں بات چھپانے پہ تینوں افراد کی آنکھوں میں بے یقینی سی سمٹ آئی جبکہ جہان کی آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ دکھ کی لہر بھی دوڑی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پارٹنر یہ۔۔۔۔"ہالے کی بات پہ یزدان نے کچھ کہنا چاہا تو اس کے لہجے کی تلخی محسوس کرتے ہی اس نے اس کی بات کاٹ دی۔

"بابا! گھر چلیں، مجھے ماما سے ملنا ہے۔"سب سے نظریں چرائے اس نے کہا تو یزدان لب بھینچ کے رہ گیا جبکہ جہان دل میں اٹھتے طوفان کو دبائے یزدان کے سرخ چہرے کو دیکھتا ہالے کو آنے کا اشارہ کرتا باہر نکل گیا جبکہ اس کے پیچھے مرے مرے قدموں سے چلتی ہالے عقب سے آتی تلخ آواز پہ سن سی ہو گئی۔

"اعتبار کے معاملے میں خاصی کمزور ہو، مجھ پہ اعتباری تو میرے اعمال کا نتیجہ سمجھ لیتا ہوں لیکن اپنے گھر سے اتنی بے اعتباری؟"اس کا لہجہ خاصا کاٹ دار تھا جبکہ ہالے نے شدت سے لب بھینچے۔

"اعتبار کرنا سیکھو شائینگ سٹار! زندگی کی راہیں سہل ہوں گی۔"
سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ اپنی چیزیں سمیٹنے لگا جبکہ وہ خود کو گھسیٹتی باہر نکلنے لگی۔

وہ لمحہ جب ایک بیٹی کا باپ سے خوبصورت ملاپ ہونا تھا، اس لمحے کی خوبصورتی اس کی بے اعتباری کچل کے رکھ گئی تھی۔

موبائل کی سکرین پہ نظریں جمائے وہ زار و قطار روتی جا رہی تھی۔

"نجانے کیوں آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں لیکن آپ نہیں جانتے اگر بابا کو پتہ چلتا کہ آپ نے مجھے کڈنیپ کرنے کے بعد نکاح کیا ہے تو خاندان بکھر جاتا ہمارا۔" وہ خود کلامی کرتی سسکیاں لے رہی تھی۔

جبکہ دوسری جانب جہان اور یزدان جو اس کو ساری سچائی سے آگاہ کرنا چاہتے تھے وہ اس کی بات پہ چپ رہ گئے، یہی بے اعتباری تھی جس کی بنا پہ جہان کو مجبوری کے تحت اپنی بیٹی کو خود سے دور کرنا پڑا تھا لیکن اس کی ساری محنت رائیگاں گئی جب اس نے اسے آج بھی اسی مقام پہ ہی دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

کل اس کی میکس کو لے کے بے اعتباری نے اسے اپنی محبت کا قتل کرنے پہ مجبور کیا تھا تو آج بھی وہ بے اعتباری ہر رشتے کے بیچ آہنی دیوار کی طرح کھڑی تھی۔

جہان نے شروع سے ہی اپنے خاندان کے سب بچوں میں 'لڑکیوں' کو زیادہ محبت، اعتماد اور وقت سے نوازا تھا اور ایسے میں ہالے کا ایسا ردعمل اسے دلی نقصان سے دوچار کر گیا تھا۔

حالانکہ گزرے دنوں میں جب یزدان بخار سے بے حال اپنے اپارٹمنٹ میں پڑا تھا تو یزدان کے نمبر سے آنے والی کال نے اسے ایک پل کو یہ سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا کہ شاید وہ یزدان اور اس کے تعلق کو جانتی ہے کہ اس نے جس نمبر پہ کال کی تھی وہ نمبر 'پارٹنر' کے نام سے

سیو تھا لیکن ایسا کچھ نہ ہوا کہ وائس چینجر کی وجہ سے وہ اسے پہچاننے سے قاصر تھی اور یزدان کی صحت بحالی کے لیے اس کے پاس جانے والا شاہ مینشن کا کوئی بھی فرد نہیں تھا لیکن اس سب کے باوجود وہ اسے بہت سے اشارے دیتے رہے مگر اپنے ہی خوف میں گھری ہالے وہ سب محسوس نہ کر سکی اور اب آنے والا وقت بتانے والا تھا کہ

'جہان حیدر شاہ' ایسی گیم کھیلنے والا تھا جہاں ان کو اپنے آپ کو کھولنا پڑے گا۔

"تھینک یو سو مچ! تھینکس آ لاٹ۔" جیکٹ اتار کے صوفے پہ رکھتے جیسے ہی وہ مڑا تو وہ اس کے سینے لگتی نم لیکن خوشی سے بھرپور انداز میں بولی تو وہ جاندار انداز میں مسکراتا ہوا اس کے گرد گرفت مضبوط کر گیا۔

"خوش ہیں؟" اس کے ہلکی سی چاندی لیے سلکی بالوں پہ اپنے لب رکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"بہت، بہت زیادہ۔" وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتی جذباتی انداز میں بولی تو وہ اس کی نم آنکھوں پہ جھکتا اس کی پلکوں پہ اٹکے موتی لبوں سے چننے لگا تو اس کی گرفت بے ساختہ مضبوط ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پھر مجھے کب خوش کر رہی ہیں؟ اتنا زبردست سرپرائز لے کر آیا ہوں تو اسی حساب سے گفٹ بھی تو ملنا چاہیے۔" ذو معنی لہجے میں بولتا وہ علیزے کو بلش کرنے پہ مجبور کر گیا جبکہ اس کے سرخ چہرے کو دیکھتا جہان سوچنے لگا کہ واقعی سچی محبت میں اتنی شدت ضرور ہوتی ہے کہ وہ اتنے برس گزر جانے کے باوجود بھی دلوں کو دھڑکانے کا فن رکھتی تھی، وہ محبوب کے لمس سے محب کو شرم وحیا میں لپیٹنے کا بھی ہنر رکھتی تھی لیکن اگر وہ واقعی سچی ہو۔

"کیا خیال ہے؟" اس کی ٹھوڑی چومتے ہوئے اس نے استفسار کیا تو اس کی بے باک نگاہوں اور دست و نگاہ کی گستاخیوں سے بچاؤ کے لیے اس کے سینے میں منہ چھپاتے ہوئے اس نے اپنی خود سپردگی اور آمادگی کا اظہار کر دیا۔

"آپ کی محبت میری رگوں میں بہتی دن بدن پر زور ہوتی مجھے یقین دلاتی ہے کہ ہمارا ملنا ازل سے ہی طے تھا۔" اس کے وجود کو شدت سے خود میں بھینچتا وہ علیزے کی دھڑکنیں پاگل کر گیا کہ آج اس میں اسی جہان کی جھلک واضح ہو رہی تھی جو اپنی شدتوں سے اسے لاجواب کر دیا کرتا تھا لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اسے ان شدتوں سے فرار نہیں چاہیے تھا اسی لیے اس کی گستاخیوں پہ وہ لمحہ بہ لمحہ اس کے بازوؤں پہ گرفت مضبوط کرتی چلی گئی۔

"مجھے آپ سب سے کچھ کہنا ہے۔" ہالے کی واپسی کے دو دن بعد جب 'شاہ مینشن' میں 'سکندر ولا' اور 'خان ولا' کے سارے افراد موجود

تھے تو جہان نے اچانک سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو سب ہی چونکتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"جیسا کہ پہلے پروگرام طے ہو چکا تھا کہ ہالے کی گھر واپسی پہ یرمغان اور زونائش، مالے اور آریز کی منگنی کا فنکشن کیا جائے گا لیکن علیزے اور مہرو کے اصرار پہ اب اس پروگرام میں شاہ ویر اور لویزا کی رخصتی بھی سرانجام دی جائے گی۔" اس کی بارعب آواز سے نکلتے آخری الفاظ پہ لویزا نے جھٹکے سے سر گھما کے شاہ ویر کو دیکھا جس کی نگاہیں اس وقت جہان کے چہرے پہ مرکوز تھیں جیسے اس کے مزید بولنے کا منتظر ہو۔

"اور اس کے علاوہ۔۔۔" اس نے توقف لیا تو سب متجسس ہوئے۔

"اس کے علاوہ ہالے کا نکاح بھی اسی دن میرے ایک فیلو کے بیٹے سے کیا جائے گا۔" اس کے لبوں سے نکلتے الفاظ پہ ہالے کا وجود زلزلوں کی زد میں آ گیا، اس نے گھومتے ذہن کے ساتھ بے اختیار یزدان کی جانب دیکھا جو گزشتہ دو دن سے اجنبی بنا ہوا تھا اور ابھی بے تاثر نگاہوں سے جہان کو دیکھ رہا تھا جبکہ باقی سب کا حال بھی یہی تھا، اس سے قبل کے کوئی سوال اٹھاتا یزدان لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا ہال سے نکلتا چلا گیا، سب ابھی اسی چکر میں الجھے تھے کہ ہالے کے بھی اٹھ کے جانے پہ سبھی چکرا کے رہ گئے۔

اس سب میں اگر کوئی پر سکون تھا تو وہ فقط معاویہ، علیزے اور جہان تھے۔

"ایسا اچانک فیصلہ کیوں لالے؟" زینی نے دکھ سے پوچھا کیونکہ اس نے ہمیشہ ہالے کو اپنی بہو کے روپ میں دیکھا تھا جبکہ باقی کا حال بھی اس کے جیسا ہی تھا۔

"میں بتا رہا ہوں جے کہ اگر میری بیوی زرا سا بھی روئی نا تو میں نے تیرا سارا پول کھول دینا ہے۔" زینی کی روہانسی صورت دیکھ کے معاویہ نے جہان کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے بہت ہی ٹھنڈے انداز میں اسے یوں دیکھا کہ وہ ٹھنڈا پڑ گیا۔

"اوکے اوکے! جب تم اپنی بیوی کو رلا سکتے ہو تو ہماری کیا وقعت ہے؟" اس نے بڑبڑانے کے سے انداز میں آہ بھری تو اس کی بات جہان کے سینے میں گڑھ سی گئی۔

"اچانک نہیں بلکہ سوچ سمجھ کے لیا گیا ہے فیصلہ ہے اور میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہو گا؟" اس نے سنجیدگی سے طائرانہ نگاہ سب پہ ڈالی تو سب چپ کے چپ رہ گئے اور اس کے اچانک فیصلہ کا سدِ باب تلاش کرنے لگے۔

"اعتراض کسی کو کیوں ہونا ہے جے؟ میں جانتا ہوں کہ وہ تمہارا بہت ہی 'جگری' قسم کا دوست ہو گا، ہے نا؟" معاویہ نے مدبر بننے کی ناکام

کوشش کرتے ہوئے کہا تو زینی نے دکھ سے شوہر کو دیکھا جو ایسے بن رہا تھا جیسے ہر بات سے بے خبر ہو؟

"جی بہت ہی قریبی دوست۔" جہان نے دانت پیسے تو معاویہ کھلکھلا اٹھا جبکہ باقی سب حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھتے رہے اور پھر کچھ کے مائنڈ میں کلک ہوا اور باقی ہنوز بے یقینی کی زد میں تھے۔

"آپ جیسا بے حس اور بے شرم میں نے آج تک نہیں دیکھا۔" اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا، دکھ اور غصے سے بھرپور آواز نے اس کی استقبال کیا تو اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں بے حس اور بے شرم انسان؟" اس نے اپنی جانب انگلی کرتے ہوئے جس صدمے و بے یقینی سے پوچھا، زینی جی جان سے سلگ اٹھی۔

"جی آپ! آپ ہی تھے نا جو وہاں بیٹھے لالے کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بیٹے کی خوشیاں برباد کرنے پہ تلے ہوئے تھے۔" وہ سلگتی ہوئی بولی تو معاویہ نے گہری سانس بھری اور بہت ہی معصومیت سے بولا۔

"تو اور کیا کرتا میں میری جان؟ تم اپنے لالے کو تو جانتی ہو نا؟" اس نے مغموم سی شکل بنا کے کہا تو وہ جل اٹھی۔

"اپنی دفعہ یہ شرافت اور معصومیت کدھر تھی، جب چیخ چیخ کے اپنی شادی کروانے کے لیے پورا مینشن سر پہ اٹھا رکھا تھا۔" وہ طنزیہ انداز میں اسے دیکھتی بولی تو وہ پورے دانتوں کی نمائش کرتا برجستگی سے بولا۔

"اور تب سے آج تک تمہیں پلکوں پہ بٹھا رکھا ہے۔" اس نے دلربائی دکھلانے کی کوشش کی، یہ سمجھے بغیر کے آج محبوب کج ادائی دکھانے کے موڈ میں تھا۔

"اپنی یہ فلرٹنگ بند رکھا کریں، سخت غصہ آرہا ہے مجھے آپ پہ اور لالے پہ۔" وہ لال بھبھوکا چہرے کے ساتھ کہتی پھبھک پھبھک کے رونے لگی تو وہ اس کی جانب بڑھا۔

"کیاہوا؟اتنی پریشان کیوں ہو؟"اس کے روتے وجود کواپنے حصار میں لیتے ہوئے اس نے محبت سے پوچھاتو وہ اس کے کندھے پہ سر ٹکاتی سسکنے لگی۔

"میں نے ہمیشہ ہالے کواپنی بہو کے روپ میں دیکھاہے جبکہ یزدان بھی ہالے سے محبت کرتاہے ایسے میں لالے نے ایسافیصلہ کیوں کیا؟" اس کادل مارے دکھ کے کرلارہاتھا،اس کے سامنے سے ان دونوں کے بے یقین چہرے نہیں ہٹ پارہے تھے۔

"تم پریشان کیوں ہورہی ہو؟کیاپہلے کبھی تم نے دیکھاہے کہ جے نے بچوں کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ کیاہو؟ابھی بھی شاید اس کے

فیصلے میں کوئی مصلحت ہو اور پھر ابھی فائنل دن میں بہت سارا وقت ہے تو شاید جہان اپنا فیصلہ بدل لے۔" اس نے ڈھکے چھپے انداز میں اسے بات سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اس قدر رقیق القلب ہو رہی تھی کہ اس پل کچھ بھی تسلی بخش نہیں لگ رہا تھا۔

"معاویہ میں بتا رہی ہوں، میرے بچوں (یزدان اور ہالے) کے ساتھ کچھ برا ہوا نا تو میں آپ سے اور لالے سے کبھی بات نہیں کرنی۔" وہ آنسو صاف کرتی دو ٹوک انداز میں بولی تو وہ تڑپ اٹھی۔

"مجھ سے کیوں نہیں کرنی؟ حالانکہ سارا فیصلہ تمہارے لالے کا ہے۔" وہ ناک چڑھا کے بولا۔

"تو کیا لالے خود سے اپنی بیٹی کا رشتہ آپ کے راج دلارے کو دے دیں؟ کیا آپ کا فرض نہیں بنتا کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے اس کی پسند کا رشتہ مانگنے کے لیے اس کے باپ کے پاس جائیں۔" وہ تاک تاک کے جملے پھینک رہی تھی جبکہ اس کی آخری بات پہ معاویہ جل اٹھا۔

"پوچھنے کی نوبت تو تب آتی ناجب بیٹا یہ موقع دیتا تو، اس نے خود ہی اپنے 'سسر' کے ساتھ سارے معاملات طے کرتے ہوئے اپنی نیا پار لگا لی ہے۔" وہ دل ہی دل میں بڑبڑاتا اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہا تھا۔

"معاویہ!" زینی نے اس کا کندھا ہلایا تو وہ چونکا۔

"ہوں! کیا ہوا؟" اس نے اس کا چہرہ دیکھا جو اس کی بے خبری پہ مزید خفگی سمیٹ لایا تھا۔

"آپ میری بات نہیں سن رہے نا؟" اس نے خفگی سے کہا تو وہ مسکرایا۔

"نہیں میری جان! بس تمہارا چہرہ جب دیکھتا ہوں تو باقی ہر شے بھول جاتا ہوں۔" اس نے اس کے چہرے کو ہاتھ سے سہلاتے ہوئے اپنا جادو چلانے کی کوشش کی لیکن بری طرح سے ناکام ٹھہری۔

CLASSICSTUDUMATERIAL

"آپ میرے چہرے کو دیکھ ہی نہیں رہے تھے،اب کیا میرا چہرا دیوار پہ جالگا ہے؟"اس نے اس پہ چوٹ کی تو کھسیا سا گیا کیونکہ وہ واقعی تب ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔

"اچھا! چھوڑو یہ بتاو کہ تم کیا کہہ رہی تھی؟"اس نے اس کا دھیان بھٹانا چاہا۔

"ہاں! وہ میں کہہ رہی تھی کہ کیوں نا میں اور آپ یزدان اور رہالے کا رشتہ لینے چلیں علیزے بھابھی اور لالے سے، ساتھ ماما اور پاپا کو بھی لے لیتے ہیں۔"وہ پر جوش انداز میں بولی تو وہ کراہ اٹھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اتنی سمجھدار بیوی!" اس نے زینی کا چہرہ دیکھا جو اپنے خیال پہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

"دیکھو بیگم جان! سانپ کے گزر جانے کے بعد رستہ پیٹنے کا کیا فائدہ مطلب دیکھو جے اپنا فیصلہ سنا چکا ہے تو ایسے میں ہم جاتے ہوئے کیا اچھے لگیں گے؟" اس نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔

"شاید ہمارے جانے سے وہ فیصلہ بدل لیں، ہمیں ایک کوشش تو کرنی چاہیے نا۔" زینی اپنی بات پہ ڈٹی رہی کہ پہلے تو سب ٹھیک تھا پوری فیملی جانتی تھی ہالے اور یزدان کی ہی شادی ہو گی لیکن اب اچانک ہالے کی گمشدگی، اس پہ اس کی واپسی اور پھر جہان کے فیصلے نے سب کو چکرا کے رکھ دیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن صرف ہم دونوں چلتے ہیں، ایسے ماما پاپا کو لے کے گئے اور جے نے بات نہ مانی تو اچھا نہیں لگے گا۔" اس نے بہانہ گھڑا کے وہ کھیل خراب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن زینی کی ناراضگی کے ڈر سے حامی بھی بھر لی اور اب کل کی میٹنگ کے لیے خود کو تیار کرنے لگا۔

"مجھے ایک دفعہ کوشش ضرور کرنی چاہیے، سب ایسے میرے جذبات کے ساتھ نہیں کھیل سکتے۔" ہاتھ سے متورم چہرہ رگڑتے ہوئے اس نے بلکتے دل کے ساتھ سوچا اور ہمت کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

اوپری منزل کی راہداری کے بائیں جانب بنے پر تعیش سے کمرے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے اپنی دھڑکنوں کو سست ہوتا محسوس پایا لیکن اگلے ہی پل ہمت کرتے ہوئے اس نے دستک دی لیکن دستک کی آواز اتنی تھی کہ وہ خود بھی نہ سن سکی لیکن پھر بھی دستک پہ دروازہ نپ کھلنے پہ وہ کانپتے ہاتھوں سے ڈورناب کو گھماتی دروازہ کھول گئی۔

ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے، بلیک جینز کے ساتھ بلیک ٹی شرٹ پہنے اپنے بالوں کو سنوارتے یزدان نے ڈورناب گھمانے کی آواز پہ مڑ کے دروازے کی جانب دیکھا لیکن نمودار ہوتے مضمحل وجود کو اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کے پوری جان سے ٹھٹھکا۔

"شائینگ سٹار!"اس نے سرگوشی میں پکارا تو ہالے کی آنکھوں کے کٹورے نمکین پانیوں سے بھرنے لگے تو خود پہ بے حسی کا خول چڑھائے یزدان کے دل کو کچھ ہوا تو اس نے لپک کے اس کے وجود کو سہارا دیا اور وہ تو جیسے اسی سہارے کی منتظر تھی، اپنے دونوں بازو اس کی گردن کے گرد ڈالے وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگی تو یزدان نے دروازہ بند کیا۔

"ہالے!"اس نے پریشانی سے اس کے بلکتے وجود کو دیکھا لیکن وہ سر نفی میں ہلاتی اس کے گردن گرفت مزید مضبوط کر گئی۔

"مم۔۔مجھے کسی اور سے شادی نہیں کرنی۔"وہ سسکیوں کے ساتھ بولی تو یزدان ساری بات کے ساتھ ساتھ اس کی حالت بھی سمجھ گیا تب ہی تسلی کے لیے اس کے گرد پھیلے بازو کا دباو مزید بڑھایا۔

"تمہاری شادی ہو چکی ہے مسز یزدان شاہ!"اس نے اپنے الفاظ کے ساتھ اسے بہت بڑی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا جسے کوئی بھی فراموش نہیں کر سکتا۔

"لیکن بابا؟آپ لوگ سمجھیں کیوں نہیں مجھے؟میں کیا کرتی اس وقت،اگر بابا کو پتہ چلتا کہ آپ نے مجھے کڈنیپ کیا اور زبردستی نکاح بھی کروالیا ہے تو وہ آپ کو۔۔۔آپ کو مار دیتے۔"اس کے سینے سے

سر اٹھاتے ہوئے وہ تکلیف دہ لہجے میں بولتی پھر سے رونے لگی تو یزدان لب بھینچ کے رہ گیا۔

"تم نہیں چاہتی کہ مجھے میرے کیے کی سزا ملے؟"اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس نے گہرے انداز میں پوچھا تو ہالے کا دل ڈول سا گیا۔

"یہ سوال مجھے خود سے وابستہ کرنے سے پہلے خود سے کیوں نہیں پوچھا؟"وہ شکوہ کناں لہجے میں گویا ہوئی جبکہ بازو ہنوز اس کی گردن کے گرد حائل اسی نامعلوم سے انداز میں جھکائے ہوئے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ وابستگی تو برسوں کی ہے شائینگ سٹار! پھر اس قدر اختلافات اور مزاحمت کیونکر؟"اس نے بھی جوابی شکوہ کرنے کی کوشش کی تو ہالے کی آنکھیں بھر آئیں جبکہ لب کپکپانے لگے اور پھر ان لبوں کی کپکپاہٹ نے یزدان شاہ کے دل کو اپنے بس میں کرتے ہوئے انہیں محسوس کرنے پہ مجبور کیا تو ہالے نے زور سے ناخن اس کی گردن میں کھبوئے۔

"اپنے سارے خوف مجھ کو سونپ دو ہالے شاہ! میں اس رشتے کو جائز مقام دیتے ہوئے تمہیں سب کے سامنے اپنانے کا بھی حوصلہ رکھتا ہوں۔"اس نے اس کی پلکوں پہ اٹکی نمی کا ذائقہ چکھتے ہوئے مدہم لہجے میں کہا تو ہالے نے بے اختیار اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اور بابا؟" اس کے لب خوفزدہ انداز میں پھڑپھڑائے لیکن یزدان نے سرعت سے نگاہ بدلی۔

"مجھ پہ یقین رکھو اور اپنے سارے خوف مجھ کو دے دو کہ اک تمہارا یقین ہی مجھے ہر محاذ پہ ڈٹے رہنے کی طاقت دے گا۔" اس کے گالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے اس نے استدعا کی تو وہ اس کے سینے سے لگتی اپنی تمام رضامندی سے اسے آگاہ کر گئی۔

اور تب شاید یہ ان کے درمیان آنے والا لمحہ تھا جب ہالے نے پوری آمادگی اور ہوش و حواس میں یزدان کو اپنے ہر خوف، ہر ڈر، ہر جذبے سے آگاہ کیا اور اس کے بالوں کو سہلاتے یزدان شاہ نے ہر گزرتے

لمحے میں اسے اپنے ساتھ کا احساس دلاتے ہوئے ہر خوف سے آزاد کرنے کی کوشش کی۔

لیکن اس سب کے باوجود بھی بہت سی گرہیں ابھی ایسے بھی باقی تھیں جو جہان حیدر شاہ نے کھولنی تھیں اور انہیں کھولنے کا متعین وقت بھی وہی بتا سکتا تھا۔

"آپ لوگ اتنے خوش باش سے کدھر جا رہے ہیں؟" اگلی صبح دس بجے اٹھنے پہ زینی سے ملنے کے لیے جب وہ انہیں ملنے کے لیے ان کے

CLASSICURDUMATERIAL

کمرے میں گیا تو انہیں تیار دیکھ کے حیران رہ گیا کیونکہ فیملی میں تو کوئی فنکشن بھی متوقع نہ تھا۔

"تمہارا رشتہ مانگنے جا رہے ہیں۔" معاویہ کے جلتے بھنتے انداز پہ وہ ششدر رہ گیا۔

"میرا رشتہ؟" اس نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا۔

"ہاں بیٹا آپ کا رشتہ۔" زینی نے ماتھا چومتے ہوئے کہا تو اس کے نتھنے پھولنے لگے۔

CLASSICODUMATERIAL

"لیکن مجھے کوئی شادی نہیں کرنی ابھی کسی ایکس وائی زیڈ سے۔" وہ سرد آواز میں بولا تو معاویہ جل اٹھا۔

"جہان سے رشتہ مانگنے جا رہے ہیں ہالے کا، زیادہ سلطان راہی کی طرح بھڑکیں مارنے کی ضرورت نہیں۔" وہ تیزی سے بولتا ہوا اس کے ایکشن بھرے مکالمات کی ہوا نکالتا زینی کا ہاتھ پکڑتا جا وہ جا جبکہ وہ وہیں کھڑا ان کی بات سمجھنے کی کوشش میں تھا۔

"زونا! یہ ناولز کچھ دن کے لیے رکھ دو کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح والے دن یرمغان اس پھٹکار برساتے چہرے کو دیکھ کے لاحول ولا قوۃ

پڑھنے لگیں۔ "حوریہ نے ناول رٹتی زونائش کو لتاڑا لیکن نتیجہ ہمیشہ کی طرح صفر تھا۔

"انہیں عادت ہے مجھے ایسے دیکھنے کی۔" وہ بے نیازی سے بولی۔

"لیکن نکاح والے دن دلہے بیچارے کے کچھ ارمان ہوتے ہیں ان کا ہی خیال کر لو۔" حورین نے بھی حصہ ڈالا۔

"اس دن میک اپ کر لوں گی نا۔" اس کی بے نیازی ہنوز قائم و دائم تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اسے بالکل کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے، عقل کے معاملے میں اپنے پاپا پہ گئی ہے اس لیے اپنا وقت ضائع مت کرو تم لوگ۔" اس کی آلکسی سے بیزار ہدیٰ نے اس کے ساتھ ساتھ ولی سکندر کو بھی غائبانہ لتاڑا تو وہ سب مسکرا دیں جبکہ زونا نے جھٹکے سے ناول بند کیا۔

"میں نے بس کچھ دیر پہلے ہی ناول پکڑا تھا۔" اس نے منمناتے ہوئے صفائی پیش کی کہ اس کی ماں کے سامنے تو اس کا باپ بھی چپ ہو جایا کرتا تھا وہ کس کھاتے میں آتی ہے۔

"بہت مہربانی تمہاری لیکن تمہیں یاد ہو تو آج تمہارا اور کشمالے کا پارلر جانے کا ٹائم فکس کیا گیا تھا اور مالے کے دو تین فون آ چکے ہیں۔" ہدیٰ

نے طنزیہ انداز میں کہا روہ سر پہ ہاتھ مارتی جلدی سے اٹھی اور تیار ہونے کے لیے چل دی جبکہ وہ متاسف انداز میں سر جھٹک کے رہ گئی۔

"لالے! آج ہم آپ سے کچھ مانگنے آئے ہیں۔" جہان اور علیزے کے چہرے کو دیکھتی زینی معاویہ کی چپ پہ خون کے گھونٹ بھرتی بات شروع کر گئی۔

"جیسا کہ پہلے سب کا ہی یہ خیال تھا کہ یزدان اور ہالے کی شادی کی جائے گی تو کبھی اس فارمیلٹی کی طرف دھیان نہیں گیا لیکن آپ نے اچانک فیصلے نے احساس دلایا کہ بیٹے کے والدین کو ایک دفعہ ضرور یہ

فرض پورا کرنا چاہیے کہ وہ بیٹی کے والدین سے اس کا ہاتھ مانگیں اسی لیے ہم آج یہاں ہالے کا رشتہ یزدان کے لیے مانگتے ہوئے آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ اپنا فیصلہ بدل لیں۔"زینی نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے جہان کے چہرے کو دیکھا جو اس وقت ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔

"زینی کو لگتا ہے کہ میں تمہارا زیادہ اچھا اور جگری قسم کا دوست ہوں تو تمہاری بیٹی کی شادی میرے بیٹے سے ہی ہونی چاہیے اس لیے اب تم ہمیں پازیٹو رسپانس دو تو ہم شادی کی تیاری شروع کریں۔"زینی کی بات کو اپنے ہی انداز میں آگے بڑھاتے ہوئے معاویہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ تینوں جہان کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگے۔

"کس نے کہا کہ تم میرے دوست ہو؟" جہان نے گلا کھنکھارتے ہوئے معاویہ کی طرف دیکھا تو وہ ٹھٹکا۔

"یہ تمہارے کمرے اور مینشن کی ہر ہر دیوار چیخ چیخ کے کہتی ہے یہ۔" اس نے کمرے میں آویزاں (زبردستی معاویہ کے آویزاں) ان دونوں کی مختلف تصاویر کی جانب اشارہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ مینشن کا بھی ذکر کر دیا۔

"آپ کبھی تو لالے سے عشق جھاڑنے سے پرہیز کر لیا کریں۔" وہ جو جواب سننے کی منتظر تھی اس نئی بحث کو دیکھ کے وہ معاویہ پہ جھلّا اٹھی

تو بے ساختہ علیزے اور جہان کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ معاویہ بے یقینی سے اس کا چہرہ تک رہا تھا۔

"تم چلو کمرے میں، اب باقی کی ساری عاشقی تمہی پہ جھاڑوں گا۔" وہ مدہم آواز میں اسے اپنے عزائم سے آگاہ کرتا ہوا سیدھا بیٹھ گیا جبکہ زینی کا چہرہ تمتما اٹھا۔

"لالے! آپ بتائیں نا۔" وہ سنبھلتی ہوئی جہان کی طرف متوجہ ہوئی جو پر سوچ انداز میں اس کا چہرہ تک رہا تھا اور پھر اس نے دھیرے دھیرے انداز میں بولنا شروع کیا۔

ڈوبتے سورج کے دلکش مناظر سے لطف اندوز ہوتے 'سکندر ولا' کے مکین لان میں بیٹھے چائے پیتے گپیں لگا رہے تھے۔

"ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔" ولی نے پر سوچ انداز میں کہا تو سب اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"چلو شکر ہے کہ ہدیٰ کے ساتھ اتنے سال رہنے کا یہ فائدہ تو ہوا کہ تم سوچنے لگے۔" زجاح نے اسے خفیف سے انداز میں چڑایا تو اس نے ایک گھوری ہدیٰ پہ ڈالی جو بہت پر مسرت انداز میں زجاح کو دیکھ رہی تھی۔

"جس طرح پری کی شادی کے سارے فنکشن 'مینشن' میں ہی ایک ساتھ کیے تھے اور ہم نے دونوں طرف والے سارے فنکشنز انجوائے کیے، اسی طرح اس دفعہ بھی نہ کر لیں؟" اس نے داد طلب نگاہوں سے سب کو دیکھا۔

"آئیڈیا تو بہت اچھا ہے لیکن اس دفعہ ہم لڑکے والے بھی ہیں اور ہمارے کام بہت زیادہ ہیں۔" زجاج نے اس کے آئیڈیے کی تردید کی تو وہ منہ بنا کے رہ گیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کیا کہ ہم مہندی اور ڈھولکی وغیرہ کے فنکشنز ایک ساتھ کر لیں۔" ہدیٰ نے مشورہ دیا۔

"ہاں یہ ہو سکتا ہے کیونکہ دونوں گھروں کے بچوں کا فنکشن ہے اور سب کے لیے ہر فنکشن میں شمولیت بھی مشکل ہے تو ایسا ہو سکتا ہے۔" مرینہ سکندر نے کہا تو سب پر مسرت انداز میں مسکرا دیے۔

"یہ تم نے نیا کون سا ڈرامہ شروع کر دیا ہے؟" لویزا تیکھے چتونوں سے اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"ان گھوریوں کا اثر تمہارے شوہر پہ ہوتا ہو گا مجھ پہ نہیں، اس لیے تم نے ان کے بغیر جو پوچھنا ہے پوچھو۔" وہ سگریٹ سلگاتے ہوئے

اطمینان سے بولا تو جہاں لویزا کھسیا گئی وہیں ویر نے سر دانداز میں اسے دیکھا تو وہ پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

"میری بیوی کو نہ ہی میرا دوسروں کو دیکھنا پسند ہے اور نہ وہ کسی اور کا مجھے یوں دیکھنا پسند کرتی ہے اس لیے تم مجھ پر سے نظریں ہٹا سکتے ہو۔" بکھرے بے ترتیب بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اس نے سکون سے کہا تو شاہ ویر کا دل چاہا اس ازلی ڈھیٹ شخص کے دانت توڑ ڈالے۔

"وہی بیوی جس کی شادی اس کے بابا کسی اور سے طے کر چکے ہیں؟" اس سے پہلے ویر جوابی کاروائی کرتا لویزا جلدی سے بولی تو اس نے اسی سکون سے اس کی جانب دیکھا۔

"کس کے ساتھ طے کر چکے ہیں؟ کوئی نام پتہ؟"اس نے تجاہل عارفانہ کا مظاہرہ کیا تو ویر نے زوردار گھونسا اس کے منہ پہ رسید کیا۔

"یاداشت واپس آچکی ہو گی تمہاری۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا جبکہ یزدان کے سکون میں کسی قسم کا فرق نہ پڑا۔

"آپ دونوں بالکل بھی معاویہ اور جہان ماموں کی طرح نہیں ہیں۔" تیز نگاہ دونوں کے چہروں پہ ڈالتے ہوئے وہ پرتاسف لہجے میں بولی تو ویر نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھ پہ تو میرے باپ کا رنگ بہت اچھے سے چڑھا ہوا ہے لیکن اس کا کچھ کہہ نہیں سکتا۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے سکون سے بولا تو نجانے کیوں اس کے انداز پہ لویزا کو ہنسی آگئی۔

"مسٹر یزدان معاویہ شاہ! کل تک تم نے اپنے یہ لوفرانہ حلیے کو تبدیل نہ کیا تو میں تمہیں کھل کے بتاوں گا کہ مجھ پہ کس کا رنگ چڑھا ہے۔" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے وہ سکون سے بولا چونکہ اس کی پر سکون حالت سے وہ اپنی پہلی بات کا جواب پا چکا تھا اسی لیے اسے اس کی ظاہری حالت کے بارے میں تنبیہہ کی تو وہ آرام سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لیکن اگر تم پہ لویزا کا رنگ چڑھا ہوا تو وہ تم مجھے بتاتے ہوئے آکورڈ نہیں لگو گے ؟" حفظِ ماتقدم کے طور پہ اس نے فاصلے پہ ہوتے ہوئے مصنوعی معصومیت سے کہا تو اب کی بار دونوں دانت کچکچا کے رہ گئے۔

"ایک نمبر کے لوفر، کمینے اور بے شرم انسان ہو تم۔" لویزا دانت پیستے ہوئے بولی کہ ویر کے علاوہ باقیوں کے سامنے وہ برداشت کا مظاہرہ کم ہی کرتی تھی۔

"میں بہت ڈھیٹ بھی ہوں۔" ہونٹ بھینچے اس کی مستیاں ملاحظہ کرتے ویر کو آنکھ مارتے ہوئے اس نے ڈھٹائی سے کہا تو لویزا کو اور تاو آیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بہت اچھا ہو رہا ہے جو ہالے کی تم سے شادی نہیں ہو رہی۔" وہ منتقمانہ انداز میں بولی تو اب کی بار ویر نے گردن موڑ کے اس کا جائزہ لیا۔

"مائنڈ اٹ! ہالے کی شادی مجھ سے ہو چکی ہے، اس کے والد اور بھائی کی مرضی سے۔" وہ اچانک سرد لہجے میں بولا تو لویز اپل بھر کو چپ ہو گئی۔

"تم ہالے اور میری فکر چھوڑو بلکہ اپنی شادی کی فکر کرو کیونکہ تمہارے شوہر پہ اپنے باپ کا رنگ شدت سے چڑھا ہوا ہے جو تمہیں مدد ان لاء کی طرح پریشان کیے رکھے گا۔" ذو معنی لہجے میں کہتے ہوئے اس نے ان کے سمجھنے سے قبل قدم ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا دیے

CLASSICURDUMATERIAL

جبکہ شعور کے منازل تک بات پہنچتے ہی ویر کی آنکھیں جگر جگر کرتیں لویزا کے بلش کرتے چہرے کو دیکھتیں گڑبڑانے پہ مجبور کر گئیں۔

"کیسا محسوس کر رہے ہو؟" سیاہ جینز، سیاہ ٹی شرٹ اور سیاہ سلیولیس جیکٹ پہنے وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے شاہانہ انداز میں سگریٹ کے گہرے کش لگاتا ہوا اس کے زخموں سے چور چہرے کو دیکھتا تمسخرانہ لہجے میں گویا ہوا تو اس نے متنفر انداز میں اسے گھورنے کی کوشش کی۔

کہ اس نے جب تک اپنی ماں کو بچانے کا فیصلہ کیا تھا تب تک اس کی ماں اس کے برے کاموں کے باعث دنیا سے جا چکی تھی اور ایسے میں

وہ 'شاہوں' سے مزید متنفر ہو چکا تھا کہ انہوں نے اسے ماں کی قید کی خبر جان بوجھ کے تاخیر سے دی تھی اور اب وہ اپنے زہن میں تانے بانے بنتے ماں اور باپ دونوں کی موت کا بدلہ ان سے ہی لینا چاہتا تھا۔

"لڑکیوں کے دم سے بازی جیت کے تم مجھ سے جیت نہیں سکتے۔" وہ نسبتاً مدہم لیکن نفرت انگیز لہجے میں بولا تو یزدان میز پہ بازو رکھتا آگے کو جھکا۔

"تو تم نے لڑکیوں کو ٹارگٹ رکھتے ہوئے انتقام کو فروغ دیتے ہوئے کون سی مردانگی کا ثبوت دیا ہے؟" وہ کاٹ دار لہجے میں بولا تو میکس کی نیلی آنکھیں غصے سے سرخ ہونے لگیں۔

"میری مردانگی کا ثبوت میں تمہیں تب دوں گا جب میں اس کھوکھلی جیل سے نکل کے تمہاری بیوی اور جہان شاہ کی بہو کو تمہاری آنکھوں کے سامن۔۔۔۔۔۔۔" آنکھوں میں سفاک اور ہوس زدہ چمک لیے جب اس نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے الفاظ کی حدوں کو چھونا چاہا تو خود سے صبر کھوتے ہوئے یزدان میز پر سے اس کے اوپر جھپٹا اور ایک ہاتھ اس کے گلے پہ دبائے دوسرے سے مسلسل گھونسے اس کے منہ پہ رسید کرتا جا رہا تھا۔

"مجھے جہان حیدر شاہ سمجھنے کی کوشش مت کرنا مائیکل ایڈرسن کہ میں ان سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہوں اگر تم نے اب کی بار میری بیوی کا خیال زہن میں لانے کی کوشش بھی کی۔" اس کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں اپنی شعلہ انگیز نگاہیں گاڑتے ہوئے وہ سرد آواز میں دھاڑا۔

"مم۔۔میرا اگلا ٹ۔۔۔ٹارگٹ تم۔۔۔۔تمہاری۔۔۔۔" اتنی تکلیف میں بھی وہ ذلالت سے باز نہ آتا تو یزدان نے الٹے ہاتھ کا گھونسا جبڑے پہ رسید کیا تو اس کے منہ پہ خون کا فوارہ ابل پڑا۔

"میں نے کہا نا میں اپنی بیوی کے بارے میں سوچنے والوں کا دماغ، اس کے بارے میں بولنے والوں کی زبان، اس کو دیکھنے والی آنکھ، اس کو چھونے والے ہاتھ اور اس کو محسوس کرنے والے دل کو مسخ کے رکھ دیتا ہوں۔" برفیلی بے تاثر آواز میں کہتے ہوئے اس نے اپنے حملے کے باعث کرسی سمیت پیچھے کو گرے میکس کو ایک جھٹکے سے سیدھا کیا اور اس کے کچھ بولنے سے قبل اس کے دونوں بازو ایک جھٹکے سے پیچھے کی جانب موڑتا ہوا ایک 'کڑک' کی آواز پہ رکا تو کمرے میکس کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔

اس کے ادھ مرے وجود کو سیدھا کرتے ہوئے اس نے ہاتھ کو بند کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کا نشانہ لیا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"یزدان شاہ! کیا کر رہے ہیں آپ؟" جہان شاہ کی سرد استفہامیہ آواز پہ اس کا ہاتھ ہوا پہ تھما۔

"وہی جو برسوں پہلے 'جہان شاہ' نے 'علیزے شاہ' کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھنے والوں کے ساتھ کیا تھا۔" جواباً اسی انداز میں بولتے ہوئے اس نے لمحے کی تاخیر کیے بنا مٹھی بند کرتے ہوئے مکا اس کی دائیں ہاتھ

پہ مارا تو اس کی شہادت انگلی پہ سجی انگوٹھی کے مضبوط پتھر نے میکس کی نیلی آنکھوں کو لہولہو ہونے پہ مجبور کر دیا۔

"ن۔۔۔۔ن۔۔نو!" درد سے بے حال ادھ مواوجود لیے میکس نے التجا کی کہ یزدان شاہ کی سفاکیت کے سامنے اس کا سارا تکبر اور غرور مٹی میں مل چکا تھا۔

"مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے اور اپنی بات سے مکرنا یزدان شاہ کے لیے موت کے برابر ہے۔" اس کی التجا کو رد کرتے ہوئے اس نے اپنے کچھ دیر قبل کہے گئے الفاظ کی وضاحت کی اور پھر جہان، ویر، معاویہ یا خان کے روکنے سے قبل وہ تیزی سے میکس کے نیم مردہ وجود سے اٹھا اور اپنی دائیں ٹانگ موڑتے ہوئے سرعت سے

واپس اس کی جانب لپکتا اپنا گھٹنہ اس کے دل پہ مقام پہ ایک جھٹکے سے ٹھوکا تو اس کا وجود ہوا میں جھٹکا لیتا اسی پل ساکت ہو گیا جبکہ باقی سب لمحوں کے اس کھیل کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔

وہ سکون سے اس کے بے جان وجود پر سے اٹھا، ایک ادا سے ہاتھ بالوں میں پھیرتے ہوئے انہیں زور سے جھٹکنے کو سر دائیں بائیں ہلاتا ریلیکس ہونے لگا۔

"یہ تم میں غنڈوں والے گٹس کدھر سے آئے؟" معاویہ نے شاک سے نکلتے ہوئے ہمیشہ کی طرح ماحول کو بدلنے کی کوشش کی۔

"آپ ہیرو بھی کہہ سکتے تھے۔" اس نے ناک چڑھا کہ کہا۔

"حلیہ دیکھ کہ غنڈہ ہی نکل سکتا تھا منہ سے۔" خان نے سنجیدگی سے لقمہ دیا تو اس نے خفگی سے اپنے بے ترتیب بالوں میں ہاتھ پھیرا اور جہان کی جانب دیکھا جو خشمگیں نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ہالے حیدر شاہ، یزدان شاہ کا عشق ہے اور اس کے عشق پہ نگاہِ غلط ڈالنے یا سوچنے کا حق کسی کو بھی نہیں ہے۔" وہ مضبوط و مستحکم لہجے میں بولتا چپ کھڑے جہان کو بہت کچھ باور کروا تا چلا گیا تو جہان نے گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا۔

"اس کی موجودگی ضروری تھی ہمارے لیے۔" معاویہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"پارٹنر! یہ ہمارے کسی کام کا نہیں رہا تھا بلکہ اس کی موجودگی ہمارے لیے خطرہ تھی کہ اس کے ارادے ابھی بھی وہی تھے جو باندھ کے یہ پاکستان آیا تھا۔" اس نے جہان کی خاموشی پہ ناچاہتے ہوئے بھی صفائی دی۔

"لیکن ہمیں اسے اس طرح سے ختم نہیں کرنا تھا۔" ویر نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں اسے اس سے بھی بدتر طریقے سے ختم کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے میری برداشت سے زیادہ گفتگو کر لی تھی۔" وہ شانے اچکاتے

ہوئے سکون سے بولا تو جہان نے خان اور ویر کو اشارہ کیا تو وہ میکس کی لاش کی جانب بڑھے۔

بہت عرصے کے بعد 'شاہ مینشن' میں خوشیوں بھری رات اتری تھی، سکندر ولا اور خان ولا کے سارے افراد اس وقت شاہ مینشن کے لیونگ ایریا میں موجود آج رکھی جانے والی ڈھولکی پہ گفتگو کر رہے تھے جبکہ ایسے میں صرف ہالے کا وجود ایسا تھا جو بے چینی سے بار بار پہلو بدل رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

اس رات کے بعد آج دو دن ہو چکے تھے اور اس کا سامنا یزدان سے نہ ہو پا رہا تھا اور اب یوں سب کی آمد اور چار رہ جانے والے دنوں نے اس کے دل کو پتنگے لگا رکھے تھے لیکن وہ اس وقت خود کو بے بسی کے عروج پہ سمجھ رہی تھی۔

"تم اس قدر زرد کیوں پڑی جا رہی ہو؟" لالہ رونے ہالے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو وہ چونکی اور پھر جلدی سے سر نفی میں ہلایا۔

"کچھ نہیں شاید سر درد کی وجہ سے ہے ایسے۔" اور پھر چائے کا بہانہ بناتی وہ علیزے کو بتا کے سب سے چھپتی کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

"زونا! کیسا لگ رہا ہے پھر اپنے سسرال آ کے ؟" روحان شرارتی انداز میں فلور کشن پہ بیٹھتا زونائش سے مخاطب ہوا۔

"میں پہلی دفعہ نہیں آئی۔" اس نے تاثر دیے بغیر بے نیازی سے کہا۔

"مطلب تم شروع سے سسرال سمجھ کے آتی تھی؟" ہادی کی مصنوعی حیرانگی پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی جھینپ گئی جبکہ باقی سب ان کی نوک جھونک پہ مسکرا رہے تھے۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" وہ کھسیا سی گئی۔

"چلو چھوڑو یہ بتاؤ کہ یرمغان لالہ سے ملو گی؟" عرشمان نے شرارت کو طول دیتے ہوئے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا جبکہ وہ اس شرارتی ٹولے کی شرارتوں سے زچ ہوتی بمشکل اپنے فطری حجاب اور تاثرات پہ قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیوں؟ وہ کہیں کہ پرائم منسٹر لگ گئے ہیں؟" اس نے ناک چڑھاتے ہوئے بے نیازی دکھانے کی کوشش کی۔

"بالکل 'زونائش سکندر' نام کی اسٹیٹ پہ منسٹری کریں گے۔" روحان کے چھک کے جواب دینے پہ حیا کا زبردست ریلہ اس کے پورے وجود کو اپنی لپیٹ میں لے گیا تو اس نے بے اختیار رخ بدلتے ہوئے چہرہ

چھپانے کی کوشش کی جبکہ ان کی باتوں پہ لڑکیاں بمشکل اپنی ہنسی ضبط کر پا رہی تھیں۔

"اوہ! یر مغان لالہ آ گئے۔" عرشمان کے پر جوش انداز پہ وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی وجہ وہاں سے بھاگنا تھی۔

"آرام سے لڑکی ایسی رفتار سے ہونے والے شوہر کو ملنے گئی تو نکاح کی کاروائی آج ہی کروا ڈالیں گے۔" ہادی نے اس کے یوں اٹھنے پہ اپنے ہی انداز میں چوٹ کی تو وہ گڑبڑا گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"شاید اسی لیے یہ عمل ہو رہا ہو، اب ہم معصوم کیا جانیں؟" روحان نے مسکینیت سے کہا تو وہ بوکھلاتی ہوئی دوبارہ وہیں بیٹھ گئی تو سب ایک دم سے کھلکھلا اٹھے۔

"السلام علیکم!" یرمغان نے سب کے قریب آتے ہوئے سلام کیا لیکن سب کے درمیان بیٹھی زونائش کو دیکھ کے اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"سب بہت خوش لگ رہے ہیں؟" صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کچھ نہیں یار، یہ تمہاری بیگم تمہیں ریسیو کرنے کے لیے دروازے کی طرف جانے لگی تھی لیکن ان ظالم لڑکیوں نے اسے یہیں روک لیا ہے تو اس بات پہ خوش ہیں یہ سب۔" ہادی نے چمکتی شرارتی آنکھوں اور مسکراتے لبوں کے ساتھ جواب دیا تو یر مغان نے بغور اس کا جائزہ لیا جو شرمائی شرمائی سی دل میں اتر رہی تھی۔

"اس میں کیا مشکل ہے؟ یہ کام تو ہم ابھی بھی کر سکتے ہیں۔"
مسکراہٹ لبوں کے گوشوں میں دباتے ہوئے اس نے جگہ سے اٹھتے ہوئے شرارت سے قدم زونائش کی جانب بڑھائے تو وہ سٹپٹاتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دیکھا دوسری جانب کی بے قراری؟" ہادی نے شرارت سے لقمہ دیا تو محفل زعفران بن گئی۔

"بہت ہی بے شرم ہیں آپ سب۔" وہ حیا آمیز کوفت سے کہتی بھاگنے کو پر تولنے لگی لیکن تب تک وہ اس تک پہنچ چکا تھا۔

"خوامخواہ دوسروں کو باتیں بنانے کو موقع کیوں دیناڈیئر کزن؟" سہولت سے اس کو ساتھ لگاتے ہوئے یرمغان نے گھمبیر لہجے میں کہا تو سب کی پرجوش ہوہا پہ وہ تڑپ کے اس کے حصار سے نکلی۔

"شرم کرتے ہیں کچھ۔" جھنجھلاہٹ سے کہتے ہوئے اس نے دوڑ لگا دی جبکہ عقب سے آتے قہقہوں کی آواز نے ناچاہتے ہوئے بھی اس کے ہونٹوں پہ مسکان بکھیر دی۔

"مالے! آپ کیا کر رہی ہیں بیٹا؟" لاریب نے فریزر میں منہ گھسائے کھڑی سفید ٹراوزر اور پیلے کرتے میں ملبوس کشمالے کو دیکھ کے حیرت سے استفسار کیا تو اس نے فریزر میں ہی منہ دیے جواب دیا۔

"لاریب چچی! سخت قسم کی بھوک لگ رہی ہے مجھے لیکن باہر سب بیٹھے ہیں تو تنگ بہت کر رہے ہیں۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی اور فریز کیے

کباب اور فروٹس نکالتے ہوئے فریزر کا دروازہ بند کرتے تو لاریب کے ساتھ کھڑے آریز کو دیکھ کے چونک گئی۔

"یہ تو بہت اچھا ہو گیا، آریز کو بھی بھوک لگی ہے تو میں آپ دونوں کو کچھ بنا دیتی ہوں آپ دونوں کھالو۔" لاریب خوشدلی سے بولی تو اس کے ساتھ کھانے کا سن کے اس کا دل دھڑک اٹھا۔

"آنٹی! آپ رہنے دیں، یہ خود بنا دیتی ہیں اگر مسئلہ ہوا تو میں ہیلپ کر دوں گا۔" آریز نے سادگی سے کہتے ہوئے لاریب کو منع کیا تو وہ مسکراتے ہوئے چل دی جبکہ مالے ہونق انداز میں آریز کو دیکھتی رہ گئی۔

"آپ نے چچی کو کیوں بھیجا؟ مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں آتا۔" وہ جلدی سے بولتی لاریب کو پکارنے کے لیے آگے بڑھی لیکن اس نے سہولت سے اس کا رستہ روکا۔

"آجائیں مل کے بناتے ہیں کچھ، آگے کام آئے گا۔" وہ ذو معنی لہجے میں بولا تو وہ گڑبڑاتی ہوئی سرعت سے کوکنگ رینج کی جانب بڑھ گئی تو شرٹ کے بازو فولڈ کرتا وہ بھی اسی جانب بڑھا تو کشمالے کی دھڑکنیں تیز ہوئیں کہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کے نام کو مسلسل اپنے نام کے ساتھ سنتے ہوئے فطری طور پہ اس کے احساسات و جذبات اس کے نام سے وابستہ ہونے لگے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پین پہ تھوڑا کوکنگ آئل ڈالو۔"اس نے ساکت کھڑی کشمالے کو مخاطب کو کیا تو اس نے جلدی سے بوتل اٹھاتے ہوئے آئل انڈیلنا شروع کر دیا۔

"بس کر دیں، اتنے آئل میں تو مجھے ڈیپ فرائی کیا جا سکتا ہے۔"اس نے لطیف سے انداز میں طنز کیا تو اس نے ایک نظر پین پہ ڈالتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا۔

"مبالغہ آرائی کی حد ہے۔"وہ بڑبڑائی اور ہاتھ کفگیر کی جانب بڑھایا لیکن اسی لمحے آریز کے ہاتھ بڑھانے پہ دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکرائے تو ایک کرنٹ سا ان کے وجود میں دوڑنے لگا، دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور۔۔۔

CLASSICURDUMATERIAL

"واہ واہ! یہاں تو چاہت کے ساتھ چاہ بھرا کھانا تیار ہو رہا ہے لیکن باخدا میری گنہگار آنکھوں نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔" روحان نے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب، آنکھوں میں آنکھیں ڈالے، ہاتھ ہکڑے دیکھا تو آنکھوں پہ ہاتھ دھر تا شرارت سے چور آواز میں بولتا انہیں چونکانے پہ بری طرح مجبور کر گیا۔

اس کی آواز پہ سنبھلتے ہوئے دونوں فاصلے پہ ہوئے جبکہ کشمالے فریزر کا دروازہ کھولتی خوامخواہ اس کے اندر ہاتھ مارنے لگی۔

"کیا چاہیے تمہیں؟" آریز نے دانت نکوستے روحان کو مخاطب کیا۔

"چاہ میرا مطلب چائے کا کہنا آیا تھا لیکن۔۔۔۔۔" روحان نے شرارت سے کہا تو آریز نے کفگیر اس کی جانب اچھالا تو وہ ہنستے ہوئے باہر کو بھاگ گیا۔

ڈھولک پہ پڑتی پہلی تھاپ کمرے میں خود کو چھپائے بیٹھی ہالے کے دل پہ پڑی تو اسے شدت سے رونا آنے لگا اس نے بے بسی سے کمرے کی دیواروں کو دیکھا اور نگاہ سامنے ٹکا دی جہاں اس کی خراب طبیعت کے باعث علیزے کھانے کی ٹرے رکھ کے گئی تھی جسے اس نے چھوا تک نہ تھا۔

CLASSICPDUMATERIAL

سب کے اصرار کے باوجود وہ طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے کمرے میں مقید تھی کہ باہر ہوتا شور شرابہ اس کے دل پہ گہرے وار کیے جا رہا تھا جبکہ آنکھیں مسلسل دو لوگوں کی متلاشی تھیں 'جہان حیدر شاہ' اور 'یزدان معاویہ شاہ' لیکن دونوں ہی اس وقت منظر سے غائب تھے۔

وہ گھٹنوں پہ تھوڑی ٹکائے دکھ کی مورتی بنی ساکت و جامد بیٹھی آنے والے لمحات کو سوچ رہی تھی جب کھڑکی پہ اچانک کھٹکا ہوا اور وہ اندر داخل ہوا۔

"آپ؟" کودنے کی آواز پہ بری طرح اچھلتے ہوئے اس نے گردن موڑی تو اسے دیکھ کے خوشی، حیرت و بے یقینی کے ملے جلے تاثرات

کے ساتھ مل کے بولی تو وہ بنا جواب دیے آگے بڑھا اور اس کے کومل وجود کو خود میں سمیٹا۔

"ایسی گستاخی میں ہی کر سکتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میری بیوی مجھے یاد کر رہی ہے۔" جو شدت اس کی آواز سے جھلک رہی تھی وہی شدت اس کی مضبوط گرفت میں بھی نمایاں تھی۔

جبکہ اس کے سینے سے لگی ہالے کی دھڑکنیں اس کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ ہوتیں نئے ساز بکھیر رہی تھیں۔

"چچ۔۔ چھوڑیں نا۔" اس کی گرفت مضبوط تر ہوئی تو اس کی شدت سے گھبراتے ہوئے اس نے بے ساختہ مزاحمت کرنے کی کوشش کی

لیکن اس کوشش میں وہ جو بیڈ پہ گھٹنوں کے بل بیٹھی یزدان کے مضبوط وجود کو سہار رہی تھی ایک دم سے اس کو پیچھے ہٹانے کی کوشش میں خود پیچھے کو جھکتی چلی گئی لیکن یزدان کی گرفت نرم نہ پڑی بلکہ وہ یونہی اس پہ چھایا اس کو بوکھلا رہا تھا۔

"پ۔۔پلیز کوئی آجائے گا۔"اس نے اس کے کالر پہ نظریں جمائیں مدہم مگر بوکھلائی آواز میں التجا کی۔

"یہ ناانصافی ہے میری جان! میری غیر موجودگی میں ان قاتل نینوں پہ ظلم ڈھانا اور میری موجودگی میں مجھ سے دوری اختیار کرنا، اسے میں کھلی منافقت کہوں گا۔"اس کی متورم آنکھوں کو شدت سے چومتے

ہوئے وہ اس کے لمحہ بہ لمحہ گلال ہوتے عارضوں پہ جھکا تو دھڑکنیں مزید متزلزل ہوئیں۔

"ی۔یزدان دیکھیں پلیز۔۔۔۔"اس کی قربت،بولتی آنکھوں کو لمس،دست ولب کی گستاخیوں پہ اس کا حیا آمیز لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔

"میری جان! میں دیکھنا ہی نہیں بلکہ محسوس کرنا چاہتا ہوں۔"اس کی شفاف گردن پہ جھکتے ہوئے اس نے گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی تو اس کے لمس پہ اس کے حواس جھنجھنا اٹھے۔

"آپ۔۔۔۔"اس نے اس کے کندھوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے باز رکھنے کے لیے کچھ بولنا چاہا جب اس وہ سہولت سے اس کے چہرے پہ

جھکتا اس کے ہر مزاحمتی لفظ کو خود میں سمیٹا اس کی سانسوں پہ تحویل پانے لگا جبکہ اس کے کندھوں پہ جمے مزاحمت کے لیے ہاتھ اس کی شدت پہ بے ساختہ اس کی گردن کے گرد حائل ہو گئے اور پھر جیسے جیسے یزدان کی گرفت و شدت اس کے وجود پہ بڑھتی اس کی سانسوں کو روکنے لگی ویسے ویسے ہالے کے ہاتھوں کی گرفت اس کی گردن کے گرد مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔

فسوں خیز لمحات میں جذبات کا منہ زور ریلہ بہتا ہوا دونوں کی دھڑکنوں اور سانسوں کو آپس میں الجھائے ایک محبت بھری فضا قائم کرتا ہر شے کو محبت میں بھگوتا چلا رہا تھا لیکن اسی لمحے ان لمحات کے فسوں کو توڑنے کے لیے دروازے پہ دستک ہوئی تو یزدان کی شدت پہ آنکھوں میں آنسو لیے پڑی ہالے بری برح سے چونکی اور سہمتے ہوئے اسے پرے ہٹانا چاہا لیکن عالمِ بے خودی میں ڈوبا یزدان دستک کی آواز

پہ بھی چونکا تو ہالے نے زور سے ناخن اس کی گردن میں کھبوئے تو اس نے اس نے اپنی گرفت نرم کرتے ہوئے اس کی سانسوں کو آزادی بخشی تو وہ زور زور سے گہرے سانس لیتی بکھرتی سانسوں کو بحال کرنے لگی جبکہ وہ آنکھوں میں خمار لیے اس پہ جھکا اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔

بکھرے بال، بھیگے سرخ ہونٹ، حیا سے جھکی نم پلکیں، سرخ عارض اور بکھری سانسوں کے ساتھ اس کی گرفت میں مقید وہ چند لمحے قبل سے بہت مختلف اور چھوئی موئی لگ رہی تھی۔

اسی لمحے دوسری دستک کے ساتھ 'جہان' کے آنے کی اطلاع کے ساتھ اسے نیچے آنے کا مژدہ سنایا گیا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

"پ۔۔ پیچھے ہٹیں، بابا آ گئے ہیں۔" سرگوشی نما آواز میں کہتے ہوئے اس نے اٹھنا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے ہلا تک نہ بلکہ دایاں ہاتھ اس کے کندھے پہ جماتے ہوئے اسے واپس لٹایا۔

"میں بہت المیزنڈ سا داماد ہوں یار، فادر ان لاء کو فوری ملنے نہیں جا سکتا کیونکہ میں اس وقت اپنی بیوی سے مل رہا ہوں۔" اس کی رخسار کو سہلاتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا تو ہالے نے تڑپ کے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کے سسر آپ کو ملنے کے لیے نہیں بلا رہے بلکہ وہ اس وقت مجھے بلا رہے ہیں کہ میری شادی کے بارے میں مجھ سے بات

کریں۔" وہ پھٹ پڑی کہ ذہنی اذیت سے اسے عجیب دوراہے پہ لا کھڑا کر دیا تھا۔

"کسی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں شائینگ سٹار! میری سنو، مجھے اپنی سناو اور میری زندگی میں رنگ بھرنے کے لیے خود کو تیار کرو باقی ہر فکر کو پرے چھوڑ دو۔" اس کی گردن کے بائیں جانب بالکل مدہم سے تل پہ ہونٹ جماتے ہوئے وہ بھاری لہجے میں بولا تو اس نے طیش سے اسے پرے کرنے کی کوشش کی تو بیڈ پہ پری کھانے کی ٹرے کو بری طرح سے یزدان کا ہاتھ لگا تو برتنوں کی آواز پہ گھبراتے ہوئے اس نے واپس اسے اپنی جانب کھینچا۔

"ایسے کام نہیں چلے گا میری جان، میں الٹے دماغ کا بندہ ہوں ایسے عمل سے اپنے لیے پرابلمز نہ بناو۔" اس کی گہری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس نے ذو معنی انداز میں کہا تو حیا سے جھنجھناتے حواس کے ساتھ اس کی پلکیں بے ساختہ لرزتی جھکنے لگیں۔

"میرا یقین کرو شائینگ سٹار! تمہارے بابا خود تین دن بعد تمہیں مقررہ وقت پہ 'میرے' ساتھ رخصت کریں گے اس لیے ہر فکر سے آزاد ہو کے برائیڈل ڈریس چوز کرو کہ میری دلی آرزو ہے کہ مجھے میری بیوی رنگوں اور خوشبوؤں میں ڈھلی ہوئی ملے۔" اس کے تیکھے اور خوبصورت نقوش کو اب کے نرمی سے چھوتے ہوئے وہ مدہوشی سے کروٹ بدلتے ہوئے اس کا سر سینے پہ رکھنے کو تھا جب اسی مدہوشی پہ اس کا بازو ٹرے پہ آنے کے باعث بیڈ پہ دھری کھانے کی ٹرے الٹ گئی۔

"افففف!" ہالے پریشانی وافسوس سے ٹرے کو دیکھتے ہوئے اس کی ڈھیلی گرفت کو غنیمت جانتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔

"یزدان! یہ،اب میں سب کو کیا کہوں گی؟" اس نے پریشانی سے کہتے ہوئے اس نے بے ساختہ یزدان کے بازو کو تھاما۔

"زیادہ کچھ نہیں بس یہی کہنا کہ ہماری پرجوش محبت نے تھوڑی سے تباہی مچائے ہے اس لیے بڑے پیمانے کی تباہی کے لیے تین دن بعد سب تیار رہیں۔" اس نے بے باکی سے کہتے ہوئے اس کے چہرے پہ بکھری لٹوں کو پھونک ماری تو اس کی مارے حجاب کے اس کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔

"ہالے!" اچانک دستک کے ساتھ جہان کی آواز سن کے جہاں ہالے کا سانس خشک ہوا وہیں یزدان بھی لحظہ بھر کو چونکا۔

"آ گئے میری سیدھی سادھی سٹوری کو کلائمکس دینے والے ولن۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ہالے کی جانب متوجہ ہوا۔

بکھرے حلیے، بھیگے ہونٹ اور منتشر سانسوں کے ساتھ وہ اس وقت اس کے جذبات میں بری طرح سے بھونچال لانے کا باعث بن رہی تھی لیکن اس وقت اس کی حالت پہ ترس کھاتے ہوئے اس نے جذبات کے بے لگام گھوڑوں کی طنابیں کسیں اور اس کی کنپٹی کو ہولے

سے چھوتے ہوئے اپنی گرفت سے آزاد کیا تو وہ بجلی کی سی تیزی سی اٹھی۔

"آپ جائیں جلدی سے۔" وہ دبی دبی آواز میں بولتی دروازے کی جانب لپکی لیکن اگلے ہی پل اس کے روکنے پہ لہراتی ہوئی اس کے سینے سے جا لگی۔

اس نے جھنجھلا کے استفہامیہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور پھر دروازے کو لیکن وہ شخص ہر نزاکت سے بے نیاز دکھ رہا تھا۔

"ایسے حلیے میں دروازہ کھولو گی تو پارٹنر ملاقات کا بھید جان لیں گے۔" اس کے سرخ ہونٹوں پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس نے بے

باکی سے کہا تو وہ کان کی لووں تک سرخ پڑی اور جلدی سے فاصلہ قائم کرتی اپنے بکھرے بالوں کو انگلیوں سے سنوار کے دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھتے ہوئے اس نے نگاہ موڑی تو دل دھک سے رہ گیا۔

وہ گہری نگاہوں سے اس کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لیتا دلچسپی سے مسکرا رہا تھا، اس نے بے بسی سے اسے کھڑکی کی جانب دھکیلا اور خود دروازے کی سمت بڑھ گئی کہ اب کی بار ہونے والی دستک میں تندہی محسوس ہو رہی تھی۔

"السلام علیکم بابا!" اس نے جھٹ سے سلام کیا کہ کہیں ڈانٹ ہی نہ پڑ جائے۔

"وعلیکم السلام بیٹا دروازہ کھولنے میں اتنی دیر؟" اسے ساتھ لگاتے ہوئے جہان نے سنجیدگی سے کہا تو وہ لب چبا کے رہ گئی۔

"م۔۔میں واش روم میں تھی۔" اس نے نگاہ جھکاتے ہوئے جھوٹ بولا تو جہان نے سنجیدگی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"یہ کیا ہوا؟" اسے ساتھ لیے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے اس نے بیڈ پہ الٹی ٹرے کو دیکھتے اب کے حیرانگی سے پوچھا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی اور دل ہی دل میں یزدان کو کوسنے لگی۔

CLASSICDUMAFRAL

"وہ۔۔۔ غلطی سے شاید میرا ہاتھ لگ گیا تھا۔" مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس نے جہان کو جواب دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اوکے! ڈونٹ وری میڈ سے کہہ کے یہ سب چینج کروا دیتا ہوں۔" اس نے اسے تسلی دی تو وہ مسکرا دی۔

"پریشان ہیں؟" جہان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا لیکن اس سے قبل کے وہ کوئی جواب دیتی، دروازہ کھٹکھٹا کے اندر آتے شخص کو دیکھ کے وہ چکرا کہ رہ گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہیلو پارٹنر! ہیلو لیڈی پارٹنر!" محظوظ کن مسکان ہونٹوں پہ سجائے وہ جہان سے ہاتھ ملانے کے بعد اس کے سنجیدہ تیوروں کو کسی خاطر میں لائے بغیر ہالے کے سامنے اپنا مضبوط ہاتھ پھیلا گیا تو اس نے سراسیمگی سے جہان کو دیکھتے ہوئے مٹھی زور سے بھینچ لی اور پھر التجائیہ انداز میں اسے دیکھا لیکن اس کی بھوری آنکھوں سے جھلکتی تنبیہ کو محسوس کر کے اس نے فوراً ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس کے ہاتھ میں دیا تو اس کے نرم ہاتھ پہ دباو بڑھاتا وہ سرشاری سے مسکرا دیا۔

"مجھے اپنی بیٹی سے کچھ پرسنل باتیں کرنی ہیں۔" اسے وہیں صوفے پہ بیٹھتے دیکھ کے جہان سرد لہجے میں بولا دوسرے لفظوں میں اسے وہاں سے جانے کا عندیہ دیا تو وہ کھل کے ہنسا اور ایک بھرپور نگاہ جہان کے پہلو میں سمٹی اپنی رگِ جاں پہ ڈالی۔

"مجھے بھی اپنی۔۔۔۔۔" وہ گہرے لہجے میں کہتا نجانے کون سا انکشاف کرنا چاہتا تھا جب چپ بیٹھی ہالے فوراً بول اٹھی۔

"ی۔۔یزدان! آپ نے اگر کل ش۔۔شاپنگ کرنے جانا ہو تو بتا کے جایئے گا ہم نے کچھ چیزیں منگوانی ہیں۔" قطعی غیر متوقع بے سروپا بات آنے پہ دونوں نے چونک کے اسے دیکھا جو نارمل نظر آنے کی کوشش کرتی بمشکل مسکرانے کی سعی میں تھی۔

"جو حکم!" ہولے سے سر خم کرتے ہوئے وہ مسکرا کے بولا تو وہ نگاہ جھکا گئی تو خاموش بیٹھا جہان بول اٹھا۔

"یزدان حسن شاہ! اگر اگلے پانچ منٹ میں آپ مجھے آنے کا مدعا کیے بغیر یہاں سے گئے نہیں تو مجھے مجبوراً دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا۔" اس کے سرد مہری سے کہنے پہ یزدان نے خفگی سے اسے گھورا لیکن وہ اسی انداز میں اسے دیکھتا رہا تو وہ بالوں کی پونی کستا اٹھ کھڑا ہوا۔

"کوئی مدعا نہیں ہے بس کبھی زندگی میں باپ بیٹی کا ملاپ نہیں دیکھا تو وہی دیکھنے چلا آیا تھا۔" جل کے بولتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا لیکن جہان بنا اثر لیے ہالے کی طرف متوجہ ہوا جس کے ہونٹوں پہ دبی دبی سی مسکان مچل رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کی ماما نے بتایا نے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں، کوئی پریشانی ہے کیا بیٹا؟" جہان نے اسے بازو کے حلقے میں لیتے ہوئے محبت سے پوچھا تو ہالے کو آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا۔

"بب۔۔ بابا! مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔" باپ کا زرا سا سہارا پاتے ہی وہ بے بسی سے بولتی ہوئی رو دی تو جہان نے تڑپ کے اسے سینے سے لگاتے ہوئے اس کا ماتھا چوما۔

"کوئی پرابلم ہے؟" جہان نے اسے ایک اور موقع دینے کی کوشش کی لیکن وہ چاہ کے بھی اسے کچھ نہ بتا سکی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بابا! میں بس ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔" وہ سسکتے دل کو حوصلے سے تھپکتی بھرائی آواز میں بولی تو جہان نے زور سے بائیں ہاتھ کی مٹھی کو بھینچا۔

"آپ ملنا چاہتی ہیں اپنے فیانسی سے؟ شاید تب آپ بہتر فیصلہ کر سکیں۔" جہان نے سنجیدگی سے کہا تو اس کا دل تڑپ اٹھا۔

"نن۔۔ نہیں۔" وہ یہ کام مر کے بھی نہیں کر سکتی تھی کہ یزدان کی شدت اور جنون خیزی سے وہ واقف تھی جبکہ اس کی بات پہ وہ چپ رہا۔

"بابا! مجھے کل ایک دفعہ کالج جانا ہے۔" اس نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہولے سے کہا کہ اس کا پھر سے گیپ آ گیا تھا اور وہ ایک دفعہ جا کے پروفیسرز سے مل کے سارا ڈسکس کر لینا چاہتی تھی کہ پھر شادی کی وجہ سے لمبا گیپ آ جانا تھا۔

"اوکے! صبح چلی جایئے گا اور اپنوں پہ بھروسہ کرنا سیکھیے ہالے! پریشانی یا مصیبت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اپنوں کا ساتھ اسے بھربھری ریت کے بنے گھروندے کی مانند ختم کر دیتا ہے۔" اس کی پیشانی چوم کے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا تو وہ الجھتی اسے دیکھنے لگی۔

"اپنے بابا پہ یقین رکھیے بیٹا! وہ آپ کے ساتھ کبھی وہ نہیں ہونے دیں گے جو آپ کے لیے تکلیف کا باعث بنے، سکون سے ریسٹ کریں گڈ نائٹ!" اس کا گال تھپکتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ وہ وہیں اس کے الفاظ کی چک پھیریوں پہ غور و فکر کرتی رہ گئی۔

"تمہاری لاڈلی نے مجھ سے کسی دن بہت سخت مار کھا لینی ہے بتا دو اسے۔" کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی بمباری سے وہ اچانک گڑبڑا اٹھا لیکن کمرے کے منظر پہ نگاہ ڈالتے ہی گہری نگاہ بھر کے رہ گیا کہ صوفے پہ بے نیازی سے بیٹھی لویزا اور تپے ہوئے چہرے کے

ساتھ بیٹھی مہرو کے ساتھ دبی دبی مسکان لیے لالہ رو بیٹھی اسے بات کا منظر سمجھا گئیں۔

"کیا ہوا ہے؟اب کیا کر دیا میری بیٹی نے؟"ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے اس نے لویزا کے مقابل جگہ بنائی تو لویزا فورا اس کے شانے پہ سر ٹکا گئی تو مہرو نے فورا ناک چڑھائی جیسے یہ لاڈ زرا نہ بھایا ہو۔

"آپ کو نہیں لگتا ڈیڈ کہ آپ کی مسز ہمارے پیار سے جلتی ہیں؟"مہرو کے بولنے سے قبل ہی لویزا کے معصومیت سے کہنے پہ مہرو جل بھن اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہاں تمہارا باپ کہیں کا پرنس ولیم ہے نا اور تم کہیں کی ملکہ ہونا جو میں تم لوگوں سے جیلس ہونا ہے۔" سلگ کے بولتے ہوئے وہ کہیں سے بھی تین جوان بچوں کی ماں نہ لگ رہی تھی۔

"میرا باپ مہر ماہ شاہ کا پرنس ہے اور میں شاہ ویر شاہ کے دل کی ملکہ۔" وہ گردن اکڑا کے بولتی سب کو بے ساختہ مسکرانے پہ مجبور کر گئی لیکن مہرو نے فورا مسکراہٹ سمیٹی۔

"جی شاہ ویر کی ملکہ کو اتنا احساس نہیں ہے کہ وہ اس وقت اپنے سسرال میں موجود ہے اور تین دن بعد شادی ہے لیکن مجال ہے جو اس میں تھوڑی سی نزاکت آئی ہو، کل پرسوں مایوں ہے اس کی اور یہ جینز پہن کے شوہر کے سامنے کڈکڑے لگا رہی ہے۔" وہ جلے کٹے

انداز میں بولی تو لویزا نے بے اختیار خود پہ اک نگاہ ڈالی لیکن مہرو کی شکایات کا پنڈورا ابھی بھرا پڑا تھا۔

"کل سے بھابھی اور زینی ترلے کر رہی ہیں اس کے اور ہالے کے کہ پارلر کا ایک چکر لگا آو یا بیوٹیشن کو گھر بلا لیتے ہیں لیکن ان کے نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے۔" وہ ناک چڑھاتے ہوئے تیکھے لہجے میں بولی تو خان کے لب بے ساختہ پھیلے۔

"یہ تم کس خوشی میں مسکرا رہے ہو؟" اپنی باتوں کے جواب میں دبیر کے چہرے کی مسکان دیکھ کے وہ سلگ اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کی شادی کا وقت یاد آ گیا جب آپ لویزا کو بھی مات دے رہی تھیں۔" اس نے ذو معنی لہجے میں کہا تو اس وقت کو یاد کرتی وہ سلگتی گویا جلتے تلوے پہ جا بیٹھی۔

"تم۔۔۔ تم ہو ہی بہت ڈیش انسان، تم اور تمہاری لاڈیاں جو مرضی کرتے رہیں میں اب بالکل نہیں بولوں گی اور خبردار مجھے کسی کام کے لیے بلایا بھی، میں اپنے بھتیجے کی شادی میں شرکت کروں گی بس۔" وہ ناک بھوں چڑھاتی ہمیشہ کی طرح ان کے ٹرائی اینگل سے الجھتی باہر نکل گئی تو تینوں کے ایک ساتھ گہری سانس لینے پہ وہ تینوں ہنس دیے۔

"ڈیڈ! مم ناراض ہو گئیں۔" لالہ نے کہا تو وہ تھوڑی کھجا کے رہ گیا۔

"ہفتے میں چھ دن ناراض ہی رہتی ہیں۔" وہ رازدرانہ انداز میں بولا تو لویزا کھلکھلا اٹھی۔

"میں آپ کی مم کو منانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن لویزا بیٹے خود میں تھوڑی چینجنگ لے کے آئیں، شادی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی بہت کچھ بدل جاتا ہے، بہت قریبی رشتوں سے بھی تعلق کی نوعیت بدلتی ہے تو پھر ہر چیز عجب انداز میں محسوس ہونے لگتی ہے اور اس کے لیے سب کو لیکن ایک لڑکی کو تیار رہنا چاہیے کہ وہ زندگی کے بیس بائیس سال ایک گھر میں گزارنے کے بعد ایک انجان جگہ پہ جاتی ہے جہاں کے لوگوں کے نظریات مختلف ہوتے ہیں اس لیے بیٹے خود میں لچک ضرور پیدا کرنی چاہیے اگرچہ مجھے جہان سر، بھابھی میڈم یاویر سے کسی قسم کا خدشہ نہیں ہے لیکن پھر

بھی آپ کے لیے بہت کچھ چینج ہو گا۔"اس نے اپنے مخصوص برد بار انداز میں اسے سمجھایا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی مسکرا دی۔

"ڈیڈ! آپ کو انشاءاللہ کوئی شکایت نہیں ملے گی انفیکٹ ویر، ماموں یا ممانی کسی کو بھی نہیں ملے گی۔"وہ مسکراتی ہوئی بولی تو خان نے دونوں بیٹیوں کو بازوؤں کے حلقے میں لیتے ہوئے محبت سے ان کے سر چومے۔

بہت دن سے!

مجھے کچھ اَن کہے الفاظ نے بے چین کر رکھا ہے

مجھے سونے نہیں دیتے

مجھے ہنسنے نہیں دیتے

مجھے رونے نہیں دیتے

یوں لگتا ہے!

کہ جیسے سانس سینے میں کہیں ٹھہری ہوئی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

یوں لگتا ہے!

کہ جیسے تیز گرمی میں

ذرا سی دیر کو بارش برس کے رک گئی ہے

گھٹن چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے

بہت دن سے!

CLASSICURDUMATERIAL

مری آنکھوں میں سپنوں کی

کوئی ڈولی نہیں اُتری

بہت دن سے!

خیالوں میں، دبے پاؤں

کوئی اپنا نہیں آیا

بہت دن سے!

CLASSICURDUMATERIAL

وہ سب جذبے!

جو میری شاعری کے موسموں میں رنگ بھرتے تھے

کہیں سوئے ہوئے ہیں

مرے الفاظ بھی کھوئے ہوئے ہیں

میں اُن کو ڈھونڈنے!

CLASSICURDUMATERIAL

اِس زندگی کے دشت میں نکلا تو ہوں لیکن!

مجھے معلوم ہے

جذبے!

اگر اک بار کھو جائیں

تو پھر واپس نہیں ملتے

مجھے معلوم ہے پھر بھی!

CLASSICURDUMATERIAL

ابھی اک آس باقی ہے

میں اب اُس آس کی انگلی پکڑ کر

چل رہا ہوں

بظاہر شبنمی ٹھنڈک مجھے گھیرے ہوئے ہے

مگر میں جل رہا ہوں

CLASSICURDUMATERIAL

میں اب تک چل رہا ہوں

عاطف سعید

علیزے اور جہان کو بتانے کے بعد وہ اپنا بیگ سنبھالتی باہر کی جانب بڑھی، مینشن میں ہر وقت شادی کے موضوع پہ جاری گفتگو نے اسے اس حد تک گھٹن سے بھر دیا تھا کہ وہ وقت سے پہلے ہی کالج جانے کے لیے نکلتی پورچ کی جانب بڑھی جہاں جہان کے کہے کے مطابق ڈرائیور اسے کالج لے جائے گا۔

CLASSCOPIUMATERIAL

اس نے سیاہ رنگ کی مرسڈیز کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے جگہ سنبھالنی چاہی جب بھاری مردانہ آواز پہ وہ چونکی۔

"میں ساری زندگی تمہاری ڈرائیوری میں بخوشی گزار سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ تم بیک سیٹ کی بجائے پہلو میں بیٹھی ہو۔" اس کے گھمبیر لہجے پہ اس کا دل زوروں سے دھڑکا تو وہ گہری سانس لیتی خود کو کمپوز کرتی فرنٹ ڈور اوپن کرتی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گئی جبکہ رخ مکمل اس کی جانب موڑتے یزدان نے بغور اس کا جائزہ لیا۔

سیاہ رنگ کی جینز کے ساتھ مسٹرڈ ڈھیلی ڈھالی سی ٹی شرٹ پہنے سر اور چہرے کو حجاب سے کور کیے، بنا میک اپ کے سادگی میں بھی اس کے دل کو سکون پہنچاتی محسوس ہوئی۔

"پریشان لگ رہی ہو؟"اس کی بجھی بجھی گرین آنکھوں اور ستے سے چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ لمبی سانس بھر تا گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مینشن سے نکل گیا لیکن مینشن سے کچھ ہی فاصلے پہ اس نے سنسان جگہ دیکھ کے گاڑی کو بریک لگائی اور اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"میں مانتا ہوں کہ میں نے غلط کیا، میری شدت اور پیار میں جنون خیزی نے تمہیں مجھ سے دور کیا تھا لیکن میں نے تمہارے فیصلے کو نہ مانا کہ اگر اس فیصلے میں تمہارے دل کی ایک فیصد بھی رضامندی ہوتی تو میں آسانی سے پیچھے ہٹ سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہ کیا اور تمہیں مینشن سے لے کے چلا گیا لیکن اپنے غم و غصے اور خود ساختہ خوف میں تم نے سامنے دکھائی دیتی کچھ سچائیوں کو یوں نظر انداز کر دیا کہ ابھی تک یہ نہ

سمجھ سکی کہ اپنی بیوی کی غیر موجودگی پہ پورے شہر کا نظام تلپٹ کروانے والا شخص اپنی بیٹی کی گمشدگی پہ اس قدر مصلحت پسندی کا مظاہرہ کیونکر کرتا چلا گیا تھا؟" یزدان کے سنجیدگی سے بات شروع کرنے پہ وہ بے توجہی سے سننے لگی لیکن اس کی آخری بات پہ اس کے پورے وجود کو جھٹکا لگا اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اس کی آنکھوں کے سوالات کو پڑھ کے بھی ان دیکھا و ان پڑھا ظاہر کرتا مزید گویا ہوا۔

"میں تمہارے لیے ہر شخص، ہر خطرے، ہر طوفان سے لڑ سکتا ہوں، میں پارٹنر سے ساری بات کلیئر کر سکتا ہوں آج اور ابھی کر سکتا ہوں اگر جو تم اپنے خوف سے نکل کے مجھے اپنی قسم سے آزاد کر دو تو، ہالے اپنوں سے خوفزدہ نہیں ہوا کرتے میری جان۔" اس کے لہجے کی گھمبیرتا اور سنجیدگی اس پل انتہائی خوفزدہ لگ رہی تھی جبکہ وہ بمشکل

سن ہوتے دماغ کے ساتھ اس کی ہر بات کو سمجھنے کی کوشش میں تھی لیکن ہر منظر ہر لفظ گڈ مڈ ہوتا جا رہا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ پارٹنر بابا کو کہتے ہیں؟" اس کے ہونٹوں سے سرگوشی نما آواز نکلی جبکہ نگاہوں میں اس رات کا منظر جاگا جب پریشانی اور اضطراب میں اس کی انگلیاں بے چینی سے تھرکتی ہوئیں انجانے سے نمبر پہ میسج سینڈ کر گئیں۔

"جی۔" اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کا بغور جائزہ لیتے ہوئے اس نے استحضار سے کام لیا تو ہالے کا دماغ سن ہونے لگا جبکہ ماتھے پہ بے اختیار شبنمی قطرے نمایاں ہونے لگے۔

"آپ۔۔آپ کا تعلق ب۔۔ بابا کی فیلڈ سے ہے؟" وہ کسی خیال کے تحت اچانک گھٹی گھٹی آواز میں بولی تو وہ چونکا۔

"کس نے کہہ دیا؟" وہ الٹا اسی سے پوچھنے لگا تو ہالے نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ فوراً سیدھا ہوا۔

"یار کمال کرتی ہو تم بھی ایک گھر میں رہتے ہوئے اتنی بے خبری؟ یہ بات ٹھیک ہے کہ پارٹنر نے ہم سب کو سپیشل ٹریننگ کروائی ہے لیکن ہم ایز آ میمبر ان کی ٹیم میں شامل نہیں ہیں بلکہ اگر یاد ہو محترمہ کو تو میں نے گریجویشن کے فوراً بعد میں نے اور ویر نے فورس کی جوائینگ کے لیے اپلائی کیا تھا، بس اسی جاب کے ساتھ ساتھ ہم باقی سب بھی تھام کے رکھے ہوئے ہیں کہ جو کچھ بچپن سے رگوں میں دوڑ رہا ہے

اس نے ہمیں یہی سکھایا ہے کہ بات جب ملک، اپنوں اور فیملی کی آئے تو ہر بندہ اپنی ذات میں ایک پاک آرمی کا ایجنٹ ہے جسے ہر حال میں اپنے ملک اپنے اپنوں کی حفاظت کرنی ہے تو اس لحاظ سے تم مجھے کچھ بھی سمجھ سکتی ہو کڈنیپر بھی۔" وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا آخر میں اس کی ذہنی رو بھٹکانے کو جان بوجھ کے بولا تو وہ کسی خواب سے جاگی۔

"آپ مجھ سے چھوٹ۔۔۔۔" اس نے مزید الجھی گتھی سلجھانے کی کوشش کی جب وہ چڑ کے اس کی بات کاٹ گیا۔

"ہاں تم پچیس برس کی تھی تو میں فیڈر پیتا تھا۔" وہ تیکھے انداز میں بولا تو واقعی کچھ لمحے قبل ہوئے انکشافات سے سن ہوتا اس کا دماغ ایک پل کو گڑبڑا سا گیا۔

"پارٹنر کی شادی کو ابھی پچیس چھبیس سال ہوئے اور تم یوں مجھے چھوٹے ہونے کا طعنہ دیتی ہو جیسے پال پوس کے بڑا کیا ہو، محترمہ صرف سال بھر چھوٹا ہوں تم سے اور سال بھر چھوٹے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ایک تئیس سالہ شخص کو جاب نہیں مل سکتی اور اگر مل سکتی ہے تو وہ اپنے کسی کیس کی وجہ سے کالج پروفیسر بن کے نہیں جا سکتا۔" وہ خفیف سے طنزیہ انداز میں بولتا اسے کسی حد تک الجھے بھنور سے نکلنے کی مدد کر رہا تھا۔

"لیکن آپ لیکچر بھی دیتے تھے۔" اس کے اگلے سوال پہ یزدان کا بلا مبالغہ دل چاہا کہ اپنے بال نوچ لے لیکن تحمل کے ساتھ گویا ہوا۔

"تیاری کروا کے بھیجتے تھے تاکہ ادھر کی لڑکیاں مکمل امپریس ہو جائیں۔"اس کے سہولت سے کہنے پہ اس کے دماغ نے پھر پلٹا کھایا اور وہی منظر دکھنے لگے جب کالج کی ہر لڑکی کا فوکس 'یزدان معاویہ حسن شاہ' ہوا کرتا تھا اور یہ خیال اس کے دل میں دھواں سا بھرنے لگا تھا۔

"مجھے واپس گھر جانا ہے۔"اچانک ہی وہ بے دلی سے بولی تو وہ یزدان نے سکون سے اسے دیکھا۔

"کہاں جانا ہے؟"اس کا سکون قابلِ دید تھا۔

"مجھے نہیں پتہ لیکن مجھے کہیں نہیں جانا ہے۔"وہ خود کو ایک عجیب دوراہے پہ کھڑا محسوس کرتی ایک دم سے رو دی۔

"ہالے پلیز!" وہ اس کے رونے پہ بے چین ہوتا آگے بڑھا لیکن اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کہ اسے روکا۔

"نن۔۔ نہیں! مجھے پہلے بتائیں کہ اپنی بیوی کی بازیابی کے لیے شہر کے نظام کو تلپٹ کرنے والا شخص بیٹی کی گمشدگی پہ اس قدر پر سکون کیوں تھا؟" اس کے بڑھے ہاتھوں کی پیش قدمی روکتی وہ سرسراتی آواز میں بولی تو وہ لب بستہ سا ہو گیا۔

"یزدان پلیز!" اس کی خاموشی پہ وہ تڑپ کے بول تو یزدان نے سرخ آنکھیں اس کی بھیگی آنکھوں میں گاڑھیں۔

"کیونکہ اپنی بیٹی کی گمشدگی کا باعث وہ خود تھے۔" یزدان کی سرد آواز میں کیے گئے انکشاف پہ اس کا وجود گہری کھائی میں اترتا سن سا ہو گیا۔

"اچھا بھلا ننھیال تھا میرا لے دے کے سسرال بنا کے رکھ دیا، اب کھل کے ہنسوں بھی تو مم کی گھوریاں شروع ہو جاتی ہیں اب بندہ انہیں کہے کہ اتنا ہی بھتیجے کی دلہن کے روپ سروپ کا لحاظ ہے تو لاڈلے بھتیجے کو لے کے کہیں شفٹ ہو جائیں تو اصلی والا پردہ ہو جائے گا۔"
لاونج میں جمی محفل میں شرکت کرتے ہوئے وہ جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہی تھی۔

CLASSICODUMATERIAL

"مطلب کے اب پھپھو آپ کا اور لالے کا پردہ کروانا چاہتی ہیں؟"
کشمالے نے مزہ لیتے ہوئے کہا تو اس نے منہ بنا کے جواب دیا۔

"پہلے زبردستی ان کے ساتھ ڈیٹس پہ بھیجتی رہیں اب زبردستی پردہ۔"
اس نے ناک چڑھاتے ہوئے ملٹی کلر کے ڈوپٹے کو کندھے پہ ٹکانے کی کوشش کی لیکن وہ پھسلتا چلا گیا۔

"کوٹھے اتے آ ماہیا، کوٹھے اُتے آ ماہیا

ملنا ای تے مل نئیں تے خصمانوں کھا ماہیا"

CLASSICURDUMATERIAL

محرم نے اس کے درد بھرے الفاظ کے بعد ابھی ہی سر لگائی تو وہ سلگ اٹھی۔

"تم پہلی فرصت میں کوٹھے پہ جاواور مل آوا پنے خص۔۔۔واٹ ایور جو بھی ہیں۔"اس نے محرم کے شوہر کا تذکرہ جس انداز میں کیا محفل میں فرمائشی قہقہہ ابل پڑا۔

"میرے خصم تو مرضی سے ملیں گے لیکن اس وقت تمہارے خصم (شوہر) آرہے ہیں اور ان کے چہرے کے تاثرات بتارہے ہیں کہ وہ تمہاری گوہر فشانیوں سے مستفید ہو چکے ہیں۔" محرم کے مزے سے کہنے پہ لویزا کے ہاتھوں کے چڑیا کبوتر سب اڑ گئے اس نے پہلی

فرصت میں دوپٹہ کھینچتے ہوئے یوں چہرے کے سامنے کیا تو وہ گھونگھٹ کی مانند لگنے لگا۔

"لیں جی کڑی ہماری تو ابھی سے پریکٹس کرنے کو تیار ہو گئی۔" ہادی نے برجستگی سے کہا تو وہ دانت کچکچا کے رہ گئی اور فوراً دوپٹہ پیچھے کرنا چاہا۔

"اتنا ظلم یار ہمارے دولہے پہ، تم سے شادی کے لیے تو یہ مزاروں پہ جا جا کے دعائیں مانگتا رہا ہے اور تم یوں سات گز کا گھونگھٹ نکال کے بیٹھ گئی چچچچچچ۔" وریدنے شرارت کو طول بخشا تو ان کی لن ترانیوں پہ انہیں گھورتے ہوئے ویر نے صوفے پہ جگہ سنبھالی جبکہ لویزا سب کی مرمت بنانے کا مصمم ارادہ بناتی وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں تھی

جبکہ اس ساری صورتحال سے فائدہ اٹھاتے وہاں ہر فرد کے قہقہے ابل رہے تھے۔

"کسی نے ہمارے ویر کے لیے کیا خوب کہا ہے کہ

کوئی روڈ صفا کیتے

اک تیرے درشن لئی اساں سجدے ادا کیتے

CLASSICURDUMATERIAL

اس لیے لویزا چلوں اب منہ دکھائی خود ہی کروادو کہ اس وقت جو تمہارے چہرے پہ پھٹکار برس رہی ہے اسے دیکھ کے بیچارے دلہے کا دل پرسوں ہونے والی منہ دکھائی سے خود ہی اچاٹ ہو جائے گا۔" ماہ زیب کی بات نے اب کے اس قدر گہرا وار کیا تھا کہ وہ بلبلاتی ہوئی جھٹکے سے دوپٹہ پرے پھینکتی اس کو مارنے لپکی۔

"میرے چہرے پہ پھٹکار برس رہی ہے تو تمہارے چہرے پہ جو نور برس رہا ہے وہ دکھاو ہاں مجھے موٹے کدو۔" وہ دانت پیستی ہوئی بولی تو وہ قہقہے لگاتا اسے مزید طیش دلانے لگا۔

"غصہ کیوں کر رہی ہو ادھر آو یہاں ٹپک بلکہ برس رہا ہے نور، ساتھ بیٹھو دیکھنا فوراً رنگ چڑھنے لگے گا۔" حوریہ نے شرارت سے کہتے

ہوئے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیے بغیر ویر کے پہلو میں بٹھایا تو وہ گڑبڑا اٹھی اور فوراً اٹھنے کی کوشش میں تھی کہ اس کے بھاری ہاتھ کے لمس نے اسے وہیں فریز کر دیا۔

"دیکھا کتنا جلدی اور گہرا رنگ چڑھتا جا رہا ہے تمہارے چہرے پہ۔" اس کے چہرے پہ ابھرتے فطری حیا کے رنگوں کا بغور جائزہ لیتے ہوئے محرم نے تجزیاتی رپورٹ دی تو وہ بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کے رہ گئی۔

"چہرہ میں نے دیکھنا ہے اور ہمیشہ سے دیکھتا آیا ہوں تو آپ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں اس قدر ٹینشن کیوں؟" ویر نے سب پہ طائرانہ نگاہ ڈالتے ہوئے مخصوص انداز میں استفسار کیا۔

"ہمیں تو تمہاری فکر ہے۔" روحان نے مصنوعی ہمدردی جتانے کی کوشش کی تو لویزا نے گھور کے اسے دیکھا۔

"میری فکر نہ کرو مجھے یہ چہرہ ہر حال میں قبول ہے۔" اس کے مضبوط لہجے میں کہے الفاظ پہ لویزا کی دھڑکنیں فوراً لے بدلتیں تیز ہوئیں۔

"تم رومینس بگھاڑنے کے چکر میں ہو؟" ہادی نے جیسے نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں کوشش نہیں کر رہا، رائیٹ لویزا؟" اس نے جتانے والے انداز میں کہا تو لویزا کی بیٹ مس ہوئی کہ اس کی کمر کے گرد لپٹے ویر کے ہاتھ کی گرفت اس کی کمر پہ مضبوط ہوئی تھی۔

"لویزا بتاؤ نا ہمیں کہ ویر رومینس کی کوشش کر رہا ہے یا پرا پر عمل؟" ہادی شرارت سے بولا تو غصے و شرم نے بیک وقت اس پہ حملہ کیا۔

"آپ اپنی مسز پہ دھیان دیا کریں اور رومینس کے تجربات کریں۔" وہ جھنجھلا کے بولی تو سب کا بلند و بانگ قہقہہ ابل پڑا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" نامحسوس انداز میں ہاتھ کمر سے ہٹاتی وہ سرگوشی نما آواز میں بولی تو ویر نے چونک کے اس کی جانب دیکھا جہاں وہ سب کی جانب دیکھتی بے نیاز نظر آنے کی کوشش میں تھی۔

"لویزا بات سنیں میری۔" اچانک وہ اٹھتے ہوئے بولا تو سب کی معنی خیز نگاہوں اور سیٹیوں پہ وہ شرمندہ سی ہو گئی لیکن نظر انداز کرتے ہوئے اٹھی اور اس کے پیچھے لپکی۔

CLASSICURDU MATERIAL

"جی کہیے ؟"لیونگ ایریے کے سامنے بنی سیڑھیوں کی دیوار سے ٹیک لگاتے اس نے لویزا کو دیکھا جو بہت الجھی ہوئی مگر بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"آپ نے یزدان نے پوچھا کہ نکاح ہونے کے باوجود وہ اس قدر چپ کیوں بیٹھا ہوا ہے ؟"وہ فکر مندی سے بولی۔

"آپ کے سامنے ہی تو پوچھا تھا۔"وہ سکون سے بولا۔

"پوچھا کب تھا بس مار کٹائی کرتے رہے آپ دونوں۔"وہ شاکی لہجے میں بولی تو وہ مسکرا اٹھا۔

"مارا کب تھا بس میں چاہتا تھا کہ جب وہ میری بہن کو لینے آئے تو ڈھنگ کے حلیے میں آئے۔" اس کے پر سکون و سنجیدہ انداز میں کہنے پہ وہ تلملا اٹھی۔

"آپ مجھے پاگل سمجھ رہے ہیں یا بنا رہے ہیں؟" وہ خفگی سے بولی۔

"میری جان! ہالے کی شادی یزدان سے ہی ہو گی آپ فکر مت کریں اس بات کی بس خود پہ دھیان دیں۔" نرمی سے اس کی کمر پہ دونوں ہاتھ جماتا وہ اپنے قریب کھینچتا نرمی سے بولا تو وہ اس اچانک حملے اور بدلتے موڈ پہ سٹپٹا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔" حواس باختگی سے اس کے منہ سے نکلا مگر ویر کی نگاہ نے اسے مزید خفت زدہ سا کر دیا۔

"مطلب کہ میں۔۔۔۔۔" وہ منمنائی۔

"میں جانتا ہوں آپ ٹھیک ہیں بلکہ بہت ٹھیک ہیں اور مجھے آپ کے مکمل ٹھیک رہنے کی سخت ضرورت ہے اس لیے آپ اور زیادہ دھیان دیں۔" اس کے سراپے کو گہری بے باک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ جس انداز میں بولا لویزا کا پورا وجود جھنجھنا اٹھا۔

CLASSICPDFMATERIAL

"افففففف!" اسے اس لمحے اس کی بے باک نگاہوں سے بے انتہا شرم محسوس ہوئی تو اس نے جلدی سے پرے ہٹنا چاہا لیکن اس نے کوشش ناکام بنادی۔

"سٹے سٹل۔" اس نے دوٹوک گھمبیر انداز میں اسے روکا تو وہ بے ساختہ پلکیں اٹھاتی اسے دیکھنے پہ مجبور ہوئی۔

"کل میرے ساتھ شاپنگ پہ چلنا ہے آپ کو۔" وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

"نامیر امطلب کے مم آج کل جلاد بنی ہوئی ہیں، آپ کے ساتھ نہیں جانے دیں گی۔" وہ جھرجھری لیتی بولی۔

"کڈنیپ کر کے لے جاوں گا۔" اس کے گلابی گال کو چومتے ہوئے وہ ہلکی سی شرارت کے ساتھ بولتا اسے یونہی حواس باختہ سا چھوڑتا چلا گیا۔

محبت بھیک ہوتی تو

تمھارے در پہ جھک جاتے

خدا کا واسطہ دے کر

CLASSICURDUMATERIAL

یہ تم سے مانگ لیتے ہم

صدا دیتے!!!

خدا کے واسطے یہ...

ڈال دو جھولی ہماری میں

مگر یہ بھیک تھوڑی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

جو جھک کے مانگ لی جائے

فقط احساس ہے جاناں

محبت آس ہے جاناں

بہت حساس ہے جاناں

کبھی احساس کو بازار میں...

CLASSICURDUMATERIAL

سِکتے ہوئے دیکھا؟

کسی بھی آس کو....

کشکول میں ڈالا نہیں جاتا

___ محبت ایک جذبہ ہے

جو مانگے سے نہیں ملتا

CLASSICURDUMATERIAL

اگر یہ بھیک ہوتی تو

بھکاری بن گئے ہوتے

مگر یہ بھیک تھوڑی ہے

سہولت سے جو مل جائے

سہولت سے نہیں ملتی

بڑی مشکل سے ملتی ہے

CLASSICURDUMATERIAL

یہ دل کو دل سے ملتی ہے

تمہیں احساس ہی کب ہے۔۔؟

ہماری آس ہی کب ہے۔۔!!

_ تمہیں احساس ہوتا تو

ہمارے ہو گئے ہوتے۔۔۔

CLASSICURDUMATERIAL

فقط یہ سوچ کے..,

تم سے جدائی کا ارادہ ہے

محبت بھیک تھوڑی ہے

جو تم سے مانگتے پھرتے

مگر یہ ذہن میں رکھنا

CLASSICURDUMATERIAL

زمانہ بیت جائے تو

ہماری یاد آئے تو

ہمیں آواز دے لینا

ہمیشہ پاس پاؤ گے

ہمارے دل میں چاہت کا

CLASSICURDUMATERIAL

سدا احساس پاؤ گے.....!!!

"ہالے! کیا ہوا بچے؟ کالج نہیں گئی؟" کچن سے نکلتی زینی نے ہال میں داخل ہوتی متورم وسوجی آنکھوں سمیت پر ملال سی ہالے کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا تو وہ اسے خالی خالی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"کیا یہ جانتی ہیں کہ میں ان کے بیٹے کی بیٹی ہوں؟ یا یہ بھی میری طرح بے خبر ہیں؟" اس کا منتشر ذہن اس پل مختلف سوچوں کی ادھیڑ پن میں مصروف اسے کوئی بھی جواب دینے سے قاصر تھا۔

"یزدان کدھر ہے ہالے؟"اس کی خاموشی سے گھبراتے ہوئے زینی نے اس کا کندھا ہلاتے ہوئے پریشان لہجے میں پوچھا تو وہ چونکی جبکہ زہن پرواز بھرنے لگے۔

"ہالے!"اس انکشاف کے بعد ہالے کی ہولناک خاموشی سے گھبراتے ہوئے یزدان نے اس کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے اس کو متوجہ کرنے کی کوشش کی تو اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"مجھے گھر جانا ہے ابھی واپس۔"وہ بھاری مگر دوٹوک انداز میں بولی تو یزدان نے تفکر سے اسے دیکھا۔

"ہالے دیکھو میری بات س۔۔۔۔۔"اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے انکشاف سے اس قدر شاکڈ تھی کہ کچھ بھی سننے کو تیار نہ تھا اور پھر اس کی ضد سے مجبور ہوتے ہوئے اس نے اسے واپس مینشن چھوڑ دیا۔

"پھپھو! بابا کدھر ہیں؟"اس کی بات کا جواب دیے بغیر اس نے خالی خالی لہجے میں استفسار کیا تو زینی کا ماتھا ٹھنکا اور اس کے ذہن نے فوراً کچھ کلک کیا تو اس کا دل ہول اٹھا لیکن اس نے مزید سوال و جواب سے گریز کرتے ہوئے اسٹڈی روم کا بتایا تو وہ سر ہلاتی سٹڈی روم کی جانب بڑھ گئی۔

دروازہ کھٹاک سے کھلنے کی آواز پہ فائل کی ورق گردانی کرتے جہان نے ناگواری سے سر اٹھا کے نووارد کو دیکھنا چاہا لیکن سامنے کھڑی ہالے کو دیکھ کے اس کے تنے ہوئے تاثرات ڈھیلے پڑے اور پھر لب بے ساختہ مشفقانہ انداز میں مسکرا دیے۔

"آئیں بیٹا!" محبت سے کہتے ہوئے اس نے گلاسز فولڈ کرتے ہوئے ٹیبل پہ رکھے اور اسے آگے آنے کا اشارہ کیا لیکن وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی بلکہ آنکھوں ایک عجیب سی بیگانگی لیے اس کے خوبرو اور پروقار چہرے کو دیکھنے لگی۔

"ایسا کیوں ہوا تھا بابا کہ علیزے سکندر کی گمشدگی پہ شہر کی تمام زنجیریں ہلا دینے والے جہان حیدر شاہ، ہالے حیدر شاہ کی گمشدگی پہ پر سکون تھے ؟" کاٹ دار آواز میں پوچھے گئے سوال پہ جہان شاہ کا وجود ایک پل ٹھٹکا لیکن کمال مہارت سے تاثرات پہ قابو پاتے ہوئے اس نے دھیان سے اس کا چہرہ دیکھا جو کسی طوفان کی پیش گوئی کر رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا؟" جہان نے سرد لہجے میں پوچھا تو اس کے رد عمل پہ وہ ضبط کھوتے ہوئے چیخ اٹھی۔

"میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ ایسا کیوں ہوا کہ اپنی ہی بیٹی کے اغوا میں کیونکر ملوث ہوئے تھے آپ اور اگر ملوث ہوئے تو پھر یہ ڈرامہ

کیوں؟اگر اغوا کی کاروائی کے ماسٹر مائنڈ آپ تھے تو یزدان حسن شاہ سے میرے نکاح کے پلانر بھی تو آپ ہی ہوں گے تو اس سب کے باوجود پرسوں میری کسی اور سے شادی کروانے کا ڈرامہ کیوں کر رہے ہیں؟کیا غلطی ہے میری جو آپ سب مل کے مجھے یوں رگید رہے ہیں؟" وہ بلند آواز میں بولتی سٹڈی روم کی جانب آتے علیزے اور معاویہ کو ششدر کر گئی جبکہ ہالے کے مقابل کھڑا جہان اس وقت ضبط کے گہرے مراحل سے گزر رہا تھا۔

"میں نے ایسا کیا کیونکہ ایسا کرنے پہ مجبور کرنے والی آپ تھیں۔" اس کی سرد آواز پہ ہالے سمیت علیزے اور معاویہ بھی ساکت ہوئے۔

"میں نے ہمیشہ سے آپ کو سب لڑکوں سے زیادہ وقت دیا، اعتماد دیا صرف اس لیے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ جس خوف نے علیزے سکندر کو زندگی کی خوبصورتی محسوس کرنے نہیں دی تھی وہ خوف میرے بچوں میں سرائیت نہ کرے، میں ایک نارمل شخص نہیں تھا کہ جس کے فیملی اس کے بچے ایک نارمل زندگی گزارتے میں ایک ایسا شخص تھا جس کے دشمن ہر لمحے گھات لگائے بیٹھے تھے لیکن میں نے آپ سب کی تربیت ایسے پیمانوں پہ کرنی شروع کی کہ آپ سب اپنی حفاظت خود سے کرتے ہوئے ہر خوف کو شکست دیں لیکن آپ نے مجھے ہی شکست دے ڈالی۔" اس کی متوازن لیکن سرد آواز اس وقت روم میں گونجتی سب کی سماعتوں پہ ہتھوڑے کی مانند محسوس ہو رہی تھی۔

"علیزے کے خوف نے ہماری زندگی کے چھ سال کھا دیے تھے لیکن آپ کے خوف نے میری زندگی کی ساری جمع پونجی نچوڑ ڈالی۔۔

علیزے کے ماضی کو جان کے اندر پنپتے خوف کو اس شخص کے نام سے ایسا تناور بناڈالا جو آپ کے بابا کے سامنے آنے سے کتراتا رہا لیکن میں ہر لمحہ آپ کے نہ بتانے کے باوجود ہر ڈر ہر بے اعتمادی کو ختم کرنا چاہا لیکن اس کے بدلے پھر سے آپ نے بے وقوفی کی، یزدان کو پسند کرنے کے باوجود صرف اس ڈر سے انکار کیا کہ کہیں وہ آپ کی وجہ سے سزا نہ بھگت لے یہ کہاں کی عقلمندی تھی بیٹا؟ یزدان کی جگہ پہ یرمغان کو فوقیت دینا خود غرضی نہ تھی کہ اگر آپ یہ سوچتی ہیں کہ یزدان سے شادی کے بعد یزدان کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو یرمغان کو کیوں نہیں؟ یاد کریں ہر وہ لمحہ جب میں نے ہر ممکن طریقے سے آپ سے سچ اگلوانے کی کوشش کی لیکن آپ نے ہر لمحہ بداعتمادی دکھائی۔

جو پیغامات آپ پڑھ کے اندر ہی اندر گھٹتی رہی ہیں ایسے لاکھوں پیغامات مجھے ابھی تک آتے ہیں لیکن آپ نے انہیں اندر ہی اندر دبا لیا، بیٹا! فیملی سے راز نہیں رکھتے اور نہ ہی انہیں اس قدر آزماتے ہیں۔"

اس کا انداز ہنوز وہی تھا۔

"آپ کی مسلسل بے وقوفی نے مجھے یہ سوچنے پہ مجبور کر دیا کہ آپ علیزے کی طرح کوئی جذباتی قدم نہ اٹھالیں اس لیے مجھے کھل کے کھیلنا پڑا اور آپ کے ڈر اور بے اعتمادی کے پیشِ نظر آپ کو یزدان کے ساتھ بھجوا دیا، میں سب کے سامنے یا زبردستی بھی آپ کو بھجوا سکتا تھا لیکن ایسے پورے گھر نے جذباتی ہونا تھا اور آپ مجھے ایسا کبھی نہ کرنے دیتیں اس لیے میں نے دل پہ پتھر رکھتے ہوئے آپ کو خود سے دور کیا لیکن میں نے بہت سے کلیوز دیے آپ کو، آپ کے نکاح کے وقت میں آپ جے پاس بیٹھا تھا لیکن آپ میرا لمس میرا ہاتھ نہ پہچان

سکیں، یزدان کے نمبر سے پارٹنر کو کال کرنے کے باوجود آپ مجھے پہچان نہ سکیں، میں آپ سے ملنے کے لیے گیا لیکن آپ نے تب بھی نہ پہچانا جبکہ میں ادھر کی چین بھول گیا تھا اتنے کلیوز کے باوجود آپ سب دیکھنے کے باوجود کچھ سمجھنے کو تیار نہ تھیں صرف اس لیے کہ آپ کو لگتا تھا کہ آپ کی وجہ سے آپ کے اپنوں کو کچھ نہ ہو لیکن اپنوں کو سب سے زیادہ بے اعتمادی تکلیف دیتی ہے آپ کے خوف کے پیشِ نظر میں نے یزدان یا ویر کو اپنی فیلڈ میں شامل نہیں کیا کہ میرے جیسی زندگی نہ گزاریں وہ،

آپ کی گمشدگی نے اسے منظر پہ آنے پہ منظور کیا تو اسے اس کے انجام تک یزدان نے پہنچایا، آپ کی خواہش کی تکمیل کے لیے یزدان آپ کو مری لے کے گیا لیکن آپ کی وجہ سے جب میں ادھر پہنچا تب پھر آپ نے وہی عدم یقینی دکھا کے مجھے شدید دلبرداشتہ کیا جس کی وجہ

سے میں نے یزدان کا نام خذف کر کے آپ کو کہا کہ میرے دوست کے بیٹے سے آپ کی شادی ہے تب میں نے سوچا کہ شاید ابھی آپ مجھ سے ہر بات شیئر کر دیں گی لیکن آپ نے مجھے مایوس کیا، آپ مینشن کے کسی ایک فرد کو ہمراز بنا کے اپنے تحفظات کا اظہار کر دیتیں تو ہم سب سمیت آپ اس قدر زہنی ٹارچر کا شکار نہ ہوتیں، میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا لیکن میں مزید غلط کر کے ایسے مشکلات نہیں بنا سکتا تھا جو کل کو آپ کے بچے کے لیے پریشانیاں پیدا کرے اس لیے میں نے مجبوراً گوہے کو لوہے سے کاٹنے والے معقولے پہ عمل کرنے کا سوچا میں جانتا ہوں آپ کے لیے بہت مشکل تھا یزدان کے اس روپ کو قبول کرنا لیکن یہ سب ضروری تھا،

سب باتوں سے در کنار صرف ایک بات کہنا چاہوں گا کہ بیٹا فیملی سے کچھ نہیں چھپاتے جب ہم فیملی سے باتیں چھپانے لگ جاتے ہیں تو بہت

ناقابلِ تلافی نقصان اٹھاتے ہیں اس لیے اعتماد کرنا سیکھیے۔" بہت ہی مفصل انداز میں وہ اس کے ذہن پہ لگی گرہیں کھولنے کی کوشش میں تھا اور یکایک ہالے کی آنکھوں کے سامنے پڑے پردے ہٹنے لگے اور بہت کچھ یاد آیا جب جہان نے اسے اکیلے بلا کے ہمیشہ یہی باتیں کی تھیں لیکن اپنے خود ساختہ خوف کے ہاتھوں وہ اسے کچھ نہ بتا پاتی تھی لیکن اس لمحے جہان کی باتوں کے جواب میں وہ اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کے روتی خوف سمیت ہر غبار کو بہانے لگی جبکہ آنکھوں کی نمی پیتا جہان ہولے ہولے اس کا سر تھپکتا دروازے میں کھڑی علیزے کو آنسو صاف کرنے کا اشارہ دینے لگا تو افسردہ سا معاویہ مسکرا اٹھا۔

بلے بلے

بلے بلے بھئی ٹور پنجابن دی

جتی کھلدی مڑور ڑانئیوں چلدی

وے ٹور پنجابن دی

بلے بلے

CLASSICURDUMATERIAL

بلے بلے وے جے تو میری ٹور ویکھنی

کالی گھگھری لوادے گوٹا

جے تو میری ٹور ویکھنی

بلے بلے

بلے بلے وے مورنی دی ٹور والیے

CLASSICURDUMATERIAL

سانوں لٹیا پاجیباں پا کے

وے موزنی دی ٹورو الیے

بلے بلے

بلے بلے وے سارا پنڈ ویر پا گیا

گورا رنگ نارب کسے نوں دیوے

CLASSICURDUMATERIAL

وے سارا پنڈ ویر پا گیا

بلے بلے

بلے بلے وے ماں دیے موم بتیے

سارے جگ وچ چانن تیرا

وے ماں دیے موم بتیے

CLASSICURDUMATERIAL

بلے بلے

"شاہ مینشن" کے خوبصورت لیونگ ایریے میں اس وقت نوجوان پارٹی بشمول لڑکے لڑکیوں کے سب ڈھولکی ہیٹتے ہوئے سریں لگا رہے تھے اور ان سب کے بیچ خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ ہاتھ پیٹتی ہالے، یزدان کو مسلسل پہلو بدلنے پہ مجبور کر رہی تھی، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس دن اس کی کیا بات ہوئی یا جہان نے اسے کیسے ڈیل کیا مگر اس کے بعد اس کا سب کے ساتھ پر سکون انداز اسے ورطہء حیرت میں ڈال رہا تھا کیونکہ اس پر سکون انداز کے ساتھ وہ اسے مسلسل اگنور کیے جا رہی تھی اور تو اور آج کل کشمالے اور لویزا کے ساتھ روم شیئرنگ کی وجہ سے وہ اس سے بات کرنے کو ترس رہا تھا۔

"ہالے! تمہیں کون سی بوٹی سنگھائی گئی ہے جو کل سے اڑتی پھر رہی ہو؟" چونکہ ڈیٹ فکس ہونے کے بعد سے وہ بولائی بولائی سی پھر رہی تھی لیکن کل سے اس کے موڈ کی تبدیلی کو سب نے نوٹ کیا تھا اس لیے وریدشرارت سے بولا تو جھینپ گئی۔

"میرے بھائی کی شادی ہے لالہ تو میرا خوش ہونا تو بنتا ہے نا۔" وہ اپنے مخصوص نرم انداز میں بولی تو سب نے معنی خیزی سے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر یزدان کو دیکھا۔

"اپنی شادی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیونکہ کل سے تم کھِلی ہو تو تمہارے بیچارے شوہر کے فیوز اڑے سے لگ رہے ہیں؟" چونکہ سب ان دونوں کی شادی کے بارے میں جان چکے تھے اس لیے

روحان شرارت سے بولا تو ناچاہتے ہوئے اسے اپنے چہرے پہ بکھرے رنگ کا بخوبی اندازہ تھا کہ یزدان کی نگاہیں بھی اسی پہ مرکوز تھیں۔

"آپ فیوز چارج کر دیں گے۔"اس نے بات ختم کرنی چاہی لیکن۔۔

"جو چارجنگ آپ دے سکتی ہیں وہ میں کیسے دے سکتا ہوں ہے نا دانی؟"اس نے خباثت سے کہا تو خجل ہوتے ہالے اور یزدان نے بیک وقت بے ساختہ کشن اس کے چہرے کی سمت پھینکے اور پھر اپنی بے ساختگی پہ ٹھٹکتے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تو ہالے نے فوراً سے پیشتر نگاہ چرائی۔

"اب اگر تم نے مزید تنگ کرنے کی کوشش کی تو اب کشن نہیں پتھر پھینکوں گا۔" وہ خطرناک ارادے سے بولا تو وہ دانت نکوسنے لگا۔

"ڈھولکی کی رسم ہو رہی ہے یار یسلنگ کی تیاری؟" زونائش نے تنک کے پوچھا۔

"اپنے نکاح کی ڈھولکی کے لیے ایسی جذباتیت لڑکی؟ ایسا کرو گی تو اپنا یرمغان گڑ کھا کے خودکشی کر لے گا کہ مجھے رخصتی کروانی ہے۔" ہادی نے پہلی بات مصنوعی حیرانگی سے کرتے ہوئے شرارت کی تو وہ گڑبڑا گئی۔

CLASSICPDUMATERIAL

"اب ہر کوئی آپ کی طرح اپنی بیوی سے تنگ نہیں ہوتا کہ اتنا عرصہ نکاح پہ ہی گزارا کیے رکھیں۔" لویزا نے ٹانگ کھینچنی چاہی۔

"بالکل اسی لیے اپنا ویر رخصتی کروا رہا ہے۔" روحان نے برجستگی سے جواب دیا تو وہ اسے گھور کے رہ گئی۔

"پلیز سیز فائر! ڈھولکی پہ فوکس کریں نا۔" محرم نے جنگ بندی کرنے کی کوشش کی تو سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور متوجہ ہو گئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پیشِ خدمت ہے ایک بہت خاص شعر، جو یزدان کے دل میں پھڑک رہا ہے ہالے کے لیے۔" روحان نے آغاز کیا تو ہالے خوامخواہ کانشیئس ہونے لگی کہ ان سب سے کچھ بعید نہ تھا کہ کیا چٹکلہ چھوڑ دیں۔

"ارشاد! ارشاد!" عرشمان اور ادیان نے بیک وقت کہا تو روحان انہیں گھورنے لگا۔

"جب پہلے بک چکا ہوں کہ شعر میں سنانے جا رہا ہوں تو ارشاد کو بلانے کی کیا تک بنتی ہے؟" اس نے یوں آنکھیں ماتھے پہ رکھیں جیسے اس کا دیوان کسی اور کے نام کیا جا رہا ہو۔

"تم نے کوئی فضول بکواس کی ناتوانہوں نے تمہارانام تبدیل کیاہے لیکن تیراحلیہ بگاڑدوں گا۔" یزدان نے پیشگی وارننگ دی جسے اس نے کمال مہارت سے نظرانداز کردیا۔

"ہاں توکیاخیال ہے،ہالے داغ دوں ایک بھڑکتاہواشعر؟"اس نے ہالے کودیکھتے ہوئے شرارتی اندازمیں کہاتووہ بدکی۔

"جی نہیں،مجھے تنگ کیاتوبابایاویر کوبتاوں گی۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویاہوئی لیکن اپنی دھمکی کے بعداس کی'ایسی' دھمکی سن کے یزدان جلتے کوئلوں پہ جابیٹھا۔

"بھائی اور ویر کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا اس احمق لڑکی کو۔" وہ جلے دل سے بڑبڑایا لیکن روحان نے دونوں کی وار ننگز کو ناک پر سے مکھی اڑانے کی طرح نظر انداز کیا اور شرارتی انداز میں سب کو ایک نظر دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو جی حاظر ہے یزدان کے دل کی آواز۔۔۔

چٹّا ککّڑ بنیرے تے

کاسنی دوپٹے والیے منڈا صدقے تیرے تے

CLASSICURDUMATERIAL

خاموش ہوتے ہی وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے داد کا منتظر تھا لیکن سب سپاٹ تاثرات سے اسے دیکھتے رہے۔

"کچھ تو بولو یا پھر میرے ذوق کو سن کے سکتہ ہو گیا ہے؟" اس نے سب کو مشترکہ انداز میں بولنے پہ اکسایا تو سب سے پہلے آریز بول اٹھا۔

"ایک دم بکواس اور تھکا ہوا ذوق تھا اور تمہارے ذوق کی مانند تمہاری نظر بھی تھکی ہوئی ہے جو پیلے اور کاسنی ڈوپٹے میں فرق نہ محسوس کر سکی۔" وہ جو بولا تو روحان کی مٹی پلید کر گیا۔

"محبت! بیٹا ساری بات محبت کی ہے، یزدان کی آنکھیں محبت نے بند کر رکھی ہیں اسے پیلا رنگ کا سنی دکھ رہا ہے۔" اس نے تادیبی انداز میں کہا تو ہالے بے اختیار پہلو بدل کے رہ گئی۔

"لیکن یزدان نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔" محرم نے اعتراض اٹھایا تو سب مسکرا دیے۔

"کہا نہیں ہے لیکن یہ یزدان کے دل کی آواز تھی۔" وہ جھنجھلا اٹھا، سب اس وقت ڈھولکی کو فراموش کیے ہوئے تھے۔

"اپنے دل کی آواز پہنچانے کے لیے میں ایسے الفاظ کا سہارا نہیں لیتا بلکہ عمل کرنے پہ یقین رکھتا ہوں۔" اس نے ہالے کے سراپے کو گہری

نگاہوں سے دیکھتے ہوئے دلکشی سے کہا تو اس کے لہجے کی ذو معنویت نے ہالے کو اپنے چہرے پہ بکھرتے سرخ رنگ کا بخوبی احساس دلوایا جبکہ باقی پارٹی کی "اووووووو" خاصی لمبی اور اونچی تھی۔

"یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ یہ جہان انکل جیسے بندے کا داماد ہے۔" وریدنے معنی خیز لہجے میں کہا تو اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے ہالے کا دل بے اختیار سکڑ کے سمٹا۔

"میں کوشش نہیں کرتا بلکہ۔۔۔۔۔۔" وہ اب کی بار نجانے کیا انکشاف کرنے والا تھا کہ کشمالے کی بلند آواز پہ رک گیا۔

"بارش!" کشمالے کی پر جوش آواز پہ سب نے گہری سانس بھرتے ہوئے آریز کو دیکھا جو خجالت سے اپنی گدی کھجا رہا تھا۔

"بیٹا اب تجھے سات آٹھ بچوں سے قبل اس بچی کو اچھی طرح پال پوس کے بڑا کرنا ہے پھر آگے کا سوچنا۔" ہادی ہمدردانہ انداز میں اس کے کندھے پہ تھپکی دیتے ہوئے بولا تو اس نے گھور کے اسے دیکھا۔

"سات آٹھ بچوں سے کیا مراد ہے تمہاری؟" اس نے فہمائشی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"کیوں تم نے پوری ٹیم بنانی ہے؟" اس نے برجستگی سے بات کو اس انداز میں موڑا کہ وہ خجل سا ہو کہ رہ گیا۔

"اب کشمالے نے اتنی دبنگ اینٹری ماری ہے تو پھر چلو سب بارش میں ڈھولکی کا مزہ لیتے ہیں۔" لالہ رونے اٹھتے ہوئے نیا مشورہ دیا تو سب بے حد خوش ہوئے۔

"پہلی دفعہ لگی ہو کہ میری بیوی ہو تم۔" ہادی خوش ہوتے ہوئے بولا تو لالہ نے ناک چڑھاتے ہوئے اسے دیکھا جبکہ سب کھڑے ہوتے لان میں جانے کے لیے پر جوش تھے۔

"میں نہیں جاوں گی بارش میں، مجھے ٹھنڈ لگتی ہے۔" ہالے نے فی الفور باہر جانے سے انکار کیا۔

"تو تمہارا ہیٹر بھی تو ساتھ ہی ہے نا۔" وہاں آتی لویزا سکون مگر شرارت سے پلکیں جھپکاتی یزدان کی جانب اشارہ کرتی ہوئی بولی تو ہالے کو اپنے چہرے پہ بکھرتے پینٹ کا بخوبی اندازہ ہونے لگا۔

"بالکل یہ اپنی لویزا اسی لیے ہر وقت وی۔۔۔۔ویر میرا مطلب کہ تم کب آئے؟" زیب نے لویزا کو چھیڑنا چاہا لیکن جیسے ہی عقب میں دکھائی دیتے ویر کی خشمگیں نگاہوں کا احساس ہوا تو فورا بات پلٹنے کی کوشش کی۔

"کل ہی فیڈر چھوڑا ہے انہوں نے، یہ ٹپیکل ڈرامے میرے ساتھ نہ کیا کرو۔" زیب کی شرارت سمجھتی وہ بال جھٹکتے ہوئے بڑے انداز میں بولتی کندھوں سے پھسلتا پیلا ڈوپٹہ ٹھیک کرنے لگی۔

"فیڈر چھوڑے برسوں بیت چلے ہیں جانم،اب تو فیڈر پینے والوں کے لیے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔"عقب سے آتی گھمبیر سرگوشی کے ساتھ دائیں کان اور کندھے پہ سلگتی سانسوں کا احساس ہوا تو وہ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔

"آ۔۔۔آپ،آپ کب آئے؟"حواس باختگی میں وہ یونہی بول اٹھی کہ آج کل اس کی جسارتوں کے پیشِ نظر وہ اس سے زیادہ گھبرانے لگی تھی۔

"فیڈر چھوڑ کے ابھی آیا ہے تاکہ نئے فیڈر پینے والوں کا بندوبست کر سکے۔" روحان کی زبان میں کھجلی ہوئی تو لویزا اور ویر نے بیک وقت اسے گھورا۔

"اب جبکہ تمہارا ہیٹنگ سسٹم آ چکا ہے تو باہر جانے کی بجائے یہاں دنگل کیوں مچا رہی ہو؟" یزدان نے قریب آتے کچھ لمحے قبل کہی لویزا کی بات کا بدلہ لیا تو لویزا نے جھینپتے ہوئے ایک مکا اسے رسید کیا اور لان میں چلی گئی جبکہ وہ ویر کو دیکھتا ڈھٹائی سے دانت نکال رہا تھا۔

"جے! جے!" حسبِ عادت زور زور سے بولتے ہوئے وہ اس کے کمرے میں داخل ہوا تو اس کا کوٹ اتارتی علیزے گڑبڑا کے اس سے فاصلے پہ ہوئی۔

"سوری بھابھی!" اس نے مروت نبھائی کہ یہ تو اس کا ہمیشہ کا کام تھا۔

"کیا کام ہے؟" جہان نے سرد مہری سے استفسار کیا کہ اس لمحے وہ اسے زہر سے بھی برا لگ رہا تھا۔

"بچے نیچے بارش میں ڈھولکی کا مزہ لے رہے ہیں۔" اس نے گویا اطلاع دی۔

"تو؟" جہان کا مزاج جوں کا توں تھا۔

"مجھے بھی ڈھولکی بجانی ہے، مہندی کرنی ہے، شادی کرنی ہے۔" اس نے ٹھنکتے ہوئے فرمائش کی تو دونوں نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"اس بکواس کی وجہ؟" جہان نے تیکھے چتونوں سے استفسار کیا۔

"میری بیوی مجھے بھول چکی ہے اسے بس اس وقت اپنے بیٹے یاد ہیں تو اگر میری نئے سرے سے شادی ہو گی تو وہ مجھے ٹائم دے گی۔" اس نے فرمائش کا مدعا بیان کیا تو علیزے کے ہونٹوں سے دبی دبی ہنسی نکل گئی جبکہ جہان نفی میں سر ہلاتا واشروم چلا گیا کہ معاویہ جیسی مخلوق سے وہ کبھی نہیں جیت سکتا تھا۔

"ہاہ! ہاورو ڈ جے ؟" جہان کے یوں منظر سے ہٹنے پہ اس نے صدمے سے کہا تو علیزے کا مہکتا قہقہہ کمرے میں گونج اٹھا۔

کوئی لڑکی ہے جب وہ ہنستی ہے

بارش ہوتی ہے چھنک چھنک چھم چھم

CLASSICURDUMATERIAL

کوئی لڑکا ہے جب وہ گاتا ہے

ساون آتا ہے گھمڑ گھمٹ گھم گھم

چھک دم دم چھک دم دم چھک

"دنیا کی تاریخ میں لکھا جائے گا کہ 'شاہ مینشن' میں ایسی بھی ڈھولکی منائی گئی جہاں بارش میں بھیگتے ہوئے لڑکیاں خود کو مادھوری جبکہ لڑکے خود کو شاہ رخ سمجھتے ہوئے بے سرے راگ الاپتے ڈھولکی پیٹ رہے ہیں۔" ولی سکندر نے بارش انجوائے کرتی نوجوان پارٹی کو دیکھ

CLASSICURDUMATERIAL

کے ختمی رائے دی تو اس کے ساتھ کھڑے آریان کا قہقہہ نکل گیا جبکہ نوجوان پارٹی نے سرے سے اس کی بات نظر انداز کر دی۔

بادل جھکے جھکے سے ہیں

رستے رکے رکے سے ہیں

کیا تیری مرضی ہے میگھا

گھر ہم کو جانے نہ دے گا

CLASSICURDUMATERIAL

آگے ہے برسات پیچھے ہے طوفان

موسم بے ایمان کہاں چلیں ہم تم

چھک دم دم چھک دم دم چھک

"اس گانے کے ساتھ یزدان کی شکل دیکھ کے محسوس ہو رہا ہے کہ اس وقت اسے ہماری شکلیں اور موجودگی بہت ناگوار گزر رہی ہے۔"
یزدان جو کہ ہالے سے بات کرنے کا موقع تلاش کرتا سنجیدگی سے اس

CLASSICURDUMATERIAL

کے چہرے کو نگاہوں میں رکھے ہوئے تھا، وریدنے اس کے فوکس پہ چوٹ کی تو وہ چونکا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو اور تم لوگوں کی شکلیں اور موجودگی اس قدر ناگوار گزر رہی ہے کہ میں اور میری بیوی یہاں سے روپوش ہونے لگے ہیں۔" اس نے اطمینان سے اسے ٹکڑا توڑ جواب دیا اور بات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہالے کا ہاتھ سہولت سے اپنے اپنے مضبوط ہاتھ میں جھکڑا تو وہ ہڑبونگ مچی کے وہ بوکھلا اٹھی لیکن اس کی شرم، جھجھک اور غصے سب کو نظر انداز کیے وہ اسے سب کے بیچ میں سے گزارتا اندرونی حصے کی جانب بڑھنے لگا جبکہ وہ اس کے ہاتھ سے اپنی کلائی آزاد کروانے کو بری طرح سے مچل رہی تھی۔

"یہ کیا طریقہ ہے؟" جیسے ہی وہ اندرونی ایریے میں آئے وہ بازو کو جھٹکا دیتی پھٹ پڑی۔

"کیا ہوا؟" دوسری جانب کیے گئے سکون کے مظاہرے نے اندر لگی آگ کو مزید بڑھاوا دیا۔

"کچھ نہیں ہوا، آپ مہربانی کر کے ہاتھ چھوڑیں میرا۔" وہ آنسوؤں پہ بندھ باندھتی سپاٹ لہجے میں بولی تو یزدان نے ہاتھ چھوڑنے کی بجائے اپنے سینے پہ رکھا تو گیلی شرٹ کے نیچے دھڑکتے دل کی بے ہنگم دھڑکنیں محسوس کرتے ہی اس کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی اسی

لیے گھبراتے ہوئے اس نے ہاتھ کھینچنا چاہا تو یزدان نے ہاتھ پہ دباو مزید بڑھا دیا۔

"ہالے!" لہجے میں جذبوں و چاہتوں کی گھلی چاشنی نے ہالے کی دھڑکنوں کو تہہ و بالا کر دیا جبکہ ہتھیلیاں نم ہونے لگیں۔

اس نے آہستہ سے پلکیں اٹھا کہ اس کی جانب دیکھنا چاہا تو اس کے آنکھوں سے لپکتے منہ زور جذبات سے گھبراتے ہوئے اس نے اپنے نم وجود کو ڈھکتی ویر کی جیکٹ کو مزید ٹھیک کیا۔

"سب سے گلے شکوے ہو گئے، سب سے لڑائیاں و معافی تلافی بھی ہو گئی تو مجھے اس حق سے کیونکر محروم رکھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب تو

ہر حق مجھے حاصل ہے۔" ٹھنڈ کے باعث نیلے ہوتے ہونٹوں پہ نرمی سے انگلی پھیرتے ہوئے وہ مدہم بھاری لہجے میں گویا ہوا تو اس کے اندازِ قربت پہ ہالے کے اندر ابلتے الفاظ دم توڑنے لگے۔

ہونٹوں پہ گردش کرتی انگلی جب ہونٹوں سے تھوڑی اور پھر گردن کی سرحد کو چھونے لگی تو اس نے تڑپ کے اس کے ہاتھ پکڑا۔

"یزدان پلیز!" اس کی آواز بارِ حیا سے لرز رہی تھی۔

مجھے پھر سے پکارو میرا نام لے کے

مجھے محسوس کرنا ہے خود کو تمہارے ہونٹوں پر

گھمبیر انداز میں کہے گئے الفاظ پہ ہالے کا چہرہ سرخ قندھاری انار کی مانند ہو گیا جبکہ اس پل یزدان کی اپنے ہونٹوں پہ محسوس ہوتی بے باک نگاہوں سے گھبراتے ہوئے بے ساختہ لب اندر کو بھینچ لیے تو یزدان کے چہرے پہ پھیلنے والی مسکان بے ساختہ تھی۔

اس نے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھا جو بھیگی بھیگی سی اس کے سامنے کھڑی ناراض مگر اسی کے حصار میں یوں کھڑی تھی کہ اس کا ایک ہاتھ یزدان کے سینے پہ تھا جبکہ دوسرا ہاتھ گردن پہ دھرے اس کے ہاتھ کو جھکڑے ہوئے تھا۔

"مجھے معافی تلافی نہیں ملے گی؟"اس کی جانب جھکتے ہوئے نامحسوس انداز میں اس کے کان کی لو کو لبوں سے چھوتے ہوئے اس نے سحر انگیز لہجے میں کہا تو وہ جھرجھری لیتی اس سے فاصلہ بڑھانے لگی لیکن اس کے ایک جھٹکے سے واپس کھینچنے پہ لچکیلی ڈال کی مانند اس کے سینے سے ٹکرائی تو سارے حواس جھنجھنا اٹھے۔

"نشہ تو نہیں کیا آپ نے؟"اسے اس سے زیادہ خود پہ غصہ آرہا تھا کہ وہ ناراضگی کیوں نہ جتا پا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ویسے تو نشہ حرام ہے لیکن میں عادی نشئی ہوں۔"اس کے سکون سے بولنے پہ اس نے آنکھیں پھیلا کے اسے دیکھا جو اس کے مزید نزدیک آ گیا تھا۔

"مجھے ان سبز نگینوں کا نشہ ہے اور میں اس نشے میں تا عمر ڈوبا رہنا چاہتا ہوں۔"خمار آلود لہجے میں بولتے ہوئے وہ اس کی پھیلی آنکھوں کو اپنے لمس سے مہکاتا بے اختیار اس کا دل دھڑکا گیا۔

"دیکھ۔۔۔۔۔۔"اس کی دہکتی رنگت اور بکھرتی سانسوں کو دیکھتے ہوئے یزدان نے کچھ کہنا چاہا۔

"اس کا تو پتہ نہیں لیکن میں اس سے زیادہ کچھ نہیں دیکھ سکتا، خدا کے لیے کمرے میں چلے جاو میں یہیں کھڑے کھڑے فوت نہیں ہونا چاہتا۔" روحان کی صدماتی آواز پہ دونوں کرنٹ کھا کے مڑے تو دیکھا وہ دونوں ہاتھ آنکھوں پہ دھرے کھڑا تھا۔

وہ دونوں لیونگ ایریے کی دیوار کے ساتھ یوں کھڑے تھے کہ آنے والا ان دونوں کو دیکھے بغیر نہیں گزر سکتا تھا جبکہ اس کی لن ترانیوں سے شرم سے بے حال ہوتی ہالے نے یزدان کو پیچھے کی طرف دھکیلا اور بنا ان کی جانب دیکھتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

"کیا ہوا؟ میں باہر چلا جاوں کیا؟" یزدان کو وہیں جمے دیکھ کے روحان نے معصومیت سے پوچھا تو وہ اسے ایک دھموکا جڑ کے رہ گیا۔

"ایک بمباسٹک نیوز دوں آپ سب کو؟" لالہ رونے بلند آواز میں سب کو مخاطب کیا۔

"کشمالے اور زونا کا نکاح کل مہندی کے فنکشن سے گھنٹہ پہلے ہے، کیا یہی نیوز دینی تھی تم نے؟" یزدان چڑانے والے انداز میں اس کے غبارے سے ہوا نکال گیا تو وہ چڑ گئی۔

"بہت فسادی ہو تم یزدان، ہالے کی قسمت پہ ترس آتا ہے۔" وہ منہ بنا کے بولی۔

"حالانکہ ہالے روز شکرانے کے نوافل پڑھتی ہے۔"اس نے برجستگی سے کہاتو ہالے سے خفگی سے اسے دیکھاتو وہ بھرپور انداز میں مسکرایا جبکہ ہالے جھلس اٹھی کہ اس نے اس کی ناراضگی جانے بغیر اپنی منمانی کی تھی اور اب بھی اسے منائے بغیر سرشار پھر رہا تھا۔

"تم نے شاید غور نہیں کیا لیکن ہالے شکرانے کے نہیں بلکہ آفات سے بچاو کے لیے نوافل پڑھتی ہے اور تم سے بڑی آفت اسے فی الحال کوئی اور نہیں لگ سکتی۔"ویر نے اپنے مخصوص انداز میں کہاتو یزدان جی جان سے سلگ کے رہ گیا۔

"تم لوگ جھگڑ لو اور جن کا نکاح وہ مزے سے ڈھولکی سیٹ کرنے میں مصروف ہیں۔" مانیہ نے مالے اور زونا کی جانب اشارہ کیا جو ان سے بے نیاز اپنی دوستوں کے ساتھ ڈھولکی سیٹ کر رہی تھیں۔

"یہ ہوتی ہے اصل خوشی۔" آریز نے کالر کھڑا کیا۔

"لالے کی شادی کی خوشی ہے۔" کشمالے نے نروٹھے پن سے جواب دیا تو وہ سب کے قہقہوں پہ انہیں گھور کے رہ گیا۔

"لڑائی جھگڑوں سے فرصت مل جائے تو تھوڑا انجوائے کر لیں آپ سب کیونکہ کل کسی کو موقع نہیں ملے گا۔" وہاں آتی علیزے کے ساتھ زینی نے کہا۔

"موقع ان چار قربانی کے بکروں کو نہیں ملے گا جو کل باضابطہ طور پہ ذبح ہو رہے ہیں ہم تو کل ان کی بوفے پارٹی انجوائے کریں گے پھپھو۔" وریدنے مزے لیتے ہوئے کہا تو یر مغان نے فوراً کشن اسے دے مارا جبکہ باقیوں کے تاثرات بھی کم و بیش یہی تھے اور پھر آدھ گھنٹے کے دنگل کے بعد بمشکل سب کو خیال آیا کہ آج ڈھولکی کا آخری دن ہے تو سب کا دھیان ڈھولک پہ گیا جہاں کشمالے اور زونا کی فرینڈز قبضہ جما کے بیٹھی تھیں۔

"یہ آپ سب کیوں فراڈیوں کی طرح ناجائز قبضہ جما کے بیٹھی ہیں ڈھولکی پہ؟" ہادی ہاتھ نچا کے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس لیے کہ آپ سب بھی یہاں ناجائز قبضہ جما کے بیٹھے ہیں جبکہ یہ خاص لڑکیوں کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔" مالے کی دوست چمک کے بولی تو وہ گڑبڑا گیا۔

"اصل میں ہمارے بچے کو شروع سے ہی لڑکیوں میں اٹھنا بیٹھنا پسند ہے۔" روحان نے شرارت سے کہا تو وہ سلگ اٹھا۔

"در فٹے منہ تیرے۔" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔

"اسی لیے آپ کے ساتھ رہتے ہیں یہ۔" اسی لڑکی نے برجستگی سے وار کیا تو روحان بلبلا اٹھا جبکہ سب ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بس روحان سب کو تیری مردانگی پہ بہت شبہات ہیں۔" یرمغان نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ لڑکی جھینپ اٹھی جبکہ روحان نے فوراً ڈھولکی اپنی طرف گھسیٹی اور پیٹنی شروع کر دی۔

ذرا ڈھولکی بجاو کالیو

میرے سنگ سنگ گاو کالیو

"یہ کیا طریقہ ہے؟ کالیو کس کو کہہ رہے ہو؟" لڑکیاں غرا اٹھیں جبکہ لڑکے اب دانت نکوس رہے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کالیوں کو کالا ہی کہوں گا نا گوریاں تو یورپ میں چھپ کے بیٹھ گئی ہیں۔" اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا تو لویزا نے گھورنے کی بجائے دو ہتھڑ مارنے پہ اکتفا کیا۔

"باجی غور سے دیکھیں مجھے، میں روحان شاہ ہوں، شاہ ویر شاہ نہیں۔" اس نے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ دانت پیس کے رہ گئی۔

"تمہیں نہ گوری لگتی ہوں یہ دیکھو ان بیچاروں کی شکلیں جو آنے والے وقت کے انتظار میں کالے پیلے نیلے ہو رہے ہیں۔" وریدنے ان چاروں کی سمت اشارہ کیا لیکن جیسے ہی ویر کی خشمگیں نگاہیں محسوس ہوئیں دبکتا ہوا ڈھولکی پیٹتا شرافت سے گانے لگا۔

ذراڈھولکی بجاو گوریو

میرے سنگ سنگ گاو گوریو

شرماونہ لگاکے مہندی

زراتالیاں بجاو گوریو

یہ گھڑی ہے ملن کی

CLASSICURDUMATERIAL

اک سجن سے سجن کی

سب تالیاں بجاتے ہوئے اس کا ساتھ دیتے ہوئے ہلکا ہلکا گنگنا رہے تھے اور ایسے میں سب کی توجہ ڈھولک پہ مبذول دیکھ کہ یزدان ہولے سے ہالے سے جڑ کے بیٹھا تو وہ بدک اٹھی لیکن اس سے قبل کے اس سے فاصلہ بڑھا پاتی وہ بایاں بازو اس کی کمر کے گرد سے حمائل کرتا اس کے دونوں ہاتھوں میں اس کے نازک ہاتھ جھکڑے ہولے ہولے تالیاں بجانے لگا جبکہ سب کی موجودگی میں ایسی قربت کے احساس نے اسے سرخ سا کر دیا تھا۔

"شادی ہم دونوں کی ہے تو انجوائے بھی ہمیں مل کے کرنا چاہیے نا۔"
اس کے دائیں کان کی لو کو ہولے سے چھوتے ہوئے اس نے سرگوشی کی تو اسے رونا آنے لگا کہ وہ اسے منا کیوں نہیں رہا تھا بلکہ اپنی جسارتوں سے اس کی دھڑکنوں کو تہہ و بالا کرتے ہوئے اسے ناراضگی جتانے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔

ان سب کے اندازِ قربت سے بے نیاز سب کا دھیان فی الوقت گانے اور ڈھولک پہ تھا۔

گیت ایسا کوئی گاؤ گوریو

ایسی ڈھولکی بجاو گوریو

آج ان کی بھی کوئی چال دیکھ لو

زرا ان کو بھی نچاو گوریو

روحان آنکھیں نچاتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کرنے لگا لیکن ان میں سے کوئی بھی ویر کو اس کام کے لیے مجبور نہیں کر سکتا تھا ویسے بھی ان کا پلان کچھ اور تھا جبکہ اب سب کو کھسر پھسر کرتے دیکھ کے ہالے نے اس کی پر جوش گرفت سے خود کو آزاد کروانا چاہا لیکن وہ مزے سے اسے ساتھ لگائے بیٹھا رہا۔

"تم لوگوں نے اچھے خاصے کانوں سے کیڑے نکال دیے ہیں اب ہماری باری ہے۔" ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کہ مانیہ نے ڈھولکی اپنی جانب گھسیٹی تو وہ چونکے۔

"آپ کے کانوں میں کیڑے تھے؟ چھی؟" آریز نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہا تو لڑکیوں نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں کہ اس وقت کچھ کہنے کا مطلب تھا اب گانا بھول جانا اس لیے سب نے دل بڑا کرتے ہوئے نظر اندازی سے کام لیا اور شروع ہو گئیں۔

مہندی ہے رچنے والی

ہونٹوں پہ گہری لالی

کہیں سکھیاں اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو جیون کو

اب نئی خوشیاں ملنے والی ہیں

CLASSICURDUMATERIAL

اووہریالی بنووووو

لے جانے تجھ کو گوئیاں

آنے والے ہیں سائیاں

تھامیں گے تیری بئیاں۔۔۔

CLASSICURDUMATERIAL

"سٹاپ!"ان کی سریلی تان کو ہادی کی پاٹ دار آواز نے بریک لگائی تو سب لڑکیاں مردمار انداز میں انہیں دیکھنے لگیں۔

"پوچھ سکتے ہیں کہ اچانک ٹریفک پولیس والوں کے جراثیم کیوں آ گئے آپ میں؟"اجیہ نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

"ایک دم فلاپ گانا سن کے کیونکہ نا تو آج مہندی ہے اور دوسری بات اپنے یہ نین کٹورے کھولو اور دھیان سے دیکھو سائیاں آنے والے نہیں ہیں بلکہ آ چکے ہیں اور آپ کی لڑکی پہ قبضہ مافیہ کی طرح قبضہ بھی کیے بیٹھے ہیں۔"ہادی نے پرزور انداز میں ہالے اور یزدان کی جانب

اشارہ کیا تو شرم سے سرخ ہوتی گڑبڑا اٹھی اور پورا زور لگا کے خود کو آزاد کروانے لگی لیکن دوسری جانب سکون قابلِ دید تھا۔

"ناجائز قبضے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مکمل شرعی و قانونی قبضہ رکھتے ہیں ہم رائیٹ ویرو؟" سب کے دیکھنے پہ سکون سے بولتے ہوئے اس نے ڈھٹائی سے ویر کو چڑایا تو ہالے کو سبکی و حیا سے رونا آنے لگا اس سے قبل کے وہ اس پہ عمل کرتی ویر نے درشتگی سے ہالے کو یزدان کی گرفت سے آزاد کروایا اور اسے تیکھے انداز میں باور کروایا۔

"رخصتی ہونے تک میری بہن سے بارہ فٹ کے فاصلے پہ رہنا اور اگر یہ فٹ بڑھانا نہیں چاہتے تو اپنے ان بالوں پہ غور و فکر جلدی کروالینا۔" طنزیہ لہجے و سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے اس نے ہالے کو بازو کے حلقے

میں لیااور صوفے پہ بیٹھ گیا جبکہ یزدان اسے کھا جانے والے انداز میں گھورتا اپنے بے ترتیب بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

"ہاں تو جی ناجائز سوری شرعی قبضہ کرنے والوں کا پتہ تو کٹ ہو چکا ہے اس لیے اب۔۔۔۔۔۔۔"لویزا کی زبان میں کھجلی ہوئی تو سب کے بلند و بانگ قہقہوں نے اسے بات بھی پوری کرنے نہ دی اور پھر اسی طرح بھرپور ہنسی مذاق میں آج کی رات بھی اپنے اختتام کو پہنچتی اچھی صبح کی نوید کا پیغام دیتی گزر گئی۔

میرے پاگل پیا

میری چاہت نہ کر

مجھے دیکھا نہ کر،

مجھے سوچا نہ کر

میری بے خواب آنکھوں میں

جھانکا نہ کر

میں تو کھو جاؤں گی

CLASSICURDUMATERIAL

مجھے ڈھونڈا نہ کر

میں ہوں بادِ صبا

جو کہ رکتی نہیں

میں ہوں ایسی گھٹا

جو برستی نہیں

میں ہوں ایسی لہر

CLASSICURDUMATERIAL

جس میں ہلچل نہیں

نہ تم کو ڈبو دیں یہ لہریں کہیں

میرے پاگل پیا

ایسی خواہش نہ کر

میں وہ سپنا ہوں جو

کبھی سچا نہ ہو

CLASSICURDUMATERIAL

میں وہ امید جو کہ

ادھوری رہے

میں وہ رستہ کہ جس کی

نہ منزل ملے

میں وہ صحرا کہ جس میں

بھٹک جاؤ گے

CLASSICURDUMATERIAL

میرے پاگل پیا

ایسے رستے نہ چل

میں ہوں ایسی کرن

جو کہ بے نور ہے

میں ہوں ایسی ندی جو کہ

خاموش ہے

CLASSICURDUMATERIAL

میں تو وہ سیپ ہوں

جس میں موتی نہیں

میں تو خوشبو ہوں جس کو

بکھر جانا ہے

میرے پاگل پیا

میرا پیچھا نہ کر

CLASSICURDUMATERIAL

میں تو وہ شام ہوں

جو کہ ڈھل جائے گی

میں تو وہ رات جس کا

سویرا نہ ہو

میں تو وہ آگ ہوں

جو دہکتی رہے

CLASSICURDUMATERIAL

نہ میرے پاس آ

تو بھی جل جائے گا

میرے پاگل پیا

جا تو لوٹ جا

میرے پاگل پیا

میری چاہت نہ کر ___!!

CLASSICURDUMATERIAL

علیزے اور جہان کے بیڈ پہ علیزے کی گود میں سر رکھ کے لیٹی وہ اس بے مہر کو سوچے جا رہی تھی جو یہ جانتا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے لیکن پھر بھی ناراضگی دور نہیں کی بلکہ مسلسل اسے زچ کرنے کی کوششوں میں تھا اور اس کی انہی کوششوں کو ملیا میٹ کرنے کے لیے وہ اب ہر دم کسی نہ کسی کے ساتھ پائی جاتی تھی۔

"ماما! جب آپ بابا سے ناراض ہوتی تھیں تو بابا آپ کو کیسے مناتے تھے؟" اس کے زہن میں نجانے اچانک کیا آیا کہ وہ علیزے سے پوچھ بیٹھی جبکہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی علیزے اس کے سوال پہ جھینپ اٹھی۔

"آپ کے بابا نے کبھی ناراض ہونے ہی نہیں دیا۔" وہ نرم سی مسکان کے ساتھ بولی جبکہ اسی لمحے مہرو، زینی اور پری کمرے میں داخل ہوئیں۔

"بابا نے واقعی کبھی آپ کو ناراض نہیں ہونے دیا؟" وہ پرجوش سی اس کی بات دہراتی ہوئی بولی تو وہ جھینپتی ہوئی سر اثبات میں ہلا گئی۔

"واو! بابا کتنے سویٹ ہیں۔" وہ چہکتی ہوئی بولی جبکہ دل میں ہلکا سا ملال اپنے مجازی خدا کے لیے ضرور جاگا جو اسے ناراض کیے بیٹھا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بیٹا بابا سویٹ نہیں بلکہ سمارٹ ہیں کیونکہ اگر وہ ماما کو ناراض کرتے تو خود کہاں جاتے؟" زینی نے شرارت سے علیزے کو دیکھا تو وہ بے اختیار بلش کر گئی جبکہ وہ بھی کھل کے مسکرا اٹھی۔

"تو ماما اگر کبھی بابا ناراض ہوں تو آپ کیسے مناتی تھیں مطلب کے کبھی موڈ خراب ہو تو؟" وہ پر سوچ انداز میں بولی تو مہرو کھل کے ہنس اٹھی جبکہ علیزے کے چہرے پہ شرمگیں مسکان مچل اٹھی۔

"میں بتاوں؟" مہرو فورا بول اٹھی۔

"جی پھپھو!" وہ فورا متوجہ ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نو مہرو!" علیزے نے اسے آنکھیں نکالیں۔

"بتانے دیں نا بھابھی بیگم کل کو بچی کو بھی ضرورت پڑ سکتی ہے ان ٹپس کی کیونکہ ایک اٹھرا بندہ اس کے پلے بھی بندھا ہے نا۔" مہرو نے اب کے ہالے کو چھیڑا تو وہ گڑبڑا اٹھی۔

"افففففف!" سارے جسم کا خون گویا اس کے چہرے پہ سمٹ آیا جبکہ زینی نے ہنستے ہوئے اپنی بہو کو سینے سے لگایا جبکہ مہرو اب شرارت سے مسکراتی ہوئی علیزے کے بہت سے بھیدوں سے پردہ اٹھاتی ہالے کے گوش گزارنے لگی تو علیزے کی رنگت دہکنے لگی جبکہ ساری باتیں سننے کے بعد ہالے کو جب مہرو کی بات یاد آئی تو اس کے وجود میں سنسنی خیز لہر سی دوڑ اٹھی۔

مہکتی دمکتی شام نے جب 'شاہ مینشن' پہ اپنے خوبصورت پر پھیلائے تو ہر چیز جیسے کھل اٹھی کیونکہ آج 'شاہ مینشن' کے بہت خوبصورت نگینوں کے مہندی کے فنکشن کو پورے جوش و خروش اور اہتمام کے ساتھ مینشن کے وسیع و عریض لان میں منایا جا رہا تھا۔

کچھ دیر قبل ہی 'آریز و کشمالے' اور 'یرمغان وزونائش' کو نکاح جیسے مقدس میں باندھا گیا تھا کہ ان سب کا کہنا تھا کہ وہ شادی کھل کے انجوائے کرنا چاہتے ہیں اس لیے نکاح کے فریضے کے بعد یہ طے پایا کہ رخصتی کا عمل سال بعد سرانجام دیا جائیگا اسی لیے سب بہت سکون اور

اطمینان نے اب مہندی کے لیے تیار ہو رہے تھے جبکہ دوسری جانب لان کے کارنر پہ رکھے میوزک سسٹم سے بجتے موقع کی مناسبت سے گونجتے گیت بہت سے دلوں کو انوکھی لے میں مدہوش کر رہے تھے۔

مہندی لگانے کی رات آگئی

مہندی لگانے کی رات

ملنے ملانے کی رات آگئی

CLASSICURDUMATERIAL

ملنے کے ملانے کی رات

سب کو بتانے کی رات آ گئ

سب کو بتانے کی رات

خوشبو لٹاتے گلوں کی لڑی کی

کب سے تھی چاہت ہمیں اس گھڑی کی

CLASSICURDUMATERIAL

کھنکاوں کنگنا کہ چوڑی بجاوں

پائل پہن کے میں ٹھمکا لگاوں

جی کرتا ہے میں ناچوں جھوم کے

گانے بجانے کی رات آگئی

گانے بجانے کی رات

مہندی لگانے کی رات آگئی

CLASSICURDUMATERIAL

مہندی لگانے کی رات

"آپ اس قدر افسردہ کیوں ہیں؟" جہان نے لائیٹ اورنج اور گرین کنٹراسٹ کے لباس میں ملبوس اپنی جانِ جاں کو دیکھا جو قدرے ملول سی اسے واسکٹ پہنا رہی تھی۔

"حیدر! آج ہالے کی ہمارے پاس آخری رات ہو گی نا؟" اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں، ہر ماں کی طرح اپنی بیٹی کے پرائے ہو جانے کے احساس نے اسے بے کل سا کر رکھا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"بالکل بھی نہیں، ہالے ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گی اسی گھر میں پہلے اس کا کمرہ اور تھا لیکن اب کمرہ چینج کرنے کے ساتھ ساتھ اسے روم پارٹنر دے دیا ہے بس۔" اپنے جذبات واحساسات پہ قابو پاتے ہوئے جہان نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو ایک آنسو اس کی آنکھ سے لڑھکتا ہوا علیزے کے بالوں میں گم ہو گیا۔

"لیکن وہ روم پارٹنر ہی نہیں بلکہ اس کی زندگی کا پارٹنر ہو گا نا اب ہالے پہ ہم سے زیادہ اس کا حق ہو گا نا؟" وہ رندھی آواز میں بولی تو جہان نے شدتِ جذبات سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور اس کے ماتھے کو ہولے سے چھوا۔

"ایسا ہی ہو گا جیسے میرا آپ پہ حق ہے، یہ ٹائم سب پہ آتا ہے علیزے اس لیے ہمیں ہمت و حوصلے سے اس ٹائم کو گزارنا ہے ویسے بھی ہماری پرنسز ہمارے پاس ہو گی نا۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولا تو علیزے کی ذہنی رو بھٹکی۔

"کشمالے بھی چلی جائے گی تو ہم کیا کریں گے حیدر؟" اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا تو وہ ضبط کھوتا اس کی متورم آنکھوں میں جھکا تو علیزے کا دل دھڑکا۔

"ہمارے پاس ہمارا پرنس ہو گا نا ویسے اگر آپ چاہیں اور مجھ سے تعاون کریں تو ہم جونیئر ہالے اور کشمالے لانے کے بارے میں سوچ

سکتے ہیں۔" وہ ذو معنی لہجے میں کہتا ہوا اس کی تھوڑی پہ جھکا تو علیزے شرم وحیا کے بار سے بوکھلاتی بدک اٹھی۔

"تھوڑی سی تو شرم کریں آپ۔" وہ بوکھلا اٹھی۔

"یہ ڈیپارٹمنٹ آپ کا ہے۔" وہ شریر انداز میں بولتا دوبارہ اسے اپنے قریب گھسیٹ گیا۔

"حیدر! نو میرا میک اپ۔۔۔۔۔" اس نے فوراً اس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا تو جہان نے تنقیدی نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں سرخ ہونٹوں پہ ہلکی سی لپ اسٹک چھب دکھلا رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس سے اچھے رنگ میں بکھیر سکتا ہوں جانم!" خمار آلود لہجے میں بولتا وہ اس کے ہاتھ کو نرمی سے ہٹاتا اس کے چہرے پہ جھکا تو وہ چیخی۔

"حیدر! آپ کے بچوں کی ممن۔۔۔۔۔" لیکن اس کی پر جوش و شدت بھری گرفت نے اس کی بات پوری ہونے سے قبل اچک لیا اور چند لمحوں کے لیے ہر چیز سے بیگانہ ہو گیا۔

"تمہارے منہ پہ بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟" جہان نے معاویہ کے پھولے منہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیونکہ میری بیوی کے انوکھے بیٹے کی شادی ہے اور وہ اس قدر مصروف ہے کہ اسے یہ بھی یاد نہیں کہ اس کا ایک عدد شوہر بھی ہے جسے اسے دیکھ دیکھ تیار ہونا ہے۔" معاویہ جیسے شخص کے لیے بیوی کی لاتعلقی بہت ناقابل برداشت تھی اسی لیے وہ ہر ایک کے سامنے اپنے دکھڑے رو رہا تھا جبکہ اس کی شکایتی نگاہوں سے بے نیاز زینی اس وقت خوبصورت بیٹے کی خوشی کو بھرپور انجوائے کرتی بہو بیٹے کے واری جا رہی تھی۔

"ابھی کدھر ہے زینی؟" جہان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

CLASICURDUMATERIAL

"بہو کو لینے گئی ہے۔" وہ اسی انداز میں بولا تو جہان نے آنکھیں نکال کے اسے دیکھا تو وہ سنبھل کے کھڑا ہوا اور جہان کے ساتھ سٹیج کی جانب بڑھ گیا جہاں ویر اور یزدان کے دوستوں نے ہلا گلا مچایا ہوا تھا۔

مہندی کی یہ رات

آئی مہندی کی یہ رات

لائی سپنوں کی بارات

سجنیاں ساجن کے ہے ساتھ

رہے ہاتھوں میں ایسے

گوری کر کے سنگھار

گوری کر کے سنگھار

CLASSICURDUMATERIAL

"ماشاءاللہ! ماشاءاللہ! ہماری بیٹیاں کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔" زہرا بیگم نے سب سے پہلے ملٹی کلر کے لہنگے اور بلیو شارٹ شرٹ کے ساتھ اورنج ڈوپٹہ اوڑھے ہلکی سی فریش جیولری پہنے، ہاتھوں اور پاوں کو مہندی سے سجائے ہلکا ہلکا کانپتی ہالے کی جانب بڑھیں اور اس کی پیشانی چومی اور پھر اسی محبت سے لویزا کی جانب بڑھیں جو ملٹی کلر کے لہنگے کے ساتھ پنک شرٹ اور ساتھ بلیو ڈوپٹہ اوڑھے، جیولری اور مہندی سے خود کو سجائے شرمائی سی بہت پیاری لگ رہی تھی، اسی طرح علیزے، زینی، مہرو، آیت نے باری باری پیار کیا اور سب لڑکیوں کو انہیں باہر لانے کا پیغام دیتی باہر نکل گئیں تو سرخ آنچل تلے ان دونوں کو لیے جب وہ سب لان میں پہنچیں تو سب کی نگاہیں خود پہ مرکوز پا کے دونوں بیک وقت گھبرا گئیں۔

جیسے ہی دونوں کو سٹیج کے قریب لایا گیا، ویر یا یزدان کے ہاتھ بڑھانے سے قبل دونوں پھولوں سے سجے جھولے میں بیٹھتیں انگلیاں چٹخانے لگیں۔

"ہالے! غور سے دیکھ تو لیتی یار یزدان ہی ہے یہ بس آج انسانوں کے حلیے میں آیا ہے تو شاید تم ڈر گئی ہو۔" آریز نے اس کے ہاتھ نہ پکڑانے اور یزدان کے نیو ہیئر کٹ پہ بیک وقت چوٹ کی تو اس کا سر مزید جھک گیا۔

"ہالے نے تو پہچانا نہ ہو گا لیکن یہاں شاید ویر نے نہ پہچانا ہو۔" روحان نے شرارت سے کہا تو لویزا کے ہاتھ میں کھجلی ہونے لگی جسے وہ بمشکل

موقع کی مناسبت کا سوچ کے نظر انداز کر گئی لیکن ویر پہ ایسی کوئی پابندی نہ تھی اسی لیے اس نے بے دریغ اسے گھورا۔

ہاتھوں میں ان ہاتھوں میں

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

ہاتھوں میں ان ہاتھوں میں

CLASSICURDUMATERIAL

جسے پڑھتی میں صبح و شام

ہاتھوں میں ان ہاتھوں میں

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

یاد مجھے جب ان کی آئے

آئے رے ہائے بڑا ستائے

CLASSICURDUMATERIAL

یاد مجھے جب ان کی آئے

آئے رے ہائے بڑا ستائے

دیکھوں صورت میں ان کی صبح و شام

ہاتھوں میں ان ہاتھوں میں

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

CLASSICURDUMATERIAL

"لویزااور ہالے! تم لوگوں نے لکھا ہے ہاتھوں پہ سجنا کا نام؟" ہادی شرارت سے بولا تو ہالے نے فورا مٹھیاں بھینچ لیں۔

"یہ ہالے نے لکھا ہے نام اپنے ہاتھوں پہ۔" روحان نے تجزیہ پیش کیا تو ہالے نے ہاتھ ڈوپٹے تلے کیے تو یزدان کو ہنسی آنے لگی۔

"ارے جب دل پہ نام لکھ لیا ہے تو ہاتھ پیچھے رہ گئے دیکھو نا اب لویزا نے دل پہ اتنا بڑا بڑا کر کے لکھا ہے کہ ہاتھوں پہ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔" آریز نے دانت نکوستے ہوئے کہا تو غصے کے باوجود لویزا کو شرم نے آن گھیرا کچھ پہلو میں بیٹھے اس شخص کی قربت کا بھی احساس

تھا جو دل دھڑکائے جا رہا تھا کہ جھولے کی پشت پہ بازو پھیلائے وہ یوں بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا بازو اس کی پشت سے ٹکرا رہا تھا اور کچھ ان سب کی باتیں اسے بوکھلا رہی تھیں۔

جبکہ دوسری جانب اپنے ہاتھوں کو مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں دیکھ کے ہالے کی دھڑکنیں لمحہ بہ لمحہ سست پڑتی جا رہی تھیں لیکن وہ چاہ کے بھی ہاتھ نہ چھڑوا پا رہی تھی۔

"اب باقی شرارتیں بعد میں ابھی رسم کرتے ہیں۔" زارا بیگم نے سٹیج پہ آتے ہوئے کہا تو ہادی کی زبان پھر پھسلی۔

"یہ شرارتوں والا حصہ ویرا اور دانی کے لیے تھا نا؟" اس کی خباثت پہ وہ دونوں جھینپ اٹھے۔

پھر باری باری سب بڑوں نے رسم بہت اچھے سے پوری کی لیکن جب نوجوان پارٹی کی باری آئی تو ہالے اور لویزا کو اپنا آپ خطرے میں محسوس ہوا۔

"بیگانی شادی میں عبداللہ تو سنا تھا لیکن یہ نہیں سنا تھا کہ عبداللہ کے اتنے بھائی بھی ہیں۔" مانیہ نے لڑکوں کو دیکھتے ہوئے تیر پھینکا۔

"اور یہ تو بالکل بھی نہیں سنا ہو گا کہ عبداللہ کے بھائیوں سے ڈبل تو بہنوں کی تعداد ہے۔" جوابی کاروائی فوراً ہوئی جس نے لڑکیوں کو آگ

لگادی اور یہی لڑکے چاہتے تھے اور ان کی اسی کیفیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وریداور روحان مہندی سے لتھڑے ہاتھ لیے لویزااور ہالے کی جانب بڑھے تو دونوں بوکھلا اٹھیں۔

"یزدان! پلیز!" ہادی کو قریب آتے دیکھ کے ہالے نے بے ساختہ اپنا چہرے اس کے پہلو میں گھسیڑا تو اس اچانک افتاد پہ یزدان سٹپٹا اٹھا اور پھر سنبھلتے ہوئے اس کے گرد بازو پھیلایا تو روحان منہ بناتا وہی ہاتھ یزدان کے چہرے پہ پھیر گیا۔

جبکہ دوسری جانب اس سے قبل کہ وریدکا ہاتھ لویزا کے چہرے پہ نقش و نگار بناتا، ویر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو وہ گڑبڑا گیا۔

"یار میں اپنی کزن کو مہندی نہیں لگا سکتا؟"اس نے معصومیت سے پوچھا تو ویر نے بہت آرام سے اس کی ایک انگلی سے لویزا کے گال سے ٹکرائی گویا اس کا شکوہ ختم کیا جبکہ لویزا نجانے کیوں کھلکھلا اٹھی۔

"یہ نہ کریں ورنہ وریدکے بعد میں بھی مہندی لگانے پہ مجبور ہو جاوں گا۔"اس کی جانب جھکتے ہوئے اس نے بھاری لہجے میں کہا تو اس نے فورا منہ بند کیا۔

"سب نے رسم پوری کرلی ہے ماسوائے میرے اس لیے میرا انتظار کیجیے گا۔"اس کی گھمبیر فرمائش پہ اس کے بدن میں خون کی گردش تیز تر ہونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ہالے! بچے کے ساتھ زیادتی مت کرو، حانی نے چہرہ بگاڑ دیا ہے اور تم کپڑے خراب کرے جا رہی ہو۔" لالہ رونے ہالے کو موقع کی نزاکت کا احساس دلایا تو اس کی محسور کن خوشبو محسوس کرتی ہالے ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور لرزتی پلکوں سے اس کے کرتے کی جانب دیکھا جہاں اس کے گالوں پہ لگی مہندی، بالوں پہ لگے تیل نے اس کے سفید کرتے پہ نقش و نگار بنا دیے تھا لیکن اس سے قبل کے اس کی نگاہ اس کے چہرے پہ جاتی وہ اس کے خوبصورت ڈوپٹے کا پلو ہاتھ میں لیتے ہوئے اس سے چہرہ صاف کرنے لگا۔

"اس ڈوپٹے کا سنبھال رکھنا ہمارے دلکش پلوں کی نشانی ہے۔" دوپٹہ اس کے سامنے لہراتے ہوئے وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو اس کی پلکیں لرز اٹھیں۔

"سب نے رسم کرلی ہے میرے اور ویر کے علاوہ حالانکہ ہم ان دونوں کے کزنز ہیں تو کچھ تو حق ہمارا بھی ہے۔" یزدان نے اچانک بلند آواز میں کہا تو ہالے فورا بدک کے فاصلے پہ ہوئی تو سب نے ہنستے ہوئے یزدان کا مذاق اڑایا۔

"جواب تو مل ہی گیا ہو گا لیکن پھر بھی اگر چاہتے ہو تو آلٹرنیٹ کزنز کو مہندی لگالو۔" محرم نے مشورہ دیا تو یزدان اس کے جھکے سر کو گھورتا ہوا اس کی جانب جھکا۔

"میں اپنا حق کبھی نہیں چھوڑتا مسز اس لیے آج رات کمرے میں سوتے ہوئے دروازہ کھلا رکھنا کہ مجھے اپنی ڈیئر کزن کی رسم پوری کرنی ہے۔" اسے اچھے سے باور کرواتا وہ اٹھا اور لویزا کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ

ویر آ کے ہالے کے ساتھ بیٹھا اور اسے ساتھ لگاتے ہوئے رسم کرنے لگا۔

"لویزا سے ملنے جا رہے ہو؟" سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جیسے ہی اس نے اوپری پورشن پہ قدم رکھا معاویہ نے دوستانہ انداز میں اس سے استفسار کیا تو وہ چونک اٹھا۔

"سوری!" اس نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اردو میں پوچھا ہے کہ لویزا سے ملنا ہے؟" وہ سرگوشی نما انداز میں بولا تو اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے معاویہ کو دیکھا۔

"خیریت چاچو؟" اس نے ابرو اچکا کے اسے دیکھا۔

"بس بیٹا محبت کروانے والوں کا ساتھ دے کے دلی خوشی محسوس ہوتی ہے۔" وہ عاجزانہ انداز میں بولا تو وہ اسے چند لمحے دیکھتا رہا تو معاویہ جز بز ہونے لگا۔

"زینی پھپھو کو بلوانا ہے؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا۔

"پورا باپ کا بیٹا ہے۔" وہ بڑبڑا اٹھا۔

"لویزا نے میری بیوی پہ قبضہ کیا ہوا ہے۔" وہ منہ بنا کے بولا تو ویر کو ہنسی آ گئی۔

"میں بلواتا ہوں پھپھو کو۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا بولا اور لویزا کے کمرے کی طرف بڑھا تو معاویہ نے پر سکون سانس بھری۔

CLASSICODSMATERIAL

"پھپھو! چاچو بلا رہے ہیں آپ کو۔" دستک دے کے اندر آتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے زینی کو پیغام دیا تو وہ مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی تو ویر نے بھرپور نگاہوں سے نظریں چراتی لویزا کو دیکھا تو وہ خوامخواہ ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔

"آپ یونہی مجھے لوفروں کی طرح دیکھتے رہیں گے؟" اس کی نظروں سے گھبراتی وہ بول اٹھی لیکن اس کے قہقہے پہ لب دانتوں تلے دبا گئی۔

"نہیں دیکھنے کے ساتھ شوہروں والے کام بھی کروں گا۔" اس کی زومعنی شرارتی آواز پہ اس پہ گویا گھڑوں پانی پڑ گیا۔

"مجھے نیند آرہی ہے اس لیے آپ شو۔۔۔۔۔۔"اس نے اس کے بڑھتے قدموں پہ بندھ باندھنے چاہے۔

"شوہروں والے کام کل ہی کروں گا کہ اس وقت آپ کی نیند کی مجھے بھی اشد ضرورت کے لیکن کیا لوفروں والے کام کر سکتا ہوں؟"اس نے معنی خیز لہجے میں بولتے ہوئے اس کے چھکے چھڑوائے تو وہ بوکھلا اٹھی۔

"نن۔۔ نہیں آپ مجھے شریف انسان ہیں آپ پہ ایسے کک۔۔۔کام بالکل سوٹ نہیں کرتے۔"وہ فوراً مودب لہجے میں بولی جبکہ دل اس سے باہر نکلنے کو بے تاب محسوس ہو رہا تھا۔

"میں اپنی مہندی کی رات بالکل شریف نہیں رہنا چاہتا مسز۔" اس نے مہندی کے سوٹ میں ملبوس لویزا کو گہری نگاہوں سے دیکھا تو لویزا کے دل میں میٹھی سی کسک جاگ اٹھی۔

"مم۔۔۔ میں مہندی لگوا چکی ہوں۔" وہ جلدی سے پیچھے ہٹتی بولی۔

"لیکن رنگ گہرا میں ہی کر سکتا ہوں۔" ذو معنی لہجے میں کہتا وہ اس کے بے حد قریب آ ٹھہرا تو لویزا بے ساختہ سر اٹھا کے اسے دیکھا جس کی پر تپش سانسیں اس پل اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔

اس نے دھیرے سے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے گالوں پہ لگی مہندی کو انگلی سے مزید بکھیرا تو اس کی لمس کی حدت سے وہ سٹپٹا اٹھی لیکن

اس کی گھبراہٹ پہ دھیان دیے بغیر اس نے اس کے بالوں میں
بندھے پھولوں کی لڑی میں انگلی اٹکائی تو سارے پھول بکھرتے چلے
گئے اور ان بکھرتے پھولوں کے ساتھ اس کی جسارتوں کے باعث
لویزا کی بکھرتی سانسیں اس کی سانسوں سے تال ملاتی کمرے کو مہکا
اٹھیں اور وہ اسی تال کے سنگ اس کی محبت میں ڈوبتی چلی گئی۔

سن سانسوں کے سلطان پیا۔

تیرے ہاتھ میں میری جان پیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

میں تیرے بن ویران پیا۔

تو میرا کل جہان پیا۔

میری ہستی مان سمان بھی تو۔

میرا زھد ذکر وجدان بھی تو۔

میرا کعبہ تھل مکران بھی تو۔

میرے سپنوں کا سلطان بھی تو۔

CLASSICURDUMATERIAL

کبھی تیر ہوئی۔ تلوار ہوئی۔

تیرے ہجر میں آ بیمار ہوئی۔

کب میں تیری سردار ہوئی۔

میں ظبط کی چیخ پکار ہوئی۔

میرا لوں لوں تجھے بلائے وے۔

CLASSICURDUMATERIAL

میری جان وچھوڑا کھائے وے۔

تیرا ہجر بڑا بے درد سجن۔

میری جان پے بن بن آوے وے

میری ساری سکھیاں روٹھ گئی۔

میری رو رو اکھیاں پھوٹ گئی۔

تجھے ڈھونڈ تھکی نگری نگری۔

CLASSICURDUMATERIAL

اب ساری آسیں ٹوٹ گئی۔

کبھی میری عرضی مان پیا۔

میں چپ گم سم سنسان پیا۔

میں ازلوں سے نادان پیا۔

تو میرا کل جہان پیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

مری تھم تھم جاوے سانس پیا

مری آنکھ کو ساون راس پیا

تجھے سن سن دل میں ہوک اٹھے

ترا لہجہ بہت اداس پیا

ترے پیر کی خاک بناڈالوں

CLASSICURDUMATERIAL

مرے تن پر جتنا ماس پیا

تُو ظاہر بھی، تُو باطن بھی

ترا ہر جانب احساس پیا

تری نگری کتنی دور سجن

CLASSICURDUMATERIAL

مری جندڑی بہت اداس پیا

میں چاکر تیری ازلوں سے

تُوافضل، خاص الخاص پیا

مجھے سارے درد قبول سجن

مجھے تیری ہستی راس

CLASSICURDUMATERIAL

سُن دردِیا ہمدردِیا

سب لوگ یہاں بے دردِیا

ہم آنکھیں بھی نا کھول سکیں

یہاں ہر سُو غم کی گردِیا

CLASSICURDUMATERIAL

یہ آنگن تُجھ بِن سُونا ہے

تُو میرے دل کا فرد پیا

میں تیرے بِن بے جان بُہت

مری تُجھ بِن سانسیں سَرد

مجھ کملی کا سنگھار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

ان سانسوں کا سردار پیا

تجھ بن در، چھت، دیوار ڈسے

تجھ بن سونا گھر بار پیا

ہر جذبے کی پہچان بھی تو

تو سانول، تو دلدار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

ان سر آنکھوں پر حکم ترا

میں مانوں ہر ہر بار پیا

تو ہی میرا غمخوار سجن

میں کرتی ہوں اقرار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

اب سانسیں چُور و چُور ہوئیں

اب آ مل تو اک بار پیا

اک دکھ نے گھیرا ڈال لیا

اب لے چل نگری پار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

ہے من اندر اک آس تری

تُو سانسوں کو درکار پیا

ہر منزل پا کر ہجر ملے

سب راہیں بھی پر خار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

تو پاکیزہ سی ایک دعا

یہ دل تیرا در بار پیا

اک سکھ سے سوئے وصل ترا

جانے کب ہو بیدار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

پھر چاہت کی اک بات تو کر

مت چپ چپ رہ کر مار پیا

تک تک راہیں اب نین تھکے

یہ برسیں زار و زار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

اب دے ہاتھوں میں ہاتھ مرے

میں اک تیری بیمار

میری تھم تھم جاوے سانس پیا

مری آنکھ کو ساون.....راس پیا

CLASSICURDUMATERIAL

تیرے پاءوں کی خاک بناڈالوں

میرے تن پر جتنا ماس..پیا

تو ظاہر بھی تو باطن بھی تو

تیرا ہر طرف ہے احساس پیا

CLASSICURDUMATERIAL

میں چاکر تیری ازلوں سے

تو افضل خاص الخاص پیا

مجھے سارے درد قبول سجن

مجھے تیری ہستی راس پیا.

CLASSICURDUMATERIAL

تیرے عشق کی _____ پڑ گئی مار پیا

میں روئی _____ زار و زار پیا

تو قدم زمیں پہ _____ رکھے تو

ہو سینے میں _____ جھنکار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

میں پیاس ہوں_____ جیسے صحرا کی

تو چشمہ_____ ٹھنڈا ٹھار پیا

مجھے عشق_____ اُڑائے پھرتا ہے

اِس پار کبھی_____ اُس پار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

کس جال سے _____ تو نے باندھا ہے

میں بھول گئی _____ سب وار پیا

توڈال قفس _____ میں خوش نہ ہوں

تیری جیت ہے _____ تیری ہار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

تو شاہ میرے _____ دو عالم کا

یہ دل تیرا _____ دربار پیا

تو روگ ہے _____ اندر پلتا ہے

میں ازلوں سے _____ بیمار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

میں تجھ سے _____ خود کو مانگوں تو

پھر کرنا _____ نہ انکار پیا

تیرے نام پہ _____ ہنس کے زہر پیوں

جاں دے دوں _____ تجھ پہ وار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

میرے عشق_____نے آئینہ پہنا

آتو بھی_____پتھر مار پیا

تیرے ہاتھ شفا_____سب روگوں کی

میں صدیوں سے_____بیمار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

تیرے نام پہ_____ کیسے بِکتی ہوں

آ دیکھ_____ سرِ بازار پیا

یوں ہاتھ بڑھا_____ میں جی اُٹھوں

اک معجزہ ہے_____ درکار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

میرا عشق_____ جنوں سے ڈھلنے لگا

انجام ہے_____ تختہ دار پیا

تیرے عشق کی_____ پڑ گئی مار پیا

میں روئی_____ زار و زار

CLASSICURDUMATERIAL

دل بیٹھے ھیں تجھ پہ ہار پیا

کر تو بھی ہم سے پیار پیا

اب درد کا درمن کون بنے

ہم برسوں سے بیمار پیا

ان گلیوں میں کچھ بھول گئے

CLASSICURDUMATERIAL

دل روئے زار و زار پیا

کچھ چپ چپ گم سم رہتے ھو

یہ پوچھیں ہم سے یار پیا

کچھ دل بھی بوجھل بوجھل ھے

CLASSICURDUMATERIAL

کچھ یادوں کا انبار پیا

ہم تجھسے ھیں ناراض بہت

یہ بھول گئے ہر بار پیا

کس حال میں ھے اب دیوانہ

آ دیکھ سر بازار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

اک خواب عجب سا دیکھا تھا

ہم اس دن سے بیزار پیا

اب نیند بھی ہم سے روٹھ گئی

پھر کیسے ہو دیدار پیا

CLASSICURDUMATERIAL

اب کہہ ڈالوں تو بہتر ھے

جو کرنا ھے اقرار پیا

دل غم سے ھی پھٹ جائے گا

کر دینا نہ انکار

CLASSICURDUMATERIAL

مجھے لے چل اپنے سنگ پیا

مری آنکھ میں تیرے رنگ پیا ترے نام کی مالا جپتا ہے

میرا روم روم انگ انگ پیا

اک بس اتنی سی خواہش ہے

مجھے رنگ میں اپنے رنگ پیا اب مجھ کو "میں" سے

"تو"، کر دے میں اپنے آپ سے تنگ

میں دن ڈھلتا میں شام پیا

CLASSICURDUMATERIAL

مراجیون... کتنا عام پیا

مرے چاروں اور ہوائیں ہیں

میں ریت پہ لکھا.... نام پیا

ھے کون سکھی، ھے کون کھرا

CLASSICURDUMATERIAL

مجھے لوگوں سے.. کیا کام پیا

مری لاج ہوا کو مت دینا

مت کر دینا.....بدنام پیا

ترا نام لکھا ھر بُوٹے پر

اور میں صحرا گُمنام پیا

CLASSICURDUMATERIAL

مری اکھیوں میں کچھ دیر ٹھہر

جھٹ کر لے.....تُو آرام پیا

تُو چھوڑ گیا تو دکھتا ھے

سُونا آنگن.....ھر گام پیا

CLASSICURDUMATERIAL

تُو ھر جائی ھے ازلوں کا

مت دے مجھکو.. الزام پیا

کوئی وید بُلا دے جلدی سے

کیوں دکھتا ھے.. ھر گام پیا

CLASSICURDUMATERIAL

اِس من کا مول نہیں مور کھ

نہ مال دکھا.....نہ دام پیا

"آ۔۔آپ؟"اپنی جانب سے سیکیورٹی سخت کرتے ہوئے،اس کے دھمکی آمیز میسجز کو نظرانداز کرتے ہوئے اس نے کشمالے اور زونا کو اپنے کمرے میں سلانے پہ آمادہ کیا تھا وجہ صرف اس کی مہندی میں کی گئی بات تھی لیکن ابھی کشمالے اور زونا کو مہرو نے بلایا تھا اور اس کے اگلے تین منٹ بعد دروازہ کھٹکنے پہ وہ اس کے کمرے کے سامنے تھا۔

"جی میں یزدان حسن شاہ جو کہتا ہوں اسی پورا کر کے ہی رہتا ہوں۔"
سرد لہجے میں اسے باور کرواتے ہوئے اس نے کمرے میں قدم رکھے تو
ہالے بے ساختہ پیچھے ہوئی۔

"مم۔۔ہالے آرہی ہے۔"اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہنا چاہا لیکن
اس نے اس کے مہندی لگے ڈوپٹے کا پلو تھاما تو وہ سانس روکے اسے
دیکھنے لگی۔

"ہالے نہیں آئے گی بلکہ جس نے وعدہ کیا تھا وہی آیا ہے۔"گہری بے
باک نگاہوں سے اس کے وجود سے نکلتی مہندی، پھولوں اور ابٹن کی
ملی جلی مہک کو گہری سانس لیتے ہوئے خود میں سمونا چاہا۔

"یزدان پ۔۔۔پلیز۔"اس کی بے باک نگاہوں سے گھبراتے ہوئے اس نے رخ موڑنا چاہا تو اس کے سر پہ ٹکا ڈوپٹہ سرکتا اس کی دھڑکنیں بڑھا گیا۔

"بے ایمانی کی سزا ملے گی۔"اس کی پشت پہ لٹکتی چٹیا میں سجے پھولوں کو ہولے ہولے بکھیرتے ہوئے اس نے گھمبیر سرگوشی کی تو اس کا پورا وجود لرز اٹھا۔

"ننن۔۔نو!"اس کی انگلیوں کی سرسراہٹ کمر پہ محسوس کرتے ہی وہ تڑپ کے سیدھی ہوئی اور اس سے فاصلہ بڑھانے کی کوشش کی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں اپنا حق نہیں چھوڑا کرتا ڈیئر سٹ بیگم! کزن اور شوہر ہونے کے ناطے میرا حق ہے کہ میں بھی تمہاری مہندی کی رسم پوری کروں۔" اس کے ڈوپٹے کو ہاتھ پہ لپیٹتے ہوئے اس نے زو معنی لہجے میں کہا تو اس نے التجائیہ نگاہوں سے اسے دیکھا لیکن اس کی نگاہوں سے جھلکتے ٹھاٹھیں مارتے جذبات کے سمندر نے اسے پلکیں جھکانے پہ مجبور کر دیا۔

"مجھے ان آنکھوں کے ذریعے بہکانے کی کبھی کوشش نہ کرنا ورنہ نتائج تمہارے لیے قابل برداشت نہ ہوں گے۔" بے باکی سے کہتے ہوئے اس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑی پلیٹ سے مہندی اٹھائی تو ہالے کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔

"یزدان نو!" اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اس نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ اس کی صدا نظر انداز کیے اس کے گالوں پہ مہندی رگڑنے لگا تو اس نے بوکھلاتے ہوئے پلکیں موند لیں لیکن جیسے ہی اس کا ہاتھ اس کی گردن سے ٹکرایا تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تو وہ جذبات سے مامور شرارتی آنکھوں سے اس کے بدلتے رنگوں کا جائزہ لے رہا تھا ابھی وہ اسی جھٹکے سے نہ سنبھل پائی تھی کہ وہ اس کی گردن پہ جھکا تو وہ تڑپ کے اس کے کرتے کو مٹھیوں میں جھکڑ گئی۔

"ی۔۔یزدان! نن۔۔نہیں کریں۔" اس نے التجا کی لیکن اس کا الٹا اثر ہوا کیونکہ وہ اس کی تھوڑی پہ اپنے ہونٹ ثبت کر چکا تھا۔

"مم۔۔میں آپ سے ناراض ہوں۔"اس نے گویا روکنے کے لیے ٹھوس وجہ ڈھونڈی۔

"وہ میں کل دوڑ کر دوں گا۔"اس نے معنی خیز لہجے میں کہا تو اس کی رنگت دہکنے لگی تو ان رنگوں کو چرانے کے لیے بے اختیار اس کے چہرے پہ جھکا تو اس کی شدت بھری گرفت اس کی سانسوں کے ساتھ پھولوں کو بکھیرتی کمرے کی فضا کو بھی خمار آلود کرتی چلی گئی۔

"مجھے مہندی نہیں لگاؤ گی؟"اس کی سانسوں کو آزادی بخشتے ہوئے اس نے دھیمے پر تپش لہجے میں پوچھا تو وہ خود میں سمٹنے لگی۔

"ن۔۔ نہیں۔"اس نے جلدی سے کہا لیکن اس نے دھیرے سے اپنا رخسار اس کے رخسار کے ساتھ سہلایا تو وہ اس کے بدن میں پھریری سی دوڑ گئی،اس نے بے اختیار اپنے بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹے۔

"یز۔۔یزدان! میرے پ۔۔پھول بکھر گئے۔"اس کے گرد بازو لپیٹے وہ سانسوں کی بحالی پہ خود پہ بکھریں چند پتیوں کو دیکھ کے مدہم آواز میں بولی تو اس کے ہونٹوں پہ بھرپور مسکان بکھر گئی۔

"میرا ارادہ ان پھولوں کی طرح تمہاری سانسوں کو بکھیرنے کا ہے۔" پر تپش لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس کے رخسار سے پھسلتی پتی کی

نرماہٹ کو اپنے نرم گرم ہونٹوں کے لمس سے محسوس کیا تو وہ خود میں سمٹنے لگی۔

"اب۔۔ابھی پلیز چلے جائیں، مالے اور زونا آ کے۔۔۔" اپنی بڑھتی دھڑکنوں اور کمرے کے رومان پرور ماحول سے گھبراتے ہوئے اس نے اس کے ظالم سحر سے نکلنے کی سعی کی لیکن اس پل اس پہ اس کے مہکتے وجود کا سحر طاری تھا وہ ہر شے سے بے نیاز اس کے وجود میں گم ہوا جا رہا تھا۔

"کشمالے اور زونا بہت عقل مند ہیں، وہ جانتی ہیں کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔" اس کی تھوڑی پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے وہ گہری

گھمبیرتا سے گویا ہوا تو اس نے بارِ حیا سے لرزتی پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا۔

"محبت کرنے والی ناراضگی کی پرواہ کیا کرتے ہیں۔" اپنے حواس پہ قابو پاتے ہوئے اس نے مدہم لہجے میں گویا شکوہ کیا تو اس نے دھیان سے اسے دیکھا جو اس کے نام کی مہندی سے خود کو سجائے اس کی بانہوں میں مقید اسی سے شکوہ گو تھی۔

"محبت کرنے والے ناراضگی کو 'محبت' سے ختم کر رہے ہیں نا۔" نرمی کے ساتھ اس کے مہندی لگے رخساروں کو چھوتے ہوئے وہ ان کی ملائمت خود میں سمونے لگا تو ہالے کی دھڑکنیں خود سے لڑنے لگیں۔

"آپ۔۔آپ مجھے بہکانے کی کوشش نہ کریں۔"ہلکی ہلکی سرخ ہوتی آنکھیں اس کے گریبان پہ جمائے اس نے ہلکے سے جھنجھلائے انداز میں اس کے اندازِ قربت اور لمس کی جانب اشارہ کیا تو وہ کھل کے ہنس دیا۔

"سیدھا سیدھا مجھے شیطان کے ساتھ ملا رہی ہو۔"اس نے خفیف سی چوٹ کی تو وہ سٹپٹائی۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا لیکن آپ۔۔آپ نے میری ناراضگی کی پرواہ ہی نہیں کی بلکہ جب بھی آپ سے بات کرتی ہوں تو آپ ایسی ہی حرکتیں کر کے سب بھلا دیتے ہیں۔"وہ جو اباً گروٹھے انداز میں بنا الفاظ پہ غور کیے بولتی چلی گئی تو یزدان نے بمشکل ابلتے قہقہے کو ضبط کیا۔

"کیسی حرکتیں ہالے؟" شرارت سے بولتے ہوئے اس نے اس کی ناک کو ہولے سے چھوا تو اس کی پلکیں لرز اٹھیں۔

"مم۔۔مجھے نہیں پتہ، جائیں یہاں سے۔" اسے رونا آنے لگا کہ وہ کل اک نئی زندگی شروع کرنے سے قبل ہر بات کو رفع دفع کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اپنے سحر سے واقف اسے ہر شے سے بیگانہ کرنا چاہتا تھا۔

"یہاں بیٹھو۔" گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے ہالے کو یونہی حصار میں لیتے ہوئے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جو کچھ ہوا، کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟اس سب کے بارے میں تم جان چکی ہواور رہی بات میری تو میں تم سے شرمندگی کے باعث اس موضوع پہ بات نہیں کر پا رہا تھا۔"اس کے گالوں پہ لگی مہندی ابھی خشک ہوتی بکھر رہی تھی۔

"کیسی شرمندگی؟"وہ چونکی۔

"میں تمہیں یوں اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا، میں نے پارٹنر کو بھی کہا تھا لیکن ان کے تم سے تفصیلی بات کرنے کے باوجود جب تم اپنی ضد پہ اڑی رہی تو ہمیں وہ سنگین سٹیپ لینا پڑا، اگر تمہاری رتی برابر بھی خوشی یرمغان کے ساتھ جڑی ہوتی یا یرمغان تم سے ایسا ریلیشن بنانا چاہتا ہوتا تو شاید میں تمہاری خوشی کے لیے خود کی خوشی

نظر انداز کر جاتا لیکن یر مغان سے شادی کرنے کا فیصلہ تمہاری خوشی نہیں بلکہ تمہارا خوف تھا جس کی وجہ سے ہمیں اپنے ارادے پہ عمل کرنا پڑا، پہلے ارادہ یہی تھا کہ تمہیں بے خبر رکھ کے مینشن میں سب کو اطلاع کر دی جائے لیکن عورتوں کی جذباتیت سے تم واقف ہو انہوں نے وہ رونا مچانا تھا کہ ملازمین کی وجہ سے بات گھر سے باہر نکل سکتی تھی۔" وہ سانس لینے کو رکا تو 'خواتین کی تعریف' پہ اس نے خفگی سے اسے دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

"میں نے جس طرح تم سے نکاح کیا یا تمہارے ساتھ بعد میں روڈ رویہ رکھا اس پہ مجھے آج تک افسوس ہے لیکن خود سوچو اگر اس سمے میں تم سے پرانے یزدان کے روپ میں ملتا تو کیا تم اس سب کو قبول کرتی؟ یا مجھے وہ سب کرنے دیتی؟ نہیں بلکہ تم مجھے مجبور کر دیتی اس لیے میرے روڈ رویے نے تمہیں مجھ سے بد ظن و متنفر کرتے ہوئے

خود کو میرے بارے میں سوچنے پہ مجبور کر دیا اور زہر زہر کا تریاق کرتا چلا گیا، میرے لیے بہت مشکل تھا اپنی محبت و دیوانگی کو چھپا کے ایک چھت تلے تمہارے ساتھ رہنا لیکن میں نے یہ سب کیا اور پھر ایک رات میں ٹوٹ گیا۔" وہ رکا اور ہالے کی آنکھوں سے بہتے آنسو چننے لگا۔

"جب تم نے خودکشی کی کوشش کی، میں اندر تک ہل گیا تھا کہ یہ خود اذیتی کی آخری حد ہوتی ہے تب مجھے اندازہ ہوا کے تم بکھر چکی ہو اور پھر میں نے ہر ارادے کے برخلاف جا کے تمہیں سمیٹنا شروع کیا، میں اور پارٹنر تمہیں ہر بات بتانا چاہتے تھے لیکن ہر لمحے تمہارے خوف اور بداعتمادی نے ہمیں روک دیا مگر پھر بھی میں نے تمہیں تم سے ملانے کی کوشش کی تمہارے ہر خواب میں حقیقت کے رنگ بھرتا چلا گیا مگر مری میں تمہاری بداعتمادی نے پھر سے عرش سے فرش پہ لا پٹخا

تو مجھے افسوس ہوا جس کے باعث میں نے تمہیں حقیقت نہیں بتائی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یزدان حسن شاہ کی محبت ہالے شاہ کے لیے کم پڑ گئی ہے بلکہ یہ تو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی اور اس سمے تمہیں یوں دیکھ کے تو انتہا کو پہنچ چکی ہے۔" اس کے سارے شکوے اور گھتیاں سلجھاتے ہوئے وہ آخر میں پر شوق لہجے میں بولا تو اس کی باتیں پر ملال انداز میں سنتی ہالے گڑ بڑا اٹھی اور بے ساختہ ڈوپٹے کا پلو منہ پہ رگڑنے لگی۔

"یہ میرا رنگ مٹانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے کیا؟" اس کے قریب کھسکتے ہوئے اس نے شرارت سے کہا تو وہ کھسیا سی گئی۔

"یزدان! میں یرم۔۔۔۔۔۔۔"اس نے اس کی باتوں میں جواب میں کچھ کہنا چاہا تو وہ فورا اسے ٹوک گیا۔

"میں ساری باتیں جانتا ہوں کہ میری بیوی کے دل میں کون ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری بیوی مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے۔"محبت بھرے انداز میں کہتے ہوئے اس نے اس کے ماتھے کو اپنے لمس سے مہکایا تو وہ بلش کرنے لگی۔

"مم۔۔مجھے کسی سے محبت نہیں ہے آ۔۔آپ جائیں یہاں۔"وہ تھوڑا پیچھے کو کھسکتی ہوئی بولی لیکن قربت جوں کی توں برقرار تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"نامیں جانتاہوں کہ تمہارے دل پہ میرانام لکھاہے تبھی تونے میرے نام کی مہندی ہاتھوں پہ سجائی ہے۔"اس نے اس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے اپنانام ڈھونڈناچاہاتووہ مٹھیاں بھینچتی ہاتھ کی گرفت سے کھینچتی کسمسائی۔

"نہیں! مہندی سے نام کل ڈھونڈیں گے آپ۔"اس نے لرزتے لہجے پہ قابو پاتے ہوئے ملی ہوئی معلومات اس تک پہنچائی تواس کی آنکھیں دہکنے لگیں،اس نے دھیرے سے ہاتھ بڑھاکے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔

"تمہیں لگتاہے کہ میں کل مہندی میں نام ڈھونڈتے ہوئے وقت برباد کروں گا۔"قدرے اس کی جانب جھکتے ہوئے اس نے ذومعنی

لہجے میں کہا تو اس کا سارا وجود جھنجھنا اٹھا جبکہ مہندی سے سجی ہتھیلیوں سے پسینہ پھوٹنے لگا۔

اپنی کیفیت سے گھبراتے ہوئے اس نے جھٹکے سے اسے پرے کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی لیکن خماری میں ڈوبے یزدان نے فوراً لپک کے اسے تھاما تو وہ واپس اسی کے وجود سے آن ٹکرائی تو اس کی جذبات میں ڈوبی آنکھوں سے نکلتی پرجوش لپک سے اس کا وجود دہکنے لگا۔

وہ دھیرے سے اس کے چہرے پہ جھکا تو اس نے گھبراتے ہوئے اس کی پیش قدمی پہ آنکھیں موند لیں تو اس کی یہ حرکت مقابل کو شہہ دیتی مزید جسارتوں پہ آمادہ کر گئی تو وہ دھیرے دھیرے اپنے نرم گرم لبوں سے اس کے چہرے کے نقوش کی نرماہٹ محسوس کرنے لگا، یہ

CLASSICURDUMATERIAL

جذبات کی طغیانی نجانے کتنی دیر تک جاری رہتی کہ اس کی سرسراتی انگلیوں کا لمس جب اس نے ڈوبتی سانسوں کے ساتھ اپنی گردن پہ محسوس کیا تو آنے والے لمحات کا سوچ کے اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور سرخ چہرے کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھ دیے۔

"پپ۔۔پلیز بس مم۔۔میں پاگل ہو جاوں گی۔"مہندی لگے دونوں ہاتھ اس کے چہرے پہ جمائے اس نے اس کے سینے میں چہرے چھپاتے ہوئے لرزتے لہجے اور پاگل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ جواب دیا تو یزدان نے اپنے بے لگام جذبات پہ قابو پاتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو دھیرے سے چومتے ہوئے اپنے چہرے سے ہٹایا اور ایک گہری نگاہ اس کے سینے میں چھپے سر پہ ڈالی۔

"ٹھیک ہے جانم لیکن کل کوئی بس نہ ہو گی کہ تمہیں میرے جذبات سے شدت سے پاگل ہونا پڑے گا۔" پر شدت لہجے میں کہتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے سر پہ ہونٹ رکھے اور اس کا سر سے سرکتا ڈوپٹہ کندھوں سے اٹھایا اور اس کے گرد پھیلاتے ہوئے اس کے سرخ چہرے جو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کی قربت، اس کے لمس اور اس کی باتوں سے بے حال وہ بیڈ پہ بیٹھتی گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

"اتنے پیسے لگا کہ مہندی کا فنکشن ارینج کروانے کی بجائے اگر ایسی ایک گھنٹے کی ملاقات کروادی جائے تو دلہن رنگوں اور مہندی سے رنگی ملے گی۔" وہ نجانے کب تک اس مدہوش احساس میں ڈوبی رہتی کہ محرم کی شرارتی آواز پہ اس نے جھٹکے سے اسے دیکھا جو شرارتی انداز میں مسلے ہوئے پھول، اس کے وجود پہ لگی مہندی اور اس کی بکھری حالت

ملاحظہ کرتی آنکھیں پٹپٹا رہی تھی،اس کی شریر آنکھوں سے گھبراتے ہوئے وہ اٹھی اور بھاگتے ہوئے واشروم میں جا گھسی جبکہ محرم کے بلند قہقہے نے اس کا تعاقب کیا۔

"خان! تمہیں اپنی مہندی کی رات یاد آرہی ہے؟" ویر سے زینی کو بلوانے کے باوجود جب وہ کمرے میں آنے کی بجائے علیزے کی طرف چلی گئی تو وہ برے برے منہ بناتا خان اور جہان کے پاس بیٹھ گیا۔

"بچوں کی شادی پہ مجھے اپنی شادی کیوں یاد آنے لگی؟" اس نے الٹا اس سے استفسار کیا۔

"آہا! کیا دن تھے وہ بھی، ہماری بھی مہندی ہوئی تھی، میں بھی زینی سے ملنے چوری اس کے کمرے میں گیا، پھر ہماری شادی ہوئی اور وہ مجھے بہت سارا وقت اور پیار دیتی تھی لیکن حق ہاہ وہ زمانے تو اب جیسے خواب ہی ہو گئے ہیں۔" خان کے سوال کو سرے سے نظر انداز کیے اس نے اپنا ہی دکھڑا رویا تو جہان نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی اس عمر میں ایسی لوفرانہ حرکتیں کرتے ہوئے؟" جہان کے طنز پہ وہ تڑپ اٹھا۔

"بھیجوں علیزے بھابھی کو چار دن کے لیے ان کے میکے؟ پھر بپھرے سانڈ کی طرح کون غراتا پھرے گا اس عمر میں؟" اس نے جوابی وار کیا تو خان بے ساختہ مسکرا اٹھا۔

"معاویہ سر! سر نے لوفرانہ حرکتوں کی بابت استفسار کیا ہے جبکہ سر کی حرکتیں تو ہرگز ایسی نہیں ہوتیں۔" خان نے معاویہ کو آگ لگائی۔

"برسوں بیت گئے لیکن تمہاری سوتنوں کی طرح آگ لگانے والی عادت نہ گئی۔" معاویہ جل کے بولا تو جہان کو ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی آ گئی جسے دیکھ کے وہ پھیل گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دیکھو جے ! تمہیں نہیں پتہ، علیزے بھابھی بہت پیاری لگ رہی ہیں اور مہرو تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے اور اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنی بیویوں کی تعریف کر سکو تو میری بیوی کو اپنی بیویوں کے چنگل سے آزاد کرواد و خدا کے لیے۔" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے خوشامدی لہجے میں بولا تو جہان کو اس پہ ترس آ ہی گیا۔

اس نے پاس پڑا انٹر کام بجایا۔

"علیزے ! زینی کو اس کے روم میں بھیجیے جلدی۔" اس نے میسج پہنچاتے ہوئے معاویہ کو دیکھا جو فوراً خوشی سے اس کے ساتھ لپٹ گیا۔

"میں نے تمہاری بیوی کو اس لیے نہیں بلوایا کہ تم پھر بھی میرے ساتھ ہی چپکتے ہوئے اپنی خواہشات پوری کرو۔" جہان کے ٹھنڈے ٹھار طنز پہ اس نے کھسیاتے ہوئے اسے پرے دھکیلا۔

"تم میری محبت کے قابل ہی نہیں ہو، تمہیں یہی تمہاری پہلی محبوبہ ہی سوٹ کرتی ہے۔" وہ جلے کٹے انداز میں کہتا خان کی جانب اشارہ کرنے لگا۔

"معاویہ سر! یہ آپ کی پرانی ہے کہ اپنی بے عزتی کو آپ میرے نام سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" خان کے جواباً سادگی سے کہنے پہ جہان کا بلند قہقہہ معاویہ کو سلگا گیا۔

"آپ کو شرم نہیں آتی اس عمر میں میرے نام کا واویلا مچاتے ہوئے؟" کمرے میں آتے ہی زینی نے کڑے تیوروں سے استفسار کیا کہ علیزے اور مہرو نے چھیڑ چھیڑ کے اس کا ناک میں دم کر دیا تھا۔

"کیوں یہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ بڑھتی عمر کے ساتھ محبت کم ہو جاتی ہے؟" وہ بھی جواباً اسی انداز میں بولا تو زینی لاجواب سی ہونے لگی۔

"میری محبت تم سے کبھی کم نہیں ہو نہیں بیگم جان! میں زندگی میں آنے والے ہر لمحے، ہر پل کو تمہاری قربت اور تمہاری سنگت میں

گزارنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ چاہے جتنا بھی عرصہ کیوں نہ بیت جائے، چاہے ہماری گود میں ننھے پوتے پوتیاں ہی کیوں نہ آ جائیں، ہم یونہی ایک دوسرے کے سنگ ایک دوسرے رنگ رنگے رہیں اس لیے خبردار جو آئندہ تم نے میرا ٹائم کسی کو دیکھنے کی غلطی کی۔" شدت سے کہتے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح اپنے جذبات کے اظہار میں بے باکی اور صاف گوئی کا مظاہرہ کرتا جھینپنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

اور یہ سچ تھا کہ گزرتے وقت نے زینی کو ایک پل بھی محسوس نہ ہونے دیا تھا کہ معاویہ حسن کی محبت اس کے لیے کم ہو گئی تھی بلکہ وہ اول روز کی طرح نکھری ہمیشہ اسے بوکھلا دیا کرتی تھی۔

"آپ کو آواز نہیں آ رہی کیا؟" لویزا نے جھنجھلاتے ہوئے ویر سے کہا جو اپنی بے باک جسارتوں سے اس کا سراپا الجھا چکا تھا۔

"مجھے اس وقت صرف آپ کی دھڑکنوں میں گونجتا اپنا نام سنائی دے رہا ہے۔" وہ خمار آلود لہجے میں بولتا ہوا اس کے دل کے مقام پہ جھکا تو لویزا کا پورا وجود لڑکھڑا اٹھا، اس نے بے اختیار بایاں ہاتھ اس کے کندھے پہ رکھا۔

"شش۔۔ شاہ ویر! دد۔۔ دستک میرا مطلب دروازہ پہ دستک۔" اس کے پرتپش لمس سے گھبراتی وہ کانپتے ہوئے لہجے میں اسے مسلسل بجتے دروازے کی جانب متوجہ کرنے لگی تو اس نے سر اٹھا کہ اس کے

چہرے کی جانب دیکھا جس پہ بکھرے شرم وحیا کے رنگ انوکھا سا تاثر دے رہے تھے۔

"اسے شرم کی سرخی سمجھوں یا غصے کی؟" اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے اس کے سرخ چہرے پہ انگلی پھیری تو اس کی منمانی اور بڑھتی دھڑکنوں سے پاگل ہوتی وہ بے اختیار بول اٹھی۔

"اپنی حرکتیں دیکھ کے سوچ لیں آپ۔" اس کے جواب پہ ویر نے محظوظ کن انداز میں اسے دیکھا اور اس کے چہرے پہ جھکا تو لویزا نے جلدی سے ہاتھ اس کے ہونٹوں پہ رکھا تو اس کی چوڑیاں کھنک اٹھیں۔

مجھے لگتا ہے کہ ہم پکڑیں جائیں گے

ہائے یہ تمہاری چوڑیوں کی کھنکتی آواز

اس کے ہاتھ کو لمس سے مہکاتے ہوئے اس نے ذو معنی لہجے میں کہا تو وہ بلش کرنے لگی، اسی لمحے دروازہ زور زور سے بجایا جانے لگا۔

"لویزا! خدا کے لیے اپنے شوہر کو ہوش کی کوئی بوٹی سنگھاو میں اس سے زیادہ دیر کمرہ بدر نہیں رہ سکتی باقی کی کسر کل پوری کر لینا تم

لوگ۔" محرم کی جھنجھلائی آواز پہ لویزا پہ گھڑوں پانی پڑ گیا اس نے جھٹکے سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

"پلیز جائیں نا اب۔" اس کی بے باک نگاہوں اور ارادوں سے گھبراتے ہوئے اس نے التجائیہ انداز میں کہا تو وہ اس کے ماتھے کو ہولے سے چھوتے ہوئے سرگوشی کرتا باہر نکل گیا۔

"نئی زندگی کی ابھرتی صبح مبارک۔" اس کی سرگوشی کی بازگشت میں ڈوبی وہ اس کی پرجوش قربت کے احساس سے گھبراتی بیڈ پہ بیٹھتی گہرے سانس لیتی اس احساس کو زائل کرنے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کہاں تو تم شادی کے لیے تیار نہ تھی اور اب یہ حال ہے کہ شوہر پانچ منٹ کی ملاقات کرنے آیا تھا گھنٹہ لگا کے گیا ہے اور محترمہ ان کے ساتھ خوشگوار گپیں ہانک رہی ہے۔" محرم نے آتے ہی اسے بلا جھجک لتاڑنا شروع کیا تو وہ کھسیا سی گئی۔

"گپیں نہیں تھی ہانک رہی میں۔" وہ خفگی سے بولتی مسلے ہوئے گجرے ہاتھوں سے اتارنے لگی۔

"اچھا مطلب گھنٹہ ڈیڑھ صرف اور صرف۔۔۔۔۔" محرم آنکھیں گھماتی ہوئی جس انداز میں بولی لویزا بری طرح سٹپٹا اٹھی۔

"شرم کریں، میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" وہ جھینپے سے انداز میں بولی تو اس کے چہرے پہ بکھری حیا کی لالی دیکھ کے وہ کھلکھلا اٹھی۔

"ادھر وہ ہالے بیچاری ہے اس کی حالت دیکھنے والی تھی ابھی۔" محرم نے ہالے کی حالت یاد کرتے ہوئے کہا تو لویزا مسکرا دی۔

"اس کا میاں تو ہے ہی انتہا درجے کا بدتمیز انسان۔" لویزا پر تاسف انداز میں بولی تو ہنستی ہوئی اس کی جیولری اتارنے میں اس کی مدد کرنے لگی۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے ؟"صوفے پہ اس کے قریب اس کے حصار میں مقید بیٹھے اس نے اس کے کوٹ کے بٹن کو چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

"سو باتیں پوچھیے۔"اس نے محبت سے اس کے بال سہلاتے ہوئے جواب دیا تو اس کے بال بکھر کے چہرے پہ آئے تو وہ ہلکی سی جھنجھلائی۔

"اب پتہ نہیں آپ کو ان بالوں میں کیا نظر آتا ہے ؟اس عمر میں کھلے بالوں کے ساتھ پھرتی اچھی لگتی ہوں کیا؟"وہ خفگی سے بولی کہ بالوں سے دیوانگی اس کی ابھی بھی جوں کی توں قائم تھی اور ان کو بندھے ہوئے دیکھنا اس کے ناقابل برداشت تھا۔

"ان بالوں میں دل دھڑکتا ہے میرا۔" شدت سے کہتے ہوئے وہ ہاتھ میں بال لیتے ہوئے انہیں ہولے سے محسوس کرنے لگا۔

"محبت کی کوئی عمر نہیں ہوتی، میرا اور آپ کا تعلق تاعمر کے لیے ہے اور میں جب جب آپ کو دیکھوں گا, دل اتنی ہی شدت سے دھڑکے گا۔" اس کے بھاری لہجے میں محبت رقص کر رہی تھی جبکہ اس کی بات سن کے علیزے ہولے سے مسکراتی ہوئی اس کے شانے پہ سر رکھ گئی۔

"آپ ہالے سے کیوں نہیں مل رہے ان دنوں؟" علیزے نے آہستگی سے استفسار کیا تو جہان کے چہرے پہ سنجیدگی سی پھیل گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ کو ایسا کیو نکر محسوس ہوا؟" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو علیزے نے شانے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔

"آپ مجھے پاگل سمجھتے ہیں؟" اس نے شاکی انداز میں پوچھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

"پاگل آپ نہیں ہیں لیکن مجھے پاگل کر رہی ہیں۔" اس کا اشارہ ان کے اندازِ قربت کی طرف تھا جسے محسوس کر کے وہ جھینپ اٹھی لیکن اسی طرح بیٹھی رہی۔

"بتائیں نا؟" علیزے نے اصرار کیا تو گہری سانس لے کے رہ گیا۔

"میں ہالے سے چھپ نہیں رہا لیکن ان لمحوں میں اس کا سامنا کرنے کی ہمت خود میں نہیں پا رہا کہ مجھے پتہ ہے اس کے سامنے اگر میں گیا تو ہمت ٹوٹ جائے گی۔" وہ بھاری لہجے میں بولا تو علیزے کی پلکیں بھیگنے لگیں۔

"ہالے مجھے سب بچوں سے بڑھ کے عزیز ہے وہ ہمارے پیار کی نشانی ہے، مجھے 'علیزے حیدر شاہ' کا پرتو ہے اور اس کے پرائے ہونے کا احساس مجھے اس کے سامنے نہیں آنے دیتا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ وہ میری نظروں کے سامنے رہیں گی مگر پھر بھی اب اس پہ کسی کا حق ہم سے بھی زیادہ ہو گا۔" جہان کے سنجیدہ لہجے میں گہرا دکھ ہلکورے لے رہا تھا جو ہر اس باپ کے لہجے میں اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت اپنے حصار میں رکھتا تھا۔

"یہ سب تو قدرت کا نظام ہے، آپ بھی تو مجھے سب سے چرا کے لے آئے تھے نا؟" اس کے دکھی چہرے کو دیکھتے ہوئے علیزے نے بھرائے ہوئے لہجے میں بولتے ہوئے اس کی دھیان بھٹانے کی کوشش کی۔

"اور کل کوئی ہماری بیٹی چرانے آرہا ہے۔" شدتِ ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جبکہ اس کی بات پہ علیزے سر ہلاتی بھیگی آنکھیں صاف کرنے لگی کہ دروازے پہ دستک کے ساتھ معاویہ کی چنگاڑتی آواز نے ہمیشہ کی طرح ان کا مومنٹ بگاڑ دیا تھا۔

نئی چمکدار صبح کا آغاز ہو چکا تھا، ہزاروں امیدیں اور نئی امنگیں دل میں بھرنے کو سورج 'شاہ مینشن' پہ اپنی کرنیں بکھیر رہا تھا۔

ایک ہنگامی صبح کا آغاز ہوتے ہی مینشن کے بڑے سے ڈائینگ روم میں اس وقت سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے، بڑے سب ناشتہ کر چکے تھے جبکہ اب نوجوان پارٹی ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ گپیں ہانکنے میں بھی مصروف تھی اس بات سے بے نیاز کے انہیں ناشتہ سرو کرتی ان کی مائیں مسلسل جلدی ناشتے کا حکم دے رہی تھیں کہ آج 'رخصتی' کا فنکشن ہونے کی وجہ سے بے پناہ مصروفیت تھی۔

"ایک بات تو بتائیں سب؟" یرمغان نے پراٹھے کا نوالہ نگلتے ہوئے سب کو مشترکہ مخاطب کیا۔

"جی فرمائیں۔" مون نے ناشتے پہ ہاتھ صاف کرتے ہوئے جواب دیا جبکہ باقی سب نے یہ تکلف بھی نہ کیا۔

"مجھے یہ بتاو کہ ہمارے نکاح پہ کسی کو شک وشبہہ ہے؟" اس نے دونوں ہاتھ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بلند آواز میں سب سے کہا تو کچھ ناشتے سے ہاتھ روکتے ہوئے اسے دیکھنے لگے جبکہ کچھ نے اپنا کام جاری رکھا۔

"شک وشبہہ ہم کیسے کر سکتے ہیں لیکن اگر تم لوگوں کو شک وشبہہ ہے تو یہ قاضی کا قصور ہے؟" وریدنے کندھے اچکا کے کہا تو پاس بیٹھے آریز نے زور سے دھمو کا کندھے پہ رسید کیا تو وہ 'ہائے' کر کے رہ گیا۔

"بھئی جب ہمارا بھی اصلی والا ہی نکاح ہوا ہے تو ہم سے ہماری بیویوں۔۔۔۔۔" یرمغان کا احتجاجی بیان ابھی جاری ہی تھا ہال میں داخل ہوتے یزدان نے سکون سے اس کی بات اچکی۔

"بیویاں نہیں منکوحیں۔" یزدان کی درستگی پہ یرمغان نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورا۔

"جی ہماری 'منکوحوں' کو ہم سے کیوں چھپایا ہوا ہے جبکہ کچھ لوگوں نے تو شرم اس قدر بیچ رکھی ہے کہ نکاح سے پہلے ہی ہونے والی 'منکوح' کو نگر نگر لیے پھرتے رہے ہیں۔" اس نے یزدان کو طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے لفظ چبا چبا کے ادا کیے تو یزدان کھل کے ہنستا کندھے اچکا کے کرسی پہ بیٹھ گیا۔

"یہ قسمت قسمت کی بات ہے برادر، تمہاری مسز کو تمہاری شکل پسند نہ ہو گی رائیٹ زونا؟" یزدان کو زونا کو جس انداز میں مخاطب کیا زونا کی ہنسی نکل گئی جبکہ یرمغان بھنا اٹھی۔

"یہ تمہاری زونا میڈم نے دو دن پہلے میری شکل نہیں دیکھی تھی؟" یرمغان نے زونا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"خیر میڈم تو یہ تمہاری ہے لیکن بچی نے سمجھا تھا کہ جس طرح میں بہت پیارا ہوں ویسے ہی میرا بھائی بھی پیارا ہو گا لیکن نکاح کے وقت اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اس لیے وہ صدمے میں ہے۔" دانت نکوس کے بولتا وہ معاویہ کی کاپی لگ رہا تھا جبکہ یرمغان سلگتا ہوا زونا اور یزدان کو

دیکھے جارہا تھا کیونکہ دونوں کے دانت اسے سخت برے لگ رہے تھے۔

"اتنا اترا و مت تم، تمہاری بیوی نے بھی کل تمہاری کٹنگ دیکھ کے ہی تمہارے ساتھ رخصتی کی حامی بھری تھی۔" ویر نے بہت ہی سنجیدگی سے ٹکڑا لگایا تو یزدان کی مسکراہٹ فوراً رفو چکر ہوئی۔

"تم ہمیشہ 'سالوں' والی ہی کیوں کرتے ہو؟" یزدان نے چڑ کے پوچھتے ہوئے اپنے خوبصورت ہیئر کٹ ہوئے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

"رشتے کا بھی لحاظ رکھنا ہے۔" ویر کا اطمینان قابلِ دید تھا۔

"یہ 'سالا بہنوئی' کی جنگ شروع کرنے سے پہلے ہماری التجا پہ غور و فکر کریں۔" آریز نے بات کو پہلے موضوع کی جانب موڑا۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گا اگر میری 'سالی' سے ملنے کی بات بھی کی تو۔" آریز کی بات سن کے یزدان غرا کے بولا تو سب نے چونک کے اسے دیکھا جبکہ ویر نے ایک سپاٹ نگاہ اس پہ ڈالی جو نئے ڈرامے کے انتظار میں تھا جبکہ کشمالے کے دل میں گدگدی سی ہونے لگی کہ وہ یزدان کے جواب کو جانتی تھی۔

"وہ کس خوشی میں؟" آریز نے ناک چڑھا کے پوچھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیونکہ میری لٹل فرینڈ بہت معصوم ہے اور دوست ہونے کے ناطے میرا فرض ہے کہ میں اسے 'تم' جیسے 'جن' سے محفوظ رکھوں۔" اس نے سکون سے 'خوشی' کی وجہ بتائی تو آریز کا خون کھول اٹھا۔

"چچا قید و کا تھرڈ کلاس سیکوئل لگ رہے ہو تم یوں اور خود جیت کے سنی دیول کی طرح سانڈ بنے ایک معصوم پہ جبر کرتے رہے اور یہاں تمہارا بھائی چارہ جاگ رہا ہے۔" آریز نے اس کی مٹی پلید کرنے کی انتہائی حد تک کوشش کی۔

"ایکچوئلی تم لوگوں کی 'معصوم لڑکی' کو سنی دیول بہت پسند ہے تو اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رائیٹ ویرو؟" کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ ویر کی کرسی کی پشت پہ ٹکائے اور ہلکا سا اس

کی جانب جھکتے ہوئے ویر سے جس انداز میں مستفسر ہوا اس کی ہنسی نکل گئی تو وہ سرشار سا گنگنا تا ہال سے نکلنے لگا کہ وہ شدت سے 'معصوم لڑکی' کو دیکھنا چاہتا تھا جو صبح سے غائب تھی۔

"تم دونوں کپلز پہ ترس کھا کے رات رخصتی کے بعد لانگ ڈرائیو کا فری موقع میری طرف سے گفٹ، پارٹنر سے اجازت میں لے چکا ہوں۔" ہال سے نکلتے ہوئے اس نے بلند آواز میں ہانک لگائی تو سب کے چہروں پہ مسکان پھیل گئی۔

"تم ویر سے کیا کھسر پھسر کر رہے تھے ؟" وہ مہرو سے اپنی جیولری کا پوچھنے زینی کے کمرے میں جا رہی تھی جب دروازے کے قریب پہنچتے ہی اسے معاویہ کی متجسس آواز سنائی دی تو وہ وہیں رک گئی۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اپنے بیٹے سے بات کرنے کے بعد مجھے تمہیں رپورٹ درج کروانی ہوتی ہے۔" جہان نے ٹھنڈے لہجے میں طنز کرتے ہوئے اس کی سائیڈ سے نکلنا چاہا۔

"جے !اب تم مجھ سے باتیں چھپایا کرو گے ؟" وہ چہرے پہ مسکینیت طاری کرتا ٹھنک کے بولا تو جہان کے چہرے پہ ناگواری پھیلی۔

"یہ ٹیپیکل بیویوں والی حرکتیں کرتے ہوئے سخت زہر لگتے ہو تم مجھے۔" جہان نے سخت لہجے میں لتاڑا تو وہ کھسیا سا گیا۔

"میں بھابھی کو بتاوں گا کہ تم نے انہیں ٹیپیکل بیوی کہا ہے۔" اس نے فوراً بے عزتی کا بدلہ لینا چاہا۔

"بصدِ شوق اگر وہ یقین کر لیں تو۔" جہان نے پر سکون انداز میں کہتے ہوئے قدم آگے کو بڑھائے۔

"ویر کو کہاں بھیج رہے ہو تم جے؟" عقب سے آتی اس کی یکلخت سنجیدہ آواز پہ وہ رکا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کہیں نہیں بھیج رہا ہوں، تم جلدی سے بینکوئیٹ پہنچو اور میرے واپس آنے تک سب کچھ تیار کروانشاءاللہ شام چھ بجے سب بینکویٹ موجود ہوں گے۔" جہان نے سنجیدگی سے اسے ہدایات دیں تو معاویہ نے بغور اسے دیکھا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی اسے شادی کے فوراً بعد ہی مشن پہ بھیجنے کا آرڈر دیتے ہوئے؟" معاویہ نے برافروختہ انداز اپنایا۔

"جاب ہے یہ اس کا اور یہ اس کا فرض ہے کہ جاب اس کے ہر رشتے، ہر جذبے سے مقدم ہونی چاہیے۔" جہان نے فہمائشی انداز میں اسے گھورا تو معاویہ ہلکا سا شرمندہ ہو گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دانی کو کیوں نہیں بھیج رہے؟" معاویہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"کیونکہ آرڈرویر کے لیے تھے اس لیے۔" اب کے جہان نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے اس کی آنکھوں میں سرد مہری سے جھانکا تو معاویہ کے سوال وہیں دم توڑتے چلے گئے جبکہ کمرے کے باہر کھڑی لویزا کے روم روم میں بے چینی سی پھیل گئی اور پھر اپنی بے چین طبیعت کے باعث وہ ادھر ادھر دیکھتی اوپری پورشن کی جانب بڑھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی جبکہ باقی سب نیچے ادھر ادھر ہڑبونگ مچاتے بارات کے لیے تیار ہو رہے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ تم لوگوں کی ایسی کون سی تیاریاں ہیں جو ایک مہینے کے بعد بھی مکمل نہیں ہوئیں اور آج بھی آپ لوگ کبھی جیولری ڈھونڈ رہی ہو، ادھر کسی کو جراب نہیں مل رہی تو کسی کو ٹائی، لگ رہا ہے کہ یہ 'شاہ میشن' کے ہی مکین ہیں؟" مسز زاراان سب کی ہڈ حرامی اور مسلسل باتوں سے تنگ آتیں تادیبی لہجے میں بولیں۔

"یہاں 'سکندر ولا اور خان ولا' کے بھی مکین ہیں نا اس لیے آپ کو نہیں لگ رہا ہو گا گرینی۔" روحان نے سنجیدگی سے تبصرہ کیا تو انہوں نے گھور کے اسے دیکھا۔

"پانچ بجے تک مجھے ہر شخص پورٹیکو میں چاہیے اور یہ لویزا اور ہالے کدھر ہیں؟" انہیں دلہنوں کی کمی شدت سے محسوس ہوئی۔

"وہ اپنی چیزیں سمیٹ رہی ہیں۔" آیت نے جلدی سے کہا۔

"انہیں جلدی سے تیار کروائیں، میں موحد کو کہتی ہوں پارلر تک چھوڑ آتا ہے وہ ادھر سے ہی وہ ہال میں پہنچیں گی۔" انہوں نے ہدایت دی اور علیزے کے بابت استفسار کیا۔

"جہان لالے کو ایمرجنسی میں کہیں جانا پڑا ہے ابھی وہ ان کی تیاری کروا رہی تھیں۔" لاریب نے اطلاع دی تو وہ سر ہلاتی ادھر سے چلی گئیں تو آیت اور لاریب سب کو تیار ہونے پہ مجبور کرتیں کمروں میں بھیجنے لگیں۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا بائیں جانب بڑھا اور ایک امید کے تحت 'جہان' کے کمرے کی طرف گیا اور جیسے ہی اس نے دروازے پہ ہاتھ رکھا، اندر سے دروازہ بہت عجلت میں کھولتے ہوئے وہ بہت زور سے اس کے ساتھ ٹکرائی اور اس زوردار تصادم پہ وہ بے توازن ہوتی پیچھے کو گرنے لگی تھی کہ اس کے مضبوط ہاتھوں نے اسے سرعت سے سنبھالا۔

"ٹھیک ہو تم؟" ایک ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے دوسرا ہاتھ اس کے بازو پہ رکھے اپنی سانسوں کو بحال کرنے کی کوشش میں تھی جب اس

کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اس نے کرنٹ کھاتے ہوئے چہرہ اوپر اٹھایا تو ہونق رہ گئی۔

"آپ؟" اس نے جلدی سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے فاصلہ بڑھایا اور نے ساختہ کندھوں پہ رکھا ڈوپٹے کا سرا سر پہ پھیلا لیا تو یزدان نے ساختہ مسکرا اٹھا۔

"ہاں میں، بہت شدت سے دل چاہ رہا تھا کہ تمہیں دیکھوں اور تم یوں مجھ سے آن ملی۔" وہ مسکراتے ہوئے حلاوت آمیز لہجے میں بولا تو اس کے چہرے پہ سرخی پھیلی۔

"پپ۔۔۔ پیچھے ہٹیں مجھے جانا ہے۔" وہ جلدی سے بولی کہ اس وقت انہیں کوئی یوں سرِ راہ گپیں ہانکتے ہوئے دیکھ لیتا تو ان کی واٹ لگ جانی تھی کہ کچھ دیر بعد رخصتی تھی اور وہ اسے لیے کھڑا تھا۔

"پہلے مل تو لیں پھر چلی جانا۔" اس نے شریر لہجے میں کہتے ہوئے ہاتھ اس کی جانب بڑھائے تو ہالے کے ہاتھ میں دبے موبائل پہ زینی کی کال آنے لگی تو دونوں ٹھٹھکے۔

"السلام علیکم! جی پھپھو۔" اس نے جلدی سے کال پک کرتے ہوئے موبائل کان سے لگایا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"پھپھو وہ مم۔۔۔میں۔۔۔۔"وہ زینی کے سوال کا جواب دینے کی کوشش میں تھی لیکن یزدان کے ہاتھ کی شوخ جسارت کے باعث اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل لرز اٹھا جبکہ الفاظ لبوں پہ دم توڑنے لگے۔

"مم۔۔۔۔میں آرہی ہوں پھپھو۔"اس کا دل چاہا وہ زینی کو اس کے بیٹے کے کرتوت بتائے جو اسے یوں روکے اس کی دھڑکنوں پہ اجارہ داری کرنے کی کوشش میں تھا۔

"پیچھے ہوں، پھپھو پپ۔۔پارلر جانے کے لیے بلا رہی ہیں۔"اس نے اس کی بائیں جانب سے نکلنا چاہا۔

"پہلے پھپھو کے بیٹے کی فرمائش پوری کرو پھر چلی جانا پھپھو کے پاس۔"اس نے بھاری لہجے میں کہتے ہوئے اسے اپنے حصار میں سمیٹنا چاہاتو وہ تڑپ اٹھی۔

"کل اتنی دیر ملی تو تھی میرا مطلب کہ۔۔۔۔"وہ جلدی سے بولی لیکن پھر اپنی بات کا احساس ہوتے ہی اس نے زبان دانتوں تلے دبائی اور اس کی جانب دیکھنا چاہاتو اس کی آنکھیں پھیل سی گئیں۔

"بابا!"اس کے لہجے کی سراسیمگی پہ یزدان نے بے ساختہ مڑ کے دیکھا تو ہالے بجلی کی سی تیزی سے اس کی سائیڈ سے نکلتی فاصلہ برقرار کرتی مسکرا اٹھی۔

"ابھی انتظار کیجیے، ہر بار آپ کی نہیں چلتی صاحب۔" دلکش حجاب آمیز لہجے میں بولتی وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

"میری کنگڈم میں دل اور حوصلہ مضبوط کر کے قدم رکھیے گا اب محترمہ کیونکہ اس دھوکہ دہی کی خوبصورت سزا منتظر ہے تمہاری۔" اس کی بھاری آواز نے اس کا پیچھا کیا تو اس کے چہرے پہ دھنک آمیز رنگ بکھرتے چلے گئے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اب یہ لاٹ صاحب اپنے ضروری پیپرز کہاں سنبھال کے رکھتے ہیں؟"اس کی الماری کھولے وہ سارے خفیہ درازوں کو کھولنے کی کوشش کرتی بڑبڑا رہی تھی۔

"اور سب کو لگتا ہے وہ کھڑوس مجھ سے محبت کرتے ہیں حالانکہ ان کے ایک بھی سیکرٹ لاک کا مجھے نہیں پتہ۔"خوش قسمتی سے کھلا دراز ملنے پہ فائلز کو الٹ پلٹ کرتی وہ اکیلی بڑبڑاتی ساتھ ساتھ گھڑی پہ بھی نگاہ ڈال رہی تھی۔

کچھ یاد آنے پہ وہ وہ بیڈ سائیڈ ٹیبل کی جانب بڑھی اور ایک جھٹکے سے اس کا ڈرا کھینچا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" سخت آواز پہ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا، اس وقت اسے ڈرامیں پڑا وہ سفید پیپر بھی نہیں دکھ رہا تھا جس کے لیے اس نے اتنی جدوجہد کی تھی۔

"میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس طرح سے کون سی واردات ہو رہی ہے یہاں؟" ویر کی سپاٹ آواز پھوگونجی تو لویزا نے ایک لمبی سی سانس لیتے ہوئے خود کو ہمت دلائی اور بمشکل رخ موڑتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو خاصے رف ٹف حلیے میں کھڑا بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

"اوہ آپ؟" چہرے پہ بشاشت طاری کرتے ہوئے اس نے یوں پوچھا جیسے پہچانا ہی اب ہو۔

"کیوں آپ کو توقع نہیں تھی میرے آنے کی؟"اس کے لاپرواہ سراپے پہ تنقیدی نگاہ ڈالتے ہوئے اس نے دو قدم آگے بڑھائے تو لویزا کے دماغ کی چولیں ہلیں اور اسے موقع کی نزاکت کا اندازہ ہوا تو اس کی دھڑکنیں سست پڑیں۔

"نن۔۔ نہیں آپ کا کمرہ ہے آپ۔۔۔ آپ ضرور آئیں، مم۔۔ میرا دراصل وہ۔۔ ہاں میرا کل ایک جھمکا کھو گیا تھا میں وہ ڈھونڈ رہی تھی۔"اس نے اپنے تئیں جلدی سے اس کے کمرے میں آنے کی وضاحت پیش کی کیونکہ اس وقت اسے کسی بھی طرح اس کے کمرے سے نکلنا تھا کہ اس وقت اگر وہ اسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے تو وہ کبھی بھی ہال وقت پہ نہیں پہنچ سکتے تھے۔

"آپ کا جھمکا میری وارڈروب کے ڈراز میں؟" ویر نے جس انداز میں کمرے پہ نگاہ دوڑاتے ہوئے پوچھا وہ شرمندگی سے سر جھکاتی ہتھیلیاں مسل کے رہ گئی۔

"چیک کرنے میں کیا حرج تھا۔" وہ بمشکل مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تو ویر نے نرمی سے اس کی کلائی تھامی تو لویزا کے دھڑکنوں نے لے بدلی۔

"چیکنگ مکمل کر لیجیے۔" اس نے نرمی سے کہا تو وہ خفت زدہ سی ہو گئی۔

"نن۔ نہیں مجھے یاد آ گیا کہ جھمکا شاید ہالے کے روم میں ہے۔" وہ بات بناتی ہوئی بولی۔

"جس کام کی چیکنگ کے لیے آئی ہیں وہ مکمل کر لیں۔" ویر کی سنجیدگی پہ وہ گڑبڑائی۔

"جس پیپر کی تلاش نے آپ کو آج اس وقت یہاں آنے پہ مجبور کیا ہے اس میں صرف اتنا لکھا ہے کہ مجھے آج سے ٹھیک چار دن کے بعد 'اٹلی' جانا ہے ایک کام کو مکمل کرنے کے لیے۔" اس کی گڑبڑاہٹ دیکھتے ہوئے ویر نے اسی انداز میں تفصیل سنائی تو نجانے کیوں لویزا کے دل کو دھکا سا لگا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ اکیلے جا رہے ہیں؟" اس کے لہجے میں اک نامعلوم سا خوف ہلکورے لینے لگا جبکہ ایک ہاتھ ہنوز اس کی مضبوط گرفت میں مقید تھا۔

"نہیں آپ کی دعائیں اور آپ کے ساتھ گزرے خوشگوار وقت کی یادیں لے کر جاوں گا نا ساتھ۔" محبت و شدت سے کہتے ہوئے اس نے اس کے ہاتھ کی پشت سہلائی تو نجانے کیوں اس کا دل اس قدر گداز ہونے لگا کہ وہ اس کے کندھے سے لگتی چھکوں پھکوں رونے لگی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"مم۔مجھے بھی آپ کے ساتھ ہی جانا ہے۔"اس کے بازو کو زور سے دبوچتے ہوئے اس نے بھرائی آواز میں کہا تو ویر کے چہرے پہ ایک چمک سی دوڑ گئی۔

"مجھے 'لویزا شاہ ویر حیدر شاہ' کا نڈر روپ بہت پسند ہے کیونکہ یہ 'شاہ ویر حیدر شاہ' کی طاقت ہے اس لیے ہمیشہ اس طاقت کو قائم رکھیے گا۔"اس کے ڈھیلی سی چٹیا سے نکلے بالوں کو اس کے کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے وہ بھاری لہجے میں بولا کہ اس کا رونا اسے تکلیف دے رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو اس طاقت کو اپنے ساتھ لے جائیں نا۔" اس کے کندھے کے ساتھ لگے اس نے چہرہ قدرے اوپر کو اٹھاتے ہوئے نم آواز میں التجا کی تو ویر نے اپنی سیاہ نگاہیں اس کے متورم چہرے پہ گاڑھیں۔

"ایسے دیکھیں گی تو اٹلی تو جانا در کنار یہاں سے بھی آپ کو جانے نہیں دوں گا۔" گہری گھمبیر تا لیے ہوئے اس نے سرگوشی کی تو اس کی سانسوں کی تپش اور سرگوشی کی ذو معنویت سے وہ جی بھر کے گھبراتی اس کے کندھے سے سر اٹھاتی فاصلہ برقرار کرنے کو تھی لیکن اس نے بلت سہولت کے ساتھ بازو اس کے گرد حائل کرتے ہوئے اس کی پیشانی پہ لب رکھے۔

"ہر طرح کی فکر سے خود کو آزاد رکھیے اور میرے لیے خود کو سجائیں سنواریں تو شاید آپ کی التجا پہ غور و فکر کر لیا جائے۔" اس کی متورم پلکوں پہ اٹکے آنسو چنتے ہوئے اس نے پر تپش لہجے میں کہا تو لہجے کی چاشنی نے اس کے چہرے پہ رنگ سے بکھیر دیے۔

"اگر میری مداخلت ناگوار نہ گزرے تم لوگوں پہ تو ایک عرضی ہے کہ آج تم لوگوں کی شادی ہے جس کے لیے تم لوگوں نے تیار ہونا ہے اس لیے اگر تھوڑا وقت ہمیں دے دو تو بہت مہربانی ہو گی۔" لویزا کے انتظار پہ پیچ و تاب کھاتی مہرو بنا دستک دیے ادھ کھلے دروازے سے اندر آتی بنا دیکھے بولتی چلی گئی تو لویزا تڑپ کے اس کے حصار سے نکلی۔

"میں آرہی تھی مم۔"اس نے ڈوپٹے کے ساتھ اپنا چہرہ زور سے رگڑتے ہوئے گویا اس کی قربت کے نشان مٹانے چاہے اور مہرو سے پہلے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اپھو! آج سمجھ میں آیا ہے کہ بابا معاویہ چاچو سے چڑتے کیوں ہیں ایسے موقعوں پہ۔"خفیف سے لہجے میں بولتا ہوا وہ ڈریسنگ روم میں جا گھسا جبکہ مہرو کے چہرے پہ ہلکی سی مسکان بکھر گئی۔

"کانپ کیوں رہی ہو؟"لویزا نے ہالے سے استفسار کیا جو بیوٹیشن سے ڈوپٹہ سیٹ کرواتی خاصی پزل دکھائی دے رہی تھی۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ پھنسی پھنسی آواز میں بولی۔

"دانی سے؟" لویزا نے حیرانگی سے پوچھا تو اس کے زور سے گردن ہلانے پہ کھل کے مسکرا اٹھی۔

"ریلیکس رہو اگر ڈرو گی تو وہ ڈریکولا مزید ڈرائے گا۔" لویزا نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن وہ چاہ کے بھی ریلیکس نہ ہو پا رہی تھی کہ اس کی دھمکی رہ رہ کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میم! آپ لینے کے لیے گاڑی آچکی ہے۔" ملازم کے پیغام پہ محرم اور حوریہ نے دونوں کو سہارا دیا اور ان کے سجے سنورے وجود کو گاڑی میں بٹھایا جس کی ڈرائیونگ سیٹ پہ موحد بیٹھا تھا۔

خوبصورت انداز میں سجیں گاڑیاں اسلام آباد کی شفاف سڑکوں پہ دوڑتیں دو دلوں کے بیچ بنے فاصلوں کو لمحہ بہ لمحہ کم کرتیں بینکویٹ کی جانب پہنچ رہی تھیں۔

جیسے ہی گاڑیاں بینکویٹ کے نزدیک پہنچیں تو اچانک سڑک کے دونوں جانب ہوتی آتش بازی نے فضا کو ایک دفعہ دہلا کے رکھ دیا۔

اسی آتش بازی میں جب آتش بازی کرتی نوجوان پارٹی نے یزدان حسن شاہ اور شاہ حیدر شاہ کو ان کی سجی سنوری گاڑیوں سے نکالا تو ایک ہلڑ بازی سی مچ گئی, کان پڑتی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی، دیکھنے والی ہر آنکھ نے دیکھا تھا کہ 'جہان حیدر شاہ' کا بیٹا اور داماد کس قدر پر جوش اور شاندار طریقے سے بارات لا رہے تھے کہ سب اس پل رشک کر رہے تھے۔

انہیں گاڑی سے نکالتے ہی سب نے بھنگڑا ڈالنا شروع کر دیا اور ساتھ زبردستی انہیں بھی شامل کر دیا جبکہ کانوں کے پردے پھاڑتا میوزک بھی اس لمحے کو یادگار بنائے جا رہا تھا۔

پیچھے باراتی آگے بینڈ باجا

آئے دولہے راجا گوری کھول دروازہ

پیچھے باراتی آگے بینڈ باجا

آئے دولہے راجا گوری کھول دروازہ

گانے کے بولوں کے ساتھ ہلکے ہلکے تھرکتے ان کے وجود ان کی دلی
خوشی کی ترجمانی کیے جارہے تھے جبکہ بارات کی لائیو ویڈیو پارلر میں

CLASSICURDUMATERIAL

دیکھتیں ہالے اور لویزا کے دل کی دھڑکنیں آنے والے لمحات کو سوچ کے پاگل ہوتی جا رہی تھیں جبکہ اپنے شوہر سے لائیو ویڈیو کال سے یہ ویڈیو انہیں دکھاتیں محرم ان کے چہرے پہ بکھرے رنگوں کو دیکھتی صدقِ دل سے ان کے لیے محوِ دعا گو تھی۔

لاج شرم کی ریکھا کو پار کر لے

نانا کر ہاں ہاں تو پیار کر لے

ناچتے گاتے تیری گلی ہم آئیں گے

تجھ کو اٹھا کے گوری ہم لے جائیں گے

آئے دولہے راجا گوری کھول دروازہ

ہلا گلا کرتا جب یہ مجمع بینکویٹ کے دروازے پہ پہنچا تو اس قدر آتش بازی اور پھولوں کی برسات کی گئی کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ آج آسمان بارش کی بجائے پھولوں کی برسات کیے جا رہا تھا، انہی پھولوں کی برسات میں بارات بینکویٹ میں داخل ہوئی جہاں گویا شہر کا شہر امڈ آیا تھا۔

شہر کے بہت بڑے بینکویٹ کو شاندار طریقے سے سجائے 'شاہ مینشن' کے مکینوں کا پر جوش استقبال کیا جا رہا تھا۔

معاویہ مسلسل موبائل پہ نمبر ملاتے ہوئے جہان سے رابطہ کرنے کی کوشش میں تھا جو کہ ابھی تک ہال میں نہیں پہنچا تھا بلکہ خان بھی اسی کے ساتھ تھا۔

ان سے مایوس ہو کے معاویہ نے موحد کو دلہنیں لانے کا میسج دیا اور منتقمانہ انداز میں ان دونوں کی غیر موجودگی میں ہی فنکشن شروع کرنے کا سوچتا وہ جھنجھلاہٹ میں علیزے کی طرف جانے ہی والا تھا کہ

دو گاڑیاں بیک وقت بینکویٹ کے باہر آن رکیں تو منتظر کھڑے لوگوں کا دھیان اس کی طرف مبذول ہو گیا۔

اسی لمحے بلیک کلر کی گاڑی مہرون کارپٹ کے بالکل قریب آ کے رکی تو اس کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے خان باہر نکلا اور اس کے ساتھ سیاہ شلوار قمیض کے کف فولڈ کیے، شانوں کو ڈارک سکن چادر سے ڈھکے جہان نے باہر قدم رکھا تو بہت سے لوگوں کی دھڑکنیں آج بھی منتشر ہوئیں۔

جہان نے باہر نکلتے ہی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا تو سب ششدر رہ گئے۔

کیونکہ وہ بڑی محبت و نرمی کے ساتھ بلڈ ریڈ لہنگے میں ملبوس لویزا کو باہر نکلنے میں مدد دے رہا تھا جبکہ دوسری جانب یہی مدد خان سرخ بھاری بھر کم لہنگے میں ملبوس ہالے کی کر رہا تھا۔

اس خوبصورت منظر کو دیکھتے ہوئے بہت ہی آنکھیں خوشی سے جھلملا اٹھیں تو بہت سی آنکھوں میں رشک کے بادل لہرانے لگے۔

"آپ کے والدِ محترم اس وقت بھی بازی لے گئے۔" سیاہ شلوار قمیض کے ساتھ ڈارک گرے کلر کی نفیس سی واسکٹ پہنے سیاہ رنگ کی شال کو گلے میں اپنے مخصوص انداز میں لٹکائے دونوں دولہے اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھوں میں رشک و پسندیدگی کے تاثرات قائم کر رہے تھے۔

وہ دونوں سرشار چہروں اور اپنی معمول کی ڈریسنگ میں اس قدر شاندار لگ رہے تھے کہ نظر ٹھہر ٹھہر جاتی تھی۔ وہ دونوں سٹیج پہ بیٹھے سامنے دکھائی دیتے ہوئے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب یزدان نے ویر کے کانوں میں سرگوشی کی تو وہ دانت پیس کے رہ گیا۔

جہان نے لویزا کے چہرے پہ گھونگھٹ ٹھیک کرتے ہوئے اس کی پیشانی کا بوسہ لیا تو لویزا کی آنکھیں جھلملانے لگیں لیکن وہ لب دانتوں تلے دباتی آنسوؤں کا گولہ حلق میں اتار گئی جبکہ دوسری جانب جب خان کے بعد جہان نے اس کی کنپٹی کو چھوا تو ہالے کی ہچکیاں بندھ گئیں اور وہ ہر چیز سے بے نیاز جہان کے کندھے سے لگتی بری طرح سے رونے لگی تو زینی بوکھلا کے آگے بڑھنے لگی تو معاویہ نے روک دیا۔

"میری برداشت جواب دے رہی ہے۔" اسے روتے ہوئے دیکھ کے وہ مسلسل پہلو بدل رہا تھا لیکن چاہ کے بھی کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔

"یہ برداشت ابھی سوال ہی کرے کیونکہ جواب تمہارے سسر برداشت نہیں کریں گے۔" اس کی بڑبڑاہٹ سے مستفید ہوتے یرمغان نے ٹکڑا لگایا تو سب کے بلند قہقہے پہ وہ اسے گھور کے رہ گیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

بینکویٹ کی تمام لائٹس آف کیے سپاٹ لائٹ نے روش کے شروعات میں کھڑے اپنی بیٹیوں کو حلقے میں لیے جہان اور خان کو فوکس میں کر رکھا تھا۔

وہ دونوں خوشبوؤں میں مہکتیں، پور پور سجیں اپنی لاڈلیوں کو آج کسی اور کے حوالے کرنے کے لیے انہیں محبت سے اپنے بازو کے گھیرے میں لیے آگے بڑھ رہے تھے جبکہ بیک گراونڈ پہ بجتا دھیما دھیما میوزک اس وقت ان چاروں کے دلی جزبات کی عکاسی کر رہا تھا جن کی دھڑکنیں اس وقت دور ہونے کے باوجود آپس میں جڑی ہوئی تھیں۔

جنم جنم جنم ساتھ چلنا یو نہی

قسم تمہیں قسم آ کے ملنا یو نہی

میری ہو کے ہمیشہ ہی رہنا

کبھی نہ کبھی الوداع

میری صبح ہو تمہی

تمہی شام ہو

تم درد ہو

CLASSICURDUMATERIAL

تم ہی آرام ہو

میری ہو کے ہمیشہ ہی رہنا

کبھی نہ کہنا الوداع

لائٹ پنک کلر کی نفیس سی ساڑھی میں ملبوس علیزے آگے بڑھی تو بلیو کلر کی ساڑھی میں ملبوس مہرو نے آگے بڑھ کے خان کے ساتھ کھڑی ہالے کو سہارا دیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

'جہان اور علیزے کے درمیان مہکتی لویزا شاہ اور دبیر خان اور مہرو کے درمیان کھڑی ہالے شاہ پہ پڑتی فینسی لائٹس میں وہ سب اس قدر خوبصورت لگ رہے تھے ہال میں موجود ہر شخص کی نگاہیں انہی پہ مرکوز تھیں۔

سٹیج اور ان کے درمیان جوں جوں فاصلہ کم ہو رہا تھا ویسے ویسے اب دونوں کی دھڑکنیں بھی سست پڑتی جا رہی تھیں جبکہ سٹیج پہ کھڑے نفوس ہر شے سے بے نیاز گھونگھٹ میں چھپے چہروں پہ نگاہیں فوکس کیے رب تعالیٰ کے شکر گزار دے گا۔

ان کے سٹیج کے نزدیک آتے ہی وہ دونوں آگے بڑھے تو جہان اور خان نے بہت نرمی کے ساتھ ان کے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دیے تو دونوں دلہنوں کے سر مزید جھک گئے۔

ہاتھ اس نے دیا جو میرے ہاتھ میں

میں ولی بن گیا ایک ہی رات میں

بھاری گھمبیر لہجے میں کی گئی سرگوشی پہ اس کے ہاتھ میں دیا ہالے کا ہاتھ لرزا تو اس نے فوراً ہاتھ پہ گرفت مضبوط کی۔

ان چاروں کو ساتھ سٹیج پہ بٹھاتے ہوئے باقاعدہ فنکشن کا آغاز کیا تو نوجوان پارٹی نئے سرے سے جیسے بوسٹ اپ ہوئی۔

"ہو جاو تیار بیٹا، آ رہی ہیں قبضہ مافیہ ٹیم۔" روحان نے لڑکیوں کے جھرمٹ کے ساتھ 'کشما لے اور لالہ رو' کو دیکھتے ہوئے ان دونوں سے کہا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"غیر متعلقہ لوگوں کا یہاں آنا منع ہے، آپ لوگ کس خوشی میں آ رہی ہیں؟" ہادی نے بیوی کا جھلملاتا روپ نہارتے ہوئے اسے چھیڑنا چاہا۔

"بات اگر غیر متعلقہ کی ہے تو آپ سب کو تو سڑک پہ ہونا چاہیے یہاں نہیں۔" وہاں سے برجستہ جواب کی آمد ہوئی تو ہادی خجل سا ہو گیا۔

"رہنے دو یار، دولہوں کے سیکیورٹی گارڈز ہیں یہ سب۔" دوبارہ حملہ ہوا تو تیار شیار لڑکوں کی روحیں تک بلبلا اٹھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"جی ہم سیکیورٹی گارڈز ہیں اور یہ محترمائیں گوالیوں کا کام کرتی ہیں۔"
روحان جھلس کے بولا تو اب کی بار لڑکیوں کے چہرے غصے سے سرخ
ہو گئے۔

"ہم فضول لوگوں کے منہ نہیں لگتے اس لیے آپ سب پلیز خاموش
ہو جائیں۔" کشمالے کے ساتھ کھڑی نوریہ نے تنک کے کہا۔

"یہ اپنی دوست 'مسز کشمالے آریز' سے کنفرم کر کے بتائیے کہ وہ
واقعی ہمارے منہ نہیں لگنا چاہتیں؟" روحان نے بے شرمی سے آریز
کو گھسیٹ کے بالکل سامنے کھڑا کرتے ہونگ کشمالے کی جانب اشارہ
کیا تو وہ گڑبڑاتی ان کے سوالات و جوابات کو اگنور کرتی گفتگو انجوائے
کرتے یزدان کی طرف بڑھی تو لالہ نے گلاس ویر کی جانب بڑھایا۔

"اس کا جگا ٹیکس کتنا ہو گا یہ بھی بتا دو پہلے۔" یزدان نے گلاس ہاتھ میں لینے سے قبل پوچھا۔

"پانچ لاکھ۔" ہالے کی دوست نے جلدی سے کہا تو سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"سوری ہمارا بچہ دودھ نہیں پیتا اور اگر کبھی پینے کو دل کیا تو ہم اتنے پیسوں میں اپنی بھینس لے لیں گے۔" یرمغان نے فوراً سے پیشتر انکار کیا۔

"آپ کی بھی یہی ڈیمانڈ ہے؟" ویر نے شائستگی سے لالہ سے پوچھا۔

"بالکل!" لالہ نے گردن اکڑا کے جواب دیا۔

"پھر ویر بھی دودھ نہیں پیتا ہے نا؟" روحان نے ویر سے تصدیق چاہی۔

"پہلے نا پیتے ہوں گے لیکن آج یہ دودھ پینا پڑے گا۔" حوریہ نے زور دے کے کہا۔

"کیوں اس دودھ میں ایسی کیا سپیشلیٹی ہے؟" مون تنک کے بولا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اس کا اندازہ اس بات سے لگالیں کہ یہ آپ نہیں پی سکتے۔" ہالے کی دوست نے چمک کے جواب دیا تو وہ لاجواب ہوتا کھسیاہٹ دور کرنے کو انہیں گھورنے لگا۔

"مالے مائی پرنسس! آریز کے ساتھ ایک خوبصورت سی ڈیٹ فائنل کر دیتا ہوں، ان فضول پیسوں کا کیا کرو گی آپ؟" یزدان نے سب کو نظر انداز کرتے ہوئے مالے کو بہلانے کی کوشش کی تو آریز کی باچھیں خوشی سے چرنے لگیں۔

"لالے! آپ دونوں سوچ لیں اگر پیسے نہ دیے تو آپ کی دلہنیں آپ کو نہیں دی جائیں گی۔" کشمالے نے جھینپتے ہوئے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے انہیں وارننگ دینے کی کوشش کی۔

"اس لیے کچھ بھی بولنے سے قبل ایک نظر پہلو پہ ضرور ڈال لیں آپ محترم حضرات۔" لالہ رونے آنکھیں گھماتے ہوئے دونوں سے کہا تو دونوں مسکرا اٹھے۔

"اگرچہ دھمکی خاصی بری تھی کہ اب تو انہیں لے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا مگر پھر بھی دھمکی کا ماخذ دلکش ہے اس لیے آپ لوگوں کے گفٹ آپ لوگوں کے پیچھے ہیں۔" ویر نے ہلکی سی مسکان ہونٹوں پہ سجائے اپنے مخصوص انداز میں انہیں کہا تو سب لڑکیوں کی گردنیں پرجوش انداز میں پیچھے کو مڑیں تو ادھر دونوں نے ان کے ہاتھ میں پکڑے گلاس اٹھا کے منہ سے لگا لیے اور جب تک اپنی شکست پہ پیچ و تاب کھاتے ہوئے انہوں نے واپس رخ موڑا تب تک گلاس دولہوں کے ہاتھ سے ان کے ساتھیوں تک منتقل ہو چکے تھے۔

"دھوکہ !"لڑکیوں کی پرزور چیخ پہ ایک پل کو سب سہم سے گئے جبکہ ہالے نے بے ساختہ چوڑیوں اور انگوٹھیوں سے سجا حنا آلود ہاتھ یزدان کے گھٹنے پہ رکھا تو اس نے فوراً اس ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔

"اپنا یہ بھونپو بند کرو آپ سب، ہماری لیڈی ڈان کی ڈپلیکیٹ بھابھی محترمہ ڈر گئی ہیں۔"ہالے کی جانب نجانے کسی کا دھیان گیا تھا یا نہیں لیکن روحان نے لویزا کا ویر کے بازو کو لمحہ بھر کو تھامنا ضرور دیکھا تھا اور پھر چوکنے انداز میں چوٹ کی لیکن اس سب سے بے نیاز لڑکیاں خود کو دیے دھوکے کے زیرِ اثر مرنے مارنے پہ تل گئی تھیں۔

اور پھر علیزے اور آیت نے کشمالے اور لالہ رو کو ڈائمنڈ کے لاکٹ، دوسری لڑکیوں کو مختلف گفٹس کے ساتھ پیسے دیے تو وہ خوشی سے چہکتی ہوئیں سٹیج سے اتر گئیں۔

انگلی پکڑ کے تو نے

چلنا سکھایا تھا ماں

دہلیز اونچی ہے یہ

CLASSICURDUMATERIAL

بھی پار کرادے

بابا میں تیری ملکہ

ٹکڑا ہوں تیرے دل کا

اک بار پھر سے

دہلیز پار کرادے

CLASSICURDUMATERIAL

رخصتی کا دلسوز لمحہ آیا تو خوشی سے جگمگاتی آنکھیں آنے والے لمحات اور زندگی کو سوچ کے بھر بھر آنے لگیں۔

سٹیج پہ بیٹھی ہالے کو جب سب سے پہلے مسز زارا احسن شاہ کے بعد شاہ ویر نے گلے سے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی یہی حال لویزا کا بھی تھا کہ جب عرشمان نے اسے ساتھ لگایا تو ہمیشہ مضبوط دکھنے والی لویزا زور زور سے رونے لگی۔

جب سب سے ملنے کے بعد دونوں جہان اور خان سے ملیں تو باپ بیٹیوں کے اس الوادعی ملاپ کو دیکھتے ہوئے ہر آنکھ اشکبار ہو رہی

تھی، اگرچہ رخصتی ایک کمرے سے دوسرے کمرے کی حد تک تھی لیکن ہمیشہ کے لیے پرائے ہو جانے کا احساس دل کو کچوکے لگا رہا تھا۔

"پارٹنر! آئی سویئر میں شائننگ سٹار کا خیال بالکل ایسے رکھوں گا جیسے آپ مدران لاء کا رکھتے ہیں لیکن پلیز آپ یوں اسے رلائیں مت۔"
یزدان نے بہت نرمی کے ساتھ جہان کے ساتھ لگی چھکوں پھکوں روتی ہالے کو اپنے بائیں بازو کے گھیرے میں لیتے ہوئے جہان سے سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا تو سب روتے روتے مسکرا دیے جبکہ جہان نے سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھا جو اس کے بازوؤں سے اس کی زندگی چرا کے لے گیا تھا۔

"آپ کو ایسا دھیان رکھنا بھی ہو گا کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ نہ رکھنے کے نتیجے میں آپ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے؟" سرد مہری سے کہتے ہوئے جہان نے اس کا کندھا تھپکا۔

"میرے تو دل کو قرار ہی آ گیا ہے۔" معاویہ نے ہانک لگائی تو زینی نے خفگی سے شوہر کو دیکھا جو یوں کرتا تھا گویا وہ بیٹا نہیں کوئی دوست ہو۔

"مجھے باپ ملا تو ہٹلر، سسر ملا تو ہٹلر کا باپ ایک یہ ویر ہے جسے مجال ہے کسی نے کچھ کہا ہو۔" یزدان نے سلگتے ہوئے کہا تو ہالے کو گاڑی میں بٹھاتی زینی اور مہرو کو ہنسی آ گئی۔

اور پھر ہنستے مسکراتے وجود سے بھری یہ گاڑیاں اپنی منزل کی طرف کوشاں ہو گئیں۔

دونوں دلہنوں کا استقبال بالکل ویسے ہی کیا گیا جیسے 'شاہ مینشن' کی بہوؤں کا متوقع تھا اور پھر بہت سی رسومات اور ہلے گلے کے بعد دونوں کو مسز زارا شاہ کے بے حد اصرار پہ ان کے کمروں میں چھوڑنے پہ سب بمشکل آمادہ ہوئے کیونکہ سب کا پروگرام رت جگا منانے کا تھا لیکن گھڑی کی گزرتی سوئیوں نے جب پونے ایک کا وقت بجایا تو مسز زارا نے انہیں زبردستی ان کے کمروں میں بھیج دیا جبکہ یزدان اور ویر لڑکوں کے نرغے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تم کس خوشی میں رسیاں تڑوانے کی کوشش میں ہو؟" پہلو بہ چیں ہوتے یزدان کو دیکھتے ہوئے ہادی نے پوچھا تو وہ جل کے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"میرے ملنے جلنے پہ بھی پابندی ہے کیا؟" وہ کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔

"بالکل یہ میرے ہم زلف کو دیکھو ہاں زرا بالکل پر سکون ہو کے بیٹھے ہوئے ہیں۔" ہادی نے ویر کو گھسیٹا جو دانستا خود کو پر سکون رکھے ہوئے تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر ایک بھی لمحہ بے اختیاری دکھائی تو یہ کمینے انسان اسے کبھی بھی جلدی اٹھنے نہیں دیں گے۔

"یہ صابر والدین کا صابر بچہ ہے لیکن مجھ سے ایسی توقع عبث ہے اس لیے اس کے ساتھ رت جگا مناو۔" یزدان جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا مغرور لہجے میں بولتا ان سب کو پھلانگتا ایک چھلاوے کی مانند غائب ہو گیا۔

گھڑی کی ٹک ٹک کرتی سوئیوں کے ساتھ لمحہ بہ لمحہ اس کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں، ڈارک گرے اور بلیک کا بہ مینیشن سے مزین اس کمرے میں وہ بارہا بار آچکی تھی لیکن آج اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا پہلی دفعہ یہاں قدم رکھا تھا۔

سفید پھولوں سے سجا کمرہ جس میں کہیں کہیں سرخ پھولوں کے بوکے بھی مہک رہے تھے،ان پھولوں کے ساتھ کرسٹل ٹیبل پہ پڑی فینسی لائٹس کمرے میں ٹمٹماتی عجیب سافسوں قائم کررہی تھی، پھولوں کے ساتھ پوائزن کی دلفریب مہک نے کمرے کی فضا کو معطر کررکھا تھا۔

اس سب کے بیچ سب سے حیران کن بات کمرے کی دیواروں پہ جابجا چسپاں اس کی تصاویر تھیں جنہیں وہ آج وہاں دیکھ کے ششدر رہ گئی، اپنی تصاویر سے ہوتی اس کی نگاہ بیڈ کے اوپر لگی اس کی انلارجڈ تصویر پہ گئی جہاں وہ بلیک جینز، بلیک ٹی شرٹ پہ ڈارک گرے کلر کی ہڈی پہنے مخالف سمت دیکھتا اس کی دھڑکنیں اس قدر بڑھا گیا کہ آنے والے لمحات کو سوچ کے اس کا دل بند ہونے لگا۔

اچانک دروازے کے پار ابھرتے قدموں کی چاپ سنتے ہی اس کے سینے میں مقید دل نے ناداں دھڑکنوں نے اودھم سا مچادیا، اس نے گھبراتے ہوئے حنائی ہاتھ اوپر اٹھائے اور گھونگھٹ سرعت سے نیچے کیا تو چوڑیوں کی جلترنگ نے دروازہ کھولنے والے کا اس قدر دلپزیر استقبال کیا کہ اس کا اندر تک سرشار ہو گیا۔

"السلام علیکم مسز!" بھاری متبسم آواز میں کہتے ہوئے اس نے بیڈ سے دور کھڑے ہی اپنی واسکٹ اتاری اور صوفے پہ پھینک دی جبکہ چادر جوں کی توں گلے میں لٹکی ہوئی تھی۔

اس کے قدموں کی چاپ جیسے جیسے بیڈ کی قریب ابھرتی چلی گئی، ہالے نے بتدریج اپنی مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے زرتار ڈوپٹے کو دبوچ لیا، بیڈ

پہ بیٹھنے سے قبل اس نے چادر اتار کے بیڈ پہ پھینکی تو ہالے کی دھڑکنیں سست پڑنے لگیں۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ شادی پہ ان فضول رسموں کی بجائے نکاح کے بعد دونوں میاں بیوی کو دنیا کے ایسے نکڑے پہ بھیج دینا چاہیے جہاں ان کے علاوہ ماسوائے ان کی محبت کے چار سو اور کوئی نہ ہو۔" بیڈ کے پاس کھڑے اس کے بھاری ذو معنی لہجے پہ ہالے کی پلکیں لرز اٹھیں جبکہ سر مزید جھک گیا۔

"میرے خیال میں سوالات و جوابات اور منہ دکھائی میں کچھ دیر بعد کروں گا کہ اگر منہ دکھائی کر لی تو پھر کچھ اور کرنے کا ہوش نہ رہے گا۔" وہ اس کی بات کے معنی سمجھنے کی کوشش میں تھی جب اس نے

ایک گھٹنہ موڑتے ہوئے بیڈ پہ رکھااور اس کی جانب جھکتے ہوئے دھیرے سے بلیک کلر کی پٹی سی اس کی آنکھوں پہ باندھی تو وہ جو اس کے ایک دم قریب آنے پہ پگھل رہی تھی اس عمل پہ حواس باختہ سی ہو گئی۔

"یزدان!" اس نے بے ساختہ اسے پکارتے ہوئے اس کے گرہ لگاتے ہاتھ پہ اپنا حنائی آلود چوڑیوں سے چھنکتا ہاتھ رکھا تو یزدان کے دل میں جذبات کا طوفان امڈ پڑا جسے بمشکل دباتے ہوئے وہ گرہ لگاتے ہوئے وہ سیدھا ہوا اور اس کا ہاتھ تھاما تو اس نے بے ساختہ دوسرے ہاتھ سے پٹی کو چھوا۔

"یزدان!" اس کے روکنے پہ وہ روہانسی ہوئی۔

"یزدان کی جان! بس دو منٹ انتظار کرو۔" اس کی کنپٹی کو اپنے لمس سے مہکاتے ہوئے اس نے دھیرے سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے اور اسے بیڈ سے اترنے میں مدد کی اور پھر اسی طرح اسے ہولے ہولے چلاتے ہوئے وہ کمرے سے ملحقہ بالکونی میں چلا آیا۔

اپنے اٹھتے قدموں کی ساتھ اس کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہوتی جا رہی تھی کہ اس کے ہاتھوں کی گرمی اسے بوکھلائے جا رہی تھی، جب وہ چلتے چلتے رکے تو خوشگوار سی خوشبو اور ہوا نے بیک وقت اس کا استقبال کیا تو ایک پھریری سی اس کے بدن میں دوڑ گئی۔

"جنم دن مبارک ہو میری جان!" عقب سے آتی گھمبیر آواز کے ساتھ اس کی چھا جانے والی قربت اور زرتار ڈوپٹے سے ڈھکے سر پہ لبوں کا لمس اس کے دل کو دھڑکا سا گیا۔

اس نے آہستہ سے اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تو گھونگھٹ کی آڑ سے ہالے نے پھولوں اور بیلونز سے سجی چھوٹی سی ٹیبل پہ چاکلیٹ کیک کو دیکھا تو ہونٹ بے ساختہ مسکرا اٹھے۔

"کیا خیال ہے؟ گھونگھٹ اٹھالوں یار ہنے دوں؟ ایسا تو نہیں ہو گا رخِ یار کے دیدار کے بعد چھری کیک کی بجائے اپنے ہی ہاتھوں پہ نہ پھر جائے۔" پرتپس لہجے میں کہتے ہوئے اس نے پیشانی اس کی کنپٹی پہ

ٹکائی تو ڈوپٹے کی دیوار کے باوجود اس کی سلگتی سانسوں سے اس کا چہرہ تپنے لگا۔

"پلیز!" اس نے مدہم سی التجا ابھری تو وہ گہری سانس بھرتا تھوڑا دور ہوتا اسے لیے ٹیبل تک گیا اور چھری اس کے ہاتھ میں پکڑائی اور پھر ہالے کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ اس کے زرتار ڈوپٹے کا گھونگھٹ الٹ گیا۔

اور پھر اگلے ہی پل گویا ہر شے ساکت ہو گئی تھی ماسوائے ان دونوں کی رقص کرتی دھڑکنوں کے، سرخ جوڑے میں لپٹی وہ اس وقت اس کی نگاہوں کی لپک سے سرخ ہوتی جا رہی تھی۔

خوبصورت روشن پیشانی پہ سجا ٹیکا اس کے لرزنے پہ ہولے ہولے حرکت کر رہا تھا جبکہ جھومر ڈوپٹے سے اٹکنے کے باعث سائیڈ پہ ڈھلک چکا تھا، مسکارے سے بوجھل پلکیں خوبصورت آنکھوں کے راز چھپائے سرخ عارضوں پہ جھکی ہوئی تھیں، ستواں کھڑی ناک میں دمکتی نتھ اور اس میں ہلکورے لیتے موتی سامنے کھڑے یزدان کے دل کو جذبات کے ہنڈولوں پہ جھلانے لگے، اس کی پر تپش نگاہ ان موتیوں سے ہوتی لرزتے سرخ ہونٹوں پہ گئیں تو نجانے کیوں لیکن اس کی محسوس ہوتی نگاہ سے گھبراتے ہوئے ہالے نے بے ساختہ گھونگھٹ واپس چہرے پہ الٹایا۔

"کک۔۔ کیک کاٹیں۔" اس کی کانپتی آواز پہ وہ ہوش میں آیا تو اس کے چہرے پہ گہری نگاہ ڈالی۔

"اب یہ حد بندیاں فضول ہیں۔" دھیرے سے اس کے چھری پکڑے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اس نے معنی خیز سرگوشی کی تو اس کی ہتھیلی سے پسینہ پھوٹنے لگا جبکہ اس نے بہت سہولت کے ساتھ ڈوپٹہ اس کے چہرے سے سرکایا تو

اس نے جلدی سے کیک پہ کٹ لگایا اور ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑانا چاہا لیکن اس نے اسی کے ہاتھ سے تھوڑا کیک لیا اور بجائے اپنے منہ میں ڈالنے کے ہالے کا ہاتھ اس کی ہونٹوں کی جانب بڑھایا تو وہ اس کے مقصد کو جانتی لرز اٹھی۔

"نن۔۔ نہیں مجھے نہیں کیک کھانا ہے۔" وہ جلدی سے بولتی پیچھے کو کھسکنے لگی لیکن اس کی مضبوط گرفت نے کوشش فورا ناکام بنادی۔

"اپنی سالگرہ کا کیک مجھے نہیں کھلاو گی؟"اس کے لہجے کی بے باکی اور زو معنویت پہ وہ پانی پانی ہو گئی لیکن اس کی حالت کو نظر انداز کیے اس نے ہولے سے کیک ہالے کے ہونٹوں کی جانب بڑھایا اور پھر دھیرے سے اس کے اوپری ہونٹ کے کنارے پہ لگے کیک کا ذائقہ چھکنے کو وہ اس کے چہرے پہ جھکتا اس کے حواس گم کرنے کا باعث بننے لگا۔

"مم۔۔۔مجھے سردی لگ رہی ہے۔"اس نے بمشکل الفاظ ادا کیے لیکن جواباً اس نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا وہ شرمندگی و حیا سے مرنے والی ہو گئی، روہانسے انداز میں اسے زوردار دھکے سے پرے ہٹاتی وہ بمشکل لہنگا سنبھالتی بھاگتی ہوئی کمرے میں پناہ گزین ہوئی۔

"گفٹس نہیں لو گی اپنے؟"اس کی شریر آواز پہ ہالے کا دل چاہ رہا تھا وہ کہیں چھپ جائے، وہ تو عام حالات میں اسے بے حال کر دیا کرتا تھا اور آج تو پھر اس کے پاس ہ طرح کا اختیار تھا۔

"آپ۔۔۔آپ مجھے یوں تنگ کریں گے اب؟"اس نے مسکارے سے بوجھل پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا تو یزدان کا دل سینے میں بری طرح سے ڈولنے لگا۔

"او نہوں ایسے تو بالکل نہیں۔"اس کے ملاحت سے بھرپور چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے اس نے آرام سے کھڑی ہالے کا ہاتھ پکڑ کے ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ اس کے سینے سے جا لگی

"بلکہ میں یوں بہت قریب آ کے تنگ کروں گا۔"اس کے جھومر پہ ہونٹ ٹکاتے ہوئے اس نے بھاری انداز میں کہا تو اس کا دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔

"میں نے اس عمر میں تمہارا ساتھ مانگا ہے جس عمر میں لوگ کھلونے مانگتے تھے، تم میرے لیے میری زندگی کا ایسا اثاثہ ہو کہ جس کو پانے کے لیے میں نے ہمیشہ اپنا آپ گروی رکھا ہے۔"محبت بھرے لہجے میں فسوں بکھیرتے ہوئے اس نے دھیرے سے اس کے بھاری جھمکوں کے بوجھ سے اس کے سرخ ہوتے کانوں کو آزاد کرتے ہوئے انہیں سلجھایا اور پھر اپنے لہجے سے سحر زدہ ہوتی ہالے کو لیے بیڈ پہ بیٹھ گیا تو اب کی بار اس کی مزید پیش قدمی سے قبل اس نے خود ہی کانپتے ہاتھوں سے اپنی جیولری اتارنی شروع کر دی لیکن جیسے ہی ہاتھ

نتھ کو اتارتے ہوئے نیچے ہوئے تو یزدان نے فوراً اس کے چہرے کو چھوا۔

"شدت سے حسد محسوس ہو رہ تھا مجھے اس سے۔" بے باک لہجے میں بولتا ہوئے اس نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں جھکڑا۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو تم' ہالے یزدان حسن شاہ' جسے مجھے پوری زندگی سینت سینت کے رکھنا ہے۔" شدت سے کہتے ہوئے اس نے اس کی پیشامی پہ اپنے سلگتے ہوئے ہونٹ رکھے تو ہالے نے پر سکون ہوتے ہوئے اپنے آنکھیں بند کیں اور مسکراتے لبوں سے گویا ہوئی۔

"اور اس خوشی کا ماخذ صرف ایک ہی وجود ہے جس کا نام ہے 'یزدان حسن شاہ'۔" اس کے اچھوتے اظہار پہ بے قابو ہوتے ہوئے وہ اس کے خوبصورت نقوش کو اپنے لمس سے مہکاتا اس کی ٹھہری دھڑکنوں کو پاگل کر گیا۔

"پی۔۔ یزدان پلیز۔۔ پلیز میری بات سنیں۔" وہ دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھتی گہرے سانس لیتے ہوئے بولی۔

"آج کچھ مت بولو نہ کچھ سنا و بس اس پاگل دل کی دھڑکنیں سنو اور اپنی دھڑکنیں مجھے سونپ دو۔" گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے اس کی ٹھوڑی پہ اپنے نرم گرم ہونٹ رکھے تو اس کی محبت میں ڈوبی ہالے کا ہر اعتراض اور ہر طرح کی

مزاحمت دم توڑنے لگی اور وہ لمحہ بہ لمحہ ہر فاصلے ہر حد کو توڑتا ہوا اس کی روح تک میں سرائیت کرتا اپنی محبت کو سرشاری سے پانے کا جشن منانے لگا جبکہ باہر گزرتی رات کا ہر لمحہ ان کی سرگوشیوں پہ مسکراتا ہوا روشن سویرے کی طرف بڑھنے کو تھا۔

تقریبا پونے دو بجے سب سے جان چھڑانے کے بعد اس نے جب خوشبوؤں اور پھولوں سے مہکتے کمرے میں قدم رکھا تو اس کے جذبات سبک روئی سے تبدیل ہوتے ایک ہلکی سی خماری میں تبدیل ہونے لگے اور اسی خماری کے تحت جب اس نے سرخ فریش پھولوں

سجے بیڈ پہ نگاہ دوڑائی تو جذبات سے پر آنکھوں میں تحیر کے رنگ غالب آنے لگے۔

اس کی گردن میکانیکی انداز میں گھومی تو اس کی آنکھیں حیرت و بے یقینی کے مظاہرے پہ کھل سی گئیں۔

سرخ انگارے کی طرح دہکتی وہ اپنے دلہنا پے سے بے نیاز صوفے پہ بیٹھی سامنے رکھے میز پہ ایک پیپر رکھے اس پہ جھکی ہوئی اس کے بہکتے حواس کو چوکنا کر گئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

قدرے جھکنے کے باعث اس کا ٹیکا اور جھومر ڈھلک کے اپنی ناقدری پہ رو رہا تھا جبکہ بلڈ لپ اسٹک کو چھوتی بھاری نتھ اور اس کا بے پرواہ ویر کے جذبات میں طغیانی کا باعث بننے لگا۔

"کیسی ہیں آپ؟" وہ اچانک گھمبیر لہجے میں بولا تو ہر شے سے بے نیاز اپنے کام میں مصروف لویزا اچھل پڑی۔

اس کے یوں اچانک اچھلنے پہ زیورات کی جلترنگ سے کمرے کی فضا مہک اٹھی جبکہ اس کا نسبتاً بے پرواہ دلہنا پہ سمیٹے ہوئے سراپا ویر کے لیے امتحان کا کڑا سامان بننے لگا۔

"آ۔۔۔آپ کب آئے؟" ہمیشہ کی طرح اس کی حواس باختگی عود کر آئی جبکہ ویر کی نگاہ اس کے صبیح چہرے سے بھٹکتی اس کے ہاتھوں میں دبے کاغذ اور پنسل پہ گئی۔

"ابھی آیا ہوں، کیا کر رہی ہیں آپ؟" سیاہ آنکھیں اس کے دلکش سراپے پہ مرکوز کیے وہ سنجیدگی سے بولا تو اس کی نگاہوں کی لپک سے وہ بے اختیار کسمسائی اور ہاتھ بے ساختہ زرتار دوپٹے کی جانب بڑھے جسے اس نے آہستہ سے کھینچنے کی کوشش کی۔

"وہ۔۔میں بیٹھ بیٹھ کے تھک گئی تھی تو یونہی ادھر آ گئی۔" مٹھی زور سے بھینچتے ہوئے اس نے نارمل سے لہجے میں بہانہ بنانے کی کوشش

کی کہ اسے یکلخت احساس ہوا کہ یہ اس کی شبِ زفاف تھی اور سامنے کھڑا شخص اس کا شوہر۔

"تھکاوٹ کا شکار تو میں بھی بے حد ہو رہا ہوں۔" سرتاپا اسے اپنی بے باک نگاہوں کی زد میں رکھے جب وہ بھاری لہجے میں بولا تو جانے کیوں لویزا کے دل کی دھڑکنیں بڑھنے لگیں۔

"پھر آپ بیٹھ جائیں نا۔" وہ جلدی سے صوفے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی تو ویر ہنکارہ بھرتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا۔

"بیٹھنے سے کہیں زیادہ بہتر نہیں کہ۔۔۔۔۔" وہ جو سراسیمگی سے اس کے بڑھتے قدموں کو تک رہی تھی اس کی اچانک آواز پہ اس کی طرف

متوجہ ہوئی اور اس سے قبل کے وہ کچھ کرتی وہ اس کے بے حد نزدیک پہنچ چکا تھا۔

اس نے حواس باختہ انداز میں سر اٹھا کے اس کی جانب دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے نگاہ اس کے جذبات سے شکست کھاتی دوبارہ جھک چکی تھی، اس نے ہاتھ بڑھایا اور اس کے ڈھلکے جھومر کو چھوا۔

"بہتر نہیں کہ ہم تھکاوٹ دور کرنے کو لیٹ جائیں۔" سرگوشی نما آواز میں کہے گئے الفاظ کی زو معنویت پہ لویزا کا وجود کانپ اٹھا، اس نے پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن پیچھے پڑا صوفہ اس کی راہ میں حائل ہو گیا۔

"شششش !ڈونٹ موو۔"اس کی جھومر پہ جھکتے ہوئے اس نے بھاری لہجے میں کہتے ہوئے اس کے جھومر پہ ہونٹ جمائے تو لویزا لڑکھڑائی۔

"ویر!"اس کے لب بے آواز سرسرائے۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں یوں میرے نام کا سنگار کیے ہوئے۔"محبت بھرے انداز میں کہتے ہوئے وہ اس کی بھاری نتھ پہ جھکنے کو تھا جب لویزا کو ہتھیلی پسیجنے پہ ہاتھ میں تھامے کاغذ کا خیال آیا تو بے ساختہ اس نے انچ بھر کی مسافت پہ پہنچے ویر کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی۔

"آپ کا یہ ہونٹوں پہ خدائی فوجدار بنا یہ زیور پہلے ہی مجھے بے حد ڈسٹرب کر رہا ہے جانم، مجھے مزید ڈسٹرب مت کریں۔" آنکھوں کے سامنے لہراتے کاغذ کو دیکھ کے اس نے بدمزہ ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تو اس کا چہرہ شرم و حیا سے تپ اٹھا، اس نے بے ساختہ چہرہ نیچے جھکا لیا۔

اس کے چہرے پہ بکھرتے رنگوں کو آنکھوں کے رستے دل میں اتارتے ہوئے ویر بے ساختہ اس کی کنپٹی کو چھوتا ہوا اس کا ہاتھ جھکڑ چکا تھا۔

"کیا ہے یہ؟" اس نے کاغذ لیتے ہوئے پوچھا تو اس نے گھنیری پلکیں اٹھا کہ اسے دیکھا۔

"آپ کے ساتھ اٹلی جانے کی پلیننگ۔" دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے ایک نظر ایک کے خوبرو چہرے پہ ڈالتے ہوئے انگلیاں چٹخائیں تو ویر نے الجھتے ہوئے کاغذ پہ نگاہ ڈالی۔

جہاں واشگاف الفاظ میں لکھا ہوا تھا کہ پہلے میرے سامنے میری بھی اٹلی جانے کی ٹکٹس بک کروائیں پھر میرے نزدیک آیئے گا، کاغذ پہ لکھی تحریر پڑھ کے اس کے ہونٹوں پہ جاندار سی مسکان بکھر گئی۔

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور بہت سہولت سے اسے اپنے مضبوط بازوؤں کے حصار میں لیا۔

"میں شاید دنیا کا واحد شخص ہوں گا جو اپنی مسز کو بانہوں میں قید کیے اس کی دھمکی پڑھ رہا ہوں کہ میرے نزدیک مت آیئے گا۔" اس کے محظوظ انداز پہ شرمندہ ہوتی لویزا بری طرح کسمسائی لیکن ویر کی گرفت قابلِ دید تھی۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا۔" وہ شاکی لہجے میں منمنائی لیکن ویر کا سارا دھیان اس کے ہلکورے لیتے جھمکے پہ تھا جس کی حرکت محسوس کرنے کو وہ اس کی جانب جھکا اور ہولے سے اس کے جھمکے کو چھوا۔

"آ۔۔۔ میری بات تو پہلے سن لیں۔" وہ حواس باختہ سی بول اٹھی تو ویر نے چہرہ اٹھا کے اسے دیکھا۔

"مسز! آپ کو یہ ضرور کہا تھا کہ کیل کانٹوں سے لیس ہو کے بات منوانے کا ہنر سیکھیں لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ میرے جذبات پہ بند ھ باند ھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کی حفاظتی کاروائیاں ان جذبات کو مزید آگ دکھا رہی ہیں۔" وہ بھاری لودیتے لہجے میں بولا تو لویزا کا دل گویا ہاتھوں میں دھڑکنے لگا۔

آج اس شخص کا ہر انداز، ہر لفظ، ہر لمس، ہر احساس ہی جان لیوا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ ہاتھ میں جھکڑے کاغذ کو جیب میں رکھتا اس کی جانب متوجہ ہوا جس کے ماتھے پہ نمودار ہوتے شبنمی قطرے اس کے دل کی حالت بیاں کر رہے تھے۔

"ڈر رہی ہیں آپ؟"اس کے ماتھے پہ انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس نے گھمبیر لہجے میں پوچھا تو لویزا کے اندر چھپی لڑکی فورا بیدار ہوئی۔

"نہیں تو۔"اس کے فورا جواب دینے پہ وہ کھل کے مسکرا دیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے، ہمیں تھکاوٹ دور کرنے میں آسانی ہو گی۔"اس کی بے باک سرگوشی پہ لویزا کو یوں محسوس ہوا گویا اس کا پورا وجود جلنے لگا ہو، اس نے لجاتے ہوئے حنائی ہتھیلیاں چہرے پہ جمائیں تو چوڑیاں چھنک اٹھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"اونہوں! اب اگر یہ ادائیں دکھائیں گی تو بہت پرابلم ہو جائے گی۔"
اس کے چہرے کو چھپائے حنائی ہاتھوں کو لبوں سے چھوتے ہوئے اس نے بھاری سرگوشی کی تو لویزا کا دل گویا پاگل ہونے لگا۔

"آپ۔۔آپ ایسی باتیں نہیں کریں پلیز میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے۔"اس کے ہاتھ تھامنے پہ وہ شرم و بے بسی سے ملی جلی کیفیت میں بولی تو ویر کا دلکش قہقہہ فضا میں بکھر گیا۔

"لائیں مجھے چیک کروائیں کیا ہوا آپ کے دل کو؟"شریر سی چمک ہونٹوں پہ لیے اس نے محظوظ سے انداز میں اس کی جانب ہاتھ بڑھائے تو وہ بدک کی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"اس نے زور سے کہتے ہوئے اپنے دوپٹے کے پلو اٹھائے اور سینے پہ پھیلا لیے۔

"میں نے ابھی آپ کی شرط پہ منظوری نہیں دی اور آپ کیل کانٹوں کو چھپا رہی ہیں۔"اس کی ذو معنی سرگوشی پہ اس کے کانوں کی لوئیں تک سرخ پڑیں،اس نے بے ساختہ رخ موڑا۔

"آ۔۔آپ منظوری دیں یا نہ دیں لیکن میں آپ کے ساتھ ضرور جاوں گی۔"وہ دھیمے سے لہجے میں کہتی چوڑیوں کو چھیڑنے لگی۔

"میرے ساتھ جانا چاہتی ہیں لیکن میرے پاس نہیں ٹھہر رہیں۔" عقب سے اس کے نازک وجود کو بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے

اس نے اس کے جھمکے کو چھوتے ہوئے سرگوشی کی تو وہ پلکیں جھپکاتی بے ساختہ مسکرادی۔

"اگر آپ کے پاس رہوں گی تو ساتھ لے کے جائیں گے۔" ہلکا سا چہرہ موڑتے ہوئے اس نے سادگی سے استفسار کیا تو وہ اس کے خوبصورت نقوش میں کھوتا اس فاصلے کو مٹاتا اس کے چہرے پہ جھکا تو لویزا نے دونوں ہاتھوں سے اس کے پیٹ پہ بندھے ہاتھ زور سے جھکڑ لیے۔

وہ بہت آہستگی کے ساتھ اس کے نقوش کی نرماہٹ محسوس کرتا بہکتا جا رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھ جھکڑے کھڑی لویزا کو اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔

"مم۔۔میرے کان درد کر رہے ہیں۔" جب وہ دوبارہ سے اس کے کان کی جانب جھکا تو وہ تیزی سے سانسیں لیتی ہوئی ایک دم سے بول اٹھی تو ویر نے بہکی نگاہیں اٹھا کہ اس کی جانب دیکھا جو بکھری سانسوں اور سرخ چہرے کے ساتھ اس کی بانہوں میں قید تھی۔

اس نے آہستگی سے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروائے اور اس کے کانوں کو اس بوجھ سے آزاد کرنے لگا، کانوں کو دھیرے سے سہلانے کے بعد اس کے ہاتھ گردن کی جانب بڑھے تو وہ بے اختیار کھسکی لیکن اس کے مضبوط ہاتھوں کے لمس کو گردن پہ محسوس کرتی وہیں آنکھیں زور سے میچتی کھڑی رہ گئی، اس کی نازک گردن کو گلوبند سے آزاد کرتے ہوئے اس نے بائیں ہاتھ کی پشت اس کی گردن پہ سہلائی تو لویزا کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی لیکن اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

پھر اسی طرح وہ ماتھے کو ٹیکے اور جھومر سے آزاد کرتا، وہ دوپٹے کی پنز نکالتا جب نتھ کی جانب بڑھا تو اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔

"شدت سے حسد محسوس کر رہا تھا میں اس سے۔" پر تپش لہجے میں کہتے ہوئے اس نے نتھ اتارتے ہوئے اس کے بالائی لب کو دھیرے سے چھوا تو اس کی چہرہ دہکنے لگا، وہ کسمسائی تو دوپٹہ سر سے کھسکتا ہوا کندھوں پہ آن ٹکا۔

"میں ہفتوں پھرتا رہا ہوں کہ آپ کے لیے کوئی گفٹ خریدوں لیکن مجھے 'لویزا شاہ ویر شاہ' کے لیے کچھ بھی پسند نہ آیا ماسوائے 'شاہ ویر حیدر شاہ' کے کیونکہ میں ہر پل، ہر لمحہ، ہر گزرتی سانس کے ساتھ لویزا شاہ کے پاس شاہ ویر شاہ کو ہی محسوس کرنا چاہتا ہوں تو کیا اسے قبول

کریں گی؟"اس کی پیشانی سے کشادہ پیشانی ٹکائے وہ شدت بھرے لہجے میں گویا ہوا تو لویزا کا رواں رواں مہک اٹھا۔

"مجھے 'شاہ ویر حیدر شاہ' دل کی گہرائیوں سے قبول ہیں۔"اپنا اعتراف اسے سونپتی وہ اس کے کشادہ سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تو ویر نے شدت سے اپنے سینے میں بھینچا۔

"میں اس شب آپ سے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا تھا جو آپ کے خوش کن خیالات و جذبات پہ گراں نہ گزرے لیکن آپ کی ضد پہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو گزرتے ہر لمحے کے ساتھ ثابت قدم رہنا ہو گا، آپ کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی کہ آپ کا شوہر کس فیلڈ سے تعلق رکھتا ہے۔"اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے ہوئے اس نے اس کی کھلی

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اچانک کہا تو لویزا نے بے ساختہ دونوں ہاتھوں اس کے گردن کے گرد لپیٹے۔

"میں تب نہیں بھولوں گی اگر آپ مجھے اپنے ہر مشن میں اپنے ساتھ رکھیں تو۔" وہ مدہم آواز میں بولی تو شاہ ویر نے اسے بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ جز بز ہونے لگی۔

"میں ان آنکھوں کو دیکھتا ہوں تو خود کو بھولنے لگتا ہوں، آپ کو ساتھ رکھ کے میں اپنے فرائض سے غافل ہونا نہیں چاہتا۔" اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے مہکاتے ہوئے اس نے شدت سے کہا تو اس کے الفاظ اس کے ہونٹوں پہ دل توڑنے لگے۔

"کک۔۔۔۔کیا کر رہے ہیں؟" وہ گھٹنہ بیڈ پہ موڑتے ہوئے اس کی جانب جھکا تو وہ بوکھلائی لیکن گردن کے گرد اس کی انگلیوں کا سرسراتا لمس محسوس کر کے اس کے جسم میں خون کی گردش تیز تر ہونے لگی۔

اس نے سر ہولے سے جھکایا تو وہ اس کے گلے میں پینڈنٹ لٹکا رہا تھا، اس نے ہاتھ بڑھا کہ اسے دیکھا تو اس کی آنکھیں مارے ستائش کے پھیل سی گئیں۔

ڈائمنڈ کے بنے اس پینڈنٹ پہ لاکٹ کی بجائے 'شاہ ویر' کا نام اس کی ننھی سی تصویر کے اوپر چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈز سے اس قدر خوبصورت تراش سے کندہ ہوا تھا کہ اس کی ہئیت آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

"یہ۔۔یہ واقعی بہت بہت زیادہ پیارا ہے۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اس پل واقعی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شاہ ویر کے حصار میں ہی لپٹی پڑی ہے۔

"یہ واقعی انمول لگ رہا ہے۔"اس نے بھاری لہجے میں کہتے ہوئے اس کے پینڈنٹ پہ اپنے لب جمائے تو لبوں کی اس پر شدت گستاخی پہ اس کا دل لے بدلنے لگا۔

"ویر!"اس کے ہونٹ سرگوشی نما انداز میں ہلے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ششش !ڈونٹ موو، کچھ مت بولیے بس ان لمحات کو محسوس کریں کہ یہ پل بہت انمول ہیں۔"اس کے ہونٹوں کو انگلی جماتے ہوئے اس نے محبت سے کہتے ہوئے ہونٹ اس کی پیشانی پہ ٹکائے،اس کے لبوں کی یہ گستاخیاں جب بڑھنے لگیں تو اس نے ہاتھ خود سپردگی کے عالم میں اس کی گردن کے گرد لپیٹے اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کی مزاحمت شاہویر کی مضبوط بانہوں میں دم توڑتی چلی گئی اور گزرتی رات اپنے دامن میں خوبصورت پل سمیٹتی شرماتی ہوئی بیتتی جارہی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کیسا لگ رہا ہے یوں رات کے اس پہر میرے ساتھ سفر کرنا؟"
رات کے پچھلے پہر لمبی سڑک پہ گاڑی بھگاتے ہوئے اس نے ساتھ بیٹھی کشمالے کے مٹے مٹے میک اپ سے سجے نقوش کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا تو وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"اچھا لگ رہا ہے۔" وہ ہولے سے مسکرائی تو آریز نے نگاہ بھر کے اس کا چہرہ دیکھا۔

"آج مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے رخصتی ڈیلے کیوں کروائی تھی؟" وہ محبت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے وہ شرارت سے بولا تو وہ بے ساختہ مسکرا اٹھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"خیریت؟" وہ اس کی مسکراہٹ پہ بولا تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

"یزدان لالے کی بات یاد آ گئی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی تو آریز کو جھٹکا لگا مطلب اتنی رومانٹک بات میں 'لالے کی یاد'۔

"کیسی بات؟" اس نے الجھتے ہوئے استفسار کیا۔

"لالے نے کہا آریز آپ سے ایسا ڈائیلاگ ضرور بولے گا لیکن آپ نے اس کی بات کو سیریس نہیں لینا۔" کشمالے نے من و عن یزدان کا کہا آریز کی سماعتوں کے نذر کیا تو وہ بھنا اٹھا، اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔

"تمہارے لالے کی تو ایسی کی تیسی، خود ڈائیلاگ بازی میں کرتے ہوئے اپنے آپ کو 'شاہ رخ خان' سمجھتا ہے اور یہاں میرے رومینس کی مت ماردی اس نے۔" جلے کٹے انداز میں کہتے ہوئے اس کی رخ اس کی جانب دیکھا جو قل قل کر کے ہنستی اس کے جلے کٹے موڈ پہ ٹھنڈی پھوار کی طرح برسی۔

"تو کیا لگتا ہے تمہیں کہ میں صرف ڈائیلاگ بازی کر رہا ہوں تم سے؟" ہلکے سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے اسے اپنی طرف کھینچا تو وہ جھجھکی جبکہ ہنسی فوراً تھمی۔

اس نے ہولے سے پلکیں اٹھا کہ اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر اس کی دھڑکنیں بڑھا گیا۔

"میرے خیال میں مجھے ڈائیلاگ کے ساتھ ایکشن بھی کرنا چاہیے۔" گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کی جانب جھکا تو اس کی دہکتی سانسوں سے گھبراتے ہوئے اس نے اس کے ہونٹوں پہ بے ساختہ ہاتھ دھرا۔

"مم۔۔مجھے یقین ہے آپ پہ اور میں آپ کی ہر بات کو سیریس لیتی ہوں۔" وہ بوکھلا کے جلدی جلدی سے بولی تو آریز کا قہقہہ گاڑی میں گونجتا کشمالے کو جھینپنے پہ مجبور کر گیا۔

"ممانی بتا رہی تھیں کہ تم ویر اور دانی کی شادی کے بعد جاب کا پلان بنا رہی ہو؟" آئس کریم کھاتے ہوئے اس نے زونا کو مخاطب کیا جو بلیک ڈریس میں ہلکے پھلکے میک اپ اور جیولری میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"جی ارادہ تو یہی ہے۔" وہ دھیرے سے بولی۔

"تو پھر کب آ رہی ہو میرے آفس؟" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تو اس نے چونک کے اسے دیکھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"آپ یوں آدھی رات کو آئس کریم کھلاتے ہوئے لوگوں کو جاب کی آفر زدے دیتے ہیں؟" وہ آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی شرارت سے بولی تو وہ مسکرا اٹھا۔

"دل میں بغیر اجازت کے گھس گئی ہو تو سوچا لگے ہاتھوں آفس میں گھسنے کی اجازت خود ہی دے دوں۔" وہ شوخی سے بولا تو وہ جھینپ گئی۔

"میں آفس میں بھی بنا اجازت گھس سکتی ہوں۔" وہ لب دانتوں میں دباتی ہلکی آواز میں بولی تو اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تو پھر میں کنفرم سمجھوں کہ میری مسز اب میری پرسنل اسسٹینٹ بھی ہو گی؟" آنکھوں میں بھرپور چمک لیے وہ بولا تو وہ حیا آمیز انداز میں مسکراہٹ دبانے لگی۔

"اونہوں یہ میں آفس والے کی کارکردگی دیکھ کے ڈیسائیڈ کروں گی۔" اس نے شوخی سے کہا تو وہ اسے آنکھیں نکالنے لگا۔

"آفس والے نے کارکردگی دکھائی تو ایسے آکورڈ فیل کرو گی۔" اس نے ذو معنی انداز میں کہا تو وہ بلش کرنے لگی جبکہ لب چاہتے ہوئے بھی کوئی جواب نہ دے سکے۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ زبانی کاروائی نے ہی زبان پہ بندھ باندھ دیے حالانکہ میری عملی کاروائی کاارادہ برقرار ہے۔" وہ اس کو چپ دیکھ کے چھیڑتے ہوئے بے باک انداز میں بولا تو زونا کو ٹوٹ کے حیا محسوس ہوئی۔

"آپ بہت بے شرم ہیں مجھے آپ کے آفس میں نہیں آنا۔" وہ نتیجہ اخذ کرتی ہوئی جھجھکتے ہوئے بولی تو اس کا بلند و بانگ قہقہہ گونج اٹھا۔

"آفس تو اب آنا پڑے گا کہ باخدا پوری کوشش کروں گا کہ بے شرمی کے مظاہرے صرف اپنے 'ذاتی آفس روم' میں کروں۔" وہ معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے اس کے سرخ رو چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اس کی بے باکی پہ مزید سرخ ہو رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

" کبھی نہیں۔" وہ اس انداز میں تیزی سے بولی کہ یرمغان چاہ کے بھی اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔

سورج کی کرنوں نے جب کھڑکیوں کی درزوں سے کمرے میں دستک دی تو اس کی صبیح پیشانی پہ سلوٹیں سی پڑنے لگیں جبکہ خمدار پلکیں ہولے سے لرزنے لگیں، اس مداخلت پہ اس نے مندی مندی آنکھیں کھولتے ہوئے جیسے ہی ارد گرد کے ماحول کو سمجھنا چاہا تو نگاہ بالکل قریب پڑے شخص کے کشادہ سینے سے ٹکرائی۔

CLASSROOMMATERIAL

نگاہ کے اس تصادم پہ اس کا دل زوروں سے دھڑک اٹھا جبکہ پلکوں پہ جیسے منوں بوجھ آن گرا ہو۔

گزشتہ شب اس شخص نے بے باکی و دیوانگی کے ایسے مظاہرے دکھائے تھے کہ اس پل اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ شخص اس کی روح تک میں مہک رہا تھا۔

اس کی دیوانگی یاد آنے کی دیر تھی اس نے اس کے مضبوط بازوؤں کے حصار کو توڑنے کی کوشش کی مگر بے سود، وہ شخص اسے بے خبری میں بھی خود سے دور کرنا گوارا نہ کر رہا تھا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یزدان! میرا جسم درد کر رہا ہے۔" جب کسی طور بھی آزادی میسر نہ ہوئی تو اس نے کوششیں ترک کر کے روہانسے انداز میں اسے کہا گویا اس کے جاگنے کا احساس ہو چکا تھا۔

"تو میری ناکام کوششوں کے باعث خود کو کیونکر تھکا رہی ہو؟ کیا تمہیں یہ بانہوں کا حصار پسند نہیں آ رہا جو تمہاری ہر حرکت، درد، تکلیف اور تھکن کو خود میں سمیٹ رہا ہے۔" اس کی خمار آلود آواز پہ اس کی دھڑکنیں معمول سے تیز ہوئیں، اس نے بے ساختہ اس کی سیاہ ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے پیچھے کو کھسکنا چاہا لیکن وہ اسے قید کرتے ہوئے اس پہ غالب آ چکا تھا۔

"یز۔۔یزدان! دس بج چکے ہیں۔"اس قدر اچانک نزدیکی پہ وہ بے ساختہ بوکھلائی۔

"حالانکہ مجھے تمہارے سنگ صدیاں رکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔" مدہوش لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اس کے کھلے بالوں میں چہرہ چھپانے کی کوشش کی تو وہ پرتپش سانسوں کی لپک سے کسمسائی۔

"سس۔۔سب جاگ چکے ہوں گے۔"وہ بکھرتی سانسوں کے ساتھ بولی کہ وہ لمحہ بہ لمحہ اس دیوانگی کو چھو رہا تھا جو اس کی جان نکال دیتی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"لیکن میں ان زلفوں کے سائے میں ہمیشہ سوتے رہنا چاہتا ہوں۔"
بہکے بہکے انداز میں کہتے ہوئے اس نے اس کی گردن کو چھوا تو اس نے
زور سے مٹھیاں بھینچیں۔

"اچھا ایک بات تو بتائیں؟" اس کے ہونٹوں کو انگشت شہادت سے
سہلاتے ہوئے اس نے نگاہیں اس کے گلابی پڑتے چہرے پہ ٹکاتے
ہوئے کہا تو اس نے گھنیری پلکیں اٹھا کے اسے گویا اجازت دی۔

"تمہارا جسم کیوں درد کر رہا ہے؟" اس کے لہجے اور آنکھوں سے
جھلکتی شرارت پہ اس کا ذہن بھک سے اڑا۔

"آپ!" اس نے دھواں دھواں ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا جو دبی دبی مسکان لیے اس کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"آپ بہت بہت بد تمیز اور بے شرم انسان ہیں، ہٹیں پرے آپ۔" شرم وحیا سے مغلوب وہ اس کے سینے پہ ہتھڑ مارتی حجاب آمیز کیفیت میں بولتی اسے پرے ہٹانے لگی۔

"اچھا اچھا بات تو سنو نا۔" وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتا باری باری انہیں چومتا اپنے سینے پہ رکھ گیا۔

"مجھے نہیں سننا آپ کی گندی باتوں کو۔" وہ دونوں چھڑاتی کانوں پہ رکھتی زور سے بولی جبکہ چہرہ اس کی فضول گوئی پہ تپ رہا تھا۔

"اچھا مطلب کہ پھر پیار بھری باتیں کر سکتا ہوں؟" اس کے ناک کو ہولے سے چھوتا وہ جس انداز میں بولا وہ ناچاہتے ہوئے بھی بلش کرنے لگی۔

"انداز اپنے جان لیوا ہیں جبکہ شکوہ پھر مجھ سے کیا جاتا ہے حالانکہ میں تو یا بندہ بشر ہوں جو ان اداوں سے گھائل ہو جاتا ہوں۔" اس کے بلش کرنے کو انداز کو نہارتے ہوئے وہ اس کے سرخ ہوتے رخساروں سے رنگ چرانے لگا تو اس کے انداز کی شدتوں کو محسوس کرتی وہ اسی میں سمٹنے لگی جبکہ اس کے انداز میں شکستگی دیکھتے ہوئے وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا اس کے نازک وجود میں یوں چھانے لگا کہ ہالے کی اس کی شدتوں سے ہار مانتی مزاحمت کی تمام تر کوششیں ترک کرتی اس کے جذبات کی شوریدگی میں بہتی چلی گئی۔

کروٹ بدلتے ہوئے اس نے بیڈ پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کے نرم خو وجود کو خود میں سمیٹنا چاہا لیکن خالی بیڈ اس کا منہ چڑھا رہا تھا جب ہاتھ اس کے وجود سے نہ الجھا تو اس نے آہستہ سے خمار سے بھری سیاہ آنکھیں کھولتے ہوئے پہلی نگاہ بیڈ کے دوسرے خالی سرے پہ ڈالی اور پھر دوسری نگاہ جب کمرے میں دوڑائی تو آنکھوں سے خمار کا رنگ فوراً اترا اور وہ کہنی کے بل نیم دراز ہوا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟"اس نے اچنبھے سے سوٹ کیس میں اپنے کپڑے رکھتی قدرے جھکی لائٹ پنک کلر کے ڈریس میں ملبوس لویزا کو مخاطب کیا تو وہ اچھل سی پڑی۔

"افففف! ڈرا دیا مجھے آپ نے۔"وہ ایک ہاتھ سینے پہ رکھتی شاکی لہجے میں بولی تو ویر نے جمائی روکتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"لویزا شاہ ویر شاہ اتنی ڈرپوک لگتی تو نہیں ہیں۔"بیڈ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے سہولت سے اس کا نکھرا نکھرا سراپا دیکھا جو نئے بھید کھول رہا تھا، اس نے بہت کم اسے اس روپ میں دیکھا تھا لیکن اس سمے اس کے ہلکے ہلکے نم بال، میک اپ سے مبرا چہرہ اور جدید

تراش خراش کا سوٹ پہنے وہ اسے نئے لیکن دلکش روپ میں لگ رہی تھی۔

"میں ڈرپوک ہوں بھی نہیں، میں بس کچھ سوچ رہی تھی اس لیے دھیان نہیں تھا۔" وہ گردن اکڑاتی ہوئی اس کی آنکھوں کے بدلتے رنگوں سے بے نیاز بولی۔

"کیا سوچ رہی تھیں؟" بیڈ سے اترتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"کل رات کو 'ہماری' فلائٹ ہے نا تو میں پیکنگ کرتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ کون کون سی چیزیں رہ گئی ہیں کیونکہ آج پورا دن ٹائم ملنا

ہی نہیں ہے اور کل بھی پتہ نہیں ملتا ہے یا نہیں تو میں نے سوچا فری ہوں تو یہ کام ختم کر دوں۔" وہ موقع کی نزاکت سمجھے بغیر بنا رکے بولتی باقی چیزیں بھی سوٹ کیس میں رکھنے لگی تو ویر بغور اسے سنتا اس کے قریب جا ٹھہرا۔

"میری صبح کو جس برے طریقے سے آپ نے خراب کیا ہے اسی طریقے سے اب آپ کو سزا دی جائے گی۔" عقب سے اس کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے اس نے گھمبیر انداز میں کہا تو وہ گڑبڑائی۔

"میں نے کیا کیا؟" وہ حیرانگی سے بولتی سر جھکا کے اس کے اپنے گرد بندھے ہاتھ دیکھنے لگی۔

"آپ نے میرے اس سکون کو ختم کیا ہے جو میں آنکھ کھلتے ہی اپنی مسز کو بانہوں میں بھر کے محسوس کرنا چاہتا تھا۔" اسے بازووں میں زور سے بھینچتے ہوئے اس نے اس کے کھلے نم بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا تو اس کے لہجے کی تپش اس کا چہرہ تپنے لگا جبکہ رخساروں میں سرخی سے گھلنے لگی۔

"ویر میری پیک۔۔آہ!" اس کے نرم گرم ہونٹوں کا لمس گردن پہ محسوس کرتی وہ اس کی مضبوط تر ہوتی گرفت سے بوکھلاتی مزاحمت کرنے کو تھی جب اس نے جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا تو وہ اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی۔

"اونہوں پیکنگ کا نہیں اپنا سوچیں کہ آپ کیسی سزا سے الجھنے لگی ہیں۔" بھاری لہجہ لویزا کی ٹھہری دھڑکنیں پاگل کرنے لگا جبکہ اس کا شدت آمیز لمس اپنے چہرے پہ محسوس کرتی وہ لرز اٹھی اسے محسوس ہوا کہ اس کی سزا واقعی اس کے لیے ناقابل برداشت تھی۔

"آپ۔۔۔آپ پھر لیٹ جائیں تو میں بھی بیڈ پہ لیٹ جاتی ہوں تت۔۔تو آپ سکون حاصل کر لیجیے گا۔اس کی بڑھتی جسارتوں سے بے حال وہ پھولتی سانسوں کے ساتھ بولی تو ویر ہولے سے ہونٹ اس کے کندھے پہ ثبت کرتے ہوئے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا تو بے ساختہ مسکرا اٹھا۔

"میں لیٹ جاوں واقعی ہی؟"اس نے سیاہ آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے الفاظ پہ زور دیتے ہوئے پوچھا تو اس نے زور و شور سے سر اثبات میں ہلایا۔

"جج۔۔جی لیٹ جائیں۔"اس نے جلدی سے کہا کہ ایک دفعہ لیٹنے پہ اس کے گلے لگنے پہ اس کی گلو خلاصی ہو جائے گی۔

اس کی بات پہ ویر نے اچانک جھکتے ہوئے اس کو اپنی بانہوں میں بھرا اور بیڈ کی جانب ہوا تو لویزا کی بے ساختہ چیخ نکلی۔

"نو ویر اٹس چیٹنگ!"اس نے احتجاجاً بلند آواز میں کہا لیکن جواباً اس کی جبری جسارت پہ پلکیں جھپکا کہ رہ گئی۔

"چیٹنگ نہیں ہے آپ کو بیڈ پہ لٹا رہا ہوں۔" نرمی سے اس کا دوپٹہ سرکاتے ہوئے اس نے اسے بیڈ پہ لٹایا لیکن اس کے حرکت کرنے سے قبل اس پہ حاوی ہوا۔

"ایسے ل۔۔ لیٹنے کا نہیں کہا تھا مم۔۔ میں نے۔" وہ روہانسی ہوئی کیونکہ اس کے ارادے اسے بوکھلائے جا رہے تھے۔

"اونہوں! آپ کی رضامندی سے یہاں آیا ہوں اب سکون حاصل کیے بغیر آپ کی رہائی ناممکن ہے۔" اس کے مومل سے وجود پہ گرفت کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں پہ جھکا تو اس نے سختی سے آنکھیں موند لیں کہ اس پل سیاہ آنکھوں کی چمک ناقابلِ برداشت ہو رہی تھی اور

اگلے چند لمحوں میں ہی وہ اپنی پر شدت جسارتوں سے اس کا حلیہ و سانسیں بگاڑ چکا تھا۔

"وو۔۔ویر دستک!" اس کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے لیکن اس کے بالوں کی مہک خود میں اتارتے ویر نے اس کی بات پہ چنداں دھیان نہ دیا تو لویزا اس وقت کو کوسنے لگی جب اس نے اس شخص کے پہلو سے اٹھنے کی غلطی کی۔

اس کی ماں ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ اپنے جذبات کے اظہار کے معاملے میں 'شاہ ویر حیدر شاہ' 'مکمل' 'جہان حیدر شاہ' کا پرتو تھا اور آج اسے خود پہ چھائے شاہ ویر کو دیکھ کے اس بات پہ مکمل یقین آ چکا تھا۔

"ویر دروازے پہ کوئی ہے۔"اس نے دوبارہ اس کا دھیان بھٹانا چاہا تو ویر نے خمار آلود بہکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو لویزا کی پلکیں فورا جھکیں۔

"کتنا مشکل تھا عالمِ وصل میں اس شخص کی آنکھ سے آنکھ ملانا؟"حیا سے سوچتی وہ خود کو دستک کی آواز سے بے نیاز کرتی اس کے گرد اپنے بازو حائل کر گئی کہ وہ اب مزاحمت کے بدلے کسی نئی سزا کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تیرے جیسا کمینہ اور بے دید انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا، خود تو کسی فلم کے تھرڈ کلاس ہیرو کی طرح ہماری لڑکی کے ساتھ بچپن سے ہی ڈائیلاگ جھاڑنے شروع کر دیے اور مجھے میری ہی بیوی سے ڈائیلاگ بولنے پہ بیوی سے شرمندہ کروادیا تم نے۔" وہ ابھی سب ناشتہ کر لے فارغ ہوئے ہی تھے کہ آریز جلتا بھنتا ڈائننگ ہال میں داخل ہوا اور سیدھا یزدان کی جانب بڑھا جس کی ہنسی اس کی شکل دیکھ کے بے قابو ہو رہی تھی۔

"تو تجھے کس نے کہا تھا کہ ایسا ٹیپیکل ڈائیلاگ بول اپنی بیوی سے؟" اس نے مزید آگ لگائی تو اس کے سینے میں بھانبھڑ سے جلنے لگے۔

"اللہ کرے تیری بیوی تیرے رومینٹک موڈ کا اسی طرح ستیاناس کرے جس طرح تو نے میرے موڈ کا کروایا تھا۔" جب اس کے دانت کسی طور اندر نہ ہوئے تو اس نے بددعائیں دینی شروع کر دیں جنہیں سن کے وہاں موجود باقی لڑکوں کی ہنسی نکل گئی۔

"ہم یہ سمندر عبور کر آئے ہیں۔" وہ ڈھٹائی سے بولا تو آریز اس پہ لعنت بھیجتا ناشتہ کرنے بیٹھ گیا جبکہ وہ دانت نکالتا علیزے کی طرف بڑھ گیا۔

"ہالے سب خیریت رہی نا بلکہ یزدان نے سب خیریت رہنے دی نا؟" ناشتے کے بعد وہ سب ہالے کے کمرے میں اکٹھی ہوئیں اس وقت شوخ و شرارت کرتیں ہالے اور لویزا کو چھیڑ رہی تھیں۔

"خیریت لگتی تو نہیں کہ ایک تو گولڈن نائٹ اس پر سونے پہ سہاگہ کہ محترمہ کی سالگرہ بھی تھی تو سوچو کیا کیا نہ قیامت آئی ہو گی؟" محرم نے آنکھیں نچاتے ہوئے جس انداز میں کہا ہالے کو ٹوٹ کے حیا آئی اس نے بے ساختہ دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھے۔

"پلیز!" اس نے شرم سے لبریز انداز میں احتجاج کیا تو سب ہنس دیں۔

"تمہارے پلیز نے ہی سارے راز کھول دیے ہیں جبکہ اس لویزا سے تو کچھ پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں۔" حوریہ نے شرارت سے لویزا کی جانب دیکھا تو اس کے چہرے سے تپش سے پھوٹنے لگی۔

"بس بھی کر دو آپ لوگ، ہم۔۔ ہم لوگ سو رہے تھے۔" صبح چونکہ دروازے پہ دستک دینے والی وہی تھیں لیکن ان کے بروقت دروازہ کہ کھولنے پہ وہ یونہی اسے زچ کر رہی تھیں۔

"کیوں رات کو کون سے پہرے پہ تھے تم لوگ جو صبح کے دس بجے سو رہے تھے اور اگر جاگ رہے تھے تو کہاں اتنے 'مصروف' تھے کہ دروازے بجنے کی آواز تک نہ سنائی تھی۔" محرم نے بے باکی سے کہا کیونکہ لویزا کو یوں شرمایا لجایا دیکھنا ان کے لیے بھی باعثِ حیرت تھا۔

"بہت بے شرم اور بے لگام ہو آپ۔" وہ جھنجھلائی آواز میں بولی تو سب کے مشترکہ قہقہے میں ان کی ہنسی بھی شامل ہو گئی۔

سجدے کیے ہیں لاکھوں

لاکھوں دعائیں مانگیں

پایا ہے میں نے پھر تجھے

چاہت کی تیری میں نے

حق میں ہوائیں مانگیں

پایا ہے میں نے پھر تجھے

ولیمے کی تقریب شہر کے مشہور بینکویٹ میں جاری وساری تھی، سیاہ فور پیس سوٹ میں ملبوس دلہے لائٹ بے بی پنک کلر کی فرش کو چھوتی میکسی پہنے دلہنیں دیکھنے والوں پہ بہت اچھا تاثر چھوڑ رہی تھیں۔

CLASSICURDUMATERIAL

"تم نے کبھی مجھے بتایا نہیں کہ تمہیں کیسا لگتا ہے میرا سالا بن کے ؟"
فوٹو شوٹ کرواتے ہوئے یزدان کے دماغ میں نجانے کیا سمایا کہ اس نے ہالے کے ساتھ کھڑے ویر کو مخاطب کیا تو ہالے اور ویر کے ساتھ لویزا بھی چونکی۔

"وہی محسوس ہوتا ہے جو تم ان کا سالا بن کے محسوس کرتے ہو۔" ویر کے جواب دینے سے قبل لویزا نے اطمینان سے جواب دیا تو وہ بدکا۔

"اتنی لڑاکا بہن یر مغان اور عرشمان کو مبارک ہو۔" وہ جلدی سے بولا تو ویر نے گھور کے اسے دیکھا تو وہ دانت نکوسنے لگا۔

"اگر تم واقعی اپنی مسز کے سامنے اپنی انسلٹ نہیں کروانا چاہتے تو اس وقت اپنی باتیں بند ہی رکھو۔" ویر نے سپاٹ انداز میں کہا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آیا۔

"ان دونوں کو دیکھ کہ مجھے اپنا زمانہ یاد آجاتا ہے۔" سٹیج سے پرے معاویہ نے جہان کے گلے لگتے اس سے کہا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

"کام کا تو بہانہ ہے یہ تو اپنے ہنی مون کو جلدی منانے کے چکر میں جا رہا ہے آج ہی۔" سیب کترتے ہوئے اس کے دانتوں کے ساتھ اس کی زبان بھی چل رہی تھی۔

"تو تم جیلس کیوں ہو رہے ہو؟" ویر کے ٹھنڈے جواب پہ وہ سلگ اٹھا۔

"جیلس تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میں تو کبھی جا ہی نہیں سکتا لیکن مائنڈ اٹ پرسوں تمہارے ساتھ میری بھی شادی ہوئی تھی اور میری بھی ایک عدد بیوی ہے۔" ہر وقت ناک پہ اکڑ دھرے یزدان کا رویہ ویر کے سامنے مکمل چینج ہو جاتا تھا جس کے باعث دونوں کی ہر وقت ڈھنی رہتی تھی۔

"ادھر میرے تو آ کے بیٹھو تاکہ سب کو واقعی ہی لگے کہ میں بھی بیوی والا ہوں۔" اس سے پہلے کہ ویر کوئی جوابی کاروائی کرتا اس نے لپک

کے فلور کشن پہ بیٹھی ہالے کی کلائی پکڑی اور نرمی سے اپنے قریب کھینچتا اپنے بالکل پاس بٹھا گیا جبکہ سب کی موجودگی میں اس کی بے باکی پہ وہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی جبکہ سب ہالے کے لیے ہمدردی محسوس کرتے پر تاسف انداز میں سر ہلانے لگے۔

"آپ ایک دفعہ چیک کر لیں کوئی چیز تو نہیں رہتی نا آپ کی؟" وہ فلائٹ سے کچھ دیر پہلے چینج کے لیے کمرے میں آیا جہاں وہ پرجوش سی کھڑی اس سے مخاطب ہوئی تو اس کی آنکھوں میں بہت سے رنگ اترنے لگے۔

"سب ٹھیک ہے۔" سوٹ کیسز پہ نگاہِ غلط ڈالتے ہوئے اس نے نرمی سے بایاں ہاتھ اس کی کمر کے گرد حائل کیا تو وہ ایک جھٹکے سے اس کے سینے سے جا لگی۔

"آپ۔۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ بنا موقع دیے اس کی سانسوں پہ قابض ہوا تو وہ بے ساختہ اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ گئی۔

"ہم۔۔۔ ہمیں نکلنا ہے ابھی۔" سانسوں کو آزادی ملنے پہ وہ آہستہ آواز میں بولی تو اس نے نرمی سے اس کی کانوں کی لووں کو چھوا۔

"چلیں گے نا تھوڑی دیر میں فریش ہو کے۔"ذو معنی انداز میں کہتے ہوئے اس نے اس کی گردن میں سر جھکایا تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے حصار میں سمٹتی اس کی منمانیاں برداشت کرنے لگی۔

"تمہیں اکیلا اکیلا فیل نہیں ہو رہا؟"معاویہ نے زینی کی چادر کا پلو ہاتھ پہ لپیٹتے ہوئے پوچھا تو زینی ٹھٹھکی۔

"اکیلا کیوں؟"اس نے نا سمجھی سے استفسار کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"دونوں بیٹوں کی شادی جو کر دی ہے۔" اس نے فوراً کہا تو زینی نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا۔

"بیٹوں کی شادی کے بعد کون اکیلا ہوتا ہے؟ بیٹوں کی شادی کے بعد تو بہویں گھر آتی ہیں اور رونق لگتی ہے۔" وہ ناقدانہ انداز میں بولی تو معاویہ نے ناک چڑھائی۔

"تم جو بھی سمجھو لیکن اگر تم تعاون کرتی تو ہمارے اتنے زیادہ والے بچے ہوتے اور بڑھاپے تک کام آتے۔" معاویہ کی عجیب منطق پہ زینی غش کھانے کو تھی۔

CLASSICURDUMATERIAL

"کبھی کبھی میں حیران ہوتی ہوں کہ کیا آپ واقعی دو بچوں کے باپ ہیں بلکہ ان دو بچوں کے باپ جن کی شادی ہو چکی ہے۔" وہ شاکی لہجے میں بولی تو اس کے چہرے پہ محظوظ کن تاثرات بہت سرعت سے پھیلے۔

"واقعی یار، مجھے بھی لگتا ہے کہ میں ابھی اتنا بوڑھا نہیں ہوا اور نہ ہی دو بچوں کا باپ لگتا ہوں تو پھر ٹرائی کریں مجھے بیٹی کا بہت شوق ہے۔" وہ آنکھوں میں شرارتی چمک لیے اس کے قریب ہوا تو زینی بدکی۔

"یہ بیٹی سے نہیں پوتی سے کھیلنے کی عمر ہے معاویہ۔" وہ دبے دبے انداز میں بولی لیکن وہ ان سنی کرتا اس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔

"بیشک پوتی کو کھلانے کی عمر ہے لیکن مجھ سے تم کسی بھی عمر میں نہیں بھاگ سکتی۔" اس کے پرے ہٹنے پہ فقرہ کستا وہ اسے اپنے حصار میں لے گیا۔

"زینی!" اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے اس نے دھیرے سے اسے آواز دی جو اس کے سینے سے لگی سکون سے پلکیں موند چکی تھی۔

"جی!" اس کی مدہم آواز ابھری۔

"جب یزدان اور ہالے کے ہاں بیٹی ہوئی نا تو وہ ہم اپنے پاس رکھیں گے، اپنے پاس سلائیں گے، ٹھیک ہے نا؟" لہجے میں بے پناہ اشتیاق

لیے وہ بولا تو اس کے لہجے سے چھلکتی محبت محسوس کرتی وہ مسکراتی اس کے گرد بازووں کا حصار باندھتی سکون سے بولی۔

"جی ٹھیک ہے۔" اس نے اس کے سینے سے سر ٹکایا اور اپنے خوشگوار خاندان کے لیے خوش کن لمحات کا سوچتی سکون سے پلکیں موند گئی۔

"دھیان سے رہنا ادھر اور فضول میں ویرو کو تنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔" مہرو نے لویزا نے ملتے ہوئے اسے تنقید کی تو اس نے منہ بنا لیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"ڈیڈ! اپنی مسز کو سمجھائیں نا اب میری شادی ہو چکی ہے۔" اس نے فوراً پاس کھڑے دبیر کو پکارا۔

"بیٹا یہ آج یہ نہیں سمجھیں کہ ان کی اپنی شادی ہو چکی ہے اور ان کا ایک شوہر بھی ہے تو انہیں اور کیسے سمجھایا جا سکتا ہے۔" وہ گہری سانس بھرتے ہوئے سادگی سے بولا تو لویزا کھلکھلا اٹھی جبکہ مہرو نے گھور کے خان کو دیکھا۔

"ہالے کدھر ہے ماما؟" شاہ ویر نے کلائی پہ بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے علیزے سے استفسار کیا۔

CLASSICURDUMATERIAL

"میں یہاں ہوئی بھائی۔" وہ وہاں آتی اونچی آواز میں کہتی بانہیں پھیلاتی ویر کی جانب بڑھی تو ویر کے ساتھ کھڑے یزدان کی آنکھیں چمکنے لگیں وہ بجلی کی سی رفتار سے آگے بڑھا اور ویر کے سامنے آ کھڑا ہوا تو ویر کے کھلی ہالے کی بانہوں میں یزدان سما گیا۔

"تھینک یو سو مچ میری جان۔" اپنے بازووں کو ہلکا سا بھینچتے ہوئے اس نے کہا تو ماں، باپ، بھائی، ساس سسر کی موجودگی میں اس کی بے باک حرکت کے باعث اس کا وجود دہک اٹھا اس نے تیزی سے خود کو اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور پرے ہٹی۔

اس پل اسے سب کی نگاہیں خود پہ محسوس ہو رہی تھیں لیکن ایک لمحہ ششدر رہنے کے بعد سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے کہ اس کی بے شرمی کے باعث وہ ان سے شرم نہ محسوس کرے۔

اس کی جھجھک اور سبکی محسوس کرتے ہوئے ویر خود آگے بڑھا اور اس کی پیشانی چومتے ہوئے اسے اپنے گلے سے لگایا تو ہالے کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

"بھائی کی جان نے بالکل رونا نہیں ہے ورنہ بھائی کو تکلیف ہو گی۔" اس کی آنکھوں سے آنسو چنتے ہوئے وہ محبت سے بولا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی پھر سے اس کے گلے لگ گئی جبکہ یزدان جہان کی سرد نگاہوں سے بچتا سر کھجا رہا تھا۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد:

"میرب آپ ہی کوئی ٹیبلٹ دے دیں بچی کو دیکھیں کتنی بے حال ہو رہی ہے۔" زہرہ شاہ نے پوتی کی دگرگوں حالت دیکھی تو میرب سے مخاطب ہوئیں جو زرد پڑتی ہالے کا بی پی چیک کر رہی تھی۔

"گرینی! اس وقت کوئی بھی ٹیبلٹ اس پہ اثر نہیں کر سکتی کیونکہ اس نے کل شام سے کچھ کھایا نہیں ہے اور جو کل کھایا تھا وہ یہ سب الٹ

چکی ہے۔"میرب نے انہیں تفصیلاً جواب دیا جبکہ علیزے ہالے کے سرہانے بیٹھی مسلسل اس کا ہاتھ سہلا رہی تھی۔

"ریلیکس ماما! ریلیکس علیزے! ایسی حالت میں ایسا ہو جاتا ہے یاد ہے نا تمہاری دفعہ کیسی حالت تھی تمہاری؟"آیت نے انہیں تسلی دینے کی کوشش کی لیکن ہالے کا مسلسل الٹیاں کرنا اسے بہت نے چین کیے ہوئے تھا اس پہ مستزاد اس کا ہاسپٹل نہ جانے کی ضد کرنا۔

"کیا ہوا ہالے کو؟ ٹھیک ہیں نا وہ؟"اسی لمحے جہان کمرے میں داخل ہوا اور بے چینی سے بولا لیکن بیڈ پہ پڑی ہالے کی حالت دیکھ کہ اس کا کلیجہ منہ کو آنے لگا، وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ہالے کو بانہوں میں بھرا۔

"کیا ہوا؟ایسے کیوں پڑی ہیں یہ ؟ہاسپٹل کیوں نہیں لے کے گئے ؟"
وہ تابڑتوڑ سوال کرتا اس کے سر پہ بوسے دینے لگا تو ہالے کی آنکھوں
سے آنسو رواں ہونے لگے۔

"سب ٹھیک ہے لالے بس اس کی ہلکی سی طبیعت خراب ہے۔"مہرو
جھجھکتی ہوئی بولی اسی لمحے معاویہ بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ ہلکی سی طبیعت خراب لگ رہی ہے ؟معاویہ گاڑی نکلواو جلدی۔"
وہ فکر مندی سے کہتا معاویہ سے بولا تو اس کی فکر دیکھ کے پریشان
علیزے کے ہونٹوں کو بھی مسکان چھو گئی۔

"پریشان مت ہوں بیٹا، ایسی حالت میں ہو جاتی ہے ایسی طبیعت میرب دے رہی ہے دوائی اسے۔" مسز شاہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے آرام سے کہا تو وہ چونکا جبکہ معاویہ بھی رکا۔

"نانا بننے والے ہیں آپ۔" اس کی استفہامیہ نگاہوں کے جواب میں وہ مسکراتی ہوئی بولیں تو وہ چند لمحے بے یقینی سے انہیں دیکھتا رہا، پھر علیزے کو دیکھا اور پھر بے یقین نگاہ سینے سے لگی ہالے تک گئی تو آنکھیں ہلکی سی نم ہونے لگیں۔

لیکن اگلے ہی لمحے ہالے کا بجلی کی سی تیزی سے اس کے بازوؤں سے نکل کے واشروم کی جانب بڑھنا سارے احساسات پہ بھاری پڑ گیا۔

"اتنی جلدی کیا پڑی تھی اسے اور ہے کہاں وہ اس وقت ؟میری بچی کی حالت خراب کرنے کے بعد خود وہ غائب ہے۔" وہ سخت بے چینی محسوس کرتا کمرے میں ادھر ادھر ٹہلتا ہوا بولا تو سب کے ہونٹوں پہ زوردار ہنسی پھوٹ پڑی۔

"علیزے بھابھی لالے سے تب چھوٹی تھیں جب تمہیں جلدی پڑی ہوئی تھی۔" معاویہ نے اس کی باتوں کے جواب میں کہا تو علیزے بری طرح سے جھینپ اٹھی جبکہ اس نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورا لیکن اس نے زرا اثر نہ لیا۔

"ایسے نہ دیکھو یار رینک بڑھنے والا ہے میرا، دادا بننے والا ہوں میں اب تو عزت کیا کرو میری۔" زبردستی اس کے گلے لگتے ہوئے وہ خوشی

سے چہکتے ہوئے بولا تو اپنی پریشانی جھٹکتے ہوئے اس نے اسے گلے لگاتے ہوئے مبارک دی اور دھیرے دھیرے سب کو مبارک دیتا اس لمحے کی خوشی کو محسوس کرنے لگا۔

"میری جان اتنی بڑی خوشی کی خبر ہے لیکن تم مسلسل روئے جا رہی ہو۔" وہ اپنے ایک کیس پہ کام کرنے کے باعث جب دیر سے گھر پہنچا تو پارٹنر کی جانب سے غیر متوقع ہوئے سواگت پہ جو حیرت زدہ ہوا وہ علیزے کی جانب سے ملی خوشخبری پہ ششدر رہ گیا اور پھر یقین آنے پہ اس نے علیزے اور زینی کو باری باری بانہوں میں بھر کے گول

گول چکر گھمائے اور خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا لیکن وہاں روتی ہوئی ہالے سے سامنے ہوا تو پریشان ہوا اٹھا۔

"ات۔۔۔اتنی جلدی یہ سب۔۔سب کر دیا۔" وہ ہچکیوں کے ساتھ بولی تو اس نے پوری آنکھیں کھول کے اسے دیکھا جو روتی جا رہی تھی۔

"اتنی طبیعت خخ۔ خراب ہو رہی ہے میری، بار بار وومٹ ہو رہی ہے، سس۔۔ سمیل آئے گی تو آپ دور رہیں گے مجھ سے اور پھر جب موٹی ہو گئی تو آپ پپ۔۔۔پیار بھی نہیں کریں گے۔" وہ سوں سوں کرتی اپنے رونے کی وجوہات بیان کرتی چلی گئی جبکہ اس کی بات سن کے وہ جاندار انداز میں مسکرایا۔

"میری جان میں سانس لیے بغیر رہ سکتا ہوں لیکن تم سے پیار کیے بغیر نہیں اور تم سے سمیل کیوں آئے گی جبکہ تم میری سانسوں میں بستی ہو، میری محبت کو عشق کی حدود تک پہنچاتے ہوئے تم ہماری محبت کی نشانی کو سینچنے لگی ہو تمہیں تو دل سے لگا کہ رکھوں گا۔" وہ محبت سے کہتے ہوئے اس کی بھیگی آنکھوں سے آنسو اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تو ہالے کے زرد چہرے میں گلال گھلنے لگا جبکہ دل میں سکون اترنے لگا۔

ایک سال بعد

CLASSICURDUMATERIAL

"یہ پہلا کام ہے جس میں تم سے سبقت لے گیا تھا۔" ایک بازو میں اپنی پوتی لیے دوسرے بازو میں جہان کانو مولود پوتا لیے معاویہ شرارت سے بولا تو ہالے جھینپ اٹھی۔

"فخر تو ایسے کر رہے ہو جیسے سارا کمال تمہارا ہو۔" آریان نے طنز کیا۔

"میرا ہی کمال ہے نا کیونکہ برخوردار بیٹے تو میرے ہی ہیں۔" معاویہ نے یزدان کی جانب اشارہ کیا تو جہان بے ساختہ مسکرا دیا۔

"جے میں ایک بات سوچ رہا ہوں۔" وہ اچانک بلند آواز میں بولا تو ہاسپٹل کے کمرے میں لویزا کے ارد گرد موجود سب نے اس کی جانب دیکھا جو دونوں بچے اٹھائے پھولے نا سما رہا تھا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم "حرم یزدان" کی شادی "عباس حیدر شاہ" سے کریں گے، آخر کو ہمارا ٹرائیو بانڈ سلامت رہنا چاہنے نا، میری پوتی ہو اور تمہارا پوتا اور خان کا نواسا ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے ان کا آپس میں ریلیشن نہ ہو۔" وہ بلند آواز میں بولا تو سب مسکرا دیے جبکہ معاویہ بچے مہرو کو تھماتا خان اور جہان کے گلے لگ گیا۔

"مہرو کیا اب بھی خان "تم" ہی رہے گا؟" موحد نے مہرو کو شرارتا مخاطب کیا تو تنک اٹھی۔

"کیوں اب کون سے پر لگ گئے آپ کے خان کو؟" وہ دبے دبے لہجے میں بولی۔

"خان تو یہ صرف تمہارا اور جہاں تک پروں کی بات ہے تو یار نانا بننے کے پر لگ گئے ہیں۔" معاویہ کے پتلے کانوں کی داد اس وقت مہرو تہہ دل سے دینا چاہتی تھی جبکہ وہ یوں بول رہا تھا جیسے پہلی دفعہ نانا بنا ہو۔

"اور چلو مان لیا کہ شکل سے دیکھیں تو واقعی عزت کرنے کے لائق نہیں لگتا لیکن یار رتبے کا خیال کر لینا اب نواسے کے سامنے بیوی سے تو تڑاخ کروانا اچھا تھوڑی لگے گا؟" وہ پکا سا منہ بناتا ہوا بولا تو مہرو نے جھینپتے ہوئے گھونسہ رسید کیا۔

CLASSICUMMATERIAL

"آپ کی خیر خواہی کا شکریہ لیکن پہلی دفعہ نانا نہیں بنا۔" خان نے آنکھیں نکالتے ہوئے لالہ رو کے بچے کی جانب اشارہ کیا تو مہرو نے بھی گردن ہلائی۔

"وہ تو بات ٹھیک ہے لیکن یہ 'جے کا پوتا' بھی تو ہو گا جسے تیری بے عزتی زیادہ محسوس ہو گی اور یہ اپنی نانی سے باپ کی طرح الجھ پڑے گا۔" معاویہ کے کہنے پہ مہرو اور خان بیک وقت جھینپ اٹھے لیکن دونوں جانتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کو بدل نہیں سکتے تھے کہ ان کی اسی نوک جھونک میں ہی تو ان کی زندگی کا سارا سکون اور پیار چھپا ہوا تھا۔

"ویر! یہ تو سارے کا سارا آپ پہ گیا ہے۔" وہ بچے کو دیکھتی اشتیاق سے بولی تو وہ روشن آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا کہ یہ تو ہر رات کا معمول تھا کہ سونے سے ایک دفعہ قبل وہ اسے ضرور یاد کرواتی تھی کہ اس کا بیٹا ہو بہو اس کی کاپی ہے۔

"اچھا ہے نا اسے دیکھ دیکھ کے آپ کو مجھ پہ بھی پیار آیا کرے گا۔" کہنی کے بل نیم دراز ہوتے ہوئے اس نے گھمبیر لہجے میں کہا اور عباس کے ہاتھوں کو چومنے لگا۔

"پیار کو آئے گا ہی لیکن اس کی مسز پہ ترس آئے گا کہ یہ آپ کی طرح اپنی مسز کو کتنا تنگ کیا کرے گا۔" وہ شرارت سے بولی تو ویر نے اس کا

ہاتھ تھامتے ہوئے اسے ہولے سے جھٹکا دیا تو وہ بیٹھے سے اس کے سینے کی جانب جھک گئی تو دھڑکنوں نے لے بدلی۔

"کتنا تنگ کرتا ہوں میں؟" اس کی لٹیں کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس نے پر تپش لہجے میں کہا تو لویزا کو اپنی شرارت مہنگی پڑتی محسوس ہوئی۔

"اتنا تو تنگ کرتے ہیں، جیسے ابھی کر رہے ہیں۔" اس کی گردن پہ گردش کرتی انگلی کو فوراً تھامتے ہوئے اس نے ہولے سے کہا تو ویر کی آنکھوں کی چمک بڑھنے لگی۔

"ابھی کیا کر رہا ہوں؟" اس کے ہونٹوں پہ نظریں جمائے اس نے بھاری لہجے میں استفسار کیا تو لویزا کا دل گھبرانے لگا۔

"کک۔۔کچھ بھی نہیں۔" وہ جلدی سے بولتی اس پر سے اٹھنے لگی کہ اس کی بہکتی نگاہیں اسے نئی کہانیاں سنا رہی تھیں۔

"اونہوں ڈونٹ موو! مجھے ٹھیک طرح سے تنگ تو کر لینے دیں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے۔" کروٹ بدلتے ہوئے وہ اس پہ حاوی ہوا تو لویزا نے گڑبڑاتے ہوئے حلق تر کیا۔

"عباس دیکھ رہا ہے۔" اس نے بے بی کاٹ میں پڑے بچے کا ڈرا وا دینے کی کوشش کی۔

"اچھا ہے اسے بیوی کو ٹھیک طرح سے تنگ کرنے میں مدد ملے گی۔"
وہ بنا اثر لیے گہرے لہجے میں بولتا اس پہ جھکا تو اس کی دھڑکنیں پاگل
ہونے لگیں۔

"آپ۔۔۔آپ اتنے شدت پسند کیوں ہیں؟" وہ اس کی جسارتوں
سے بے حال بکھری سانسوں کے ساتھ بولی تو اس کی حالت دیکھ کہ وہ
مسکرا اٹھا۔

"محبت میں اس قدر شدت ہے کہ وہ محبت آپ لٹاتے ہوئے بھی
شدت اختیار کر لیتا ہوں۔" اس کے چہرے پہ استحقاق کے رنگ
بکھیرتا وہ اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوا تو اس کی پلکیں لرزنے لگیں۔

"میں کل ممانی کے روم میں سووں گی۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔

"تو پھر پرسوں دگنی شدت برداشت کرنے کے لیے تیار رہیے گا۔" گہرے لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اس کے احتجاجی الفاظ کا گلا گھونگٹتے ہوئے یوں اپنے حصار میں قید کیا کہ وہ چار و ناچار اس کی جسارتوں کو برداشت کرتی چلی گئی کہ اس کے لیے دنیا جہاں کا سکون اسی شخص کی بانہوں میں پوشیدہ تھا جو اس کی دھڑکنوں کا امین اور اس کے بچے کا باپ تھا۔

CLASSICMATERIAL

یہ وہ شخص تھا جس کی دیوانگی پہ وہ بنا شک وشبہ کیے آنکھیں بند کیے محبت کے راستے پہ گامزن تھی اور اس راستے کی منزل اس شخص کی مضبوط پناہیں تھیں۔

"اگر آپ نے آج اسے سوتے ہوئے جگایا تو میں دوسرے روم میں چلی جاوں گی۔" یزدان کو بے بی کاٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کہ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی تو وہ رکا اور بغور اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے پھر جو ٹائم میری بیٹی مجھے دیتی ہے وہ تم مجھے دے دو۔" وہ سکون سے بولا تو اس نے ٹھٹھک کے اسے دیکھا۔

"کیسا ٹائم؟" اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔

"محبت بھرا ٹائم یو نو میری بیٹی مجھ سے کتنا پیار کرتی ہے اور مجھے کتنے پیار سے گلے لگا کہ مجھ سے باتیں کرتی ہے۔" وہ مبالغہ آرائی کی حدوں کو چھوتا ہوا بولا تو اس کی آنکھیں پھیلنے لگیں جن کی گہرائیوں میں وہ کب کا ڈوب چکا تھا۔

"آپ کی بیٹی آپ کو ٹائم دیتی ہے اور وہ ٹائم بھی آپ کو مجھ سے چاہیے اور جو رات رات بھر مجھے جگا کہ رکھتے وہ کیا ہے؟" وہ شاکی لہجے میں بولی تو اس کی بات سے یزدان کے سینے میں جذبات کا طوفان اٹھنے لگا۔

"تمہارا ٹائم تو آلریڈی میرا ہے لیکن میری بیٹی کا ٹائم جو تم لینے نہیں دے رہی وہ بھی تو پھر تمہیں مجھے دینا ہو گا نا۔" وہ آنکھوں میں چمک لیے گویا ہوا تو اس کی بات کا مطلب سمجھتی ہالے کی دھڑکنیں سست پڑنے لگیں۔

"وہ میں اس لیے کہہ رہی کہ ایک تو آپ مجھے ویسے سونے نہیں دیتے اوپر سے جب اسے نیند سے جگاتے ہیں تو یہ چڑچڑی ہو جاتی ہے اور مجھے سونے نہیں دیتی۔" وہ روہانسے انداز میں بولی۔

"سراسر الزام تراشی ہے میری جان گزشتہ تین دن سے میں تمہیں 'مکمل سونے' دے رہا ہوں۔" وہ اپنے الفاظ پہ زور دیتے ہوئے بولا تو وہ لاجواب سی ہو گئی۔

"تواب تم پہ فرض ہے نا کہ تم اپنی یہ پوری رات میرے نام کر دو۔"
اس کی کلائی گرفت میں لیتے ہوئے اس نے دھیرے سے اسے اپنی
جانب کھینچا تو وہ اس کے سینے سے جا لگی۔

"میری زندگی کی ہر صبح، ہر شام، ہر رات، ہر پل آپ کے نام ہی تو
ہے۔" اس کے سینے پہ سر ٹکاتی وہ مدہم لہجے میں بولی تو اس کے الفاظ
سے سرشار ہوتے ہوئے اس نے اسے زور سے بازوؤں میں بھینچا تو
ہالے کو اپنی ہڈیاں چٹختی ہوئیں محسوس ہوئیں۔

"تو پھر کیا خیال ہے اس رات سے کچھ حسیں پل نہ چرا لیے جائیں۔"
اس کے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے اس نے شوخ پر تپش لہجے میں

استفسار کیا تو اس کی پلکیں لرز کے رخساروں پہ جھکتی اجازت دے گئیں تو یزدان نے اس کے سرخ رخساروں کو چھوتے ہوئے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھا۔

"لوگ کہتے ہیں کہ محبت مل جانے کے بعد کم ہو جاتی ہے لیکن میری محبت تم سے لمحہ بہ لمحہ بڑھتی مجھے اپنا عادی کیے جا رہی ہے اور میری دعا ہے کہ زندگی کے گزرتے ہر پل اس محبت میں اس قدر شدید اضافہ ہو کہ بارہ بچے ہو جانے کے بعد جب تم مجھے موٹی لگنے لگو تب بھی یہ محبت کم نہ ہو۔" وہ جو اس کی سحر زدہ باتوں اور نرم گرم ہونٹوں کے لمس میں کھوئی ہوئی تھی اس کی آخری بات پہ چونک اٹھی۔

"بارہ بچے؟" اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کا خوبرو چہرہ دیکھا۔

"بالکل بارہ بچے لیکن تم چاہو تو پندرہ بھی ہو سکتے ہیں۔" نرمی سے اس کے ہونٹ چھوتے ہوئے اس نے شرارت سے کہا تو اس کو جھٹکا لگا۔

"یزدان!" وہ چلائی لیکن اس نے ہنستے ہوئے اسے بولنے کا موقع دیے بغیر اس کی سانسوں پہ تسلط جمایا تو ہالے کی دھڑکنیں بے قابو ہونے لگیں اس نے بے ساختہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے یزدان کے بالوں میں الجھایا اور دوسرے ہاتھ میں اس کا گریبان مٹھی میں جکڑے وہ اپنی سانسوں میں اس کی سانسوں کو اترتا محسوس کرنے لگی۔

وہ اس سحر زدہ لمحے کی زد میں تھے جب کمرے کی فضا میں رونے کی آواز گونجنے لگی تو سحر ٹوٹ گیا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میری پرنسس اپنا دوسرا پارٹنر بھی آنے دے گی بارہ پندرہ تو دور کی بات ہے۔" اس پر سے ہٹتے ہوئے اس نے بے بی کاٹ کو دیکھتے ہوئے جس انداز میں کہا، حرم کو گود میں لیتی ہالے کھلکھلا اٹھی جبکہ اپنے کمرے میں گونجتی ان کھلکھلاہٹوں کو سماعتوں میں اتارتا یزدان رب تعالی کا شکر گزار ہو رہا تھا جس نے اس پہ اتنا کرم کیا تھا کہ وہ اس کی عطا کی رحمت و سکون کے ساتھ خوشحال زندگی گزار رہا تھا۔

"میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ مری کے پہاڑوں پہ ٹکرانے والا انجان شخص میرے لیے اس قدر قیمتی ہو جائے گا کہ میں اس کی سنگت میں اتنے برس گزاروں گی۔" کمرے کی گلاس ونڈو کے سامنے جہان کے سینے سے پشت ٹکائے وہ کھلے بالوں میں کھڑی اس کے اپنے گرد بندھے ہاتھوں پہ ہاتھ دھرے دھیرے سے بولتی مسکرا رہی تھی۔

"جبکہ میں نے ان پہاڑوں پہ کھڑی سفید پری کو دیکھتے ہی عہد کر لیا تھا کہ میری زندگی کے ہر آنے والے میں یہ میری ہمسفر ہوں گی۔" اپنے مخصوص بھاری لہجے میں بولتے ہوئے جہان نے اس کی کنپٹی کو ہولے سے چھوا۔

"وقت کتنی تیزی سے گزرتا ہے یوں لگتا ہے کل کی بات ہے جب آپ نے مجھ سے شادی کی تھی لیکن آج ہمارے بچوں کے بھی بچے ہو چکے ہیں۔" وہ ہلکا سا چہرہ اس کی جانب موڑتی مسکرا رہی تھی۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ لیکن اس گزرتے وقت نے ہماری محبت پہ اس قدر گہری چھاپ چھوڑی ہے کہ ہماری محبت کے رنگ گہرے سے گہرے تر ہوتے چلے گئے ہیں اور گزرتا ہر دن ان رنگوں میں مزید رنگ بھرتا جا رہا ہے۔" وہ شدت سے بولتا ہوا اس کے بالوں کو چھونے لگا کہ بالوں سے دیوانگی آج بھی قابلِ دید تھی، آج بھی کمرے میں آنے کے بال اس کے گھنیرے بال اس کی پشت پہ بکھرے پڑے ہوتے تھے اور آج بھی سوتے ہوئے ان بالوں میں جہان حیدر شاہ کی انگلیاں یوں گردش کرتی کہ وہ ریشمی تھان کی مانند اس کی انگلیوں میں لپٹتے چلے جاتے۔

اوراس دیوانگی سے لپٹی تھی ان کی محبت وہ محبت جو لازوال تھی جس نے ہر طرح کے کٹھن راستے کو ہمت و حوصلے سے یوں عبور کیا تھا کہ آج اس محبت سے 'شاہ مینشن' کا ہر کونہ مہک رہا تھا اور ہر کونے سے لپٹی تھی" جہان حیدر شاہ اور علیزے حیدر شاہ' کے عشق کی داستان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد!

الحمداللہ!! ایک اور سفر کا اختتام آپ سب کی دعاوں اور سپورٹ کے ساتھ مکمل ہوا۔

دعاوں کی منتظر

حوریہ ملک

CLASSICURDUMATERIAL